فرہنگِ کلیاتِ ذوقؔ دہلوی

مقالہ برائے ایم۔فل (اُردو)

محقق:

نایاب طاہر

رول نمبر:10798

رجسٹریشن نمبر:08-FLL/MPHURD-F07

نگران:

ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ

جامعہ ٹوکیو برائے مطالعاتِ خارجی،

جاپان۔

شعبۂ اُردو

کلیۂ زبان وادب

بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد

9/1/2020

TH-13861

ACCEPTANCE BY THE VIVA VOCE COMMITTEE

Name of the Student: **NAYAB TAHIR**

Title of the Thesis: فرہنگِ کلیاتِ ذوق دہلوی

Registration No: 08-FLL/MPhillURDU/FO7

Accepted by the Department of Urdu, Faculty of Languages & Literature, International Islamic University, Islamabad, in partial fulfillment of the requirements for the Master of Philosophy degree in Urdu.

VIVA VOCE COMMITTEE

External Examiner:	***Internal Examiner:***
Dr.Zia-Ul-Hassan	**Dr.Sabahat Mushtaq**
Assosiate Professor Department of Urdu	Lecturer
Oriantal College Punjb University	Urdu Department Female Campus IIUI
Lahore	

Supervisor:
Dr. Suhail Abbas
Ex-Assistant Professor
Urdu Department IIUI

Chairperson
Department of Urdu

Dean
Faculty of Language & Literature

Rupees 20   ۲۰ روپیہ

بیان حلفی

فدوی نایاب طاہر، رجسٹریشن نمبر 08-FLL/ MPHURD-F07 نے اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان ''فرہنگِ کلیاتِ ذوق دہلوی'' نگران ''سر سہیل عباس بلوچ'' کے زیرِ سرپرستی مکمل کیا ہے، جس میں کسی قسم کی چربہ سازی اور نقل نہیں کی گئی۔ یہ تحقیقی کام خالصتاً فدوی کی ذاتی محنت، کاوش اور تحقیق پر مبنی ہے جس میں کسی قسم کے ٹیسٹ قوانین کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔

آپ کی تابع فرمان

نام: نایاب طاہر

رجسٹریشن نمبر: 08-FLL/ MPHURD-F07

Rupees 20 | روپیہ ۲۰

بیانِ حلفی

فدوی نایاب طاہر رجسٹریشن نمبر 08-FLL/ MPHURD-F07 نے جب بین الاقوامی یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو اس وقت ایم۔فل میں داخلہ کے لئے N.T.S TEST کی، بین الاقوامی یونیورسٹی کی طرف سے کوئی پابندی اور شرط نہیں تھی۔ اگر یونیورسٹی کبھی اس پابندی کا عائد کرتی ہے تو فدوی اس ٹیسٹ کو پاس کرنے کی مجاز ہوگی۔

آپ کی تابع فرمان

نام: نایاب طاہر

رجسٹریشن نمبر: 08-FLL/ MPHURD-F07

جامعہ ٹوکیو برائے مطالعاتِ خارجی

Tokyo University of Foreign Studies

3-11-1, Asahi-cho, Fuchu-shi, Tokyo 183-8534 JAPAN

http://www.tufs.ac.jp

صداقت نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ نایاب طاہر، رجسٹریشن نمبر 08-FLL/MPHURDU/F07 نے اپنا مقالہ بعنوان "فرہنگِ کلیاتِ ذوقؔ دہلوی" برائے ایم۔ایس اُردو میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے کہیں کام نہیں ہوا اور یہ کام سرقے سے پاک ہے۔

ڈاکٹر سہیل عباس

شعبہ اُردو

جامعہ ٹوکیو برائے مطالعاتِ خارجی

ٹوکیو، جاپان

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ		i
باب اول	فرہنگ نویسی کی روایت	۱
	(۱) فرہنگ کے لغوی معنی	۱
	(۲) فرہنگ اور لغت کا دائرۂ کار	۴
	(۳) فرہنگ نویسی کی تاریخ اور روایت	۵
بابِ دوم	ذوقؔ دہلوی: مختصر سوانح	۱۶
	(۱) نام، تخلص، خطابات	۱۶
	(۲) ولادت اور حسب نسب	۱۶
	(۳) بچپن	۱۷
	(۴) تعلیم	۱۷
	(۵) آغازِ شعر گوئی	۱۸
	(۶) قلعۂ معلٰی سے وابستگی	۱۹
	(۷) وفات	۲۰
بابِ سوم	ذوقؔ دہلوی: بحیثیت شاعر	۲۲
	(۱) ذوقؔ اور غزل (مختصر جائزہ؛ سعد اللہ گلشن تا ذوقؔ دہلوی)	۲۲
	(۲) ذوقؔ کی غزل کے موضوعات اور نظریات	۲۳

i- حسن وعشق	۲۳
ii- اَخلاق	۲۵
iii- مذہب ومسلک	۲۵
iv- وحدت الوجود	۲۶
v- جبروقدر	۲۷
vi- عظمتِ بشر	۲۷
vii- دنیائے فانی	۲۸
viii- ظرافت	۲۹
ix- عہد کی عکاسی	۲۹
(۳) ذوقؔ اور قصیدہ گوئی (مختصر جائزہ؛ ولی دکنی تا ذوقؔ دہلوی)	۳۰
(۴) کلامِ ذوقؔ کا لسانی جائزہ	۳۲
i- محاورہ	۳۳
ii- ضرب الامثال	۳۶
iii- تشبیہ واستعارہ	۳۸
iv- تلمیحات	۴۰
v- فارسی تراکیب	۴۱
vi- تمثیلی انداز	۴۱
بابِ چہارم فرہنگ (بہ ترتیبِ الفبائی)	01
ماحصل	۴۳۱

﴿پیش لفظ﴾

انسان فطرتاً تجسس پسند واقع ہوا ہے۔اس کی اسی فطرت کی متقاضی ہے وہ ذات جس نے دو جہان بنائے اور بار ہا کلام پاک میں غور وفکر اور تدبر کرنے کی اشرف المخلوقات، حضرت انسان کو دعوت دی۔ راقم الحروف نے بھی اسی فطری میلان اور طبعی رجحان کے زیرِ اثر ایم۔فل کے مقالہ کے لئے ایسے میدان کا انتخاب کیا، جہاں صرف تنقیدی حس کو ہی بروئے کار نہ لایا جائے بلکہ تحقیقی آلاتِ کار کو بھی جنبش کا موقع ملے۔ اردو زبان وادب کے لئے ساز گار ماحول، والد محترم ومکرم کی وساطت سے گھر کی چاردیواری میں ہی میسر آ گیا، جوں جوں سن وسال گزرتے گئے اس ذوق وشوق نے شدت اختیار کرنی شروع کر دی۔ شاعری کی طرف لگاؤ بھی بڑھتا گیا۔ قابل اور شفیق اساتذہ محترمہ عارفہ ثمین طارق (ایف اے)، ڈاکٹر نجیبہ عارف (ایف اے تا حال) کے بھرپور تعاون نے حسِ ادب کو مزید جلا بخشی اور ایم اے (اردو) کی طرف قدم خود بخود بڑھتے چلے گئے۔ وہاں بھی قابلِ صد احترام اور مشفق ہستی ''محترمہ نجیبہ عارف'' کا دستِ شفقت اور خصوصی توجہ شاملِ حال رہی، ساتھ ہی ''محترمہ نبیلہ سجاد بخاری'' کی زیرِ سرپرستی ایم۔اے کے مقالے کی تکمیل ہوئی۔ ایم۔اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی نے قدم چومے۔ راقم الحروف نے اس مرحلہ پر خود کو فارغ التحصیل سمجھا لیکن یہاں ایک مرتبہ پھر محترمہ ڈاکٹر نجیبہ عارف کی تحریک اور ہر طرح کی اعانت نے رُکے ہوئے قدموں کا رُخ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کی طرف کر دیا، جہاں آج بفضل تعالیٰ ایم۔فل کی ڈگری آخری مراحل پر آن پہنچی ہے۔ موضوع کے انتخاب کا وقت آیا تو خود کو بڑا خوش قسمت گردانا کہ عظیم المرتبت کلاسیکی شاعر اور زبان دان راقم الحروف کے حصّے میں آیا ہے، شاعری سے شغف تو تھا ہی تنقیدی نوعیت کا کام کرنے کا تجربہ ایم۔اے کے مقالے میں ہو چکا تھا لہٰذا تحقیق کے میدان کی خاک چھاننے کی طرف طبیعت مائل ہوئی، اُنہی دنوں کی بات ہے کہ سر سہیل عباس بلوچ کا لسانیات پر تحقیقی کام نظر سے گزرا اور نظرِ انتخاب نے ان سے فیض یابی کی ٹھان لی۔ مجھ جیسے نکمے شاگرد کے ساتھ ''محترم سہیل عباس بلوچ'' نے بڑے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نگرانی کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے۔ محترم کی پدرانہ شفقت اور حد درجہ تعاون نے تحقیق کی اس خارزار گھاٹی میں سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حتیٰ کہ 'فرہنگِ آصفیہ'، 'خاقانی ہند ذوقؔ دہلوی (معتبر کوائف اور مستند کلام)' اور 'اصلاحِ سخن کی روایت' چند ایک وہ کتب ہیں جو روزِ اوّل ہی محترم استاد نے راقم الحروف کو اپنے ذاتی کتب خانے سے مرحمت فرما دی تھیں۔ علاوہ ازایں پروفیسر فتح محمد ملک اور پروفیسر معین الدین عقیل جیسی قد آور شخصیات کی رہنمائی میں قدم قدم جانبِ منزل تحقیقی سفر رواں دواں رہا۔ اس اثنا میں کلاسیکی شعرا کے دواوین، اصنافِ سخن پر تنقید، غزل اور قصیدہ ہر دو کا مطالعہ تا دمِ آخر جاری وساری رہا۔

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ چار بنیادی ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب ''فرہنگ نویسی'' کی روایت پر مشتمل ہے۔ جس میں لغت اور فرہنگ کے معانی و مفاہیم کے ساتھ ساتھ ان کے دائرہ کار کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ بعد ازاں فرہنگ نویسی کی تاریخ اور روایت پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں ذوقؔ دہلوی کی مختصر سوانح اور حالاتِ زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات کا بیان ہے۔ ولادت، بچپن اور تعلیم سے لے کر میدانِ سخن کی ان پُر پیچ راہوں تک روشنی ڈالی گئی ہے جن سے ذوقؔ کو کسی زمانے میں سابقہ تھا۔ تیسرے باب میں ذوقؔ کا بحیثیت ایک شاعر کے بنظرِ غائر مطالعہ کیا گیا ہے۔ غزل اور قصیدہ کی مختصر تاریخ، اس دور کے حالات اور دیگر معاصرینِ ادب کا عمل دخل واضح کرتے ہوئے آخر میں ذوقؔ کے کلام کا موضوعاتی اور لسانیاتی جائزہ لیا گیا ہے جس سے کلامِ ذوقؔ کے فنی محاسن اجاگر ہوتے ہیں اور قارئینِ ادب کے لئے دلچسپی کا سامان ہوتا ہے۔ چوتھا باب فرہنگ کا ہے جو الف بائی ترتیب سے ہے اور بنیادی طور پر اس مقالہ کا مطمعِ نظر ہے۔ فرہنگ ترتیب دیتے ہوئے کلیاتِ ذوقؔ مرتبہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے جسے مجلس ترقی ادب لاہور سے ۲۰۰۹ء یعنی حال ہی مین چھاپا گیا ہے۔ دیگر قدیم نسخوں میں خطِ نسخ جبکہ مرتبہ تنویر احمد علوی میں خطِ نستعلیق کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ جو آج کے قاری، محقق اور ناقد کے لئے نسبتاً زیادہ توجہ کا مرکز اور آسان ہے۔ علاوہ ازیں دیوانِ ذوقؔ مرتبہ تنویر احمد علوی ۱۹۶۷ء بھی زیرِ مطالعہ رہا، جو مجلس ترقی ادب لاہور ہی سے چھپا، ساتھ ہی کلیاتِ ذوقؔ (اردو) مرتبہ تنویر احمد علوی بھی زیرِ مشاہدہ رہا، جس کی طباعت قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی سے ۲۰۰۲ء کو ہوئی، علاوہ ازیں ''دیوان ذوقؔ'' مولفہ شمس العلماً مولانا مولوی محمد حسین آزادؔ جو مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور سے ۲۰۰۶ء میں چھپا، وہ بھی مقابلہ و موازنہ کے لئے تادمِ آخر ساتھ ساتھ رہا۔

فرہنگ میں الفاظ، تراکیب، محاورات اور ضرب الامثال کو الف بائی ترتیب سے دیا گیا ہے۔ اور حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ قریب ترین لغوی معنی کے دُرِّ آبدار کو زبان کے دریا میں غوطہ زنی کر کے تلاش کیا جائے، جہاں کہیں لغات خاموش ہیں، وہاں مرادی معنی دیئے گئے ہیں جو راقم الحروف کی تخلیقی و تحقیقی کاوش کا نتیجہ ہے، جہاں کہیں الفاظ و معانی کے رشتے کی راہیں مسدودہ ہوئیں۔ سر سہیل عباس بلوچ صاحب اور دیگر اساتذۂ کرام کی رہنمائی نے ہر مشکل آسان کر دی۔ فرہنگ مرتب کرتے ہوئے راقم الحروف کے ذہن و دل میں ایک ہی مقصد جاگزیں تھا وہ یہ کہ چاہے کوئی کلامِ ذوقؔ سے نا بلد شخص ہو چاہے اٹھارویں صدی کے اردو زبان و ادب سے لگاؤ رکھنے والا طالب علم یا کوئی ماہر استاد، ہر ایک کے لئے کچھ نہ کچھ سامان ذوق ضرور موجود ہو۔ اور جو ذوقؔ کے کلام کی تفہیم کا خواہاں ہو اسے ''کلیاتِ ذوقؔ اور'' فرہنگ کلیات ذوقؔ دہلوی'' کے علاوہ تیسرے کسی سہارے کی ضرورت نہ محسوس ہو۔ واللہ اعلم راقم الحروف کس حد تک اپنی اس کاوش میں کامیاب ہوئی ہے۔

اس ضمن میں فرہنگِ آصفیہ از مولوی سید احمد دہلوی، جامع اللغات از خواجہ عبدالمجید ۲۰۰۳ء اور نور اللغات، مؤلف مولوی نور الحسن نیّر (مرحوم) ۲۰۰۶ء کو بنیادی لغات کی حیثیت دی گئی ہے، جسے بالترتیب (آ)، (ج) اور (ن) کے کلیدی اشاروں سے مختص کر دیا گیا ہے۔ عربی الفاظ و تراکیب کے لئے قاموس القرآن از قاضی زین العابدین میرٹھی (مولفؒ) المنجد مرتب مترجم عصمت ابوسلیم (مرتبہ پادری لویس معلوف الیسوعی) اور مصباح الغات مرتبہ ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ ملیاوی، جبکہ فارسی کے لئے فرہنگ جامع از ڈاکٹر سید علی رضا نقوی (ایران) سے مدد لی گئی ہے۔ مجھے یہ اعتراف کرنے میں بھی عار نہیں کہ بعض مقامات پر اردو، عربی اور فارسی اساتذہ سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے تاکہ سینہ بہ سینہ روایت اور علم بھی تحریری صورت میں مفادِ عامہ کے لئے منصۂ شہود پر آ سکے۔

آخر میں، میں شکر گزار ہوں اُس رَبِّ ذُوالجلال کی، جس کی صفت خالق بھی ہے، باسط بھی، فتّاح بھی اور علیم بھی، جو نافع بھی ہے، نور بھی، ہادی بھی ہے اور سمیع العلیم بھی، کہ اس نے مجھے وہ تمام ظاہری اور باطنی سہارے دیئے، جن کے بل بوتے پر آج یہ تحقیق ثمر بار ہوئی۔

اپنے تمام دوستوں کی تہہِ دل سے ممنونِ احسان ہوں، خصوصاً ''محترمہ سعدیہ ثنا'' کی، جنہوں نے نامساعد حالات میں بھی راقم الحروف کا حوصلہ ٹوٹنے نہ دیا اور امید کا دیا مسلسل روشن کئے رکھا۔ شکر گزار ہوں میں ''محترم گل باز'' کی بھی جو ہم سبق و ہم مکتب ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے رہنما بھی ثابت ہوئے۔

(نایاب طاہر)

باب اوّل:

فرہنگ نویسی کی روایت

لفظ فرہنگ کے لغوی معنی:

۱۔ دانش، دانائی، سمجھ، عقل وادب، فہم (۱)

۲۔ علم وفراست، آ گاہی، دانائی (۲)

۳۔ دانائی، دانش، سمجھ، لغات، ڈکشنری (۳)

۴۔ کتاب لغات فارسی جس میں تحقیق الفاظ ومعانی کی ہو جیسے فرہنگِ جہانگیری، فرہنگِ رشیدی۔ اُردو میں لغت کے معنی میں مستعمل ہے۔

۵۔ لغات فارسی جس میں الفاظ ومعانی کی تحقیق ہو، لغت کسی خاص کتاب کے مشکل الفاظ کے معنوں کی کتاب، دانائی، دانش، عقل (۴)

فارسی مؤلفین عموماً لغت اور فرہنگ میں فرق روا نہ رکھتے تھے۔ فرہنگِ آموزگار، فرہنگِ انجمن آرائے ناصری اور فرہنگِ علی اکبر دہ لغات کی وہ کتابیں ہیں جو فرہنگ سے معنون ہیں۔ اُردو زبان میں بھی یہی روایت فارسی کی تقلید میں پروان چڑھی اور لغات کی کتابوں کو فرہنگ کے نام سے منسوب کیا جانے لگا۔ فرہنگِ آصفیہ، فرہنگِ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، فرہنگِ تلفظ اور فرہنگِ اثر اِسی اَمر کی عظیم مثالیں ہیں۔ گویا زبان اُردو میں بھی لغت اور فرہنگ کو عموماً ایک ہی شے قرار دیا جانے لگا جب کہ دونوں کے لیے مختلف شرائط درکار ہیں۔

لغت کے لیے انگریزی زبان میں لفظ Dictionary جب کہ فرہنگ کے لیے انگریزی زبان میں لفظ Glossary مستعمل ہے جو Gloss سے مشتق ہے جس سے مراد حاشیہ یا بین السطور لکھا جانے والا متن ہے۔ اس میں تشریح وتوضیح اور وضاحت وصراحت ہوتی ہے۔ کسی بھی کتاب کے مشکل الفاظ، اشارات، اصطلاحات اور تلمیحات کی تشریح فرہنگ کا حصہ ہوتے ہیں۔

"Glossary: A collection of Glosses, A Partial dictionary for special Purpose."(6)

زندہ زبان ہمیشہ سکڑتی پھیلتی رہتی ہے۔ برسوں قبل کی زبان متروک اور مستعمل زبان رائج کا درجہ رکھتی ہے۔ زبان کے اجزائے ترکیبی میں آہستہ روی مگر تسلسل کے ساتھ تحلیل وتجدید کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حیات وممات کا سلسلہ لفظوں کی دُنیا میں بھی مروّج ہے۔ کس زبان کے الفاظ کا کسی ایک کتاب میں جمع کر دینا اُن الفاظ کی حیثیت کا تعین کر دینا اور ساتھ میں ان کے معنی کا بیان کر دینے سے وہ کتاب لغت کی فہرست میں شامل ہو جاتی ہے۔ مختلف نقادوں نے لغت کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کے خیال میں:

> ''زبان کے لفظ جس کتاب میں اکٹھے کیے جاتے ہیں اسے اُردو میں لغت کہتے ہیں۔''(۷)

''فرہنگِ آصفیہ'' کے مطابق:

> ''لغت: وہ اصوات وکلمات جس کے وسیلہ سے آدمی اپنے مطالب واغراض کو بیان کریں۔ وہ الفاظ جن کے معنی مشہور نہ ہوں۔ ڈکشنری۔ فرہنگ۔
>
> لغات: لغت کی جمع۔ الفاظ۔ زبانیں۔ بولیاں۔ ڈِکشنری۔ فرہنگ۔ وہ کتاب جس میں زبان کے الفاظ کے معنی ایک جگہ جمع ہوں۔''(۸)

کسی بھی زبان میں لغات کا مرتب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زبان اب بولی کے درجہ سے نکل چکی ہے۔ دُنیا کی دیگر زبانوں کی طرح اُردو زبان کے بھی صرف ونحو کے قاعدے بننے کے ساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت کے معیار بھی قائم ہو چکے ہیں۔ اس زبان میں کتابوں کا اتنا ذخیرہ موجود ہے کہ فہرستیں مرتب کرنے کی نوبت آ چکی ہے۔

لغت نویسی میں لفظ کی ماہیت پر تین پہلوؤں سے غور کیا جاتا ہے۔

۱۔ معنیاتی

۲۔ صوتیاتی

۳۔ قواعدی اکائی

لغات کے مندرجات کو درج ذیل عنوانات کے تحت تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ اندراج:

i۔ ہجے اور تلفظ

ii۔ اِملا

۲۔اجزائے کلام اور تصریفی صورتیں (اسم رفعل رحرف، مذکر رمؤنث، واحد رجمع وغیرہ)

۳۔اشتقاق (یعنی یہ لفظ کس زبان سے آیا ہے)

۴۔تشریح

i۔مترادف یا قریب المعنی الفاظ

ii۔تعریف

iii۔تصویر

iv۔بہروپ (اس میں صوتی متبادل کے اصولوں سے الفاظ کے بہروپ بنا کر لکھے جاتے ہیں)

ایک کامیاب لغت نویس کے لیے ماہر لسانیات ہونا لازم ہے۔ وہ صرف الفاظ کا جامع اور مورخ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ناقد اور محقق کے حیثیت بھی رکھتا ہے۔ وہ مترادفات کے ساتھ ساتھ اختلافات بھی ظاہر کرتا ہے اور انھی اختلافات کو مدِنظر رکھتے ہوئے الفاظ کے لغوی اور مجازی معنی کی تشریح کرنا، لفظوں کی بنیاد تک پہنچنا، ان کے درست اِملا اور صحیح تلفظ کا تعین کرنا، عوامی اور معیاری اقدار واضح کرنا، الفاظ کے مختلف مرکبات ومشتقات اور ان کے معانی کا بیان کرنا، الفاظ کی قواعدی صورتوں اور ان کے پیشِ نظر ان کے معنوی تغیر کو ظاہر کرنا نیز متروک اور مروّج الفاظ کی نشاندہی کرنا وغیرہ بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔(۹)

گویا لغت الفاظ کا مخزن اور لشکر گاہ ہی نہیں بلکہ یہ الفاظ کی تشکیل، ارتقا اور نشو ونما کے مختلف عوامل اور مراحل منعکس کرنے والا آئینہ ہے۔

مولوی عبدالحق کے مطابق:

> ''ڈکشنری میں لفظ کی اصل، اس کے مفہوم، مختلف استعمالات اور اس کے تمام اجزا سے بحث ہوتی ہے۔''(۱۰)

لغت کی کل چھ اقسام ہیں:

۱۔محدود لغت

۲۔مختصر لغت

۳۔جامع لغت

۴۔کامل لغت

۵۔ذولسانی لغت

۶۔لغت الاعلام (انسائیکلوپیڈیا)

لغت نویسی کی ضرورت دوصورتوں میں پیش آتی ہے یایوں کہا جائے کہ لغت نویسی کے دو محرکات ہوتے ہیں تو بے جانہ ہوگا۔

''۱۔دومختلف انسانوں،افراد یااقوام کے مابین سماجی،سیاسی معاشی ومذہبی روابط قائم کرنا۔

۲۔کسی قوم کے ادب کاارتقائی مراحل طے کرنا۔''(۱۱)

فرہنگ اور لغت کا دائرۂ کار:

۱۔ لغت کسی بھی زبان کے عمومی الفاظ یاعمومی متن پر مشتمل ہوتی ہے جب کہ فرہنگ میں کسی خاص متن کو مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً فرہنگ کسی خاص شاعرادیب یا پھر کسی مخصوص کتاب یا علمی شعبہ سے متعلق ہوسکتی ہے اوراکثر اوقات سہولت کے پیشِ نظر فرہنگ کوکتاب کے آخر میں منسلک کردیا جاتا ہے۔

۲۔ لغت چونکہ پوری زبان کواحاطۂ تحریر میں لاتی ہے اِس لیے وسعت سے ہمکنار ہوتی ہے جب کہ فرہنگ کا دائرۂ عمل محدود ہوتا ہے۔

۳۔لغت کسی مخصوص کتاب یاتخلیقی پارے کی وضاحت وصراحت کرنے سے قاصر ہوتی ہے جب کہ فرہنگ یہ فریضہ بخوبی انجام دیتی ہے۔

۴۔لغت کادائرۂ کار الفاظ وقواعد واشتقاق اوراجزا کی ترکیب وتحلیل تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ہی تمام ممکنہ معانی اورمترادفات اس کا حصہ بنتے ہیں جب کہ فرہنگ میں صرف متعلقہ معانی یاقریبی معنی ہی کی گنجائش ہوتی ہے۔

۵۔لغات میں مرادی معانی کے لیے بالکل بھی جگہ نہیں ہوتی جب کہ فرہنگ میں اکثر مرادی معانی درکار ہوتے ہیں۔

۶۔ لغت کسی بھی فرہنگ کی بنیاد بنتی ہے اور پھر فرہنگ کے مرادی معانی نئی لغات کی تشکیل میں مددومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

۷۔لغات میں مختلف مصنّفین اورشعرا کے متون کے حوالے دیے جاسکتے ہیں جب کہ فرہنگ میں صرف ایک ہی متن (ایک مصنف کا) مدِنظر ہوتا ہے۔

۸۔ بہت سی کتب کے آخر میں ''فرہنگِ الفاظ'' کے عنوان سے مشکل الفاظ کے معنی، ضرب الامثال، تلمیحات، محاورات اور اقوال وغیرہ کی تشریح درج ہوتی ہے۔ جب کہ لغت کو کسی کتاب کے آخر میں لف کرنا غیر ممکن ہے۔

فرہنگ نویسی کی تاریخ اور روایت:

عربی لغت نویسی کا محرک قرآن وحدیث کی وضاحت وصراحت تھا جب کہ فارسی لغت نویسی کا محرک لسانی رابطے کے علاوہ ادب بھی تھا۔

۱۶۰۰ء تک انگریزی میں جتنی لغات لکھی گئیں وہ طلبہ کو غیر زبانوں (لاطینی، فرانسیسی، اطالوی اور ہسپانوی) کے سیکھنے میں مدد دینے کی کاوش تھی، اسی طرح اُردو میں ابتدائی لغت نویسی (منظوم) کا مقصد عربی وفارسی الفاظ سیکھنے میں طلبہ کو مدد فراہم کرنا تھا۔

علاؤالدین خلجی (۶۹۵ء تا ۷۱۵ء) کے دور میں فارسی فرہنگ نویسی کا آغاز ہوا، اس دور کے شاعر مولانا فخر الدین مبارک شاہ غزنوی عرف کماں گر یا قواس نے فرہنگ نامہ کے ذریعے اس فن کا آغاز کیا جو ''فخر نامہِ قواس'' اور ''فرہنگِ قواس'' کے ناموں سے بھی مشہور ہوا۔

۷۲۳ھ میں ''لغتِ مفرس'' تالیف ہوئی۔ ۷۴۳ھ میں ''دستور الافاضل'' کے نام سے مولانا رفیع دہلوی عرف ماجب خیرات نے لغت تالیف کی۔

۸۲۲ھ میں قاضی خان بدر محمد دہلوی المعروف بہ دھاروال نے ''ادات الفضلا'' تالیف کی۔ ۸۳۸/۸۳۷ھ میں مولانا فضل الدین محمد بن قوام بن رستم بن احمد بن محمود بدر خزانۃ البلخی المعروف بہ کڑئی گجراتی نے ''بحر الفضائل فی منافع الافاضل'' کی تالیف کی۔

۸۲۲ھ سے ۸۳۷ھ کے درمیان بدر ابراہیم نے ''زفانِ گویا'' مرتب کی۔

۸۷۷ھ میں ابراہیم قوام فاروقی نے ''شرف نامہ احمد مُنیَری'' مرتب کی۔ ۱۹۱۶ء میں مولانا محمد دین شیخ ضیا نے ''تحفۃ السعادت'' تالیف کی۔

۹۲۵ھ میں مولانا شیخ محمد بن احمد لاڈ دہلوی نے ''موید الفضلا'' تالیف کی۔

ان فرہنگوں میں اکثر مقامات پر عربی وفارسی الفاظ کے معنی بیان کرتے ہوئے اُردو کے مترادفات کا بھی بیان آنے لگا۔ ''ادات الفضلا'' میں ۳۰۰ فارسی الفاظ کے معانی اُردو میں بیان کیے گئے گویا فارسی تخلیق کار اور محقق ہر دو سطح پر اُردو

الفاظ کا استعمال کرنے لگے۔ اُردو مترادفات دینے کا یہ سلسلہ "فراہنگِ قواس" اور "فرہنگِ نظام" تک جاری رہا۔

۱۷ویں اور ۱۸ویں صدی میں جتنی بھی لغات کی تالیف وترتیب عمل میں آئی وہ افراد واقوام کے مابین روابط کی تشکیل اور ارتقا کے سلسلہ کی اہم کڑیاں رہیں۔ اوّل اوّل ایسی لغات مرتب ہوئیں جن کے معنی اُردو کی بجائے فارسی زبان میں دیے گئے کیونکہ اس دور میں اُردو زبان اپنے تشکیلی دور سے گزر رہی تھی اور اس زمانے میں فارسی کا چلن بھی زیادہ تھا۔ فارسی دان طبقہ اُردو اور اُردو بولنے والے فارسی سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ تحفۃ الہند (مرزا محمد بن فخر الدین)، نفس اللغۃ (میر علی اوسط رشک)، اور گنجینہ (ضامن علی جلال) اس عہد کی یادگار کتب ہیں۔

اسی طرح جب انگریزوں کے تجارتی مقاصد کی جگہ ملک گیری اور ہوسِ حکومت نے لے لی تو ان کے لیے بھی مقامی بولیوں سے آگہی لازم قرار پائی۔ مختلف یورپی مؤلفین نے انتظامی مقاصد کے پیشِ نظر بہت سی لغات تالیف کیں جن میں سے ڈاکٹر جان گل کرسٹ، گریرسن، ڈنکن فاربس، شیکسپیئر، جان پلیٹس، جے نرگسن، ڈاکٹر فیلن، کیپٹن تھامس پیکر، جارج ہیڈلی، ہنری، ہیرس، کیپٹن جوزف پیکر، کیگر اور فراسو ویلونکل کے نام خصوصیت کے حامل ہیں۔

۱۵۹۹ء سے قبل کی تصنیف یا تالیف شدہ ایک لغت کا سراغ ملا ہے جو ہندوستانی فارسی اور پُرتگالی زبان پر مشتمل تھی۔ مصنف ومؤلف کا نام جیرونیمو خاویر Jeroninmo Xavier ہے۔ یہ مصنف جہانگیر کے دربار میں بھی حاضر ہوا تھا۔ اس کی کتاب کا نام Hindustani Persisch Portugiesish یا Vocabularium Persicum- Hindustano- Portugalico تھا۔ گویا یہ تالیف اُردو کی قدیم ترین سہ لسانی لغت ٹھہری۔ یہ ۱۶ویں صدی عیسوی کی بات ہے جس میں اُردو زبان "ہندوستانی" کے عنوان سے مستقل زبان کی حیثیت اختیار کر چکی تھی۔ (۱۲)

۱۷۰۴ء میں لکھی گئی لغت Lexicon Linguae Indostanica کا پتا گریرسن نے لگایا ہے جو ایک کیپوچن (Capuchin) راہب فرانسس کس تیورونی سس (Franciscus Turonesis) کی تالیف ہے۔ (۱۳) ۱۷۱۵ء کے لگ بھگ جان جیشوا کیٹلر (John Jeshua Ketelaer) نے جو پروشیا کا باشندہ تھا اور شاہ عالم بہادر شاہ اور جہاندار شاہ کے عہد میں ہندوستان میں ڈچ سفیر کی حیثیت سے آیا تھا۔ اس نے ہندوستانی زبان (Lingua Hindustanica) کی صرف ونحو اور لغت پر ایک کتاب بھی لکھی۔ ڈیوڈ مُل نے ۱۷۴۳ء میں اُسے اپنی کتاب Miscellanea Qrientalia میں شامل کر لیا۔

۱۷۴۳ء میں ڈیوڈ مُل کے مضامین کا مجموعہ شائع ہوا جس کے آخر میں لاطینی ہندوستانی اور فارسی کا ایک مختصر لغت شامل تھا۔

۱۷۴۸ء میں جی اے فرنز نے اُردو کے حروفِ تہجی کا دیگر زبانوں کے حروف سے تقابلی جائزہ پیش کیا۔

۱۷۷۲ء میں جارج ہیڈلی نے اُردو گرامر لکھی۔

۱۷۷۳ء میں جے فرگسن (Furgusson) کی ہندوستانی انگریزی لغت شائع ہوئی۔

۱۷۷۸ء میں پرتگالی میں اُردو کی قواعد ''گریمیٹیکا اندوستانا'' کے نام سے شائع ہوئی۔

۱۷۹۳ء میں انگریزی ہندوستانی لغت (۲ حصوں میں) مؤلف ڈاکٹر گلکرسٹ نے فورٹ ولیم کالج کے مطبع سے چھاپی۔

فورٹ ولیم کالج کا قیام ۱۸۰۰ء میں ہوا۔ یہ ادارہ انگریزوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اُردو زبان میں ترجمہ و تالیف کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

۱۸۰۰ء میں وائی رابرٹ کی Indian Glossary لندن سے چھپی۔

۱۸۰۴ء میں فورٹ ولیم کالج سے ہی ''ہندی عربی آئینہ'' چھپا۔

۱۸۰۵ء میں کپتان جوزف ٹیلر نے ایک ''ہندوستانی انگریزی ڈکشنری'' ذاتی استعمال کے لیے لکھی۔

۱۸۰۸ء میں ڈاکٹر ہنٹر نے ''ہندوستانی انگریزی لغت'' ترتیب دی۔

۱۸۱۱ء میں ڈاکٹر ہیرس نے ''انگریزی ہندوستانی لغت'' مرتب کی۔

۱۸۱۳ء میں شیکسپیئر کی ''اُردو لغت'' طبع ہوئی۔

۱۸۱۸ء میں روبک کی Hindustani Interpreter چھپی۔ قواعد کی اس کتاب کے آخر میں فرہنگ بھی شامل تھی۔

۱۸۴۲ء میں جارج کلیفرڈ ووٹ ورتھ کی An Anglo Indian Dictionary طبع ہوئی۔ ۱۸۴۸ء میں ڈنکن فاربس کی ''اے ڈکشنری ہندوستانی انگلش'' چھپی۔

۱۸۷۳ء میں ڈاکٹر ایس ڈبلیو کی A New Hindustani English Dictonary لندن سے چھپی۔

۱۸۷۵ء میں جنرل ولیم کرک پیٹرک نے ''ہندوستانی انگریزی ڈکشنری'' لکھی جو لندن سے چھپی۔

۱۸۷۹ء میں ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن نے A Hindustani English Law and Commercial Dictionary ترتیب دی۔

۱۸۸۳ء میں ڈاکٹر فالن کی ''انگریزی ہندوستانی ڈکشنری'' دہلی، بنارس اور لندن سے چھپی۔

۱۸۹۲ء میں کرنل فلپس نے ''ہندوستانی محاورات والفاظ کی لغت'' لندن سے شائع کی۔

۱۹۰۰ء میں مسٹر پالاک (Pollock) نے ''پاکٹ ہندوستانی لغت'' مرتب کی۔

۱۹۰۴ء میں میجر چیپ مین نے ''انگلش ہندوستانی پاکٹ وکیبلری'' رومن حروف میں مرتب کی۔

۱۹۰۵ء میں جی رینکنگ (Ranking) نے ''انگریزی ہندوستانی لغت'' لکھی جو کلکتہ اور لندن سے شائع ہوئی۔

۱۹۱۱ء میں لیفٹیننٹ کرنل فلاٹ نے ایک مختصر ''انگریزی ہندوستانی فرہنگ'' اعلیٰ مدارج کے طلبا کے لیے لکھی۔

۱۹۱۲ء میں ان ہی صاحب نے ''خزینۂ محاوراتِ اُردو'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

ان یورپی مؤلفین کے بعد اُردو میں باقاعدہ لغت نویسی کا آغاز ہوا۔

اُردو لغت نویسی کے ابتدائی ادوار میں نصابی و تعلیمی ضرورت کے مدِ نظر نصاب نامے (منظوم لغات) مرتب ہوئے جن کا مقصد اُردو اور فارسی کی آمیزش اور اختلاط کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ابہام کو دُور کرنا اور معانی و مفاہیم واضح کرنا تھا۔

نصاب ناموں کا آغاز ۱۶۰۰ء میں عہدِ جہانگیری سے ہوا۔ بچوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ عربی و فارسی سیکھیں چنانچہ ابتدا میں ''منظوم کتب'' تصنیف کی گئیں تاکہ نوآموزوں کو باآسانی یاد ہوسکیں۔

سب سے پہلا نصاب نامہ ''قصیدہ درلغاتِ ہندی'' ہے جو حکیم یوسفی کی تصنیف ہے اور ۱۶ ویں صدی عیسوی کے نصف اوّل کی تخلیق و تحقیق ہے۔

برصغیر کے عظیم شاعر، مؤرخ اور موسیقار غرض ہمہ جہت شخصیت حضرت امیر خسرؔو (۷۲۵ متوفی) کی ''خالق باری'' وہ فرہنگ ہے جسے اوّلیت کا درجہ حاصل ہے اور یہ اِسی سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔ اس میں فارسی الفاظ کے کئی ایک اُردو مترادفات دیے گئے۔

> ''حضرت امیر خسرؔو کا جس طرح اور بہت سی چیزوں میں اوّلیت کا شرف حاصل ہے اُسی طرح اُردو کا سب سے پہلا لغت لکھنے کا فخر بھی انھی کے لیے ہے۔ اب تک اُردو کا کوئی ایسا لغت دستیاب نہیں ہوا جو ''خالق باری'' سے زیادہ قدیم ٹھہرتا ہو۔'' (۱۴)

سترہویں صدی عیسوی کے اواخر یعنی عہدِ عالمگیری میں اُردو لغت نویسی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس زمانے میں ''غرائب اللغات'' (۱۱۵۹-۶۰ھ) تالیف ہوئی جس کے مؤلف عبدالواسع ہانسوی تھے گو انھیں لغت نگاری کے تقاضوں

سے پوری پوری واقفیت نہ تھی۔ (۱۵)

سراج الدین خان آرزوؔ (متوفی ۱۷۵۶ء) نے غرائب اللغات کو ''نوادرالالفاظ'' کے نام سے ضروری تصحیح و ترمیم و اضافے کے بعد مرتب کیا۔ اِس طرح وہ پہلے شخص قرار پائے جنھوں نے لسانیاتی تحقیق کی نہج پر اپنی فکر کو استوار کیا۔

ڈاکٹر عارف نوشاہی کے مطابق ۱۷۷۵ء میں میر محمد عترت کی ''کمال عترت'' تالیف ہوئی۔ بعدازاں جمیل جالبی کے خیال میں ۱۷۹۲ء میں مرزا جان طپش دہلوی کی ''شمس البیان فی مصطلحاتِ ہندوستان'' تالیف ہوئی۔

۱۸۳۳ء میں مولوی مہدی واصف کی ''دلیلِ ساطع'' تالیف ہوئی۔

۱۸۳۷ء میں اوحدالدین بلگرامی کی لغت ''نفائس اللغات'' مرتب ہوئی لیکن اشاعت کی نوبت بعد میں آئی۔

۱۸۴۴ء میں میر علی اوسط رشک (شاگردِ ناسخ) نے ''نفس اللغۃ'' کے عنوان سے ایک مختصر لغت ترتیب دی۔

۱۸۴۵ء میں محبوب علی رام پوری نے عربی، فارسی اور اُردو کے مترادفات پر مبنی ''منتخب النفائس'' لغت ترتیب دی۔

۱۸۴۵ء میں ہی بلگرامی کی ''نفائس اللغات'' کی تلخیص میر حسن عرف میر کامل نے ''انفس النفائس'' کے نام سے شائع کی۔

۱۸۸۱ء میں جلال لکھنوی کی ''گنجینۂ زبانِ اُردو'' اور ۱۸۸۶ء میں موصوف کی ''سرمایۂ زبانِ اُردو'' چھپی۔

اُردو کی ابتدائی فرہنگوں میں:

۱۸۸۶ء میں نیاز علی بیگ نکہت کی ''مخزنِ فوائد'' چھپی یہ اُردو محاورات و اصطلاحات کی فرہنگ تھی۔

۱۸۸۶ء ہی میں چرنجی لال کی ''مخزن المحاورات'' چھپی۔

۱۸۸۸ء میں مرزا محمد مرتضیٰ عرف مچھو بیگ ستم ظریف کی ''بہارِ ہند'' منظرِ عام پر آئی۔

۱۸۹۰ء میں اشرف علی لکھنوی کی اُردو محاورات کی لغت ''مصطلحاتِ اُردو'' شائع ہوئی۔

۱۸۹۱۔۹۲ء میں امیر مینائی نے امیر اللغات مرتب کی جو دو جلدوں پر مشتمل تھی۔

۱۸۹۲ء میں غلام سرور لاہوری کی ''جامع اللغات'' منظرِ عام پر آئی۔

۱۸۹۲ء ہی میں ''خزینۃ الامثال'' عربی، فارسی اور اردو مثلوں کا مجموعہ سیّد حسین شاہ حقیقت نے مرتب کیا، جس کا حجم ۲۲۵ صفحات تھا۔

ان تمام عمومی نوعیت کی تالیفات کے بعد مولوی سیّد احمد دہلوی میدان میں آئے جو انگریز لغت نویس فیلن ہی کے ایک اسسٹنٹ تھے انھوں نے ۱۸۶۸ء میں فرہنگِ آصفیہ کا کام شروع کیا اور ۲۴ سال کی لگاتار کاوش کے بعد ۱۸۹۲ء میں یہ

کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ (۱۶)

اس فرہنگ میں عربی، فارسی، ترکی، ہندی، سنسکرت، انگریزی، لاطینی، سریانی اور رومن کے ایسے الفاظ شامل ہیں جو اُردو زبان کا حصہ ہیں۔ اِس کے علاوہ اس فرہنگ میں محاورات، ضرب الامثال، مقامات اور شخصیات کو بھی جگہ دی گئی ہے گویا یہ فرہنگ دائرۃ المعارف کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

۱۹۱۸ء میں ۱۹ جلدوں پر مشتمل ضخیم لغت مولوی عبدالمجید خاں رام پوری نے اپنا سارا اثاثہ قربان کر کے تیار کی جس میں ۳۰ ہزار مصادر مرکبہ اصلاحیہ مع اشعار سند اور ۲۰ لاکھ سے زائد الفاظِ مستعملہ کا ذخیرہ جمع کیا۔ (۱۷)

منشی لالتا پرشاد شفق لکھنوی کی فرہنگ ''فرہنگِ شفق'' ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی۔ اس میں آتش ناسخ غالب اور ذوق کے کلام میں مستعمل محاورات کے معنی اور تشریح رقم کی گئی اور ہر محاورے کے آگے شعر درج کیا گیا۔

۱۹۳۱ء میں مولوی نورالحسن نیر کاکوری، فرزندِ محسنؔ کاکوری کی ''نوراللغات'' منظرِ عام پر آئی۔

نوراللغات کے شائع ہونے کے تین سال بعد ۱۹۳۵ء میں خواجہ عبدالمجید کی ''جامع اللغات'' چھپی۔

اسکے بعد کے دور کی لکھی جانے والی لغات میں مہذب لکھنوی کی ''مہذب اللغات'' کافی اہم ہے جو ۱۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مروّجہ لغات میں فیروز اللغات کو بھی کافی شہرت حاصل ہے۔

اُردو لغت نویسی کی قابل ترین شخصیت مولوی عبدالحق صرف ۴ حروف (الف ممدودہ، الف مقصورہ، ب اور بھ) مکمل کرنے کے بعد کام کو آگے نہ بڑھا سکے اور اسی حسرت میں گزر گئے۔ اس لغت کو اب جستہ جستہ ''لغتِ کبیر'' کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۹۵۰ء میں پہلی بار اُردو میں جدید علوم وفنون کی تدریس کے لیے دہلی کالج میں ''اصطلاح سازی'' کے اصول مقرر ہوئے۔ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد اور انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد نے بھی اس سلسلہ میں اپنی اپنی خدمات پیش کیں۔

۱۹۵۶ء میں جامعہ کراچی میں شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ کے قیام کی منظوری ہوئی تو اس کے تحت ۹ فرہنگیں تیار ہوئیں۔ مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی کی مرتبہ فرہنگوں نے اُردو اصطلاحات سازی کو متاثر کیا اس کے علاوہ ''قانونی لغت'' بھی اس کا کارنامہ عظیم ہے۔

۱۹۵۸ء میں ''ترقی اُردو بورڈ کراچی'' نے اُردو کے ایک ''جامع لغت'' کا منصوبہ بنایا جس کی پہلی جلد کے ۱۱۷۲ صفحات ہیں جو صرف ''الف مقصورہ'' پر مشتمل ہے اسی بات سے اس کے پھیلاؤ کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے لیکن اس لغت کے بیشتر اندراجات یا تو غلط ہیں یا ناقص اور نا تمام یا پھر ایسی تشریحات کا مجموعہ ہیں جن کی افادیت مشکوک ہے۔ (۱۸)

۱۹۶۲ء میں ''جامعہ پنجاب'' میں ''ادارہ تالیف و ترجمہ'' قیام میں آیا جس کے زیرِ اثر ۵۰ فرہنگیں منظرِ عام پر آئیں۔ مجلس ترقیٔ ادب، لاہور اکادمی، پنجاب ٹیکسٹ بورڈ، نیشنل بک فاؤنڈیشن جیسے ادارے بھی اصطلاحات سازی پر مفید کام سرانجام دے رہے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۷۹ء میں ''مقتدرہ قومی زبان'' کے ادارے کا قیام عمل میں آیا جس کے مقاصد میں ''اصطلاحات سازی'' بنیادی حیثیت کا حامل مقصد ہے۔ مختلف اصطلاحات کے رہنما اصول، ان کی ترتیب و تشکیلِ نو اور پھر اشاعت اس کا مطمع نظر ہے۔

مقتدرہ نے ''اُردو لغت نویسی کا تحقیقی اور لسانی جائزہ'' کے عنوان پر ۷ جلدوں میں ایک اہم اور مؤثر علمی و تحقیقی کام پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کی ''انگریزی اُردو لغت'' اور شان الحق حقی کی ''فرہنگِ تلفظ'' اس ادارے کے کارہائے نمایاں ہیں۔ اس کے علاوہ ''فرہنگ فسانۂ آزاد''، ''فرہنگِ طلسمِ ہوش رُبا'' اور ''فرہنگِ نظر'' بھی مقتدرہ نے شائع کیں۔

اُردو فرہنگ نویسی کی روایت میں مختلف جامعات[19] کا کردار قابلِ تحسین ہے۔ ان جامعات میں ایم اے، ایم فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی سطح پر مختلف عنوانات کے تحت بہت سے کلاسیکی اور جدید متون کی فرہنگیں مرتب کی گئیں۔

ذکاء الدین شایان نے ''۱۸ویں صدی کی اُردو شاعری کی فرہنگ'' علی گڑھ یونیورسٹی سے ۱۹۷۵ء میں مرتب کی۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے ہی ڈاکٹر نکہت سلطانہ نے ۱۹۷۵ء میں ہی ''طلسم ہوش رُبا کی فرہنگ مع تنقیدی مقدمہ'' کے نام سے مقالہ لکھا۔ اُمّ ہانی اشرف نے بھی علی گڑھ یونیورسٹی سے ہی ''شمالی ہند کے اُردو قصائد کی فرہنگ مع تنقیدی مقدمہ'' ۱۹۸۰ء میں مرتب کی اور اِسی یونیورسٹی سے خورشید انور نے ''دکنی اُردو قصائد کی توضیحی فرہنگ'' ۱۹۸۵ء میں مرتب کی۔

۱۹۸۸ء میں راجستھانی یونیورسٹی جے پور سے فرید احمد برکاتی نے ''فرہنگ کلیات میر مع مقدمہ'' ترتیب دی۔

۱۹۹۰ء میں نذر ارشاد نے جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی سے ''رانی کیتکی کی کہانی'' کی فرہنگ لکھی۔

۱۹۹۰ء میں ہی عابد الاسلام نے اسی یونیورسٹی سے ''فرہنگِ قصیدہ سوؔدا'' مرتب کیا۔

۱۹۹۳ء میں معیار پبلی کیشنز نئی دہلی سے شاہینہ تبسم نے ''فرہنگ کلامِ میرؔ'' مرتب کی۔

۱۹۹۵ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے عبدالرشید صدیقی نے ''فسانۂ آزاد کی تہذیبی فرہنگ'' مرتب کی۔

۱۹۹۷ء میں جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی سے ثمن شہزاد نے ''متنی طریقۂ کار کی روشنی میں اُردو خواتین ناول نگاروں کی فرہنگ'' مرتب کی۔

۲۰۰۰ء میں یو پی سے شائع ہونے والی ''فرہنگ رُوحِ نظیرؔ'' ڈاکٹر شریف احمد قریشی نے مرتب کی ان کا مقالہ بھی

جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی سے مکمل ہوا تھا۔

۲۰۰۳ء میں رشید حسن خان کی ''کلاسیکی ادب کی فرہنگ'' جلد اوّل نئی دہلی سے شائع ہوئی۔

۲۰۰۴ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے سوؔدا کے کلام پر ۲۰ فرہنگیں مرتب ہوئیں۔ ایک صباحت قمر نے مرتب کی دوسری کرن الطاف نے۔

۲۰۰۴ء میں زکریا یونیورسٹی ملتان سے اقبال احمد شاہ نے ''جدید تنقیدی اصطلاحات کی توضیحی فرہنگ'' مرتب کی۔

۲۰۰۵ء میں پنجاب یونیورسٹی سے سمیرا مختار نے ''فرہنگِ کلامِ ذوقؔ'' اور جاوید یونس نے ''فرہنگِ آبِ حیات'' مرتب کی۔

۲۰۰۶ء میں اسی یونیورسٹی سے صفیر صدف نے ''فرہنگ کلیاتِ راشدؔ'' اور اطہر خان نے ''مجید امجدؔ کی شعری فرہنگ ابتدا سے صفحہ ۳۵۰ تک'' اور شبر خان نے ''مجید امجدؔ کی شعری فرہنگ صفحہ ۳۵۱ سے آخر تک'' مرتب کی۔

۲۰۰۶ء میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی سے قدیر انجم نے ''فرہنگِ کلیاتِ میراؔجی'' مرتب کی۔

اجمل حمید نے مہاشی دیانند یونیورسٹی اجمیر سے فرہنگِ کلامِ فیضؔ اور ارشد عبدالحمید نے ''فرہنگِ اصطلاحات و بلاغت'' مرتب کی۔

جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی سے حسین حارث نے ''نوطرزِ مرصع میں عربی اور فارسی الفاظ کی فرہنگ'' مرتب کی۔ صادق علی نے راجستھانی یونیورسٹی جے پور سے ''فرہنگ کلیاتِ اقبالؔ'' مرتب کی۔ عمر فاروقِ اعظم نے ''اُردو تنقید کی فرہنگ ۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۹ء اور نعیم فلاحی نے ''فرہنگ کلیاتِ سودا'' دہلی یونیورسٹی، دہلی سے مرتب کیں۔

مسعود حسین نے مگدھ یونیورسٹی گیا سے ''فرہنگِ لفظیاتِ مصحفیؔ'' مرتب کی۔

مظہر اقبال نے ''فرہنگ خطوطِ غالبؔ'' پنجاب یونیورسٹی سے لکھی۔

نسیم بیگ نے ''فرہنگِ نظیرؔ اکبر آبادی'' کراچی یونیورسٹی سے مرتب کی۔

۲۰۰۹ء میں نثار احمد نے ''فرہنگ محمد قلی قطبؔ شاہ مع حواشی'' سندھ یونیورسٹی جام شورو سے مرتب کی۔

نائب حسین نقوی نے انیسؔ کے کلام کی فرہنگ ''فرہنگِ انیسؔ'' کے نام سے مرتب کی جو ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر اکبر حسین قریشی نے کئی کلاسیکی متون کی فرہنگیں مرتب کیں جن میں ''فرہنگِ طلسم ہوش رُبا''، ''فرہنگِ بوستانِ خیال'' اور ''فرہنگِ فسانۂ آزاد'' شامل ہیں۔ یہ تمام فرہنگیں مقتدرہ قومی زبان سے شائع ہوئیں۔

بیسویں صدی میں فرہنگ نویسی کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے قارئین ادب کو مُلّا وجہیؔ، وؔلی دکنی، رجب علی

بیگ سرور، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، میر امن دہلوی، میر تقی میرؔ، مرزا سوداؔ، میر انیسؔ، داغؔ دہلوی، علامہ اقبالؔ اور غالبؔ کی فرہنگیں ملی ہیں۔

کل کلام سے قطع نظر کسی ایک تصنیف وتخلیق پر بھی فرہنگ تیار کرنے کا رجحان روز افزوں ہے۔ رشید حسن خان نے سحر البیان، باغ وبہار، گلزارِ نسیم اور فسانۂ عجائب کے متون کو مرتب کرنے کے بعد ان کے آخر میں بطور ضمیمہ فرہنگ بھی دی ہے۔ اس طرح ہر اس محقق نے جس نے خطوطِ غالبؔ مرتب کیے قارئین کی آسانی کے لیے مختصر سی فرہنگ بھی ترتیب دی۔ فرہنگ نویسی کے اس رجحان کے پیشِ نظر قارئینِ ادب کو کلاسیکی متون سمجھنے میں آسانی ہو گئی ہے۔ یوں ادب کی تفہیم اور ترویج کا سلسلہ تیز سے تیز تر بلکہ تیز ترین ہو گیا ہے۔

انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبۂ اُردو نے فرہنگ نویسی کی روایت میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے سال ۲۰۰۸ء میں بہت سے کلاسیکی شعرا کی فرہنگوں پر تحقیق وتدوین کے کام کی سرپرستی کا فرض سرانجام دیا۔ فرہنگ نویسی کی یہ لہر آئندہ لغت نویسی کی روایت کی ترویج میں ممد ومعاون ثابت ہو گی۔

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ دہلوی، غالبؔ و مومنؔ کے دور کے نمائندہ شاعروں میں سے ہیں جو اپنی زبان دانی کے باعث مشہور ہوئے۔ کلامِ ذوقؔ گزشتہ وموجودہ دور کے قاری کی طرح آئندہ دور کے قاری کے لیے بھی بہت سی مشکلات لیے ہوئے ہے۔ اِسی دقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے راقم الحروف نے ''کلیاتِ ذوقؔ'' کی فرہنگ ترتیب دینے کا عزم کیا جیسا کہ کسی بھی تحقیق کا ''حرفِ آخر'' نہ ہونا ہی تحقیق وتدوین کی خوبی ہے لہٰذا اس تحقیقی مقالہ کو بھی حرفِ آخر نہ سمجھا جائے اور تسامحات کو نظر انداز کیا جائے۔

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ احمد دہلوی، سیّد، فرہنگِ آصفیہ، جلد سوم، مرکزی اُردو بورڈ گلبرگ، لاہور، ۱۹۹۷ء

۲۔ عملہ ادارت، اُردو لغت تاریخی اصول پر (جلد ۱۳)، اُردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۹۱ء

۳۔ فیروز الدین، مولوی، الحاج، فیروز اللغات، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور، راولپنڈی، کراچی، ۲۰۰۵ء

۴۔ نور الحسن نیر، مولوی (مرحوم)، نور اللغات (جلد دوم)، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء

۵۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، جلد دوم، اُردو سائنس بورڈ ۲۹۹، اپر مال، لاہور، ۲۰۰۳ء

6- Davidson, G. W. Chamber's Twentieth Century Dictionary, london: The Bath Press, 1988, P:287

۷۔ سہیل بخاری، لغت نگاری (مضمون)، از ''اُردو لغت، تاریخ، مسائل اور مباحث''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۳۸۶

۸۔ احمد دہلوی، سیّد، فرہنگِ آصفیہ، مرکزی اُردو بورڈ، گلبرگ لاہور، س ن، ص ۱۹۲۔

۹۔ حنیف کیفی، ڈاکٹر، اُردو کی ذولسانی لغات: ایک جائزہ (مضمون)، از ''لغت نویسی کے مسائل''، مرتبہ: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۱۴۱۔۱۴۰

۱۰۔ عبدالحق، مولوی، مقدمہ لغت کبیر (مضمون)، از ''اُردو لغت (یادگاری مضامین)''، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئینز انٹرنیشنل کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۴

۱۱۔ رؤف پاریکھ، اُردو کی ابتدائی لغات اور نصاب نامے (مضمون)، از ''اُردو لغت (یادگاری مضامین)''، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئینز انٹرنیشنل کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۴

۱۲۔ صدیقی، ابواللیث، مقدمہ اُردو لغت (مضمون)، از ''اُردو لغت (یادگاری مضامین)''، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئینز انٹرنیشنل کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۴

۱۳۔ عبدالحق، مولوی، اُردو لغات اور لغت نویسی (مضمون)، از ''اُردو لغت نویسی: تاریخ، مسائل اور مباحث''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۹۷

۱۴۔ مسعود حسن رضوی، اُردو زبان کے لغت (مضمون)، از اُردو لغت (یادگاری مضامین)، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئینز انٹرنیشنل کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۱۵۷

۱۵۔ عبداللہ سیّد، ڈاکٹر، مقدمہ نوادر الالفاظ مشمولہ مجلہ غالب نامہ، دہلی، جنوری ۱۹۸۸ء

۱۶۔ الطاف حسین حالی، فرہنگِ آصفیہ (مضمون)، اُردو لغت (یادگاری مضامین)، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئیز انٹرنیشنل کراچی،۲۰۱۰ء،ص۵۹

۱۷۔ الطاف حسین حالی، فرہنگِ حامدیہ (مضمون)، از اُردو لغت (یادگاری مضامین)، مرتبہ: ابوالحسنات، یونی کیرئیز انٹرنیشنل کراچی،۲۰۱۰ء،ص۶۵

۱۸۔ رشید حسن خاں، ترقی اُردو بورڈ کا لغت (مضمون)، از ''اُردو لغت نویسی تاریخ، مسائل اور مباحث''، ۲۰۱۰ء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص۵۶۹

۱۹۔ رفیع الدین ہاشمی، جامعات میں اُردو تحقیق، ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد، ص۱۸

باب دوم:

ذوقؔ دہلوی: مختصر سوانح

نام، تخلص، خطابات:

محمد ابراہیم نام، ذوقؔ تخلص، ذات کے شیخ تھے (مگر ایک جگہ قریش بھی کہا گیا ہے)، دہلی سے نسبت تھی جس کے باعث شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ دہلوی مشہور ہوئے۔ اکبر شاہ ثانی اور بہادر شاہ ظفرؔ وہ بادشاہ گزرے ہیں جنھوں نے ذوقؔ کو یکے بعد دیگرے ''خاقانی ہند''، ''ملک الشعرا''، ''عمدۃ الاستاذین'' اور ''خان بہادر'' کے خطبات سے نوازا۔

ولادت اور حسب نسب:

ذوقؔ شاہجہان آباد دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ دہلی اردو اخبار کے مطابق ذوقؔ ۱۲۰۳ھ میں جبکہ ذوقؔ کے اپنے دیوان کے مطابق ۱۱ ذی الحج ۱۲۰۴ھ میں ان کی پیدائش عمل میں آئی، لیکن معتبر اور مستند سالِ پیدائش ۱۲۰۳ھ ہی کو تصور کیا جاتا ہے۔

ذوقؔ کے والد شیخ محمد رمضان ایک معمولی سپاہی تھے جو کابلی دروازے کے پاس معمولی سے مکان میں معمولی سی آمدن سے گزر بسر کرتے تھے۔ جس طرح ذوقؔ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے اسی طرح خلیفہ محمد اسماعیل فوق بھی ذوقؔ کے یکا و تنہا وارث تھے۔

ذوقؔ کی شادی اور اہلیہ سے متعلق کوائف کے سلسلہ میں تاریخ خاموش ہے۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی کے مطابق ذوقؔ کا شجرۂ نسب درجِ ذیل ہے۔

شجرہ

محمد رمضان

ذوقؔ

خلیفہ محمد اسماعیل

شرف الدین (جمعدار محکمہ نہر) — رجب الدین (میوہ فروش)

محمد شریف، وحیداً، شریفاً، صغرا بیگم — عبد الصمد (تجارت)

محمد حسین آزادؔ اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں کہ:

''شیخ مرحوم کے والد شیخ محمد رمضان ایک غریب سپاہی تھے، مگر زمانے کے تجربے اور بزرگوں کی صحبت نے انہیں حالاتِ زمانہ سے ایسا باخبر کیا تھا کہ ان کی زبانی باتیں کتبِ تاریخ کے قیمتی سرمائے تھے۔ وہ دہلی میں کابلی دروازے کے پاس رہتے تھے اور نواب لطف علی خان نے انہیں معتبر اور بالیاقت شخص سمجھ حرم سرا کے کاروبار سپرد کر رکھے تھے۔ شیخ علیہ الرحمۃ ان کے اکلوتے بیٹے تھے کہ ۱۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے ''(۱)

بچپن:

ذوقؔ کے بچپن کے حالاتِ زندگی تو تاریخ کی نظر سے پوشیدہ ہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اکلوتے ہونے کے باعث ذوقؔ خوب ناز و نعم میں پلے ہوں گے۔ دوسرے بچوں کی طرح اُچھل کود میں بھی ان کا خوب جی لگتا ہوگا۔ ذوقؔ کے درج ذیل اشعار سے ان کے بچپن کی یادیں ہم تک پہنچتی ہیں۔

؎ عہدِ پیری نے بھلایا دوڑنا، چلنا، کودنا
ہائے طفلی کھیلنا، کھانا، اچھلنا، کودنا

؎ کہاں وہ موسمِ طفلی کہ ہم دامن سواروں میں
لیا کرتے تھے کارِ توسنِ رہوار دامن سے

تعلیم:

ذوقؔ دہلوی کے ابتدائی حالاتِ زندگی کی طرح ان کی ابتدائی تعلیم و تربیت کے بارے میں بھی مؤرخین نے قلم نہیں اُٹھایا۔ غالباً ۱۸۰۰ عیسوی سے لے کر ۱۸۰۶ عیسوی تک محلے کے ایک عالم فاضل سے فیض یاب ہوتے رہے۔ کالی داس گپتا رضا اس سلسلے میں رقم طراز ہیں کہ:

''جوں جوں عمر بڑھتی گئی علم کا شوق بڑھتا گیا، میاں عبدالرزاق ایک فاضل اس محلے میں صاحبِ تدریس تھے، ان کے درس میں جا کر شامل ہونے لگے وہیں والد (مولانا محمد حسین کے والد مولوی محمد باقر) مرحوم سے بھی ملاقات ہوئی اور کئی

برس تک دونوں کی تعلیم ایک استاد کے دامنِ شفقت میں پلتی رہی‘‘

آغازِ شعر گوئی:

ذوقؔ دہلوی نے جس ماحول اور عہد میں ہوش سنبھالا تب شعر و شاعری کا بہت چرچا تھا۔ اچھا شعر کہنے والے کو بہت سراہا جاتا تھا اور اگر کوئی شاعر نہ بھی ہوتا تو شعر کا ذوق و شوق ضرور رکھتا تھا۔ ذوقؔ کی طبیعت بھی انہی وجوہات کی بنا پر شعر گوئی کی طرف مائل ہوئی اور وہ باقاعدہ درباروں مزاروں پہ جا کر فنِ شعر گوئی میں مہارت کی منتیں ماننے لگے۔ حسنِ اتفاق کہئے یا ساعتِ سعید کہ ذوقؔ کے اولین دو اشعار جو موزوں ہوئے وہ حمدیہ اور نعتیہ تھے جسے حافظ غلام رسول نے خوب سراہا۔ ذوقؔ نے ۱۲ سے ۱۶ سال کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا اور حافظ غلام رسول سے اصلاح لینے لگے جن کا تخلص شوقؔ تھا، اسی مناسبت سے محمد ابراہیم نے اپنے لئے ذوقؔ تخلص کا انتخاب کیا۔ حافظ شوقؔ کے بعد محلے کے ایک بزرگ استاد میاں عبدالرزاق سے ذوقؔ نے صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی۔ حصولِ علم اور مشقِ سخن کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رہا۔ شوقؔ سے اصلاح لیتے لیتے ذوقؔ اس مقام تک آ پہنچے کہ انھیں یہ محسوس ہونے لگا زیادہ مشاق اور ماہر استادانہ صلاحیت کے حامل کسی شاعر کی شاگردی میں جانا چاہئے۔ ایسے میں شاہ نصیرؔ کی شہرت سے متاثر ہوئے اور اپنے ہم سبق میر کاظم حسین کے کلام پر دی گئی اصلاح کو دیکھ کر مصمم ارادہ کر لیا کہ اب ان سے اصلاح لی جائے۔ محمد حسین آزاد کے مطابق:

’’ایک دن میر کاظم حسین نے غزل لا کر سنائی، شیخ مرحوم نے پوچھا یہ غزل کب کہی؟ خوب گرم شعر نکالے ہیں‘‘ انہوں نے کہا ہم تو شاہ نصیر کے شاگرد ہو گئے انہیں سے یہ اصلاح لی ہے۔ شیخ مرحوم کو بھی شوق پیدا ہوا اور ان کے ساتھ جا کر شاگرد ہو گئے‘‘ (۳)

شاہ نصیر سے بھی اصلاح لیتے لیتے ذوقؔ کی طبیعت دوبارہ اُسی نہج تک آن پہنچی جہاں ایک مرتبہ پہلے حافظ شوقؔ کی شاگردی میں پہنچی تھی۔ سونے پر سہاگہ شعر فہم اور ادب نواز طبقے کی تعریف اور ستائش نے طبیعت میں تفاخر کے جذبات پروان چڑھائے۔ استاد سے تعلقات میں بگاڑ نے راہ لی۔ ساتھ ہی شاہ نصیرؔ کے بیٹے شاہ وجیہ الدین منیرؔ سے معاصرانہ چشمک کا آغاز ہوا۔ کیونکہ شاہ نصیرؔ نے اصلاح میں بے رغبتی دکھانی شروع کر دی تھی اور اپنے بیٹے کیلئے از خود کلام کہنا شروع کر دیا تھا تا کہ میدانِ سخن میں ذوقؔ کو مات ہو۔ مصنفِ آبِ حیات کے مطابق ذوق نے سوداؔ کی غزل پر غزل کہی:

’’ہم دوشِ نقشِ پا ہم آغوشِ نقشِ پا‘‘

شاہ نصیرؔ کے پاس لے جانے پر ذوقؔ کی خوب سرزنش ہوئی کہ استادوں کے کلام پر کلام کہنے کے قابل کہاں

ٹھہرے۔ڈاکٹر تنویر احمد علوی کے مطابق:

''قیاس کیا جاسکتا ہے کہ شاہ نصیر سے ذوق کے شاگردانہ تعلقات کی ابتداء ۱۲۱۸ھ کے قریب ہوئی ہے اور ۱۲۳۰ھ تک یہ تعلقات ختم ہوگئے اور ان کی کثرتِ مشق نے جلد ہی ان کو اس مرتبے پر پہنچا دیا کہ وہ اپنے اقران و امثال میں ممتاز ہوگئے'' (۴)

بہرحال یہ تمام واقعات اس امر کا یقینی ثبوت ہیں کہ ذوق جلد ہی اساتذہ کی اصلاح سے بے نیاز ہوگئے اور ساتھ ہی محنتِ شاقہ سے میدانِ سخن میں اپنا لوہا منوانے میں کامیاب بھی۔ ذوق کے شاگردوں میں شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد، نواب مرزا، داغ دہلوی، بہادر شاہ ظفر، سید ظہیرالدین ظہیر دہلوی، سید شجاع الدین انور، حافظ غلام رسول ویران، نواب الٰہی بخش خان معروف اور مذاق بدایونی وہ شاگردِ رشید ہیں جنہوں نے اپنی شعر گوئی کے توسط سے اپنے استاد کا نام روشن کیا۔

قلعۂ معلیٰ سے وابستگی:

اسی زمانے میں جب ذوق اصلاح سے بے نیاز ہوگئے تھے، ان کا چرچا قلعۂ معلیٰ تک جا پہنچا۔ یہ وابستگی ان کی شاعرانہ زندگی کا ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا جس سے نہ صرف ان کی شخصیت اور شاعری نکھر گئی بلکہ ان کی زندگی پر بھی مثبت اثرات مرتسم ہوگئے۔قلعۂ معلیٰ سے یہ تعلق لگ بھگ ۴۶ سال رہا، وہ ۲۹ سال ولی عہد ظفر کے اور ۱۷ سال شاہ ظفر کے استاد رہے۔اپنے ہم مکتب میر کاظم حسین کے توسط سے ذوق نے شاہی دربار تک رسائی حاصل کی۔ جہاں مصرعِ طرح یا مطلع پیش کیا جاتا اور محفل میں باقاعدہ طور پر فی البدیہہ مشقِ سخن کا آغاز ہوجاتا۔تنویر احمد علوی کے مطابق:

''۱۹ برس کی عمر تھی کہ عالم ولی عہدی حضور والا میں باریاب دربار ولی عہدی ہوئے'' (۵)

اکبر شاہ اور ظفر سے ہوتے ہوئے شہزادہ جہانگیر تک ذوق نے سب کے دل میں اپنے کلام کے توسط سے جگہ بنالی میر کاظم حسین بے قرار کے چلے جانے کے بعد ذوق ولی عہد کے استادِ شاعری مقرر ہوئے یہ واقعہ ۱۲۴۴ھ کا ہے۔شاہ اکبر نے ''خاقانی ہند'' کے خطاب سے نوازا اور بہادر شاہ ظفر کی رسمِ تاج پوشی کے موقع پر پیش کئے جانے والے قصیدے:

ع ''روشن ترے رخ سے ہو کیا نورِ سحر رنگِ شفق''

پر ''ملک الشعراء'' کے خطاب سے نوازے گئے۔

وفات:

ذوقؔ دہلوی بخار کے عارضے میں مبتلا ہوئے گو تین بعد بخار سے نجات مل گئی لیکن نقاہت اور مضمحل قویٰ کے باعث حالت غیر ہونے لگی۔ ۱۷ روز بیماری کاٹنے کے بعد ۱۵؍نومبر ۱۸۵۴ء کو ذوقؔ خالقِ حقیقی سے جا ملے، انہی ایام ِعلالت میں وفات سے ۳ دن قبل ذوقؔ نے یہ شعر کہا:

؎ کہتے ہیں آج ذوقؔ جہاں سے گزر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

ڈاکٹر تنویر احمد علوی کے مطابق آخری ایام میں ذوقؔ کی حالت ایسی تھی کہ:

''چندروز سے کھانا بالکل ترک کردیا تھا، صرف اوروں کی تشفی کے لئے کچھ دوا پی لیتے تھے۔ آخر ۲۳ شب ماہ صفر ۱۲۷۱ھ شبِ آخر چہار شنبہ کو پہر رات گئے جان بہ حق تسلیم کی''۔(۶)

؎ اُٹھ جائے جب زمانے سے استاد ذوقؔ ہائے
بارِ الم سے پشتِ فلک کیوں کہ ہو نہ خم

ذوقؔ نے اپنی حیات میں ہی شیخ سعدی کی رباعی کے پہلے مصرعہ میں اپنی تاریخِ وفات کی پیش گوئی کردی تھی جو ''بلغ العلا بکمالہ'' تھا۔ جس کی عددی قیمت ۱۲۷۱ نکلتی تھی۔ قبر کے کتبے پر شاہ ظفر کا کہا ہوا قطعہِ تاریخ کندہ تھا۔

شب چارشنبہ ! بہ ماہ صفر
بہ حکمِ خداوند جاں داد ذوقؔ

ظفرؔ! روئے اردو بناخن زغم
خراشید و فرمود، استاد ذوقؔ

(۷)

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ آزاد، محمد حسین، ''آبِ حیات سے ذکرِ ذوق کی تلخیص'' از: شیخ محمد ابراہیم ذوق، مرتبہ: اسلم پرویز، انجمن ترقی اُردو (ہند) نئی دہلی، ۱۹۹۹ء، ص۱۲۲۔

۲۔ رضا، گپتا، کالی داس، ''خاقانی ہند ذوق دہلوی (معتبر کوائف اور مستند کلام)''، انجمن ترقی اُردو (ہند)، نئی دہلی، ۲۰۰۱ء، ص۱۷۔

۳۔ آزاد، محمد حسین (مؤلف)، دیوانِ ذوق، مقبول اکیڈمی، سرکلر روڈ چوک، اُردو بازار، لاہور، ۲۰۰۶، ص۰۴۔

۴۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ''ذوق سوانح اور انتقاد'' مجلس ترقی ادب، ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص۴۳۔

۵۔ دہلوی اُردو اخبار، مشمولہ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ''ذوق سوانح اور انتقاد'' مجلسِ ترقی ادب، ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص۴۵۔

۶۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ''ذوق سوانح اور انتقاد'' مجلس ترقی ادب، ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص۱۱۷۔

۷۔ رضا، گپتا، کالی داس، ''خاقانی ہند ذوق دہلوی (معتبر کوائف اور مستند کلام)'' انجمنِ ترقی اُردو (ہند)، نئی دہلی، ۲۰۰۱ء، ص۳۹، ۳۸۔

باب سوم:

ذوقؔ دہلوی بحیثیت شاعر

1۔ذوقؔ اور غزل(مختصر جائزہ سعد اللہ گلشن تا ذوقؔ دہلوی):

غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی عورتوں کی باتیں/عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔ اصطلاح میں عربی زبان وادب میں قصیدہ کے حصہ تشبیب کی جداگانہ حیثیت کا نام غزل ہے جو ایران (فارسی) سے ہوتے ہوئے ہندوستان (اُردو) تک آن پہنچی۔ غزل کا دائرہ کار اوّل اوّل تو حسن وعشق کے معاملات تک محدود رہا بعد ازاں زندگی کی بوقلمونیوں کو غزل نے اپنے اندر سمیٹ لیا۔ تصوف، عشق، حسن، سیاسیات، معاشیات، معاشرت، ثقافت، سائنس، فلسفہ، مذہب، اخلاق غرضیکہ کون سا زندگی کا پہلو تھا جو اس کے دامن میں سمٹ نہ سکا۔ سعد اللہ گلشن کے توسط سے ولیؔ دکنی کا دیوان دلی پہنچا۔ دلّی والوں نے ہندی کی بجائے فارسی روایت کو پروان چڑھایا۔ اوّل اوّل رعایتِ لفظی قادر الکلامی کی دلیل قرار پائی لیکن متقدمین کے طبقہ دوم نے اس سے الگ اپنی راہ لی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ شاعری روزمرہ اور محاورہ بندی کے گرد گھومنے لگی۔ لکھنو میں خارجیت پسندی، تعیش پرستی اور تشیع پسندی نے فروغ پانا شروع کیا لیکن شعرائے دلّی ان کے اثر سے بے نیاز رہے۔ مشاعروں اور مطارحوں نے حریفانہ فضا ہموار کی۔ میرؔ و مرزاؔ کے بعد مدِ مقابل کی پسپائی کا یہ طریقہ دریافت ہوا کہ سنگلاخ زمین اور مشکل قافیوں پر طبع آزمائی کی جانے لگی۔ یوں غزل کی نغمگی، کیف، اثر اور ایمائیت کی جگہ بسیار گوئی اور تصنع نے لے لی جس سے شاعری آمد کے بجائے آورد بن کر رہ گئی۔ دہلی میں بھی شاہ نصیرؔ اور ناسخؔ نے اس روایت کی سرپرستی کی۔ ناسخؔ نے اصلاحِ زبان کے نام پر الفاظ کی کانٹ چھانٹ کر کے زبان کی نوک پلک سنواری۔

یہی وہ دور تھا جب ذوقؔ کا ستارہ ادبی دنیا کے آسمان پر رونق افروز ہوا۔ تیرھویں صدی ہجری کا ربع اوّل تھا۔ ۱۷۰۷عیسوی میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد مغل بادشاہوں میں بہادر شاہ ظفرؔ کے علاوہ کسی کے دربار سے کوئی شاعر وابستہ نہ تھا۔ اُس دور میں لکھنو میں اہلِ علم وفن کا دَور دورہ تھا۔ جبکہ شمالی ہند میں مفلوک الحالی اور فارغ البالی کا چلن عام تھا۔ ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ اُردو شاعری کے آغاز وارتقاء کا زمانہ ۱۸۵۷ء کے عہد تک کا ہے جو بدحالی کا زمانہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اس سلسلہ میں یوں رقم طراز ہیں کہ:

> ’’جس طرح بجھنے سے پہلے چراغ کی لو اپنی تابانی سے بھڑک اُٹھتی ہے اسی طرح دلّی کی بزمِ آخر بھی انقلابِ 1857ء میں دم توڑنے سے قبل اس سرزمین پر شعلۂ جوالا بن کر چمکی اور تاریخ کے اوراق پر بالخصوص تاریخِ ادبیاتِ اُردو پر اپنے

گہرے اور انمٹ نقوش چھوڑ گئی'' (۱)

ذوق کی شاعری کا جائزہ لینے سے قبل اُس دور کے ادبی میلانات اور رجحانات کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی تخلیق کار ہوا میں معلق ہو کر تخلیقی تجربے نہیں کرتا۔ اُس دور میں مشکل پسندی، زود گوئی اور قافیوں کے ہیر پھیر نے شاعری کو اپنے شکنجے میں لے رکھا تھا۔ پھر شاہ نصیر کی شاگردی نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ قلعہ معلّیٰ سے وابستگی نے ان کی شاعری میں فرمائشی عنصر کو راہ دی اور اقبال کی رائے کے برعکس سینے میں متلاطم خیالات کو پسِ پشت ڈال کر صرف گفتار کے اسالیب پر توجہ دی جانے لگی۔ تخلیق شعر کی جگہ تشکیل شعر کے نظریہ کو اپنایا گیا، جدت، اختراع اور اُپچ کے لئے غوطہ زنی کا آغاز ہوا اور عروضی تجربات عمل میں آئے۔ اگر کہیں ذوق کا بیان غیر شاعرانہ ہوتا ہے تب بھی اس حقیقت سے مفر ممکن نہیں کہ ذوق کی زبان ٹکسالی اردو سے بہت قریب رہی ہے۔ ذوق کا اپنا نظریۂ شعر ان اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ:

یہ بحر و قوافی غزل کے بدل کر، رقم اک غزل کر کہ اے ذوق جس میں
نہ ہو لفظ مغلق، نہ تعقید مطلق، جو فی الجملہ کچھ ہو، تو مضموں ادق ہو

اسی بحر میں کیا برجستہ غزل اے ذوق یہ تو نے لکھی ہے
ہاں وزن کو سن کر جس کے شاداں روحِ خلیل و اخفش ہو

ناسخ کے اثر، سودا کے تتبع اور نصیر کی شاگردی میں ذوق مشکل طرحیں، چست بندشیں، برجستہ ترکیبیں، پُرشکوہ الفاظ پر مہارت حاصل کر گئے لیکن ساتھ ہی زبان کی چاشنی اور روزمرہ کا لطف اور بیان کی لطافت بھی ان کے کلام کا حصہ بن جاتی ہے۔ ذوق کی شاعری کو عبوری شاعری کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ذوق نے متقدمین سے خوشہ چینی کر کے متاخرین کو ثمر بار کیا۔ اور یوں اُردو شاعری کی تاریخ کی ایک نہایت اہم کڑی قرار پائے جیسا کہ تنویر احمد علوی نے فرمایا کہ:

'' ایک جانب تو ان کی شاعری کے ڈانڈے ناسخ و نصیر سے ملتے ہیں تو دوسری طرف وہ غالب و مومن کی متغزلانہ شاعری سے قریب آجاتے ہیں۔ اور ان دونوں کو بھی کسی نہ کسی حد تک اپنے رجحان سے متاثر کئے بغیر نہیں چھوڑتے'' (۲)

2۔ ذوق کی غزل کے موضوعات اور نظریات:

ا۔ حسن و عشق:

غزل یا تغزل کو جب حدیثِ دلبراں کہا گیا تو ذوق اس سے ماورا کیسے رہ سکتے تھے۔ ذوق نے بھی عنفوانِ شباب میں اس گھاٹی میں قدم رکھا اور اپنے کلام میں جا بجا اظہار بھی کیا۔ ان کا عشق شمعِ محفل نہیں بلکہ چراغِ خانہ تھا۔

ہوگیا طفلی ہی سے دل میں ترازو تیرِ عشق
بھاگے ہی مکتب سے ہم اوراقِ میزاں چھوڑ کر

ہے قطع رہِ عشق میں اے ذوق ادب شرط
جوں شمع تو اب سر ہی کے بل جائے تو اچھا

آنے سے میرے ٹھہر گئے آپ وگرنہ
جانے کا ارادہ تو کہیں ہو ہی چکا تھا

ہم ان کی چال سے پہچان ہی گئے ان کو برقعے میں
ہزار اپنے کو وہ ہم سے چھپائیں سر سے پاؤں تک

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

بن جلے شمع کے پروانہ نہیں جل سکتا
کیا کرے عشق اگر حسن ہی سبقت نہ کرے

گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبوں میں میرے
زلف ہوتا ترے رخسار کا یا تل ہوتا

حضرت عشق کی درگاہ میں آکر اے ذوق
دل و دیں دیتے ہی سب گبرو مسلمان چڑھا

ذوق کا عشق ایک مہذب اور باادب عاشق کا تجربہ تھا۔ وہ عشق میں رسائی کے قائل نہ تھے۔ ادب کو عشق کا پہلا قرینہ گردانتے تھے۔ یہیں سے عشقِ مجازی نے عشقِ حقیقی کی طرف رُخ کیا اور متصوفانہ خیالات بھی خال خال اُبھرے کیونکہ ان کے نزدیک عشق معروضی نہیں بلکہ موضوعی فعلیت کا رجحان بھی رکھتا ہے۔ عشق میں فنا بقا کے لئے لازم ہے۔

کوچۂ یار میں جاؤں تو مثلِ خورشید
پاسِ آداب میں سر ہی کے بل جاؤں گا

وہ مہر تو میں تاب وہ گوہر ہے تو میں آب
نہ مجھ سے جدا وہ ہے نہ میں اس سے جدا ہوں

وہ ہوں میں گیسوئے موجِ محیطِ اعظمِ وحشت
کہ ہے گھیرے ہوئے روئے زمین کو پیچ و خم میرا

ساغرِ دل کی تو واقف نہیں کیفیت سے
دیکھ عکسِ رخِ ساقی ہے اسی جام میں خاص

پھرا گر آسماں تو شوق میں ترے ہے سرگرداں
اگر خورشید نکلا ترا گرمِ جستجو نکلا

معراج سمجھ ذوقؔ تو قاتل کی سناں کو
چڑھ سر کے بل اس زینے پہ تا بامِ محبت

جاں دادگانِ عشق سے پوچھو راہِ فنا
اس میں جنابِ خضر ابھی نابلد سے ہیں

۲۔ اخلاق:

''فوائد الناظرین'' اور ''قرآن السعدین'' وہ پرچے ہیں جو اخلاقیات کا پرچار کرنے میں مصروف تھے۔ ذوقؔ نے بھی اس روایت کو اپنایا اور اخلاقی مضامین موزوں کئے اور حالؔی تک اس روایت کے پہنچنے میں ایک کڑی کی حیثیت اختیار کر گئے۔ اخلاق پر مبنی چند اشعار ملاحظہ ہوں:

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

ہے بُرا تو ہی اگر تجھ کو نظر آیا بُرا
تو بھی اچھا ہے تجھے معلوم گر اچھا ہوا

اے ذوقؔ گر ہے ہوش تو دنیا سے دور بھاگ
اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

کتنے مفلس ہو گئے کتنے تونگر ہو گئے
خاک میں جب مل گئے ، دونوں برابر ہو گئے

۳۔ مذہب و مسلک:

اپنے مذہبی عقائد اور اہل بیعت سے محبت کے اظہار میں ذوقؔ ایک غیر جانبدار شاعر کی حیثیت سے اُبھرتے ہیں۔

عصبیت اور تنگ نظری کا دور دور تک شائبہ نہیں ہونے پاتا۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے عشق، حضرت علیؓ سے خصوصی عقیدت اور دیگر صحابہ سے بھی بے حد محبت تھی۔ آپ فرقہ واریت اور گروہ بندی سے ماورا نظر آتے ہیں۔

ے ذوقؔ حیراں ہے بہت فکرِ کشادِ کار میں
یا علیؓ مشکل کشا یہ وقت ہے امداد کا

ے اے ذوقؔ نہ کر نور میں آمیزشِ ظلمت
کیا کام تبرّا کو محبت میں علیؓ کی

ے ھفتادودو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

ے ہم کو کیا یاں راہ پر ہے یا کوئی گمراہ ہے
اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاد اللہ ہے

ے صاحب دلوں کے واسطے ہے آستانِ دل
کب کرتے قصدِ دیر و حرم ایسے شخص ہیں

۴۔ وحدت الوجود:

ذوقؔ کے اشعار سے ہمیں ان کے وحدت الوجودی ہونے کی بھی نشاندہی ملتی ہے۔ مثلاً

ے اس بت کدے میں کون ہے کافر ترے سوا
تو آپ ہی بت پرست و بت و بت فروش ہے

ے آپ آئینۂ ہستی میں ہے تو اپنا حریف
ورنہ یاں کون تھا جو ترے مقابل ہوتا

ے اسے ہم نے بہت ڈھونڈا نہ پایا
اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

ے کیسا مومن کیسا کافر کون ہے صوفی کیسا رند
بشر ہیں سارے بندے حق کے، سارے جھگڑے شر کے ہیں

ے ہے اصل ایک ریشہ وہی نخلِ قدس کا
لیکن کہیں وہ خار کہیں ورد ہوگیا

۵۔ جبر وقدر:

جبر وقدر، تقدیر پرستی بھی ذوقؔ کے کلام کا نمایاں عنصر ہے۔

ے قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوقؔ وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ے جدا، ہوں یار سے ہم اور نہ ہو رقیب جدا
رہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا

ے جو کچھ کہ ہوا ہم سے وہ کس طرح نہ ہوتا
حکمِ ازلی ذوقؔ یونہی ہو ہی چکا تھا

ے مقدر ہی پہ گر سود و زیاں ہے
تو ہم نے یاں نہ کچھ کھویا نہ پایا

ے جو کنجِ قناعت میں ہیں تقدیر پہ شاکر
ہے ذوقؔ سب برابر انہیں کم اور زیادہ

۶۔ عظمتِ بشر:

انسان دوستی، احترامِ آدمیت، احساسِ عظمتِ بشر اور انسان کا بلند مقام وہ جذبات ہیں جن کی بدولت ذوقؔ اپنی شاعری کے ذریعے انسان کے مقام کا تعین کرتے ہیں۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا اظہار کرنا اُردو شاعری کی روایت رہی ہے۔ انسان کی بے قدری اور بے وقعتی ہر دور میں کسی نہ کسی طرح رہی ہے۔ حساس دل شعراء کا یہ بھی دل پسند موضوعِ سخن رہا ہے۔ اعلیٰ ظرفی، غیرت مندی، عزت نفس کی پاسداری، مذہبی بے تعصبی، انسانی فلاح و بہبود، عجز وانکساری، صبر وتوکل، قناعت، وفا، راست گوئی، مساوات، بے ریائی، دل کی صفائی، قلندری، فیض رسائی اور دنیا سے بے پروائی وہ انسان دوست اقدار ہیں جو ہمیں ذوقؔ کی شاعری میں جابجا کثرت سے بکھری نظر آتی ہیں۔

ے جو فرشتے کرتے ہیں کرسکتا ہے انسان بھی
پر فرشتوں سے نہ ہو جو کام ہے انساں کا

ـــ گہر کو جوہری صراف زر کو دیکھتے ہیں
بشر کے دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہیں

ـــ جو خانۂ ہستی میں ہے انساں کے لئے ہے
آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لئے ہے

ـــ بندہ نوازیاں تو یہ دیکھو کہ آدمی
جزوِ ضعیف محرمِ اسرارِ کل ہوا

ـــ نہیں بے وقر ترکِ سجدۂ ابلیس سے آدم
عدو کی سرکشی سے ذوقؔ کب تک رتبہ ہو کم میرا

۷۔ دنیائے فانی:

دنیا کی بے ثباتی ’عارضی‘ اور ناپائیداری کا بیان بھی اُردو غزل کی ایک مضبوط روایت ہے جس کی پاسداری میں ذوقؔ بھی پیش پیش نظر آتے ہیں۔

ـــ دنیا ہے وہ صیاد کہ سب دام میں اس کے
آجاتے ہیں لیکن کوئی دانا نہیں آتا

ـــ کیوں اتنا گراں بار ہے جو رختِ سفر بھی
اے راہ روِ ملکِ عدم اُٹھ نہیں سکتا

ـــ اے ذوقؔ اگر ہوش ہے تو دنیا سے دور بھاگ
اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا

ـــ دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
دنیا کے زر و مال پہ میں تُف نہیں کرتا

ـــ مشکل ہے ذوقؔ قیدِ تعلق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے علاقہ بدن کے ساتھ

ـــ سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے
کون پھرتا ہے یہ مردار لئے پھرتی ہے

زالِ دنیا ہے عجب طرح کی علامۂ دہر
مردِ دیں دار کو بھی دہریہ کردیتی ہے

کیا نہاں ہیں حکایاتِ خضر و آبِ بقا
بقا کا ذکر ہی کیا اس جہانِ فانی میں

۸۔ ظرافت:

ذوقؔ خوش طبعی اور طنز و مزاح سے کام لیتے ہوئے کبھی اپنے حریف پر چوٹ کر جاتے ہیں تو کبھی اُردو ادب کے روایتی کردار 'شیخ' کے ذریعے اپنے کلام میں شوخی و شگفتگی کو راہ دیتے ہیں۔

پھرتے ہیں اہلِ دل سودے میں مال و جاہ کے
طفلِ مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے

کل جو اک پگڑی ہوئی تھی میکدے میں رہنِ مئے
ذوقؔ وہ تیری ہی دستارِ فضیلت ہو تو ہو

باقی ہے اب بھی شیخ کو حسرت گناہ کی
منہ بھی سیاہ کرے گا جو ڈاڑھی سیاہ کی

ریشِ سفیدِ شیخ میں ہے ظلمتِ فریب
اس مکرِ چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح

۹۔ عہد کی عکاسی:

سیاسی حالات، قومی زوال، مٹتی ہوئی تہذیب کے نقوش اور بیرونی اقتدار کے بڑھتے ہوئے سائے بھی ذوقؔ کی شاعری سے اجاگر ہوتے ہیں۔ مغلیہ سلطنت کا زوال، باغیانہ عناصر اور شاہی خاندان کی مفلوک الحالی وہ پس منظر ہیں جن پر ذوقؔ نے ایک حساس اور ذمہ دار شاعر کی حیثیت سے قلم اُٹھایا۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

"وہ اپنے عہد کی ذہنی جذباتی اور فکری ضرورت کو بخوبی پورا کر سکتے تھے اور یہی ان کی مقبولیت کا راز تھا اور اسی مقبولیت نے ان کو اپنے عہد میں عظیم بھی بنا دیا تھا جب کہ اس دور کا بڑا شاعر غالبؔ اپنے دور کی ضرورت کو پوری نہ کر سکا تھا" (۳)

گویا زندگی کے ہر میدان میں ذوقؔ نے خامہ فرسائی کی، اس حوالے سے ذوقؔ کے چند ایک اشعار ملاحظہ ہوں:

TH-13861

ے چاہنے والوں سے اگر اتنا ہی بیزار ہو تم
تو ڈبودو انہیں دریا میں سفینہ بھر کے

ے اگر یہ جانتے چن چن کے ہم کو توڑیں گے
تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بُو کرتے

ے واجب القتل اس نے ٹھہرایا
آیتوں سے روایتوں سے مجھے

3۔ ذوقؔ اور قصیدہ گوئی (مختصر جائزہ ولی دکنی تا ذوقؔ دہلوی):

''ذوقؔ کے یہاں ایک بات اہم ہے، چونکہ ذوقؔ کو علمِ نجوم، ہئیت، طب، منطق، فلسفہ، فقہ، تصوف، تفسیر، حدیث، تاریخ اور موسیقی وغیرہ پر عبور کامل حاصل ہے......اس طرح ذوقؔ نے قصیدہ کی افادیت اور اہمیت میں اضافہ کردیا ہے اور مختلف علوم کی اصطلاحات کو ذوقؔ نے اپنے قصائد کے ذریعہ محفوظ کردیا ہے اور ان کو ایک نئی زندگی بخشی ہے۔ اگرچہ ان حوالوں سے قصیدہ کی فضا میں ایک قسم کا تصنع پیدا ہوگیا ہے لیکن اس قسم کے قصیدوں کی سنجیدگی اور متانت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا'' (۴)۔

سلام سندیلوی کے اس معتبر بیان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ذوقؔ کے قصائد کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ذوقؔ نے کس طرح اپنی زندگی میں شاعری کا میدان مار لیا تھا۔ اگر قصیدہ کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ شمالی ہند میں قصیدہ کی آمد بھی غزل کی طرح ولیؔ دکنی کی ہی مرہونِ منت ہے لیکن ولیؔ کی اصل وجہِ شہرت غزل ہی رہی ہے۔ گو ولیؔ کے قصائد فنی ارتقائی مراحل میں تھے ان میں اس جوش جذبہ اور شان و شکوہ کی کمی تھی جو قصیدہ کا خاصہ ہے یعنی پھر بھی ولی کے عقائد ہی دلی میں قصیدہ کا نقشِ اوّل ثابت ہوئے ہیں۔ غالباً اس کی سب سے بڑی وجہ شاہی دربار سے دوری اور غرضِ دنیا سے بے رغبتی ہے۔ ولیؔ نے جتنے بھی قصائد کہے وہ یا تو حمد و نعت تھے یا بزرگانِ دین کی تعریف اور منقبت۔ ولیؔ کے بعد آبروؔ، مضمونؔ اور ناجیؔ غزل کے وہ شاعر گزرے ہیں جن شعراء کے دور میں شاعری ایہام کے زیرِ بار تھی اور سیاسی و معاشرتی حالات بھی قصیدہ کے لئے سازگار نہ تھے۔ زبان عبوری و بحرانی دور سے گزر رہی تھی۔ فارسی روایت کی پاسداری میں سوداؔ وہ پہلے شاعر ہیں جنھوں نے قصیدہ گوئی کا باقاعدہ آغاز کیا اور اسے انتہا تک پہنچادیا۔ بقول ڈاکٹر تنویر احمد علوی:

''انھوں نے فارسی کے مہتم بالشان قصائد کو سامنے رکھا اور انوری وخاقانی وغیرہ کے معرکۃ الآراء قصائد پر قصائد لکھے۔ اس کے ساتھ سوداؔ نے خود نئی زمینیں نکالیں، نئی طرحیں اختراع کیں اور اپنی کوشش اور زورِ بیان کے اظہار کے لئے بعض قصائد نہایت ہی مشکل اور ناہموار ردیفوں کے ساتھ کئے'' (۵)۔

مطلع ،تشبیب ، گریز، مدح، خاتمہ، دعا اور حسنِ طلب قصیدہ کے ہر مرحلہ کو سوداؔ نے فارسی روایت کی پاسداری کرتے ہوئے کمال فن کاری سے طے کیا۔ قائمؔ چاند پوری، ظہورؔ، نورؔ، میر نظام الدین، مصحفیؔ اور انشاؔء نے بھی اس صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن کوئی سوداؔ کے معیار کو چھو بھی نہ سکا۔ ذوقؔ زمانی اعتبار سے انشاء کے بعد آئے لیکن سوداؔ کے بعد ذوقؔ ہی وہ شاعر ہے جس نے قصیدہ میں اپنے کمالات اور جوہر اس طور دکھائے کہ سوداؔ کی روایت کو لے کر آگے بڑھنے میں کامیاب ہوئے۔ قلعۂ معلّٰی اور دربارِ شاہی سے وابستگی نے ان کے قلمِ مدوحہ کو جنبش دی جو ان کے ذوقؔ کے بالکل موافق ٹھہری۔ زمانے کے مزاج اور ادبی رجحان نے بھی اس شوق کو پنپنے کا موقع فراہم کیا۔ ذوقؔ کے ممدوحین میں سلاطینِ دہلی اکبر شاہ ثانی اور بہادر شاہ ظفرؔ کے علاوہ صرف اور صرف حمید الدولہ مرزا مغل بیگ اور ایک خدارسیدہ بزرگ عاشق نہال چشتی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ذوقؔ نے کبھی کسی کے لئے قصیدہ لکھنے کی زحمت نہ کی۔

ذوقؔ نے کل ۲۵ اور بعض روایتوں کے مطابق نامکمل ومکمل دستیاب ۳۰ قصائد لکھے ہیں جو زمانہ کے خُرد بُرد سے محفوظ ہم تک پہنچے ہیں۔ گو ان کے تمام قصائد ایک ہی خاندان کے لئے تھے پھر بھی ان میں حسن تنوع کی وہ خوبی نظر آتی ہے جو ندرتِ خیال کا پیش خیمہ ہے۔

''یہ بات ذوقؔ کی شاعری اور شعور دونوں کے اعتبار سے اہمیت رکھتی ہے کہ انھوں نے اپنے موضوع کی عدم وسعت کے باوجود اپنی قوتِ فکر، علوِ تخیل، وسعتِ مطالعہ، مہارتِ زباں اور قدرتِ بیان کے سہارے اپنے قصیدوں میں بڑی جدت طرازی، اختراع پسندی اور ندرت کاری کا مظاہرہ کیا'' (۶)۔

شاہ نصیرؔ کے تتبع کی انتہا نے ذوقؔ کو قصیدہ کی طرف مائل کر دیا۔ سنگلاخ زمینوں پر طبع آزمائی کی لمبی لمبی بحروں میں شعر گوئی کا مذاق انہیں شاہ نصیرؔ سے ہی ملا تھا۔ اس بلند آہنگی نے داخلی سوز وساز میں کمی واقع کر دی ورنہ اوّل اوّل ذوقؔ فن کے ساتھ ساتھ فکر پر بھی خصوصی توجہ دیتے تھے۔

''ذوقؔ کے ابتدائی زمانے کے قصائد میں تکلف، مبالغہ اور آوُرد نسبتاً کم ہے، اس کے بجائے ایک فطری اُپج، شگفتگی، جوش اور روانی ملتی ہے۔ بعد میں کچھ تو شاہ

نصیر سے معرکہ آرائیوں کے زیرِ اثر کچھ اپنی قوتِ مشق اور ملکۂ سخن کے اظہار کیلئے
ان کی توجہ مشکل گوئی اور صناعی کی طرف زیادہ مبذول رہی'' (۷)

ذوقؔ کے بعد منیرؔ شکوہ آبادی، امیرؔ مینائی، داغؔ دہلوی، عزیزؔ لکھنوی، جلالؔ لکھنوی، اور مولانا آزادؔ کے قصائد پر ذوقؔ دہلوی کی چھاپ نظر آتی ہے۔

4۔ کلامِ ذوقؔ کا لسانی جائزہ:

ذوقؔ نے غزل، قصیدہ، قطعہ، مخمس، مسدس، واسوخت، سلام، ٹپہ، ٹھمری، گیت اور چار بیت کے میدان میں قلم کے گھوڑے دوڑائے۔ اپنے کلام اور کمال کے باعث ''لسان العصر'' قرار پائے۔ ذوقؔ نے بھی ناسخؔ کی طرح زبان کی اصلاح اور صفائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ بے وقعت الفاظ ومحاورات کو زبان وادب میں شامل کیا، ہندی الفاظ کا یوں برمحل استعمال کیا کہ وہ بول چال کا حصہ بن گئے۔ ذوقؔ کے بہت سے اشعار ایسے ہیں جن میں بول چال کا انداز آج کے دور کا معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً

؎ وقتِ پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

بعض اشعار ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گئے۔

؎ لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

گو غالبؔ و مومنؔ کے مقابلہ میں ذوقؔ کے کلام میں متروک الفاظ کی بھرمار ہے لیکن دلی اور لکھنو مکتبۂ فکر میں ہم آہنگی کا سہرا ذوقؔ کے سر ہی جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی مشاقی کے ساتھ ساتھ مشاطگی کے بھی کمالات دکھائے۔ آپ کا کلام حشو وزوائد سے پاک ہے۔ مطلع جو غزل کے ساتھ ساتھ قصیدے کی بھی جان ہے، کو ذوقؔ کمال چابکدستی سے اپنے کلام کا تاج بنا دیتے ہیں جس سے غزل/قصیدے کی قدر مزید بڑھ جاتی ہے۔ بقول ابوالکلام قاسمی:

''ان کے بیش تر مطلعوں میں دونوں مصرعوں کا باہمی ربط اس حد تک علت و معلول اور سبب ومسبب کی سطح پر ناگزیر ہوتا ہے کہ شعر کے دولخت ہونے کی بات تو دور کی ہے کوئی لفظ یا کوئی ترکیب بھرتی کے لئے منتخب کئے جانے کا تاثر تک نہیں دیتی''۔ (۸)

تشبیہ، استعارہ، تمثیل، محاورہ، ضرب المثل کے استعمال کے ساتھ ساتھ ہندی، فارسی اور عربی زبان پر دسترس وہ آلہ کار ہیں جن سے ذوقؔ نے اپنے کلام کی نوک پلک سنواری۔ فارسی مصادر کے ترجمے کر کے ذوقؔ نے انہیں زبان اُردو کا حصہ بنا دیا۔ مثلاً چشمک زدن سے چشمک زنی کرنا (۱۳۷)، بہم رسیدن سے بہم پہنچانا (۲۷۰)، حرف آمدن سے حرف آنا (۱۷۸)، فرو شدن سے فرو ہونا (۱۵۹)، قدم رنجہ کردن سے قدم رنجہ کرنا (۱۵۸)، حصار بستن سے حصار باندھنا (۱۳۰)، از جامہ بیرون شدن سے جامے سے باہر ہونا (۱۳۱) وغیرہ۔

عربی و فارسی اسما کے ساتھ لینا، چلنا، دینا، ہونا، بھرنا، کرنا وغیرہ کے مصادر لگا کر نئے الفاظ وضع کئے جس سے زبان کے دائرۂ کار کو وسعت ملی۔ مثلاً عقدہ کھولنا، قدم لینا، عمل چلنا، خنجر چلنا، ترغیب دینا، نسبت دینا، قلم ہونا، راہ ہونا، حامی بھرنا، شکار کرنا، جستجو کرنا، عمل کرنا وغیرہ۔ عربی، فارسی، ہندی اور ترکی زبان کے الفاظ سے نئے مرکبات وضع کئے۔ کمال مہارت سے قرآنی آیات کے اپنے اشعار میں بخیہ گیری کے جوہر دکھائے۔ مثلاً اتممت علیکم (ص ۲۸۱)، سبحان ربی العلی (ص ۲۶۵)، لاتقم (ص ۲۹۶) لوکشف (ص ۲۹۶)، من عرف (ص ۲۹۶)، ثم قست (ص ۲۷۹)، صم بکم (ص ۳۳۲)، قم باذن اللہ (ص ۱۹۸)، انا ربکم (ص ۲۶۵)، اصحاب الفیل (ص ۲۴۶)، لاحول ولا قوۃ (ص ۲۳۵)، انبتہ اللہ نباتاً حسنا (ص ۳۲۳)، تشاوا فی الامر (ص ۲۹۲)، خالداً فی النار (ص ۳۷۸)، اتممتُ علیکم نعمت (ص ۲۸۱)، ھل من مزید (ص ۱۷۵)۔ علاوہ ازیں عربی و فارسی کہاوتوں اور مقولوں کی پیوند کاری بھی ذوقؔ کی علمی مہارت اور فنی کمال کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً الانسان عبید الاحسان (ص ۳۰۹)، الحرب خدعۃ (ص ۲۴۰)، الحسن والی الحسن یمیل (ص ۳۰۵)، العلم حجاب الاکبر (ص ۲۷۸)، کل حموض بارد (ص ۱۷۷)۔

ا۔ محاورہ:

محاورہ وہ اقلیم ہے ذوقؔ جس کے بادشاہ تصور کئے جاتے ہیں۔ عوام و خواص ہر دو سطح کے محاورات کو اپنی شاعری میں کھپا کر ذوقؔ نے اپنے کلام کو بلند مرتبہ بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دور میں ان کی خوب پذیرائی ہوئی۔ عوام الناس جس قسم کے روزمرہ اور محاورہ کو عام زندگی میں استعمال کر رہے تھے وہی انہیں کلامِ ذوقؔ میں سننے کو مل رہے تھے۔ جس چستی، برجستگی اور بے ساختگی سے ذوقؔ محاورہ کی بندش کا اہتمام کر جاتے ہیں وہ آورد کی بجائے آمد کا لطف دیتے ہیں۔

ے تاثیرِ محبت عجب اک حب کا عمل ہے
لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا

ے بیمارِ محبت نے لیا تیرے سنبھالا
لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

ے کیا ساغرِ رنگیں کو جلد مہیا
نرگس نے سرسوں ہے ہتھیلی پہ جمائی

ے اس نے جب مال بہت ردّو بدل میں مارا
ہم نے دل اپنا اٹھا اپنی بغل میں مارا

ے زباں کھولیں گے مجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے
کہ میں نے خاک بھردی ان کے منہ میں خاکساری سے

ے حرف آئے مجھ پہ دیکھئے کس کس کے نام کا
اس درد سے عقیق کا دل دل خوں یمن میں ہے

ے مری سینہ زنی کا شور سن کر
پھٹے جاتے ہیں ہمسایوں کے سینے

ے بے درد سینہ کوٹنا خالی نہیں مرا
دل میں بھرا ہے درد مرے کوٹ کوٹ کے

ے لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُر شور کا
خونِ دل پینا ہے یہ کھانا مجھے سیندور کا

ے کیوں نہیں بولتے سحر کے طیور
کیا شفق نے کھلا دیا سیندور

ے ہے ابھی رات تیری چار پہر کاٹنے کو
دل ترا چاہے ہے، چورنگ اگر کاٹنے کو

ے ڈھلکتا دانہ تسبیح کے مانند ہے منکا
کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے کیا کام استخارے کا

ے یہ بہتان کس نے اظہارِ محبت کا وہاں باندھا
کہ مرے منہ کو بعد از مرگ تو نے بدگماں باندھا

یاں تک عدو زمانہ ہے مردِ دلیر کا ے
جھلسے ہے منہ شکار کئے پر بھی شیر کا

جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدۂ نم اُٹھے ہیں ے
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہیں

ڈھالا جو تجھ کو حسن کے سانچے میں اے صنم ے
آنکھوں کی جائے بھر دئے موتی سے کوٹ کے

اس شمع رُو سے رات کو رخصت ہوئے جو ذوقؔ ے
روئے ہیں دل کے آبلے کیا پھوٹ پھوٹ کے

نعل جب شکلِ مہِ نَو ترے توسن کو لگے ے
چار چاند اور فلک پر مہِ روشن کو لگے

اشکباری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو ے
کتنے پانی میں ہیں فوارے بھلا دیکھیں تو

تھا ذوقؔ پہلے دہلی میں پنجاب کا سا حسن ے
پر اب وہ پانی کہتے ہیں ملتان بہ گیا

سرمہ ہے سفاک، شہرہ ہے نگاہِ یار کا ے
سچ کہا ہے: باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا

لگاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں ے
کہ بُو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

نہ ڈال آبلے اے گرمیِ فغاں منہ میں ے
کہ چپکا بیٹھا رہوں بھر کے گھنگھنیاں منہ میں

تم مسی مل کر نہ غرفے سے نکالا منہ کرو ے
اور نہیں گر مانتے تو جاؤ کالا منہ کرو

لیتے ہی دل جو عاشقِ دل سوز کا چلے ے
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

ـ مرے نالوں پہ چپ ہیں مرغِ خوش الحاں زمانے میں
صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں

ـ ٹھہرا ہے دل کا تجھ سے کیا زلفِ یار سودا
اپنی تو وہ مثل ہے اک سر ہزار سودا

ـ نہیں بہتر ستانا اے فلک اتنا غریبوں کا
کہیں کیا تیری بے رحمی کو ہم لکھا نصیبوں کا

ـ اُلجھ رہے ہیں وہ زلفوں کے تار دل سے مرے
گُرو کو مانے ہیں اپنے یہ بالکے کیسا

ـ بھر چاند بات کی نہیں اس مہ نے مجھ سے شوق
کھا کر قسم میں کہتا ہوں تیسوں کلام کی

ـ مالا جپے ہے رشکِ مسلسل کی چشمِ نم
تسبیح بھی ہوئی ہے کہیں بن امام کی

ـ غربت میں سنا کوہ کن و وامق و مجنوں
بھائی مرے اے عشق یہ ہیں پگڑی بدل تین

گو ذوق کی وجہِ شہرت محاورہ بندی قرار پائی لیکن باقی تمام لسانی اور فنی خصوصیات کو پسِ پشت ڈالنا ذوق جیسے بلند مرتبت شاعر کے ساتھ ناانصافی ہوگی، جیسا کہ گوپی چند نارنگ کا بھی کہنا ہے کہ:

"ذوق کی شاعری کا تعلق زبان کی صفائی، محاورہ بافی اور قافیہ پیمائی سے زیادہ تھا جس کے باعث ان کا احساسِ جمال بھی گہرا اور تازہ تھا" (۹)

۲۔ ضرب الامثال:

ذوق کے بہت سے اشعار زبان زدِ خاص و عام ہو کر ضرب المثل کا درجہ پا چکے ہیں۔ یہ مقام اُس شعر کو نصیب ہوتا جس میں آفاقی سچائی اور ہمہ گیر عالمی صداقت کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے تانے بانے بھی مضبوط ہوں۔ کسی بھی شاعر کے لئے یہ بڑے مقام اور مرتبے کی بات ہے کہ اس کے کلام کا خاصہ حصہ ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر جائے۔ علاوہ ازیں بعض مروجہ ضرب الامثال کو بھی ذوق نے کمال مہارت سے شعر کا حصہ بنایا۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

ے رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ے ہوتو عاشق سونچ کر اس دشمنِ ایمان کا
دل نہ کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا

ے گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا
یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

ے مؤذن مرحبا بروقت بولا
تری آواز مکے اور مدینے

ے سرمہ ہے سفاک، شہرہ ہے نگاہِ یار کا
سچ کہا ہے: باڑھ کاٹے نام ہو تلوار کا

ے کئے ضبط اشک، آہ پہنچی فلک پر
مرا عشق کم خرچ بالا نشیں ہے

ے ہوچکی دل کی اپنے عشق میں خیر
رہوں دریا میں اور مگر سے بیر

ے دل بچے کیوں کر نگاہِ دلبران شنگ سے
اپنا گھر تو سوجھتا ہے سینکڑوں فرسنگ سے

ے مرے نالوں سے چپ ہیں مرغِ خوش الحاں زمانے میں
صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں

ے پیش دشمن نہ گزر حق کو، نہیں سانچ سے آنچ
بلکہ ہے آتشِ نمرود گلستانِ خلیل

ے بد نہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ے مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آن کے پاس
بدگماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

؎ کرے وحشت بیاں چشمِ سخن گو اس کو کہتے ہیں
یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولے جادو اس کو کہتے ہیں

؎ اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے

؎ آدمیت اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

؎ اے ذوقؔ تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہے وہ جو تکلف نہیں کرتا

؎ بے جا ہے دِلا اس کے نہ آنے کی شکایت
کیا کیجئے گا فرمایئے اچھا نہیں آتا

؎ تو ہماری زندگی پر زندگی کی کیا امید
تو ہماری جان ہے، پر کیا بھروسہ جان کا

؎ آنے سے میرے ٹھہر گئے آپ ورنہ
جانے کا ارادہ تو کہیں ہو ہی چکا تھا

؎ وقتِ پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

؎ بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

؎ یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

۳۔ تشبیہہ استعارہ:

خیال کی رعنائی ذوقؔ کا وہ طرّہ امتیازہ ہے جس کے باعث ذوقؔ نے زمینِ شعر پر گل کھلائے۔ ذوقؔ جیسا شاعر تشبیہہ واستعارہ سے کیسے نابلد رہ سکتا تھا۔ چند ایک نمونے کے اشعار درج ذیل ہیں:

ے ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابرِ سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی پیلِ مست بے زنجیر

ے چلتا ہوا ہے افسوں اُڑتا ہوا چھلاوہ
پھر اس سے آگے بڑھ کر کیا سحرِ سامری ہو

ے کرتا ہے ہلال ابروئے پُرخم سے اشارہ
ساقی کو کہہ بھردے بادے سے کشتیِ طلائی

ے کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشے میں
ساقی نے ہے آتش سے مئے تیز اُڑائی

ے مجھ میں اور اس میں ربط ہے گویا برنگِ بو و گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا

ے دودِ دل سے ہے یہ تاریکی مرے غم خانے میں
شمع ہے اک سوزنِ گم کشتہ اس کاشانے میں

ے جدا یاروں سے یوں ہم رہ گئے ہیں ناتوانی میں
کہ جوں شاخِ خزاں دیدہ پہ کوئی زرد پتا ہو

ے جوں دانۂ روئیدہ تہِ سنگ ہمارا
سر زیرِ گراں بارِ الم اُٹھ نہیں سکتا

ے دانت یوں چمکے ہنسی میں رات اس مہ پارہ کے
میں نے جانا ماہِ تاباں پارہ پارہ ہوگیا

ے سردمہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
نخلِ سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤں گا

ے ابھی ٹھنڈا بھلا کیوں کر شہیدِ تفتہ جاں ہوتا
کوئی دم شمعِ مردہ میں بھی ہے، باقی دھواں ہوتا

ے کروں میں کیا کہ گریبانِ صبح کے مانند
نہیں ہے چاکِ جگر قابلِ رفو میرا

ے بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

ے یوں رنگِ رخ پہ اس کے جما ہے مرا خیال
جس طرح رنگ، برگِ گلِ تر میں گھر کرے

ے اکیلا رہ گیا یاروں سے یوں ہوں ناتوانی میں
کہیں شاخِ خزاں دیدہ پہ جیسے زرد پتا ہو

ذوق دہلوی نے استعارہ کے میدان میں بھی خوب زورِ قلم صرف کیا۔ بے ساختگی اور برجستگی ان کے استعاروں کی نمایاں خوبی ہے۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں:

ے بھرتا ہے سیلِ حوادث سے کوئی مردوں کا منہ
شیر سیدھا تیرتا ہے وقتِ رفتن آب میں

ے کوہ کے چشموں سے اشکوں کو نکلتے دیکھا
اے صنم پر ترا پتھر نہ پگھلتے دیکھا

ے ہے موجِ بحرِ عشق وہ طوفاں کہ الحفیظ
بیچارہ مشتِ خاک تھا انساں بہ گیا

ے مہ جبیں یاد ہیں کہ بھول گئیں
وہ شبِ ماہتاب کی باتیں

۴۔ تلمیحات:

جیسا کہ تلمیح کسی بھی قوم کا مذہبی، تاریخی اور تہذیبی سرمایہ ہوتا ہے اسی طرح اُردو ادب نے بھی اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس اثاثے کی حفاظت کی۔ ذوق دہلوی بھی اس روایت کے امین نظر آتے ہیں۔ کلامِ ذوق میں سے چند ایک تلمیحات درج ذیل ہیں: ترکِ سجدۂ ابلیس آدم (ص ۱۲۱)، جذبۂ عشق زلیخا (ص ۱۲۷)، یوسفِ کنعان (ص ۱۲۲)، مجنوں (ص ۱۳۶)، صدائے جرس، ناقۂ لیلیٰ (ص ۱۲۲)، آبِ بقا/خضرؑ (ص ۱۲۵)، چشمۂ حیواں (ص ۱۶۹)، سکندر و دارا (ص ۱۴۵)، سدِ سکندر (ص ۳۷۷)، کوہ کن، جوئے شیر (ص ۱۶۶)، تیشۂ فرہاد (ص ۱۳۸)، شیریں (ص ۳۶۳)، یزیدی (ص ۱۹۷)، کورِ بے عصا (ص ۲۰۰)، موسیٰ کف (ص ۳۰۲)، مسیحا دم (ص ۳۰۲)، اصحاب الفیل (ص ۲۴۶)، فرعون، شدّاد، نمرود (ص ۲۵۰)، داوٗد الحان (ص ۳۰۲)، اعجازِ داوٗد (ص ۲۵۰)،

یدِ بیضا (ص ۲۸۸) سلیماں وَش (۳۰۲)، اناالحق (ص ۲۳۶) وغیرہ۔

۵۔ فارسی تراکیب:

ذوقؔ نے فارسی تراکیب کو اس خوبی سے زبان اُردو کا حصہ بنایا ہے کہ یہ تراکیب اُردو ہی کا جزو بن کر رہ گئیں۔ متاخرین نے بھی اس روش کو قابل تقلید گردانا اور ذوقؔ کی وضع کردہ تراکیب کو نہ صرف استعمال میں لایا بلکہ اس فنِ غوطہ زنی کے ذریعے مزید بھی گوہرِ آبدار تلاش کئے۔ ذوقؔ کی چند ایک فارسی تراکیب ملاحظہ ہوں:

(۱) گنبدِ بے در (۲) گرمِ تپش (۳) آسیائے باد (۴) دیدۂ روزنِ دل (۵) نفسِ بے مقدور (۶) جنبشِ برگِ صفت (۷) اشکِ مژگاں (۸) مقامِ وجد (۹) اکسیرِ عشق (۱۰) نخلِ گل آتشبازی (۱۱) سوزنِ گم گشتہ (۱۲) غرۂ جوہر (۱۳) ساقیانِ سامری فن (۱۴) شکوۂ فرصت (۱۵) توسنِ چالاک (۱۶) زاہدِ دو رنگ (۱۷) عاشقِ دل سوز (۱۸) غزالِ پلنگ خُو (۱۹) خونابۂ حسرت (۲۰) کلیدِ درِ گنج راز (۲۱) یارِ خرابات (۲۲) گرفتارِ تفکر (۲۳) تودۂ طوفاں (۲۴) صراحی بہ بغل دخترِ تقدیر (۲۵) کشمکش طرۂ دوتا (۲۶) ابروئے پیوستہ (۲۷) خوانِ دُوں ہمت۔

فراق گورکھپوری اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

> ''ظاہر ہے کہ یہ فارسی ترکیبیں ایک کافی پڑھا لکھا آدمی ہی اپنے کلام میں لاسکتا ہے، لیکن بجائے شعریت کے ایک لطیف نثریت ان ترکیبوں میں ملتی ہے'' (۱۰)

۶۔ تمثیلی انداز:

ذوق نے اپنے زورِ قلم سے تمثیلی انداز کو بھی بخوبی اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ مثلاً

ے ترے رخسار کا پرتو پڑے گر عارضِ گل
کرے چشمک زنی خورشید پر ہر قطرہ شبنم کا

ے ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابرِ سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی پیلِ مست بے زنجیر

ے سرِ راہِ فنا میں ہوں مہیائے سفر لیکن
برنگِ اشکِ مژگاں منتظر ہوں اک اشارے کا

؎ مسجد میں اسی نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا
کافر کی دیکھو شوخی گھر میں خدا کے مارا

؎ بعدِ فراق کوئی دن ایسا نہ وصل کا ہو
وہ کہیں تم کو کیا ہوا، ہم کہیں تم کو کیا ہوا

؎ کھل کے گل کچھ تو بہار اپنی دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

گویا کلامِ ذوقؔ 'از دل خیزد بر دل ریزد' کے مصداق وہ تمام محاسنِ کلام لئے ہوئے ہے جو شاعرانہ عظمت کی وجہ بن سکتا ہے۔

''ذوقؔ کے کلام میں جذبات کی تڑپ اور الفاظ و محاورات، تشبیہات و استعارات اور صنائع بدائع کے برمحل اور مناسب استعمال سے بے ساختگی اور برجستگی پیدا ہوگئی ہے۔ ان کے اشعار میں بعض عربی فقرے اور محاورے بلا تکلف نظم ہوئے ہیں۔ ان کے یہاں صفائی عام فہمی اور برجستگی کے ساتھ ساتھ قدامت بھی پائی جاتی ہے۔ ان کا اسلوبِ بیان زیادہ دلفریب و دیدہ زیب ہے۔ وہ لفظوں کی نشست اور بندشوں کی چستی کو بار بار غور کر کے درست کرتے رہتے تھے۔ زود گو ایسے تھے کہ بادشاہ کی ناوقت فرمائشوں پر فوراً شعر کہہ دیا کرتے تھے''

(۱۱)

سرسیّد احمد خان نے بھی ذوقؔ کے کلام کے جامع و مانع ہونے کا اعتراف اس طرح کیا ہے، جو ان کی اپنی زبانی یوں ہے:

''اس قدر جامعیت کہ فصاحتِ عبارت اور متانتِ تراکیب اور تازگیِ طرز اور جدتِ معنی اور غرابتِ تشبیہ اور حسنِ استعارہ اور خوش اسلوبیِ کنایہ اور لطفِ تلمیح اور پاکیِ الفاظ اور بستِ قافیہ و نشستِ ردیف و نظم و نسقِ کلام اور حسنِ آغاز و انجام ایک جائے میں جمع ہیں'' (۱۲)

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا سیاسی و سماجی پس منظر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۳۰۱۔

۲۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ذوق سوانح اور انتقاد، مجلس ترقی ادب ۲۔ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص ۲۰۹۔

۳۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تاریخ۔ ابتداء سے ۱۸۵۷ء تک۔ سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۶۷۹۔

۴۔ سلام سندیلوی، ڈاکٹر، سودا اور ذوق (بحیثیت قصیدہ نگار) از: ''اُردو شاعری کا فنی ارتقاء'' مرتبہ: فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، الوقار پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۲۵۴،۲۵۳۔

۵۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ذوق سوانح اور انتقاد، مجلس ترقی ادب ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص ۲۱۷۔

۶۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ذوق سوانح اور انتقاد، مجلس ترقی ادب ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص ۲۲۶۔

۷۔ علوی، تنویر احمد، ڈاکٹر، ذوق سوانح اور انتقاد، مجلس ترقی ادب ۲ کلب روڈ، لاہور، س ن، ص ۲۳۱۔

۸۔ قاسمی، ابوالکلام، شاعری کی تنقید، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص ۶۸۔

۹۔ نارنگ، گوپی چند، اُردو غزل اور ہندوستانی ذہن و تہذیب، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۰۸۔

۱۰۔ گورکھ پوری، فراق، ''ذوق'' از: ''شیخ محمد ابراہیم ذوق''، مرتبہ: اسلم پرویز، انجمن ترقی اُردو (ہند)، نیو دہلی، ۱۹۹۹ء، ص ۲۹۰،۲۸۹۔

۱۱۔ محمد اسلام، ڈاکٹر، اُردو غزل کی مختصر تاریخ، مطبع سفیدی قرآن محل، کراچی، ۱۹۷۱ء ص ۱۱۸۔

۱۲۔ قاسمی، ابوالکلام، شاعری کی تنقید، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص ۶۱۔

﴿ ا ﴾

اَب وجد: باپ دادا، بزرگ، قبیلہ (آ)

ع ابجد کا قفل قاعدۂ اب وجد سے ہیں

(ص ۱۷۹)

اِبا: انکار کرنا (ج)

ع دشنہ بھی رکھے کر کے جبیں پر ابا ، گرہ

(ص ۳۸۸)

اَبتر: بدحال، بدچلن، آوارہ (ن)

ع دیکھ کیا اے چشمِ تر! ابتر یہ لڑکا ہو گیا

(ص ۳۴۰)

اِبتسام: ہنسی، تبسم، مسکراہٹ (ج)

ع ہے نسیمِ لطف سے تیرے ہوائے ابتسام

(ص ۳۷۱)

اَبجد: عربی حروفِ تہجی کے ۲۵ حروف، ۲۸ حروف کو ۱۸ الفاظ میں تقسیم کر کے ان کے اعداد مقرر کئے گئے (ج)

ع ابجدِ عالم میں گویا الف تھا آزاد کا

(ص ۳۲۸)

ابجد کا قفل: ایک قسم کا قفل جو بغیر کنجی کے کھلتا اور بند ہوتا ہے، اس پر کچھ حروف خاص ترتیب پر آجاتے ہیں تو قفل کھل جاتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے بند ہو جاتا ہے (ن)

ع ابجد کا قفل قاعدۂ اب و جد سے ہے

(ص ۱۷۹)

اَبَد: مراد: موت۔ وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو، ہمیشگی (آ)

ع ازل نام اِس کنارے کا ابد نام اُس کنارے کا

(ص ۱۳۸)

اَبدال: اولیاء کا ایک گروہ ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں رہتی، خلفائے پیغمبران، مذہبی آدمی، ولی (ج)

ع تا وجودِ پاک سے ابدال اور اوتاد کے

(ص ۳۷۰)

اَبر آنا: افق سے بادل کا نمودار ہونا (ج)

ع سمتِ قبلہ پہ ہے ابر آیا سرِ دوشِ ہوا

(ص ۳۸۵)

اَبرِ باراں: برسنے والا بادل (ج)

ع ابرِ باراں کا نہ کیوں لطف اُٹھائیں مے خوار

(ص ۲۲۶)

اَبرِ بہاراں: وہ ابر جو فصلِ بہار میں آئے (ج)

ع دیوے جوں ابرِ بہاراں ابھی برسا گوہر

(ص ۲۸۸)

اَبرِ بہاری: وہ ابر جو فصلِ بہار میں آئے (ج)

ع دے گیا ابرِ بہاری نذر درِ بے بہا

(ص ۲۷۰)

اَبرِ بہمن: بہمن ایک ماہِ شمسی کا نام ہے اس مہینے میں جو ابر آتا ہے اسے ابرِ بہمن کہتے ہیں (ن)

ع ڈوب مر رو رو کہ تو اے ابرِ بہمن آب میں

(ص ۱۸۵)

اَبرِ خراماں: مراد: آہستہ آہستہ برسنے والا بادل۔

ع یاں سے ہٹ جا دھوپ اے ،ابرِ خراماں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

اَبرِ دریا بار: بہت برسنے والا بادل (ن)

ع کہ چشمہ پاس، نہ دریا، نہ ابرِ دریا بار

(ص ۳۷۶)

اَبرِ رحمت باری: مراد: اللہ کی رحمت کی بارش۔

ع لیکن ہے ابرِ رحمتِ باری سے درفشاں

(ص ۲۷۴)

اَبرِ شفق آلود: پانی کے بخارات جو سخت گرمی کی وجہ سے سمندر سے اٹھتے ہیں، ہوا کے سرد طبقے میں پہنچتے ہیں تو جمتے ہیں اور نظر آنے لگتے ہیں۔ ہوا اُنہیں اُڑا لے جاتی ہے اور یہ ہر جگہ برستے ہیں (ج)

ع صاف اک ابر شفق آلود ہے

(ص ۲۰۷)

اَبر کا رونا: مراد: بادل کا برسنا، بارش کا ہونا۔

ع ورنہ روتا ابر بھی اپنے سرِ تربت نہیں

(ص ۱۷۹)

اَبرِ کرم: جود و سخاوت نیز مہربانیوں کی جھڑی لگا دینے والا بادل (آ)

ع روز برسائے ہے ابرِ کرم اس کا گوہر

(ص ۲۸۷)

اَبر کھل جانا: بادلوں کا ہٹ جانا، مطلع صاف ہو جانا (آ)

ع وعدہ ہے آنے کا اُس کے ابر کھل جائے تو آئے

(ص ۱۸۵)

اَبرِ مردہ: مراد: نہ برسنے والا بادل۔

ع ابرِ مردہ سے برسنے لگے کیا کیا گوہر

(ص ۲۸۸)

اَبرِ مژہ: آنسو (ن)

ع ابرِ مژہ برس کے اگر کھل گیا تو کیا

(ص ۲۱۷)

اَبرِ مطیر: مراد: برسنے والا بادل۔

ع برستا اُٹھے ہے آتش سے مثلِ ابرِ مطیر

(ص ۲۹۰)

اَبرک: مراد: ایسا چکنا شفاف معدنی مواد جو گرمی کم کرنے کیلئے ٹالکم پاؤڈر میں ڈالا جاتا ہے۔ زیادہ مبارک (ج)

ع جھاڑ ابرک کے نہیں چادرِ مہتاب میں ہیں

(ص ۳۸۱)

اَبرو تاننا: ناز و انداز دکھانا، غصے میں بھوں اوپر چڑھانا (ن)

ع ناز سے تان کے ابرو کو لگا تیرِ نگاہ

(ص ۱۲۹)

اَبرو کی اشارت: بھنوؤں کے اشارے سے (آ)

ع مجھے زخمی کیا ہے کس نے ابرو کی اشارت سے

(ص ۲۱۷)

اَبرو ہلنا: ابرو کو جنبش ہونا (ج)

ع واں ہلے ابرو، یہاں پھیری گلے پر ہم نے تیغ

(ص ۲۳۸)

اَبروئے پیوستہ: وہ بھنویں جو ایک دوسرے سے ملی ہوں (ن)

ع کیا کہوں اس ابروئے پیوستہ کے دل بس میں ہے
(ص۲۵۷)

اَبکم: قوتِ گویائی سے محروم۔ گونگا(ج)

ع وصفِ شیریں سخنی پائے زبانِ ابکم
(ص۳۸۰)

اَبلقِ ایام: مراد: رات دن

ع نئے منصوبے سے روز ابلقِ ایام چلتا ہے
(ص۲۲۲)

اَبلقِ چشم: مراد: آنکھوں کی سیاہی وسفیدی۔

ع ابلقِ چشمِ بتاں کی ہوگئی ترکی تمام
(ص۳۷۲)

اَبلہ: مراد: بے وقوف۔

ع عاقبت پایا تو ہاں ابلہ کو اہلِ جنت
(ص۲۷۸)

اِبلیس: شیطان جو حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے سے راندۂ درگاہ ہوا، اسی کے اغوا سے حضرت آدمؑ نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس کے کھانے سے ممانعت تھی جس سے وہ بہشت سے نکال کر اس عالمِ فانی میں بھیجے گئے (ن)

ع نہ ہو بے وقر ترکِ سجدہِ ابلیس سے آدم
(ص۱۲۱)

ابنِ مقلہ: اصل نام ابو علی محمد بن علی بن حسین، عباسی عہد کا وزیر، علم وفضل میں مشہور ہوا، عربی خطاطی کے موجدوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

ع وہ روشنی ترے خط میں کہ ابنِ مقلہ اگر
(ص۲۹۳)

اَبواب: دروازے (ن)

ع وقت پر شمشیر ہے مفتاحِ ابوابِ مُہام
(ص۳۷۱)

اُبھرنا: مراد: حبسِ ریاح سے پیٹ کا تن جانا یا پھول جانا۔

ع روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ
(ص۲۰۳)

اپنا سا منہ لے کر رہ جانا: اپنی امید، دعوے یا بھروسے کے برخلاف جواب پانے سے شرمندہ ہوجانا (آ)

ع رہ گیا اپنا سا منہ لے کے وہ آئنہ رو
(ص۱۶۴)

اپنا کیا پانا: کیفرِ کردار کو پہنچنا (آ)

ع بس اب نہ کر ستم کہ کیا اپنا پاچکے
(ص۲۲۱)

اپنا کھوج نہ پانا: اپنی ذات کا نشان نہ ملنا۔

ع اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا
(ص۱۳۵)

اپنی نبیڑنا: بسر کرنا، گزارنا (ج)

ع تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو
(ص۱۹۴)

اپنے ہاتھوں: مراد: جانتے بوجھتے کوئی نقصان دہ کام کرنا۔

ع اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(ص۲۳۷)

اتحادِ حسن وعشق: مراد: دلربائی اور محبت کی مطابقت۔
ع کس نزاکت سے ہے دیکھو اتحادِ حسن وعشق
(ص۱۸۱)

اُتراق: مراد: لحاتی وقفہ/قیام۔
ع کارواں شہرِ سمرقند کا رکھتا اتراق
(ص۳۷۴)

اَتممت علیکم نعمت: قرآنی آیت ہے جس کا ترجمہ ہے
''ہم نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی''
ع کھول دے معنی 'اَتممت علیکم نعمت
(ص۲۸۱)

اِتہام: تہمت، بہتان، شک وشبہ (آ)
ع اور ملاحد وسوسوں سے دیں نبی کو اتہام
(ص۳۷۰)

اُٹھ جانا: مراد: مرجانا، ختم ہوجانا۔
ع مٹ گئے جوہر وفا کے اٹھ گئے سب اہلِ دل
(ص۳۴۲)

اُٹھ کھڑا ہونا: کسی کام کے لئے تیار ہونا (ن)
ع اُٹھ کھڑا ہو ہاتھ سے تسبیحِ مرجاں چھوڑ کر
(ص۱۶۵)

اُٹھالانا: بیٹھے کو لے آنا، بلالانا (آ)
ع اُٹھا تو لائے مجھے میرے ہم نشیں اے ذوق
(ص۱۷۴)

اُٹھالانا: چرالے جانا (ن)
ع مشتری کہتے ہیں جس کو وہ اُٹھا لایا چرخ
(ص۲۸۸)

اَثاثہ: اسباب، سرمایہ (ن) مال ومتاع، پونجی (ج)
ع اثاثہ چاہیے کیا خانۂ کماں کے لئے
(ص۲۱۱)

اَثر: نتیجہ، فائدہ، خاصیت (ن)
ع محبت آج ترے ہم اثر کو دیکھتے ہیں
(ص۱۸۱)

اَثرِ سجود: مراد: سجدہ کرنے کا نشان۔
ع سرِ قطرہ قطرہ پر اک اثرِ سجود ہوتا
(ص۱۴۲)

اَثرِ کفر: خدا کی ذات سے انکار کرنے کا نشان (ن)
ع اثرِ کفر ہے طاعت سے بھی اپنی پیدا
(ص۱۹۲)

اِجابت: منظوری، قبولیت (آ)
ع یہ ذوق کی دعائے اجابت قریں شہا
(ص۲۹۶)

اُجرت: مزدوری، جو چیز کسی کام کے عوض دی جائے (ن)
ع کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب
(ص۱۵۶)

اَجساد: جمع جسد کی، بہت سے جسم (ن)
ع حشرِ اجساد میں تھا گاہ تردد مجھ کو
(ص۲۷۷)

اَجل: موت، قضا (ن)
ع لینے کو خبر اُس کی اجل جائے تو اچھا
(ص۱۴۲)

اَجل آنا: وقتِ مرگ، موت آنا(ج)

ع اجل آئی نہ شبِ ہجر میں اور ہم کو فلک

(ص۱۳۷)

اَجل کو موت آنا: قضا کا خاتمہ ہونا(آ)

ع موت آتی ہے اجل کو یاں تلک آتے ہوئے

(ص۲۰۹)

اُچاٹ: بیزار، اداس، اکتایا ہوا(ن)

ع دل کو سرِ بازارِ جہاں کر نہ اچاٹ

(ص۲۶۲)

اَچنبھا: حیرت، تعجب خیز واقعہ، عجیب بات(ج)

ع دل کے جانے کا تو عالم کو اچنبھا ہو گیا

(ص۳۳۰)

اُچھل کود: کھیل کود(ن)

ع تو پہنچے عرش تلک کودتے اُچھلتے ہاتھ

(ص۲۰۴)

اِحاطہ: گھری ہوئی چار دیواری، گھرا ہوا میدان(ن)

ع احاطے سے فلک کے ہم تو کب کے

(ص۱۳۵)

اِحتراز: پرہیز، کنارہ کشی، بچاؤ(ج)

ع زبردستی پر بھی ہے موذی سے لازم احتراز

(ص۳۳۰)

اِحتراق: جلن، سوزش(ج)

ع ہوگیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق

(ص۲۶۹)

اِحتساب: حساب(ن)

ع اللہ رے تیری مصلحت، اللہ رے احتساب

(ص۲۷۵)

اِحتشام: شان و شوکت، نمود، تزک(ج)

ع تاکہ جوزا اور حمل میں شمس کو ہو احتشام

(ص۳۷۰)

اِحتیاج: حاجت، ضرورت، غرض(ن)

ع اس لئے تھوڑا سا دیتا ہے بہ قدرِ احتیاج

(ص۲۷۲)

اِحرام محبت: مراد: محبت کا وہ مخصوص لباس جس کو پہننے کے بعد بعض چیزوں کا اپنے اوپر حرام ٹھہرالینا۔

ع ہم جانتے ہیں جامۂ احرامِ محبت

(ص۱۵۷)

اِحزاں: مراد: غمزدہ، رنجیدہ۔

ع ہمارے کلبۂ احزاں میں شادیانہ ہوا

(ص۱۴۸)

اِحسان اٹھانا: ممنون ہونا(ن)

ع احسان ناخدا کا اُٹھائے مری بلا

(ص۱۸۲)

اِحسان ہونا: کسی کے ساتھ نیکی کرنا(ج)

ع عین احسان ہے، وہ زہر بھی گر دیتی ہے

(ص۲۲۷)

اَحسنت: تو نے بہت اچھا کیا، شاباش(ج)

ع جس کو سن کر کہیں احسنت سب اہلِ فقت

(ص۲۷۸)

اِحلیل: مراد: نطفہ۔ پستان یا آلۂ تناسل کا سوراخ(ج)

ع آ سکے پشتِ پدر سے نہ کبھی تا احلیل
(ص۳۰۶)

اَحمق: بیوقوف، نادان، بےعقل (ن)

ع نکلے دنیا سے کہاں احمق اُٹھا کر بارِ حرص
(ص۲۱۳)

اَحوال: کیفیت (ن) حالات (ا)

ع دکھانا احوال ان کو اپنا، یہ اپنی الفت کا امتحاں ہے
(ص۲۳۰)

اَحوال پوچھنا: خیر وعافت دریافت کرنا، حال پوچھنا (ج)

ع ناتوانی کا مری مجھ سے نہ پوچھو احوال
(ص۳۴۴)

اَخبار و تواریخ: مراد: زمانہ اور حالات۔

ع کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت
(ص۲۷۸)

اَختر: مراد: محبوب۔ ستارہ (ن)

ع سینۂ چرخ میں ہر اختر اگر دل ہے تو کیا
(ص۱۲۷)

اَخترِ سوختہ: بدبختی (ن)

ع اخترِ سوختہ ہے اپنا ہی زیبا ہم کو
(ص۱۹۳)

اَختر شماری: مراد: بیقراری سے رات کاٹنا۔ تارے گننا (ن)

ع کہ نوبت دم شماری کی ہے شب، اختر شماری سے
(ص۲۱۳)

اَختر شناس: منجم، نجومی (ج)

ع تا کرے معلوم اصطرلاب سے اختر شناس
(ص۳۷۰)

اَخترِ صبحِ نشور: مراد: یومِ قیامت کی علامت۔

ع خجل ہے اخترِ صبحِ نشور کی قندیل
(ص۱۷۴)

اَختر ہمایوں: مراد: خوش قسمتی۔

ع وہ ہے ترا اخترِ ہمایوں کہ ہو کے روشن چراغِ گردوں
(ص۳۶۱)

اِختصار: بہت سے مطلب کو تھوڑے لفظوں میں ظاہر کرنا (ن)

ع کرتا ہے یوں ثنا کو دعا پر وہ اختصار
(ص۲۷۵)

اِختلاف: ناموافقت (ن)

ع اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے
(ص۲۱۹)

اِختیار کرنا: گوارا کرنا (ج)

ع اگر نہ جبر کروں اختیار اے ناصح
(ص۱۷۳)

اِخفا: چھپا ہوا (ن)

ع زلالِ خضر کا اک چشمہ سو بھی سب سے اخفا ہو
(ص۱۹۹)

اَخفش: مراد: ماہرین۔ ایک نجومی کا نام جو اپنی بکری کو گردانیں یاد کراتا تھا۔

ع ہاں وزن کو سن کر جس کے شاداں روحِ خلیل واخفش ہو
(ص۱۹۶)

اَخگر: انگارہ، چنگاری (ن)

ع ہوویں غنچہ کی جگہ باغ میں اخگر پیدا

(ص۱۴۰)

اِخلاص: خلوص، دوستی، میل ملاپ (ن)

ع تماشا کج سرشتوں کا ہے کچھ اخلاص کے بس میں

(ص۱۸۴)

اِخلاص جتانا: مراد: دوستی کا احسان یاد کرانا

ع کہ دے کے دم، مجھے اِخلاص کیا جتاتے ہو

(ص۳۴۵)

اَخوان شیاطین: مراد: شیطان کے بھائی۔ شریر لوگ (ج)

ع اخوانِ شیاطیں تو ہیں مستِ مئے پندار

(ص۲۳۹)

اَداطرازی: ناز نخرے دکھانا (ج)

ع حُسن کی یہ ادا طرازی ہے

(ص۲۳۷)

اَدب: تعظیم، تکریم (آ)

ع ہے قطعِ رہِ عشق میں اے ذوقؔ ادب شرط

(ص۱۴۳)

اِدراک: عقل، فہم (ن)

ع جب کہ وہ پردہ نشیں پردہ کرے ادراک سے

(ص۲۰۸)

اَدق: نہایت مشکل، عبارت اور مضامین کی نسبت کہتے ہیں (ن)

ع جس طرح شعرِ خیالی میں ہو معنیٔ ادق

(ص۲۹۷)

اِدھر اُدھر پھرنا: آوارہ پھرنا (ج)

ع پھر کر اِدھر اُدھر بھی نہ اپنا گیا قلق

(ص۱۷۲)

اِدھر سے اُدھر ہونا: غائب ہونا (ن)

ع ایک دم بھر میں اِدھر سے یہ اُدھر ہوجائے گا

(ص۱۵۰)

اَدھم: سیاہ رنگ کا گھوڑا، ایک مشہور درویش ابراہیم اَدھم (ج)

ع روز نے صدقہ کیا اشہب و شب نے ادھم

(ص۳۸۰)

اَدھمِ لیل: مراد: رات کا شور یا ہجوم۔

ع ادھمِ لیل سرِ عرصہ ہے برگشتہ عناں

(ص۲۸۰)

اَدیب: علم و ادب جاننے والا، زبان دان (ن)

ع کہ ہے وہاں کا معلم جدا، ادیب جد

(ص۱۵۰)

اَذان دینا: نماز کے واسطے بلانا، بانگ دینا (ج)

ع دی ہے مسجد میں موذن نے اذاں بہرِ نماز

(ص۲۸۱)

اَذانِ صبح: مراد: فجر کی نماز کے لئے بلانا۔

ع ہوگی اذانِ گور ہماری اذانِ صبح

(ص۱۵۹)

اَذانِ گور: مراد: نمازِ جنازہ کے لئے بانگ دینا۔

ع ہوگی اذانِ گور ہماری اذانِ صبح

(ص۱۵۹)

اُذبک: تاتاری ترکوں کے ایک قبیلے کا نام، بے وقوف (آ)

ع ہم عدد جس سے نہ اذبک ہو، نہ ہمسر قلماق
(ص ۳۷۴)

اَذفر: نہایت تیز بُو والا (ج)

ع رہے تا مشکِ اَذفر نافہ میں، بو مشکِ اذفر میں
(ص ۳۱۶)

اِذنِ عام: عام اجازت (ن) مسلمانوں میں نماز جنازہ کے بعد میت کا وارث اجازت دیتا ہے کہ جس کو جانا ہو چلا جائے (ج)

ع جب کہ اذنِ عام میرے اقربا کہنے کو ہیں
(ص ۱۸۳)

اِرادت: اعتقاد رکھنا (ب) مریدانہ اطاعت (آ)

ع کر دعا صدقِ ارادت سے کہ ہے وقتِ دعا
(ص ۳۷۵)

اِرادے ٹھہرنا: نیت کرنا (ج)

ع تو ارادے یہاں کچھ اور ٹھہر جائیں گے
(ص ۲۲۹)

اَربابِ ہمم: مراد: باہمت لوگ۔

ع کیوں نہ اربابِ ہمم ہوں تری ہمت کے غلام
(ص ۳۸۴)

اِرتفاع: بلندی (آ)

ع ارتفاعِ ہر ستارہ رُوز و شب یا صبح و شام
(ص ۳۷۰)

اِرتکاب: گناہ کرنا، اختیار کرنا، ناجائز کام شروع کرنا (ن)

ع مقدور کیا، کرے قدحِ مے کا ارتکاب
(ص ۲۷۵)

اَرزاں: سستا، کم قیمت (ن)

ع درفشانی سے تری اتنے گہر ہیں ارزاں
(ص ۲۸۸)

اَرژنگ: چین کے ایک مشہور مصور کا نام، نگار خانہ (ن)

ع تختۂ لالہ و گل، صفحۂ نقشِ ارژنگ
(ص ۳۰۰)

اَرشق: مراد: بلند قامت۔

ع ایک خورشید لقا، طرفہ جوانِ ارشق
(ص ۲۹۶)

اَرغوانی: سرخ رنگ (ن)

ع چاندنی کا پھول ہو گر ارغوانی، ہے بجا
(ص ۲۶۹)

اِرم: باغ جو شداد نے بنایا تھا، فردوس (ج)

ع جڑ تلک لپٹے ہوئے نخلِ گلستانِ ارم
(ص ۳۸۱)

اَرمان نکالنا: خواہش پوری ہونا، حوصلہ نکلنا (ج)

ع سارے ارمان نکالوں گا وہ اس شادی میں
(ص ۳۷۹)

اَرمغان: تحفہ، سوغات، انوکھی چیز (ن)

ع شکستِ توبہ لئے ارمغاں، مغاں کے لئے
(ص ۲۱۱)

اَرّہ: مراد: اہلِ قوت۔ آرا (ن)

ع رہ جائے ارّہ چوب پہ دنداں نکال کے
(ص ۳۱۳)

اَڑ جانا: ضد کرنا (ج)

ع تیرے آفت زدہ جن دشتوں میں اڑ جاتے ہیں

(ص ۱۸۷)

اُڑ جانا: پرواز کر جانا (ن)

ع یہ صیدِ ناتواں مثلِ پرِ اُفتادہ اُڑ جائے

(ص ۲۱۰)

اُڑ کے پہنچنا: فوراً سے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا۔

ع پر اُڑ کے جا پہنچنا کہیں سے کہیں ہوں میں

(ص ۱۷۷)

اُڑا جانا: مراد: ختم ہونا، نہ رہنا۔ تیز تر ہو جانا (ج)

ع دل اُڑا جاتا ہے جل جل کے جو بن آگ مرا

(ص ۳۸۳)

اُڑا دینا: مراد: آزاد کر دینا۔

ع ہر روز اُڑا دیتا ہے وہ کر کے تصدق

(ص ۱۵۷)

اُڑا دینا: مشہور کر دینا (ن)

ع جب تو اُڑا دے کوہ و جبل پر، جب تو رواں ہو جانبِ صحرا

(ص ۳۶۶)

اَز: سے (حرفِ ربط) (آ)

ع ہو قدرِ دُرِّ بیش بہا کم تر از خزف

(ص ۲۹۶)

اَزبر: یاد (آ)

ع ہو گیا نامۂ شوق ان کو سب ازبر میرا

(ص ۳۳۴)

اَزبس: بے انتہا (ن)

ع زبانِ ریختہ بھی کی زبانِ پارسی اُس نے

(ص ۲۱۷)

اُزبک: اصل میں تاتاری ترکوں کو ایک قبیلہ کا نام ہے مگر جب اول ہی اول ترک ہندوستان میں آئے اور یہاں کے لوگوں کی بولی انہوں نے اور ترکوں کی زبان ہندوستانیوں نے نہ سمجھی تو اہلِ ہند ایسے لوگوں پر اس لفظ کا اطلاق کرنے لگے جن کی بولی سمجھ میں نہ آئے۔ رفتہ رفتہ احمق اور بیوقوف کے معنوں میں مستعمل ہو گیا (آ)

ع ہم عدد جس سے نہ اُزبک ہو نہ ہمسر قلماق

(ص ۳۷۴)

اَزخود رفتہ: دیوانہ، جو اپنے ہوش میں نہ ہو (ج)

ع وہ از خود رفتہ ہوں جس کو خودی نے

(ص ۱۳۵)

اَزدحام: ہنگامہ، بھیڑ (آ)

ع ہو ثوابت کا سپہرِ ہشتمیں پر اِزدحام

(ص ۳۶۹)

اَزَل: مراد: شروع سے ہی، ہمیشہ سے۔

ع ازل سے یوں دلِ عاشق ہے نور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

ازہاق: مراد: ختم کرنا یا مٹانا۔

ع حرفِ باطل کی طرح دیوے جہاں سے ازہاق

(ص ۳۷۵)

اَژدر: اژدھا، بڑا سانپ (ج)

ع رکھتے ہیں دمِ شعلہ فشاں اژدرِ دوزخ
(ص۲۳۰)

اژدھا: وہ بڑا سانپ جو پہاڑوں پر ہوتا ہے اور سانس کے ساتھ بکری وغیرہ کو بھی گھسیٹ کر نگل جاتا ہے (آ)

ع نہنگ و اژدھا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا
(ص۱۴۲)

اَساس: جڑ، بنیاد (ن)

ع خانۂ توبہ و تقویٰ کو کیا محکم اساس
(ص۲۹۴)

اَسپ: گھوڑا (ج)

ع گر لکھوں وصف تیرے اسپ جہاں گرد کا میں
(ص۳۷۵)

اِستبرق: ایک ریشمی کپڑا جس میں سنہری پھول وغیرہ بنے ہوئے ہوں (ج)

ع کوئی مخمل اسے کہتا ہے کوئی استبرق
(ص ۲۹۷)

اِستحقاق: حقدار ہونا، حق، دعوےٰ، قابلیت (ن)

ع تیرے شہبازِ فراست کا ہے یہ استحقاق
(ص۳۷۴)

اِستخارہ: کسی کام کے نیک انجام کے لئے فال دیکھنا، کسی بات کے کرنے یا نہ کرنے میں ایک خاص عمل کے ذریعے سے خداتعالیٰ سے اشارہ چاہنا (آ)

ع کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے، کیا کام استخارے کا
(ص۱۳۸)

اُستخوان: ہڈی (آ)

ع جز شمع استخوانِ جفاکیش زیرِ خاک
(ص۲۸۴)

اِستدراج: خلاف معمول عمل یا تعجب خیز بات جو غیر مسلم سے ظاہر ہو، مسلمان سے ہو تو معجزہ یا کرامت (ج)

ع محو ہو جب تک کہ جوگی شغلِ استدراج میں
(ص۳۷۰)

اِستدقاق: باریک، دبلا یا پتلا ہونا (ج)

ع کاہشِ رشک سے رکھتا ہوسِ استدقاق
(ص۳۷۴)

اِستعداد: فطرتی صلاحیت، قابلیت (ن)

ع فیض کو عالمِ بالا کی ہے شرطِ استعداد
(ص۲۸۷)

اِستغراق: کسی فکر یا کسی خیال میں ڈوبنا، محو ہو جانا (ن)

ع مدحِ حاضر کے لئے تیرے بہ صد استغراق
(ص۳۷۴)

اِستغفار: طلب مغفرت، گناہ بخشوانا (ن)

ع توبہ توبہ کہتا استغفار ہے
(ص۲۰۶)

اِستقامت: کسی امر پر مضبوط رہنا، پائیداری (ج)

ع بے قراری نے استقامت کی
(ص۲۶۴)

اِستنشاق: ہوا نتھنوں میں کھینچنا (ج)

ع بوئے گل جائے تنفس میں دمِ استنشاق
(ص۳۷۵)

اَسرار: راز، بھید(ن)

ع زباں سے اس کے ہیں وابستہ ان کے سب اسرار

(ص۳۷۵)

اِسمِ اعظم: خدا کا بزرگ تر نام جو بعض مسلمانوں کے نزدیک اللہ ۔۔۔۔ ہے(ج)

ع اسم جو اعظم ہے تو وہی ہے، جس سے ہے تیرا اسمِ مسمّیٰ

(ص۳۶۴)

اِسمِ بامسمّٰی: جیسا نام ہو ویسے ہی صفات(ن)

ع اسم جو اعظم ہے تو وہی ہے، جس سے ہے تیرا اسمِ مسمّیٰ

(ص۳۶۴)

اِسم کندہ کرنا: مراد: نام لکھنا۔

ع اسم کو میں نے ترے کندہ کیا ہے اس میں

(ص۱۷۸)

اَسمائے الٰہی: مراد: اللہ کے تمام نام۔

ع ذوقؔ اسمائے الٰہی ہیں سب اسمِ اعظم

(ص۱۶۹)

اَسیرِ چاہ: مراد: محبت کا غلام۔ کنوئیں کا غلام، حضرت یوسفؑ(آ)

ع عشق کے ہاتھوں سے ہوجاتا اسیرِ چاہ ہے

(ص۲۵۳)

اَسیرِ زلف: عاشق(ج)

ع ہم اسیرِ زلف ہیں کافی ہمیں دو تار ہیں

(ص۱۹۰)

اَسیرِ مضطرب: مراد: قیدی جو رہائی کے لئے بے چین ہو۔

ع قفس کو لے اُڑیں صیاد اسیرِ مضطرب تیرے

(ص۲۱۳)

اَسیرانِ قفس: قیدی پرندہ جو پنجرے میں بند ہو، عاشق(ج)

ع یاد آیا جو اسیرانِ قفس کو گلزار

(ص۳۵۷)

اَسیری: قید، پابندی(ج)

ع اسیری عشق کو منظور تھی میری لڑکپن میں

(ص۱۹۱)

اِشارہ: ہاتھ یا آنکھ وغیرہ کی جنبش سے منشا ظاہر کرنا(ج)

ع گر منہ سے نہیں کہتے، اشاروں سے تو کہیے

(ص۲۲۷)

اِشارہ کرنا: اشارے سے دل کا مطلب ظاہر کردینا(ن)

ع کرتا ہے ہلال ابروئے پُرخم سے اشارہ

(ص۳۱۴)

اِشارے کا منتظر ہونا: مراد: کسی کام تیاری پوری ہونا۔

ع برنگِ اشکِ مژگاں منتظر ہوں اک اشارے کا

(ص۱۳۸)

اِشتمام: مراد: سونگھنا۔

ع لا گلِ مضمونِ تازہ جلد بہرِ اشتمام

(ص۳۷۱)

اِشتہا: خواہش(آ)

ع لیکن اس پیری میں بھی صادق ہے ایسی اشتہا

(ص۲۶۹)

اِشتیاق مند: مراد: شوق یا آرزو رکھنے والا۔

ع بے تاب اس قدر ہیں ترے اشتیاق مند
(ص ۳۱۳)

اِشراق: صفائے باطن (ج) آفتاب نکلنے کے بعد کا وقت اور نماز جو آفتاب نکلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے (آ)

ع نورِ اشراق سے تھے ہوگئے سب اہلِ رواق
(ص ۳۷۳)

اِشراقی: مراد: روشنی بانٹنے والے۔ وہ لوگ جن کو تعلیم دی جاتی تھی، اہلِ مشرق (ج)

ع کرے مشائیوں کو اشراقی
(ص ۲۶۵)

اَشفاق: شفقت کی جمع، مہربانیاں (ج)

ع دایہ غیب سے پلواتا ہے شیرِ اشفاق
(ص ۳۷۴)

اَشقیا: شقی کی جمع، بدبخت (ن)

ع تھا گرچہ اشقیا میں، سعیدوں میں مل گیا
(ص ۱۳۴)

اَشک: آنسو (ج)

ع ہر اشک میری آنکھ سے ہو کر گرا
(ص ۳۸۶)

اَشک باری: گریہ وزاری کرنا (آ)

ع یہ تجھ بن اشک باری ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں میں
(ص ۲۰۹)

اَشک تھمنا: آنسو رُکنا (آ)

ع وگرنہ اشک جاتے تھم ابھی سے
(ص ۲۲۳)

اَشکِ جگرگوں: مراد: خون کے آنسو۔

ع نوکِ مژگاں پر مری اشکِ جگرگوں دیکھ کر
(ص ۱۶۳)

اَشکِ حسرت: افسوس کے آنسو (ج)

ع اور بدخواہوں کے رخسار پہ اشکِ حسرت
(ص ۲۸۳)

اَشکِ خجلت: شرمندگی کے آنسو (ن)

ع رواں ہوں اشکِ خجلت چشمِ خورشیدِ قیامت سے
(ص ۲۱۶)

اَشکِ خوں: مراد: خون کے آنسو۔

ع مردمک سے اشکِ خوں باہم نہیں ہے، ہیں دھرے
(ص ۱۶۷)

اَشکِ سرِ مژگاں: پلکوں کے کنارے آنسو (آ)

ع کبھی گر سر اُٹھایا بھی تو جوں اشکِ سرمژگاں
(ص ۲۱۳)

اَشکِ شمع: وہ قطرے جو شمع کے جلنے سے گرتے ہیں (ن)

ع چارہ سازی سے ترحم کے ترے ہر اشکِ شمع
(ص ۲۷۶)

اَشک صفت: مراد: آنسوؤں کی طرح۔

ع آنکھ سے اشکِ صفت مجھ کو گرا کر نہ سنبھال
(ص ۱۳۵)

اَشک ضبط کرنا: رونے سے رک سکنا (ج)

ع کیے ضبط اشک، آہ پہنچی فلک پر
(ص ۲۴۲)

اَشک کا دریا: مراد: آنسوؤں کا سیلاب۔

ع نہ بجھی اشک کے دریا سے مری آتشِ دل

(ص ۱۴۱)

اَشک کا شیشہ: مراد: آنسو کی نزاکت سے استعارہ ہے۔

ع نظر آیا نہ اپنے اشک کا شیشہ جہاں ٹوٹا

(ص ۱۵۰)

اَشکِ گرم ٹپکنا: مراد: شدید غم کے باعث نکلنے والے آنسو۔

ع اشکِ گرم ایک بھی دریا میں جو ٹپکے میر

(ص ۱۴۰)

اَشکِ لالہ گوں: مراد: خون کے آنسو۔

ع زیبا ہے روئے زرد پہ کیا اشکِ لالہ گوں

(ص ۱۸۴)

اَشک مژگاں پہ آنا: مراد: آنسو پلکوں تک آنا، ضبط ختم ہونا۔

ع اشک آئے نہیں مژگاں پہ کہ یاروں نے ابھی

(ص ۱۲۸)

اَشک نہ گرنا: ضبط سے کام لینا (ج)

ع گرا نہ اشک، کیا پاسِ آبرو میرا

(ص ۱۲۹)

اِشکال: مشکل، دقت (ن)

ع کھینچنی تصویرِ مجنوں کی ترے اشکال ہے

(ص ۲۴۶)

اَشکوں سے دریا رواں ہونا: بے حد آنسو جاری ہونا (ن)

ع ہر قدم پر مرے اشکوں سے رواں ہے دریا

(ص ۲۰۷)

اَشواق: مراد: رغبت، محبت۔

ع قفسِ دل میں جو ہیں بند طیورِ اشواق

(ص ۳۷۲)

اَشہب: وہ سیاہ رنگ جس میں سفیدی غالب ہو (ن)

ع روز نے صدقہ کیا اشہب و شب نے ادھم

(ص ۳۸۰)

اَصحاب الفیل: ہاتھیوں والے، وہ فیل نشین فوج جس نے ابرہہ بن صباح، حاکمِ یمن کی سرکردگی میں مکہ معظمہ پر حملہ کیا تھا۔ مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ خدا نے ان کی سزا کے لئے ابابیلوں کا ایک لشکر بھیج دیا جنھوں نے کنکریاں مار کر کل لشکر کو بھگا دیا۔ یہ واقعہ ۵۷۰ عیسوی میں ہوا جو پیغمبر صلعم کا سنِ ولادت ہے (ج)

ع ایک اصحاب الفیل کا سایہ دوشِ ہوا پر لشکر ہے

(ص ۲۴۶)

اَصحابِ پیمبر: مراد: جنھوں نے پیغمبرؐ کو دیکھا اور ان پر ایمان لائے اور بحالت ایمان فوت ہوئے۔

ع دکھائی مجھ کو راہِ شرع اصحابِ پیمبر نے

(ص ۳۲۷)

اَصحابِ کہف: وہ سات شخص جو دقیانوس بادشاہ کے خوف سے غار میں چھپ کر تین سو نو برس تک یک لخت سوتے رہے۔۔۔ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا (ن)

ع کہ جیسے صحبت ِاصحابِ کہف میں قطمیر

(ص ۲۹۲)

اُصطُرلاب: ایک آلہ جو پچھلے زمانے میں ستاروں اور سیاروں کی بلندی دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا (ج)

ع تا کرے معلوم اصطرلاب سے اختر شناس

(ص ۳۷۰)

اِصفہانی: مراد: اصفہان شہر سے نسبت رکھنے والی (اصفہان ملکِ فارس کامشہور شہر ہے جہاں کی تلوار اور سرمہ مشہور ہے)۔

ع کہ جوہر ایسے کہاں تیغِ اصفہانی میں
(ص۱۸۰)

اصلِ مبانی: مراد: امکانات کی حقیقت۔

ع اصلِ مبانی، نقلِ معانی عقل کو تیرے عیش مہیا
(ص۳۶۴)

اَصلاً: ہرگز، کسی طرح (ن)

ع دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلاً ہم کو
(ص۱۹۳)

اِصلاح: نقص دور کرنا (ن)

ع کچھ محبت مری اصلاح مگر دیتی ہے
(ص۲۲۷)

اَصَم: گونگا (ج)

ع گوشِ افلاک سے بھرتی ہے سوا گوشِ اصم
(ص۳۷۹)

اَصیل: مراد: نہایت اعلیٰ فولاد۔

ع زنگ دیتا ہے چھپا، جوہرِ شمشیرِ اصیل
(ص۳۰۴)

اِضطراب: بےتابی، بےقراری، گھبراہٹ (ن)

ع یہ تری اضطراب کی باتیں
(ص۱۷۸)

اِضمحلال: پژمردگی، سستی، کاہلی (آ)

ع شعلۂ شمع کو سرسر سے نہ ہو اضمحلال
(ص۳۰۳)

اَطِبّا: معالج، حکیم (ن)

ع لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبا گوہر
(ص۲۸۸)

اطباق: مراد: بڑی تھالی (طباق کی اضافت)۔

ع مہ و انجم سے فلک پر ہیں مہیا اطباق
(ص۳۷۴)

اَطعِمہ: طعام کی جمع، کھانے (ج)

ع صفتِ اطعمہ پُر خام رہا جوں بہ اَلحق
(ص۳۷۵)

اَطفالِ دبستاں: بچوں کا مدرسہ (آ)

ع گویا سبق اطفالِ دبستاں کے لیے ہے
(ص۲۳۴)

اِطلاق: ایک چیز کا دوسری پر عائد کرنا (ج)

ع اہلِ یوناں پہ نہ ہووے حکما کا اطلاق
(ص۳۷۴)

اَطلَس: خوشۂ ثریا میں ایک ستارے کا نام (ج)

ع بل بے تیاریِ پوشاک کہ چرخِ اطلس
(ص۳۷۹)

اِعتدال: مراد: میانہ روی۔

ع چاہے اگر زمانے کو وہ اعتدال کے
(ص۳۱۳)

اِعتزال: مراد: فرقہ معتزلہ کے پیروکار۔ تخت یا گدی سے

دست بردار ہونا (ج)

ع رد کریں تا دعویٰ رویت کو اہلِ اعتزال

(ص ۳۷۰)

اِعتکاف: عبادت کے لئے مسجد میں گوشہ نشیں ہونا۔ بیشتر رمضان مبارک میں معتکف ہوکر مشغول عبادت رہتے ہیں، حوائج ضروری کے سوا باہر نہیں نکلتے (ن)

ع مسجد میں تنگ بیٹھا ہے کیوں اعتکاف سے

(ص ۲۱۸)

اِعجاز: معجزہ، خرقِ عادت جو انبیاء سے ظہور میں آئے (ن)

ع یار دکھلائے کہیں آکے جو اعجاز اپنا

(ص ۱۵۰)

اعجازِ داؤد: مراد: حضرت داؤدؑ کا معجزہ جن کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوجاتا تھا۔

ع ہم الفت کو اعجازِ داوٗد سمجھے

(ص ۲۵۰)

اَعدا: عدو کی جمع، دشمن، مخالف (ج)

ع حق میں اعدا کے ترا، تیر ہے پیغامِ قضا

(ص ۳۸۱)

اَعداد: گنتی (آ)

ع مگر اعداد میں زحمت کہیں کمتر ہے رحمت سے

(ص ۲۱۷)

اعراض: (جوہر کی ضد) وہ چیزیں جو اپنی ذات سے قائم نہ ہوں (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قایم

(ص ۲۷۷)

اَعشیٰ: زمانۂ جاہلیت کا نابینا عربی شاعر جو شراب کے مضامین بیان کرنے میں ثانی نہ رکھتا تھا۔

ع روح معریٰ اے شہِ عالم غش ہو جریر اور شاد ہو اعشیٰ

(ص ۳۶۴)

اَعضاء ٹوٹنا: بخار چڑھنے سے پہلے بدن کا درد کرنا (ج)

ع سارے اعضا مرے اے عربدہ جو ٹوٹ گئے

(ص ۲۲۹)

اِعما: اندھا کردینا (ج)

ع موئے چینی میں پرویا کرے اعما گوہر

(ص ۲۸۹)

اِغماض: چشم پوشی، بے پروائی (ن)

ع کترے پر رکھنے میں صیّاد یہ اغماض کہ ہائے

(ص ۲۵۸)

اَغنیا: غنی کی جمع، دولتمند لوگ (ن)

ع جز تکمہ ہائے پیرہنِ اغنیا گرہ

(ص ۳۸۸)

اَغیار: دشمن، رقیب (ن)

ع اغیار بگاڑیں تو بناؤں میں بھلا کیوں

(ص ۱۸۸)

اُف نہ کرنا: انتہائی برداشت کا عالم (آ)

ع پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

اَفاعیل: مراد: علمِ عروض کے وہ ارکان جو بحریں بناتے ہیں۔

ع تا افاعیل و تفاعیل اس سے پائیں انضمام
(ص۳۶۹)

اُفتاد: سانحہ، حادثہ (ن)

ع پہلے ہی سے اس چاہ کی افتاد غضب ہے
(ص۲۳۹)

اِفترا: بہتان، تہمت (ن)

ع کسی کو کیا ہم نے دل دیا ہے، غلط ہے تہمت ہے افترا ہے
(ص۲۵۰)

اُفراط: حدِ اعتدال سے بڑھ جانا، کثرت (ن)

ع افراطِ انبساط سے ہے کیا عجب اگر
(ص۳۱۰)

اَفسر: سردار، عہدہ دار (آ)

ع ہے اُنھی کا آج سَر با تاج و افسر زیرِ پا
(ص۳۲۹)

اَفسردہ دل: اُداس، رنجیدہ (ن)

ع افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
(ص۲۰۴)

اَفسوس: پچھتاوا، صدمہ (آ)

ع وہ ہم سے پردے ہی میں اب تلک رہا افسوس
(ص۱۴۸)

اَفسوس آنا: رنج ہونا (ج)

ع کبھی افسوس ہے آتا کبھی رونا آتا
(ص۲۲۰)

اَفشاں ہونا: مراد: کسی چیز پر رنگ چڑھنا۔

ع گرمیِ تپ سے ہوا سوزِ دروں جو افشاں
(ص۱۹۴)

اَفضال: فضل کی جمع، بخشش، مہربانیاں (ج)

ع ترا افضال جہاں کے لئے برہانِ کرم
(ص۲۸۱)

اِفطاری: عوام الناس کے چڑھاوے کے طور پر عنایت کیا گیا سامانِ خورد و نوش، روزہ کھولنا (ن)

ع شیخ نے افطاریوں کے تر نوالے کھا لئے
(ص۱۴۰)

اَفعی: ایک قسم کا سانپ جو کالا اور بہت زہریلا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سانپ زمرد دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (ن)

ع چشمِ افعی بن گیا روزن ہر اک ناسور کا
(ص۱۳۹)

اُفق: وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملتے ہوئے نظر آتے ہیں، وہ دائرۂ عظمیہ جو کرۂ آسمان کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے (ج)

ع افقِ صبح سے کافور کا لے کر مرہم
(ص۳۸۴)

اَفگن: مراد: کرتا ہوا۔ پھینکتا ہوا، گراتا ہوا (ج)

ع عکس افگن گر رخِ روشن تمھارا ہوگیا
(ص۱۴۰)

اَفلاک: آسمان (ن)

ع جب بنی تیرِ حوادث کی کماں افلاک سے

(ص۲۰۷)

اَفلاک میں وسعت: آسمان میں فراخی (ج)

ع افلاک میں وسعت کا نیا رنگ نکالوں

(ص۱۸۸)

اَفیون: تریاک۔ایک قسم کا نشہ ہے جو درختِ پوست کے دودھ سے بنایا جاتا ہے، جسے عربی میں افیون کہتے ہیں۔۔۔۔اس کا نشہ کرنے والا اکثر اونگھا کرتا ہے (آ)

ع طبیبو آب نزلہ ہے کہ بے افیوں نہ ٹھہرے گا

(ص۱۴۵)

اَفیون کھانا: افیون بغیر گھولے ہوئے استعمال کرنا، افیون سے خودکشی کرنا (ن)

ع جھوٹ موٹ افیون کھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص۲۳۷)

اِقامت: ٹھہرنا، قیام کرنا (ن)

ع یہ اقامت ہمیں پیغامِ سفر دیتی ہے

(ص۲۲۷)

اِقبال: مراد: عروج رکامیابی۔ خوش نصیبی (ن)

ع ہو ہوائے شوق میں سر پر ہُما اقبال کا

(ص۳۴۰)

اُقتل اُقتل: قتل کرو، قتل کرو (ج)

ع نعرہ ہو اس کا اُقتل اُقتل ندبہ اس کا نحن قتلنا

(ص۳۶۵)

اَقربا: نزدیک کے رشتے دار (ن)

ع جب کہ اذنِ عام میرے اقربا کہنے کو ہیں

(ص۱۸۳)

اَقصا: مراد: بیت المقدس۔ فلسطین میں وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تھی (ن)

ع صاف قندیلِ درِ مسجدِ اقصا گوہر

(ص۲۸۸)

اُقلیدس: مصر کے ایک مشہور ریاضی دان کا نام اسکو علمِ ہندسہ سے ایسا ذوق تھا کہ اس کا نام ہی اقلیدس ہوگیا (ن)

ع مٹا دے دیکھ کے اقلیدس اپنی سب تحریر

(ص۲۹۳)

اِقلیم: اگلے حکما کے تحقیق کے موافق کرۂ ارض کی خشکی کا ساتواں حصہ (ن)

ع ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بہ خطِ استوا

(ص۲۷۰)

اَقویا: مراد: طاقتور۔

ع اس کی قوت گر ضعیفوں کو بنا دے اقویا

(ص۲۷۰)

اِک آن میں: فوراً (ج)

ع اُڑ گئے اک آن میں جادوئے بابل کے دھوئیں

(ص۱۶۳)

اِک پاؤں پھرنا: دم نہ لینا (ن) ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر چکر کاٹنا (ج)

ع پھرتے ہیں اک پاؤں ہم پرکار سے

(ص۲۰۶)

اِک جا: ایک جگہ، اکٹھا (ج)

ع فصلِ ربیع و موسم اُردی، معتدل اک جا گرمی و سردی

(ص۳۶۲)

اِک نہ سننا: کوئی بات نہ ماننا، ذرا التفات نہ کرنا (ن)

ع وہ اک سنتے نہیں دیتے اُڑا اوپر سے اُوپر ہیں

(ص۱۸۹)

اِکتساب کرنا: کوشش سے حاصل کرنا (ن)

ع کرتا ہے نور کو ترے سائے سے اکتساب

(ص۲۷۴)

اِکرام: بزرگی، عزت (ن)

ع پیش آ اکرام سے ساری کرامت ہے یہی

(ص۲۵۸)

اِکسیر: عموماً ہر ایک مفید اور پر اثر بات کی نسبت کہتے ہیں (ن) کیمیا (ج)

ع کشتہ ہی ہوتا ہے اکسیر کہ مثلِ سیماب

(ص۱۹۲)

اِکسیرِ اعظم: مراد: نہایت فائدہ مند چیز۔ بہت بڑا کیمیا (ن)

ع لگا قسمت سے نسخہ ہاتھ یہ اکسیرِ اعظم کا

(ص۱۳۷)

اِکلیل: تاج (ج)

ع خسروِ چرخ سریر و شہِ خورشید اکلیل

(ص۳۰۵)

اَلانسان عبید الاحسان: انسان احسان کا غلام ہے (عربی مقولہ)

ع حق یہی ہے کہ الانسان عبید الاحسان

(ص۳۸۴)

البرز: ایران کے ایک پہاڑ کا نام۔

ع پڑے البرز پہ گر گُرز کی تیرے ضربت

(ص۲۸۲)

اِلتہاب: تپش، شعلہ بھڑکنا (ج)

ع ہے جس کی آنچ آتشِ دوزخ کا التہاب

(ص۲۷۴)

اِلتیام: میل ملاپ، زخم بھرنا (ج)

ع ہے پئے افلاک لازم نفیِ خرق و التیام

(ص۳۶۹)

اُلٹے پاؤں پھرنا: جن قدموں جانا انہی قدموں آنا (ن)

ع شکلِ خرچنگ اُلٹے پاؤں ہٹ گیا دستانِ سام

(ص۳۷۱)

اِلحاد: دین سے پھرنا (ج)

ع قوتِ ملت و دیں ، قامعِ کفر و الحاد

(ص۲۸۱)

اِلحاق: ملانا، چسپاں کرنا (ج)

ع دیتا مریخ دمِ تیغ سے اُس کو الحاق

(ص۳۷۳)

اِلحاق دینا: شامل کرنا، ملنا (آ)

ع دیتا مریخ دمِ تیغ سے اس کو الحاق

(ص۳۷۳)

اَلحذر: اماں، پناہ (ن)

ع کہے گا اور تو کیا پہلے الحذر تو کہے

(ص۲۳۶)

اَلحرب خدعۃ: جنگ دھوکے کا نام ہے (عربی مقولہ)

ع سچ ہے الحرب خدعۃ اے ذوق

(ص۲۴۰)

اَلحسن والی الحسن یمیل: حسن ہمیشہ حسن کی طرف مائل ہوتا ہے (عربی مقولہ)

ع کہوں کیوں کر نہ میں الحسن والی الحسن یمیل

(ص۳۰۴)

اَلحفیظ: اللہ کی حفظ وامان چاہنا (آ)

ع ہے موجِ بحرِ عشق وہ طوفاں کہ الحفیظ

(ص۱۳۳)

اِلصاق: مراد: جوڑنا۔ ملانا، چسپاں کرنا (ج)

ع ہے ترے عدل کی تعریف میں پایا اِ لصاق

(ص۳۷۴)

اَلطاف: مہربانیاں، عنایتیں (ن)

ع جس پر کہ اس کی چشمِ الطاف۔ سرسری ہو

(ص۳۶۷)

اَلعلم حجاب الاکبر: علم بہت بڑا پردہ ہے۔

ع آخرش دیکھا تو "العلم حجاب الاکبر"

(ص۲۷۸)

اَلغیاث: خوف اور رنج وغم کی زیادتی کے وقت بطور فریاد کہتے ہیں (ن)

ع ہے شورِ الغیاث ، صریرِ قلم نہیں

(ص۱۸۵)

اَلف: 'ا' کا تلفظ، ابجد کا پہلا حرف (ج)

ع نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت

(ص۲۷۹)

اَلف لیلیٰ: مراد: خیالی بات (عرب کی لوک داستان)۔

ع خیالِ زلفِ لیلیٰ اس کے حق میں الف لیلیٰ ہو

(ص۱۹۹)

اُلفت: دوستی، محبت (ن)

ع خانہ بدوش کو نہیں اُلفت وطن کے ساتھ

(ص۲۰۴)

اَلقصہ: قصہ مختصر ، حاصل کلام (آ)

ع القصہ نہیں چاہتا میں جائے وہ یاں سے

(ص۱۴۳)

اَللہ اللہ رے: مبالغے کی جگہ کہتے ہیں (ن)

ع اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

(ص۳۲۰)

اَللہ اللہ کرنا: مراد: اللہ کی شان۔ خدا خدا کرنا، خدا کی یاد میں مشغول ہونا، توکل کر کے بیٹھنا (ج)

ع اللہ اللہ رے نوشہ ترا عالی رتبہ

(ص۳۷۹)

اَللہ رے: کلمۂ تعجب، اوہو (آ) مبالغے کی جگہ بولتے ہیں (ن) واہ رے (ج)

ع ایک دل اور اس پہ اتنے بارِ غم اللہ رے دل

(ص۱۷۹)

اَللہ کا نام لینا: خدا کا خوف کرنا (ج)

ع لو نام تم اللہ کا تکبیر میں کیا ہے

(ص۳۴۹)

اَللہ ہو: خداتعالیٰ کا نام، تعجب اور حیرت کی جگہ (ن)

ع وہ کہے اللہ ہو اور میں کہوں اللہ ہوں

(ص۱۹۱)

اَلم اٹھانا: غم کھانا (ن)

ع دنیا کے الم ذوق اُٹھا جائیں گے

(ص۲۶۲)

اَلماس: ہیرا، ایک قیمتی پتھر (آ)

ع تا ہوں دریا میں گہر، کان میں پیدا الماس

(ص۲۹۶)

اَلوان: لون کی جمع، ایک سرخ رنگ کا سوتی کپڑا، سرخ رنگ کا دھاگا (ج)

ع غورِ نبض و فکرِ بحراں، فکرِ الوانِ قوام

(ص۳۶۹)

اِلیاس: ایک پیغمبر کا نام ہے، تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ آپ کی عمر بہت بڑی ہے اور قیامت قائم ہونے تک زندہ رہیں گے (ن)

ع سہارا ہووے تا بحرِ غریق الیاس کا دامن

(ص۳۱۶)

اَلیَق: مراد: قابلِ تعریف۔

ع یعنی توصیف کے لائق ہے وہ بلکہ الیق

(ص۲۹۷)

اِلٰہی: میرے اللہ، دعا یا بددعا کے لئے (ن)

ع الٰہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا

(ص۱۵۰)

اُمّ الکتاب: الحمد قرآن شریف کی پہلی سورت، قرآن مجید (آ)

ع اُمّ الکتاب لے کر جبریل نے دھری ہو

(ص۳۶۹)

اِمامِ برحق: سچا پیشوا (ج)

ع ہووے امامِ برحق پیدا ذوق اگر تو دیکھ ابھی

(ص۲۴۶)

اِمتحان: آزمائش (ن)

ع لگاتے پہلے مجھی پر ہیں امتحاں کے لئے

(ص۲۱۱)

اِمتحان پر آنا: آزمانے پر مستعد یا تیار ہونا (ج)

ع مزا چکھایا ہے کوہ کن کو جو عشق آیا ہے امتحاں پر

(ص۱۶۶)

اِمتلا: بدہضمی، جی متلانا (ن)

ع جوں حباب اس کے نہیں مطلق شکم میں امتلا

(ص۲۶۹)

اِمداد چاہنا: امانت کی درخواست کرنا (ن)

ع ہم چاہیں قضا سے اگر امداد غضب ہے

(ص۲۳۹)

اِمدادِ دل: دل کی مدد (آ)

ع تمنا نہیں ہے کہ امدادِ دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مزدِ قلق ہو

(ص۱۹۵)

اِمداد کرنا: دست گیری کرنا (ن)

ع یا علی مشکل کشا، یہ وقت ہے امداد کا

(ص ۱۳۴)

اَمر بجالانا: حکم کی تعمیل کرنا (ن)

ع کون سا وہ امر تھا جو تو نہیں لایا بجا؟

(ص ۲۷۱)

اَمراض: بیماریاں (ج)

ع جب تلک امراضِ مہلک کا اطبا میں ہو نام

(ص ۳۷۰)

اِمروز: آج (ن)

ع فکرِ امروز ہے، نے ہے غمِ فردا ہم کو

(ص ۱۹۲)

اِمکان: ممکن ہونا (ج)

ع قاتل اتنا ہے کہ امکاں کیا وفا وہ دن کرے

(ص ۲۳۷)

اَمن: پناہ، حفاظت (ن)

ع نہ اس سے امن میں ایماں، نہ دیں رہا محفوظ

(ص ۱۷۰)

اَمنیت: آرام، امن کی جگہ (ج)

ع تیری نیت چمن آرائے ہزار امنیت

(ص ۲۸۱)

اُمّی: اَن پڑھ (ج)

ع تربیت سے تری اُمّی بھی ہو یہ حرف شناس

(ص ۲۹۵)

اُمید: آس، آرزو، خواہش (ن)

ع اگر اُمید نہ ہم سایہ ہو تو خانۂ یاس

(ص ۲۱۱)

اُمیدِ واشد: مراد: شدید امید۔

ع جو نہ ہو امیدِ واشد نہ ہو دل گرفتہ غنچہ

(ص ۱۴۲)

اَنا: میں ہوں۔

ع آخر آخر لگا کہنے اَنا لیلیٰ مجنوں

(ص ۱۷۲)

اَناالحق: یہ ایک کلمہ ہے جس کو منصور حالتِ محویت و کیفیتِ استغراق میں کہہ اُٹھے تھے اس لئے علماء کے فتوے سے وہ سولی پر چڑھا دیئے گئے (ن) میں خدا ہوں (ج)

ع صدا ہے خوں میں بھی منصور کے انا الحق کی

(ص ۲۳۶)

اَنا ربکم: میں تمہارا رب ہوں۔

ع گر انا ربکم نہ منہ سے کہے

(ص ۲۶۵)

اَنالیلیٰ: میں لیلیٰ ہوں۔

ع آخر آخر لگا کہنے انا لیلیٰ مجنوں

(ص ۱۷۲)

اَنار: ایک مشہور میوہ ہے (ن)

ع دل میں تھے قطرۂ خوں چند سو مانندِ انار

(ص ۱۹۲)

اَنار: ایک قسم کی آتش بازی (آ)

ع بن گیا ہوں میں سراپا اک انارِ آتشیں

(ص ۱۸۹)

اَنامل: نُمل کی جمع، انگلیاں، انگلیوں کے سرے (ج)

ع درکِ امراض کریں جب کہ انامل تیرے

(ص ۳۷۴)

اَنانیت: خودستائی، خودبینی، خودی (آ)

ع حق تو یوں ہے یہ انانیت عجب غمّاز ہے

(ص ۱۳۹)

اَنبار: ڈھیر (ج)

ع کثرتِ داغ سے انبار ہے انگاروں کا

(ص ۱۲۶)

اَمبۃ اللّٰہ نباتاً حسناً: اللہ نے خوبصورت سبزہ اگایا (قرآنی آیت)

ع آیتِ انبۃ اللہ نباتاً حسناً

(ص ۳۲۳)

اَنت تعرف: کیا تو پہچانتا ہے؟

ع "انت تعرف" کہو جس سے وہ کہے گا کہ "نعم"

(ص ۳۸۱)

اِنتخاب: پسند کرنا، چننا (ج)

ع جو انتخاب نسخۂ افسوں گری ہوئے

(ص ۲۴۳)

اِنتظار میں: راہ دیکھنا (ن)

ع اگر نہیں کسی مہ وش کے انتظار میں دل

(ص ۱۷۳)

اِنتظارِ یار: محبوب کے آنے کی امید (ن)

ع انتظارِ یار میں جو چشم ہو جائے سفید

(ص ۱۹۵)

اِنتفاع: فائدہ حاصل کرنا، نفع (ن)

ع بے بہرہ انتفاع سے رہتے ہیں پُر جفا

(ص ۲۸۴)

اِنتقال: رحلت (آ)

ع ایمان اس کے، ساتھ ہو وقت انتقال کے

(ص ۳۱۴)

اُنتیسویں کا ہلال: مراد: نہ ملنے والی شے۔

ع ہلال اُنتیسویں کا سب کو منظورِ نظر دیکھا

(ص ۳۳۴)

اَنجان: ناواقف، اجنبی (آ)

ع رقعہ چوری سے اسے بھیجا ہے انجان کے ہاتھ

(ص ۲۰۵)

اَنجم: ستارے (ن)

ع مانندِ نمکداں چرخ پہ انجم حق نے بنائے میرے لئے

(ص ۱۹۶)

اِنجن: مراد: کسی کو چلانے والی شے۔ آلہ ریل گاڑی میں سب سے آگے لگایا جاتا ہے اوراس کے ذریعے ریل چلتی ہے (ن)

ع انجن کے کام آئے اگر ہے ہرن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

اَنجیر: ایک مشہور میوہ ہے (ن)

ع حنائی پنجے ہوں تاک و چنار و بید و انجیر

(ص ۲۹۰)

اَنداز: ڈھنگ، طور (ن)

ع ذوق پر سب سے نرالا ہے یہ انداز اپنا
(ص۱۵۰)

اَندام: جسم(ج)

ع زیب بے اندام کو ہو ذوق کیا پوشاک سے
(ص۲۰۸)

اَندھیر ڈال رکھنا: ظلم وستم کرنا(آ)

ع نہ تھی شب ، ڈال رکھا تھا اک اندھیر
(ص۲۶۰)

اُنس: محبت(ن)

ع اُنس مئے خانے سے جوں پنبۂ مینا ہم کو
(ص۱۹۳)

اِنسان: آدمی، بنی آدم(ج)

ع یعنی انسانِ قوی بخت و ضعیف الخلقت
(ص۲۷۹)

اِنسان بنانا: آدمی بنانا، آدمیت سکھانا(ن)

ع آسماں اور وہ انسان بناتا ہم کو
(ص۱۹۳)

اِنسان میں ہوا ہونا: مراد: انسان کا غرور اور تکبر میں مبتلا ہونا۔

ع کیا بگولے کی طرح خاک کا پتلا انسان
(ص۱۷۸)

اَنسب: بہت مناسب(ن)

ع مدح اس کی ہے مناسب تجھے بل کہ انسب
(ص۲۹۷)

اِنصرام: اختتام، انجام کو پہنچانا(ج)

ع علتِ غائی پہ دیویں اہلِ دانش انصرام
(ص۳۷۰)

اِنعکاس: عکس، برتاؤ(ج)

ع انعکاسِ رنگ سے قوسِ قزح پائے نظام
(ص۳۶۹)

اَنفاس: دم، سانس(ن)نفس کی جمع(ج)

ع فیضِ انفاسِ الٰہی ہیں نفوسِ انتسام
(ص۳۷۱)

اِنفصال کرنا: فیصلہ کرنا(ج)

ع آ تیغِ یار، قصہ یہ تو انفصال کر
(ص۳۳۶)

اِنقلابِ زمانہ: زمانے کی گردش، وقت کی کایا پلٹنا(ن)

ع عجب نہ تھا کہ زمانے کے انقلاب سے ہم
(ص۲۱۲)

اِنکار: کسی بات کو نہ ماننا(ج)

ع کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
(ص۲۷۶)

اَنگارہ: مراد: سُرخ زخم جو تازہ ہو۔ آگ کا دہکتا ہوا ٹکڑا (ج)

ع کثرتِ داغ سے انبار ہے انگاروں کا
(ص۱۲۶)

اَنگارے پر لوٹنا: بے تاب ہونا، تڑپنا(ن)

ع بلا سے کوئی انگاروں پہ لوٹے
(ص۲۵۸)

اَنگبین: شہد(ن)

ع تو آنسوہو کے شربت،خون ہو کر انگبیں نکلے

(ص۲۳۱)

اَنگڑائی لینا: ایک طبعی حرکت ہے جو سستی دور کرنے کے واسطے ظاہر ہوتی ہے، اسکا یہ طریقہ ہے کہ آدمی ہاتھوں کو کھڑا کرکے سر کی طرف لے جاتا ہے اور اپنے جسم کو تانتا ہے(آ)

ع بیدِ مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ص۱۴۴)

اَنگشت: انگلی(ج)

ع باندھے ہے سو شعلۂ فندق بہ سرِ ہر انگشت

(ص۳۸۱)

اَنگشتِ شمع: مراد:موم بتی کا دھاگہ۔

ع انگشتِ شمع کیوں نہ اُٹھے بہرِ فاتحہ

(ص۱۶۸)

اَنگشت لگانا: مراد: چھونا۔ انگلی لگانا(ن)

ع لگائی زلف کو انگشت شانے نے، پکارا دل

(ص۱۲۶)

اُنگلی پر فندقیں لگانا: انگلی کے سرے پر مہندی لگانا(ن)

ع آگئیں تم کو لگانی اُنگلیوں پر فندقیں

(ص۱۶۳)

اُنگلی نہ لگانا: احتراز کرنا، کنارہ کرنا (ن)

ع پروانے کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی

(ص۳۱۵)

اَنگور: ایک مشہور میوہ ہے(ن)

ع نہالِ تاک میں انگور ہو، انگور میں صہبا

(ص۳۱۷)

اَنگوری شراب: وہ شراب جو انگور سے کھینچ کر تیار کی گئی ہو(ن)

ع اس خوف سے کہ ہوتی ہے انگور کی شراب

(ص۲۷۵)

اَنوری: ایشیاء کے ایک نہایت مشہور فارسی گو شاعر کا تخلص جس کا نام اوحدالدین اولد مولد خاوران ہے۔۔۔اہلِ سخن اسے پیغمبر مانتے ہیں(آ)

ع پھر نام تیرا روشن، مانندِ انوری ہو

(ص۳۶۷)

اِنہدام: ویران ہونا، مسمار ہونا(ج)

ع بیخ و بنیانِ ضلال و کفر شکلِ انہدام

(ص۳۷۰)

اِنہزام: شکست پانا، بھاگ جانا(ج)

ع معجزِ طیراً ابابیل آیا وقتِ انہزام

(ص۳۷۲)

اُوپر سے اوپر اُڑانا: نہ سننا(ج)

ع وہ اک سنتے نہیں، دیتے اڑا اُوپر سے اُوپر ہیں

(ص۱۸۹)

اَوج پستی: اونچائی نیچائی(آ)

ع کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسماں کے لئے

(ص۲۱۰)

اَوچھی: ادھوری، ہلکی(ن)

ع تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے
(ص ۲۳۸)

اَوراقِ طلا: سونے کے کاغذ کے پرت (آ)

ع ہوں مقوّی دل و جاں، مثلِ اوراقِ طلا
(ص ۲۷۰)

اَورنگِ سروری: تختِ شاہی، ایک قسم کا پھول (ن)

ع دل کو تری عقیدت، اورنگِ سروری ہو
(ص ۳۶۸)

اَوس پڑنا: مراد: بے زباں ہونا۔ رونق نہ رہنا (ن)

ع اوس سی پڑ گئی گلشن میں گلِ سوسن پر
(ص ۱۶۶)

اَوسان ٹھکانے ہونا: حواس درست ہونا (ج)

ع صورت سے ہی تیرے نہیں اوسان ٹھکانے
(ص ۳۵۲)

اَوصاف: کمالات، ہنر، تعریفیں (ن)

ع اوصاف ایسے شاہِ کرامت خصال کے
(ص ۳۱۳)

اَولاد: ایک آدمی کی اولاد، عیال (ج)

ع اولاد سے رہے یہی دو پشت چار پشت
(ص ۱۵۸)

اَولیٰ: بہت مناسب، سب سے اچھا (ن)

ع علم ترا وہ دے درس فلاطوں، فلسفہ جس کی ابجد اولیٰ
(ص ۳۶۵)

اُولی الابصار: صاحب بصیرت (ج)

ع کیا تمھیں اے اولی الابصار نظر آتا ہے
(ص ۳۵۲)

اُولی الاجنحہ: مراد: پرندے، پَر رکھنے والے۔

ع باغِ عالم میں ہیں مرغان 'اولی الاجنحہ' تک
(ص ۲۸۱)

اُونچا سنائی دینا: مراد: بہرہ ہونا۔

ع اے فلک گر تجھے اُونچا نہ سنائی دیتا
(ص ۱۳۲)

اِہتمام: انتظام، بندوبست، سرانجام (ن)

ع پھرتا ہے اہتمام میں شادی کے رات دن
(ص ۳۱۰)

اَہلِ تکسیر: وہ لوگ جو اعداد کو تقسیم کر کے تعویز کے خانوں میں اس طرح لکھتے ہیں کہ ہر طرف کا مجموعہ برابر ہو۔

ع اہلِ تکسیر کریں پوست ہرن کا کاغذ
(ص ۱۶۱)

اَہلِ جنت: اہلِ بہشت (ج)

ع عاقبت پایا تو ہاں ابلہ کو اہلِ جنت
(ص ۲۷۸)

اَہلِ جوہر: مراد: قابل اور لائق لوگ۔

ع اہلِ جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گر فلک
(ص ۱۶۵)

اَہلِ دل: بہادر (ج) عارف (آ)

ع مٹ گئے جوہر وفا کے، اُٹھ گئے سب اہلِ دل
(ص ۳۴۲)

اہلِ سخن: اہلِ زبان (ج)

ع سخن تا داد چاہے اور تا اہلِ سخن تسکیں

(ص ۳۱۷)

اہلِ سنت: اہل سنت، مسلمانوں کا سب سے بڑا فرقہ ہے جو پہلے چار خلفائے کبار کو برحق مانتا ہے انکے چار سلسلے ہیں، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، یہ لوگ صحاحِ ستہ حدیث کی چھ کتابوں کو صحیح مانتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں (ج)

ع نماز اہلِ سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے

(ص ۳۱۷)

اہلِ سیاق: مراد: حساب دان۔

ع جیسے نقطے سے کریں ایک کو دس اہلِ سیاق

(ص ۳۷۴)

اہلِ صفا: صاف دل لوگ، اہلِ تصوف (ج)

ع گھر میں مہمان جسے اہلِ صفا نے رکھا

(ص ۱۲۵)

اہلِ کرم: فیاض لوگ، سخی لوگ (ج)

ع کیا دشمنی ہے اہلِ کرم سے کہے ہے چرخ

(ص ۱۸۳)

اہلِ ماتم: مراد: شیعوں میں مرثیہ خوانی کی مجلس میں شامل ہونے والے لوگ۔

ع تا دکھلائی نہ دے صورتِ اہلِ ماتم

(ص ۳۷۹)

اہلِ نظر: آنکھوں والے، نگاہ میں اثر رکھنے والے (ج)

ع ہوئے قائل ہیں اب اہلِ نظر ایسے نہ ہوتے تھے

(ص ۳۴۹)

اَے: کلمہ خطاب، ندا، (آ)

ع کیوں گرمِ اضطرار ہے اس درجہ اے شرر

(ص ۳۵۱)

اَیاغ: شراب پینے کا پیالہ (ن)

ع پائے حباب آبِ رواں سے ایاغ پا

(ص ۳۳۴)

ایاق: مراد: ستارے۔

ع دے کے ترتیب ثریا کو بہ اقسامِ ایاق

(ص ۳۷۳)

اَیام: دن، وقت، مدت، عرصہ (ج)

ع یہ مرض کرتا ہے شدت انھی ایام میں خاص

(ص ۱۶۹)

اَیامِ جوانی: مراد: دورِ شباب۔

ع ایامِ جوانی کا تو کیا کیجئے بیاں حال

(ص ۱۷۱)

اَیامِ محاق: مراد: چاند کے گھٹنے کے دن۔

ع یوں رہے جیسے ہو ماہ بہ ایام محاق

(ص ۳۷۵)

ایذا: تکلیف، دکھ (ن)

ع ہاتھ سے اُس بتِ بیداد کے ایذا ہم کو

(ص ۱۹۴)

اِیراد: مراد: غلطی۔ اعتراض (ج)

ع جن سے ایرادِ معانی ہو، بہ تحسین الکلام

(ص۳۶۹)

ایڑ کرنا: مراد: کھسک جانا۔ گھوڑے کو تیز کرنے کے لئے ایڑی مارنا(ن)

ع تجھ کو دیا کہ جلد کرے یاں سے ایڑ تو

(ص۱۹۴)

ایڑی: پاؤں کا اخیری حصہ(ج)

ع سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگِ گلِ صد برگ

(ص۱۷۵)

ایفائے عہد: عہد اور قول و قرار کا پورا ہونا(آ)

ع راست بازانِ محبت سے تو کر ایفائے عہد

(ص۱۷۱)

ایک پر ایک: متواتر، لگاتار(ج)

ع ایک کو ایک پہ تزئیں ہے دمِ آرائش

(ص۳۲۰)

ایک جا: اکٹھا، جگہ(ج)

ع ہوں ہم وہ ایک جا سو کہاں ہائے جائے ہے

(ص۲۱۷)

ایک دم: ایک سانس، فوراً(ج)

ع وہ ایک دم کہ جس میں میسر ہو وصلِ یار

(ص۱۷۹)

ایک سے ایک: بہتر سے بہتر(ن)

ع صفحۂ دہر پہ یک دل نہ ہوا ایک سے ایک

(ص۱۷۳)

ایلول: شامیوں کا بارہواں مہینہ(ج)

ع تا کہ فروردی، ابارو، آب، ایلول او وئیل(کذا)

(ص۳۷۰)

ایلولہ: کڑوی دوا۔

ع آب و ایلولہ ہوئے نشو و نمائے گلشن

(ص۳۲۳)

ایما: اشارہ، منشا(ج)

ع ہو چکا آپ کا معلوم ہے ایما ہم کو

(ص۱۹۳)

ایمان: مسلمانوں کے نزدیک ایک خدا پر یقین لانا اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت کا اقرار کرنا ایمان ہے(ج)

ع ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

(ص۲۰۵)

ایمان ٹھکانے نہ ہونا: دھرم پر قائم نہ ہونا، نیت ٹھیک نہ ہونا(ا)

ع نہیں اس پر بھی اے کافر ترا ایماں ٹھکانے سے

(ص۲۲۴)

ایمان دینا: اپنے دین سے جانا، بے دین ہونا(ج)

ع دیں کیا ہے بلکہ دیجئے ایمان بھی اُنھیں

(ص۱۸۸)

ایمان لانا: کسی بات پر یقین کرنا، برحق جاننا(ج)

ع گر دیکھ لے زاہد تو پھر ایمان ہی لائے

(ص۳۴۵)

ایمان و دل لینا: عاشق بنالینا(ن)

ع لیا ایمان و دل تو نے اگرچہ اک زمانے سے

(ص۲۲۴)

ایمان و دین جانا: مراد: خدا پر سے یقین اٹھ جانا، خدائی احکامات سے رُوگردانی کرنا۔

ع دنیا گئی کہ عشق میں ایمان و دیں گیا

(ص ۱۴۷)

ایمائے خموشی: چپ رہنے کا حکم (ج)

ع لکھا ایمائے خموشی ہے یہ گویا ہم کو

(ص ۱۹۱)

ایمائے سرسری: مراد: یوں ہی ارادہ بننا۔

ع گر بہرِ پائے بندی، ایمائے سرسری ہو

(ص ۳۶۸)

اِیں: یہ (ج)

ع ایں تماشائے جہاں را مفت می بینیم ما

(ص ۲۶۱)

اینٹھ: پیچ، بل، سختی، ضد (ج)

ع حیرت سے اینٹھ کر ہو زبانِ درا گرہ

(ص ۳۸۶)

اینڈنا: غرور کرنا، اکڑنا (ن)، انگڑائیاں لینا (ج)

ع تم اینڈو سبزۂ گل پر، تمہیں کیا

(ص ۲۵۸)

﴿ آ ﴾

آب: پانی (ن)

ع تیمّم آب سے اور خاک سے وضو کرتے

(ص ۲۱۲)

آب: چمک، کاٹ (ج)

ع رہے آب اس کی، جب تک تیغ میں، خنجر میں، پیکاں میں

(ص ۱۸۷)

آبِ باران: مینہ کا پانی (ج)

ع آبِ بارانِ کرم ہے ترا وہ شربتِ خضر

(ص ۲۸۲)

آبِ بقا: وہ پانی جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ پینے سے قیامت تک موت نہیں آتی اور جس کے اثر سے مردہ بھی جی اُٹھتا ہے، آبِ حیات، ظلمات میں ایک چشمے کا نام ہے جس کے پانی کی یہ تاثیر مشہور ہے کہ حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ نے اس پانی کے پینے سے عمرِ ابد حاصل کی اور یہ بھی مشہور ہے کہ سکندر اس چشمے سے محروم واپس آیا (ن)

ع کہ نہیں جام میں مئے آبِ بقا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

آبِ بنگ: مراد: بھنگ کے پودے کا نشہ آور پانی۔

ع وسمہ آبِ بنگ سے، مہندی مئے گل رنگ سے

(ص ۲۲۸)

آبِ پیکاں: تیر کی نوک کی باڑھ، تیزی (ج)

ع غرض تھی کیا ترے تیروں کو آبِ پیکاں سے

(ص ۲۱۱)

آبِ تیغِ قاتل: مراد: محبوب کی تلوار کی تیزی۔

ع پہنچا آبِ تیغِ قاتل تا بہ سر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

آبِ حسام: مراد: تلوار کی تیزی۔

ع اور دمِ عیسیٰ گلے میں برشِ آبِ حسام
(ص ۳۷۱)

آبِ حنظل: ایک قسم کی کڑوی شراب۔
ع کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا
(ص ۲۶۹)

آبِ حیات: زندگی بخش پانی (آ)
ع ذکرِ دنیا نفسِ مردہ کو ہوا آبِ حیات
(ص ۱۴۰)

آبِ حیواں: جاوداں زندگی دینے والا پانی (ج)
ع نہ پیتا آبِ حیواں ڈوب مرتا آبِ حیواں میں
(ص ۱۸۷)

آبِ خنجر: خنجر کی دھار یا کاٹ (ج)
ع یوں گلوئے تشنہ میں وہ آبِ خنجر ہو فرو
(ص ۱۵۹)

آب داری: مراد: تلوار کی تیزی۔ باڑھ (ج)
ع آب داری ہے تری تلوار میں، یا ہوگیا
(ص ۱۳۴)

آب دینا: کسی دھار والی چیز کو سان پر لگانا یا پتھر پر تیز کرنا (ن)
ع بجھے گا سوزِ دل اے گریہ پل میں آب تو دے
(ص ۲۱۴)

آبِ رواں: جاری پانی (ج)
ع برقِ جہاں و آبِ روان و شعلۂ آتش، موجۂ دریا
(ص ۳۶۶)

آبِ زُلال: صاف شفاف میٹھا پانی (ن)
ع چاہِ زنخداں آبِ زلال اور اس پہ تکلم چشمۂ شیریں
(ص ۳۶۳)

آبِ زندگانی: آبِ حیات (ج)
ع حباب وار ہوں میں آبِ زندگانی میں
(ص ۱۸۰)

آبِ زہرہ: مراد: برداشت کرنے کی طاقت۔
ع آبِ زہرہ سخت جانی سے مری فولاد کا
(ص ۱۳۴)

آبِ شمشیر: تلوار کی چمک / دھار (ج)
ع آبِ شمشیر مجھے دو کہ یہی ہے مری جاں
(ص ۳۸۲)

آبِ شور: کھاری پانی / سمندری پانی (ن)
ع حلاوت یاں کہاں جب ہووے آبِ شور کا دریا
(ص ۱۹۹)

آبِ غدیر: مراد: جوہڑ / تالاب کا پانی۔
ع کرے نگاہ، سرِ آبِ جو و آبِ غدیر
(ص ۲۹۳)

آب کرنا: مراد: ختم کرنا۔ پانی کر دینا، گھلا دینا (ن)
ع کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبتِ عدل
(ص ۲۸۸)

آب میں غرق ہونا: مراد: ڈوبنا۔ پانی میں سمانا (ن)
ع غرق ہے آب میں پر، تر نہیں اصلاً گوہر
(ص ۲۸۶)

آبِ نزلہ: مراد: زکام کا پانی جو ناک سے بہتا ہے۔

ع طبیبو آب نزلہ ہے کہ بے افیوں نہ ٹھہرے گا

(ص ۱۴۵)

آب ودانہ: کھانا پینا (ج)

ع پئے شفا جو مرا بند آب و دانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

آب وگل: بنیاد / ضمیر (آ)

ع آدمِ خاکی کا جس دن آب و گِل پیدا ہوا

(ص ۳۳۳)

آبادی: ویران کی ضد، آدمیوں سے بسا ہوا (ن)

ع نغمہ ریزِ فارس آباداں کرے اپنا مقام

(ص ۳۷۰)

آبرو: عزت (ج)

ع آبِ خنجر کی ترے ہو جو زیادہ آبرو

(ص ۱۳۶)

آبرو پر حرف آنا: عزت میں فرق آنا (ن)

ع حرف آیا جو آبرو پہ مری

(ص ۱۷۸)

آبرو خاک میں ملانا: عزت کا ضائع ہونا (ج)

ع آبرو خاک میں دی اس نے ملا آئینے کی

(ص ۱۹۷)

آبرو سوا ہونا: مراد: عزت بڑھنا۔

ع ستم گروں کی کشاکش میں آبرو ہو سوا

(ص ۱۶۴)

آبگینہ: مراد: دل۔ شیشہ (ج)

ع میں آبگینے کے آگے ہوں آپ شرمندہ

(ص ۳۷۶)

آبلہ: پھپولا، چھالا (ن)

ع میرے ہی آبلوں کا خوں رونقِ نوکِ خار تھا

(ص ۱۴۶)

آبلۂ پا: پاؤں میں چھالے پڑے ہونا، تھکا ہوا (آ)

ع میرا ہر آبلۂ پا یدِ بیضا ہوتا

(ص ۱۴۵)

آبلہ پائی: چھالے پڑنا، تھکن، ماندگی (آ)

ع دشت کو سیراب کردے آبلہ پائی مری

(ص ۱۹۹)

آبلہ پھولنا: مراد: دل میں کینہ رکھنا۔

ع سینے میں بوالہوس کے بھی پھولا تھا آبلہ

(ص ۱۲۷)

آبلۂ دل: مراد: غمِ عشق۔

ع تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا

(ص ۱۲۷)

آبی: مراد: جس کے آر پار نظر جائے۔ پانی کا (آ)

ع لے لو اپنے روئے سیمیں پر ذرا آبی نقاب

(ص ۳۳۹)

آپس: باہم، ذاتی (ن)

ع شیر و آہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام

(ص ۳۷۱)

آتش بازی چھوٹنا: آتش بازی کا آگ لگانے سے روشن

ہونا، رنگا رنگ شرارے اور طرح طرح کے پھول نکلنا (ن)

ع چھوٹی آتش بازی ایسی جس کی گل کاری کو دیکھ

(ص ۲۷۰)

آتش خو: غصیلا (ج)

ع شربتِ قند دیا کرکے یہ آتش خو گرم

(ص ۱۷۶)

آتشِ دل: دل کی آگ، سوز و گداز (ن)

ع کہاں بجھی ہے تہہِ خاک میری آتشِ دل

(ص ۲۱۴)

آتش رخ: معشوق کا لقب (ن) وہ جس کا منہ سرخ ہو (ج)

ع باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخوں کے دل

(ص ۲۲۱)

آتش رخسار: تند مزاج، غصیلا (ج)

ع کھائے ہیں داغ آتشیں رخسار سے

(ص ۲۰۶)

آتشِ رشک: مراد: جلاپے کی آگ، حسد۔

ع آتشِ رشک سے اس زلفِ معنبر کے نسیم

(ص ۱۷۷)

آتش قدم: تیز چلنے والا (ج)

ع ترا دیوانۂ دل سوختہ آتش قدم گر ہو

(ص ۱۹۷)

آتش قہر: مراد: غیض و غضب۔

ع آتشِ قہر کی ہیبت سے تری نارِ سعیر

(ص ۳۸۴)

آتش گل: مراد: حسن۔

ع چمن میں آتشِ گل نے جلا دیا اس کو

(ص ۱۴۷)

آتش مزاج: مراد: رقیب۔ گرم مزاج (آ) تند خو (ج)

ع اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں سے

(ص ۱۳۷)

آتش میں اپنے بدن کا لباس کاغذ کرنا: مراد: گناہ کرنا اور جسم کو جہنم کے قابل بنانا۔

ع کر نہ آتش میں لباس اپنے بدن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

آتش نفس: مراد: عاشق۔ دل جلا (ن)

ع کون آتش نفس اے ذوقؔ چمن سے گزرا

(ص ۱۸۳)

آتشیں رخسار: مراد: معشوق۔

ع میں شہیدِ ناز ہوں کس آتشیں رخسار کا

(ص ۱۴۴)

آٹھ پہر: مراد: ہر وقت۔ چوبیس گھنٹے (ن)

ع اُٹھے ہی جائے گا اس دل سے دھواں آٹھ پہر

(ص ۱۸۳)

آخر آخر: مراد: بعد میں۔ انجام کار (ن)

ع آخر آخر لگا کہنے انا لیلیٰ مجنوں

(ص ۱۷۲)

آخرش: اول کی ضد (ن)

ع ہوتی ہے جمعِ زر سے پریشانی آخرش

(ص ۱۸۴)

آداب دینا: مراد: تعظیم اور مرتبہ دینا۔

ع دیا بندے کو اپنے اُس نے خود آداب اپنا سا

(ص ۱۵۱)

آدمؑ: وہ پہلا انسان جس سے نسل انسان شروع ہوئی، حضرت آدم کو بہشت میں گیہوں کی ممانعت تھی۔ آپ نے شیطان کے بہکاوے سے اس کو کھالیا، عتابِ الٰہی نازل ہوا اور حضرت آدمؑ اس عالم میں بھیج دیئے گئے، انسان (ن)

ع آدمؑ کو کیا نہ ہوگی محبت وطن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

آدمیت: انسانیت، عقل (ج)

ع آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز

(ص ۱۳۲)

آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا: حریص آدمی آدھی کو چھوڑ کر ساری کی کوشش کرے تو آدھی بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے (ج)

ع دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ انساں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

آراستہ: سجا ہوا، آرائش کیا ہوا (ن)

ع آراستہ یہ گھر اُسی مہماں کے لئے ہے

(ص ۲۳۴)

آرام: چین، قرار (ن)

ع چلا پہلو سے جب اے ذوقؔ وہ آرامِ جان و دل

(ص ۲۲۲)

آرائش: بناؤ، سجاوٹ (ن)

ع اے ذوقؔ یاں قدر ہنر آرائش و تمکیں پہ ہے

(ص ۲۱۸)

آرزو میں خاک ہونا: مراد: کسی خواہش میں برباد ہونا۔

ع اس آرزو میں خاک ہوا ہوں کہ بن کے جام

(ص ۱۶۸)

آرزوئے وصل: معشوق سے وصل ہونے کی خواہش (ج)

ع تیری ہی آرزوئے وصل میں اے غرفہ نشیں

(ص ۱۷۲)

آزار: تکلیف (ن)

ع کوئی بچتا بھی ہے اس آزار سے

(ص ۲۰۶)

آزار دِہ: تکلیف دینے والا (ج)

ع تبھی آزار دہ ہوں تب حلاوت بخشِ عالم ہوں

(ص ۲۳۲)

آذوقہ: تھوڑی غذا، سامان خورد و نوش (ج)

ع جوں مور میں آذوقہ تہہِ سنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

آستان: دہلیز، چوکھٹ، بارگاہ (ن)

ع صاحب دلوں کے واسطے ہے آستانِ دل

(ص ۱۸۸)

آستیں ہلانا: مراد: اشارہ کرنا۔

ع آستیں اپنی ہلا دے جو ترا دستِ کرم

(ص ۳۸۴)

آسمان: مراد: تقدیر۔

ع مجھ سے یہ کس دن کے بدلے آسماں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

آسماں سرگرداں پھرنا: مراد: تلاش میں ہونا۔

ع پھرا گر آسماں تو شوق میں تیرے ہے سرگرداں

(ص ۱۴۸)

آسماں کے نیچے ایک اور آسمان پیدا ہونا: مراد: آسمان تلے دھوئیں کے بادلوں سے ایک اور آسمان کا بننا۔

ع کہ نیچے آسماں کے اور پیدا آسماں ہوتا

(ص ۱۴۳)

آسمان وزمین کے قلابے ملانا: چرب زبانی کرنا (آ)

ع قلابے آسمان و زمیں کے نہ تو ملا

(ص ۱۶۰)

آسودہ: خوشحال/مطمئن (ج)

ع کبھی نہ ہوگا دل، آسودہ، گو ہو مستِ الست

(ص ۲۵۹)

آسیا: مراد: زمانے کی گردش۔ چکی (ج)

ع چاہئے واقف نہ ہو دورانِ سر سے آسیا

(ص ۲۶۹)

آسیائے باد: ہوا کی چکی (ن)

ع حال ہے میرا بعینہ آسیائے باد کا

(ص ۱۳۴)

آشفتگی: فریفتگی، دیوانگی (آ)

ع کیا مجنوں مجھے آشفتگیِ زلف نے کس کی

(ص ۱۳۰)

آشفتہ بسر: پریشان، عاشق (ج)

ع کسی مجنوں کو بھی آشفتہ بسر دیکھتے ہو

(ص ۳۴۴)

آشفتہ حال: مراد: عاشق۔ پریشان حال (ن)

ع ہو حال پر نگاہ اس آشفتہ حال کے

(ص ۳۱۳)

آشکارا ہونا: بھید کھلنا (آ)

ع لو ہمارا خونِ پنہاں آشکارا ہوگیا

(ص ۱۴۰)

آشنا: مونس، ہمدم، ساتھی (آ)

ع جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح

(ص ۱۶۰)

آشوب: مراد: زخم۔ فتنہ (ج)

ع کہ ہے آشوب آنکھوں پر ------ کی

(ص ۲۵۸)

آشیاں باندھنا: مراد: ٹھکانہ بنانا۔

ع کہ میرے سر پہ مرغِ شانہ سر نے آشیاں باندھا

(ص ۱۳۰)

آغاز: شروع (ج)

ع تھا جو سخن آغازِ ثنا سے، ختمِ سخن ہو حسنِ ادا سے

(ص ۳۶۶)

آغشتہ: آلودہ، تر (ج)

ع اور اگر ہے تو ہے آغشتۂ زہرابِ سناں

(ص ۳۸۲)

آغوش میں رہنا: پاس رہنا (ن)

ع وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

آغوش میں لینا: شوق اور تمنا سے گود میں لینا (ج)

ع آج وہ دن ہے کہ آغوش میں لے کر تجھ کو

(ص ۲۸۱)

آفاق: افق کی جمع، آسمان کے کنارے، دنیا جہاں (ج)

ع جلوے سے تیرے ہو نہ منوّر شام و سحر آفاق تو کیوں کر

(ص ۳۶۵)

آفتِ جاں: جان کے لئے مصیبت (ج)

ع آفتِ جاں دل کو ہیں تن کے قفس کی تیلیاں

(ص ۳۴۱)

آفت دیکھنا: مصیبت کا سامنا کرنا (ن)

ع نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہاں میں ہم نے تمہارے باعث

(ص ۲۳۰)

آفت زدہ: مصیبت کا مارا ہوا (ن)

ع تیرے آفت زدہ جن دشتوں میں اڑ جاتے ہیں

(ص ۱۸۷)

آفتِ زمانہ: مراد: محبوب جو ہر اک کے لئے مصیبت ہو۔

ع وہ رفتہ رفتہ صنم آفتِ زمانہ ہوا

(ص ۱۴۷)

آفتاب اک نیزے پر آنا: آثارِ قیامت سے ہے کہ آفتاب اس دن زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا (ن)

ع آفتاب اک نیزے پر دُم دار تارا ہوگیا

(ص ۱۴۰)

آفتابِ حشر: سورج جو قیامت کے دن نکلے گا (ن)

ع آفتابِ حشر ہے یارب کہ نکلا گرم گرم

(ص ۲۰۸)

آفتابِ درخشاں: مراد: ترقی یافتہ۔ روشن سورج (ج)

ع غروب آفتابِ درخشاں اگر ہو تو کس طرح پیدا نہ رنگِ شفق ہو

(ص ۱۹۵)

آفتابی: مراد: حُسن۔ ایک قسم کی آتش بازی (ن)

ع وہ آفتابی اُس کی، تجلی جس سے آفتاب

(ص ۳۱۱)

آفریں: کلمہ تحسین، سبحان اللہ، شاباش (ن)

ع زبانِ تیغ سے بھی آفریں صد آفریں نکلے

(ص ۲۳۲)

آگ برسانا: مراد: جذبات کی گرمی ہونا۔

ع نالہ تو وہ ہی آگ سی برسائے جائے ہے

(ص ۲۱۷)

آگ بھرنا: سوز و گداز ہونا (ن)

ع ہر نَے میں بھری آگ نیستاں کے لئے ہے

(ص ۲۳۴)

آگ پانی میں لگانا: مراد: ناممکن بات کو ممکن بنانا۔ متحمل مزاج کو بھڑکا دینا، فتنہ اٹھانا (ج)

ع یہ لوگ وہ ہیں لگاتے ہیں آگ پانی میں

(ص ۱۸۰)

آگ پھانکنا: جھوٹ بولنا (ج)

ع کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک

(ص ۲۸۰)

آگ دابنا: انگاروں کو راکھ میں چھپا دینا (ن)

ع پڑے تو واقعی اک بار آگ داب تو دے

(ص ۲۱۴)

آگ دینا: جلانا، روشن کرنا(ن)

ع لگے ستاروں کو جب آگ دینے آتش باز

(ص ۳۷۷)

آگ لگنا: جھلسنا(آ)

ع آگ دم میں آشیانوں کو ہزاروں کے لگے

(ص ۲۱۴)

آگ میں سلگنا: جلن ہونا(ن)

ع سلگتے آگ میں ہم خشک و تر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

آگ میں گرنا: مصیبت میں پھنسنا(ج)

ع آگ میں ہے کون گر پڑتا مگر پروانے کو

(ص ۳۵۰)

آگاہ: واقف، ہوشیار(ن)

ع مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا

(ص ۱۷۵)

آل: بیٹا، نسل(ن)

ع یہ رنگِ دوستی سے محمدؐ کی آل کے

(ص ۳۱۴)

آلودہ: لتھڑا ہوا / بھرا ہوا(ج)

ع آلودہ چشم میں نہ ہوئی سرمے سے نگاہ

(ص ۲۰۸)

آمادہ: تیار، مستعد، راضی(ج)

ع ہوتا زاہد بھی تھا آمادہ پئے دامادی

(ص ۳۷۳)

آماس: سوجن، ورم(ج)

ع تو رہے حشر تلک سوزش و درد و آماس

(ص ۲۹۵)

آمد وشد: آنا جانا(ج)

ع غافل جو دم کی آمد و شد سے نہ ہووے تو

(ص ۱۵۶)

آن میں: فوراً، لحہ بھر میں(آ)

ع کشتیِ گدا کی کشتیِ پُر زر ہو آن میں

(ص ۳۱۲)

آندھی: بہت تیز ہوا جس میں گرد و غبار ملا ہو(ن)

ع ایک آندھی ہیں خاک اُڑانے کو

(ص ۲۰۰)

آنسو پونچھنا: تسلی دینا، مظلوم کی دادرسی کرنا(ج)

ع اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے

(ص ۲۰۹)

آنسو رواں ہونا: رونا(ج)

ع جا بہ جا کوہ کے چشموں سے رواں ہیں آنسو

(ص ۱۵۸)

آنسو کا شرارہ ہونا: مراد: غم کی آگ کی شدت سے آنسوؤں کا خشک ہوجانا۔

ع کوہ کے چشموں کا ہر آنسو شرارا ہوگیا

(ص ۱۴۰)

آنسوؤں کا تار: آنسوؤں کا لگا تار نکلنا(ج)

ع تار اک آنسوؤں کا تار نظر آتا ہے

(ص۳۵۲)

آنسوؤں کی جھڑی لگنا: پے درپے آنسو نکلنا (آ)

ع پھر وہ ہی آنسوؤں کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

آنکھ اٹھا کر دیکھنا: مراد: نظر بھر کر دیکھنا۔

ع آنکھ اُٹھا ہرگز کبھی دیکھا نہ گل چیں سوئے باغ

(ص۱۷۰)

آنکھ بھر کر دیکھنا: غور سے دیکھنا، جی بھر کر دیکھنا (ج)

ع جس نظر سے آنکھ بھر کر تو نے دیکھا، ہو گیا

(ص۳۴۰)

آنکھ پھرنا: مراد: آشنائی نہ رہنا۔

ع پھرتے ہی آنکھ کے پھیریں گے گلے پر خنجر

(ص۱۹۳)

آنکھ پھوٹنا: بینائی جاتی رہنا (ج)

ع چرخِ بدبیں کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی، سو بار

(ص۱۳۷)

آنکھ جھپکنا: روشنی کی تاب نہ لاسکنا، مان جانا (ج)

ع جھپکتی آنکھ شب ،جوں حلقۂ زنجیر کیا میری

(ص۳۲۷)

آنکھ چرانا: کترانا، لحاظ کے مارے آنکھ سامنے نہ کرنا (ج)

ع وہ دل کو چرا کر جو لگے آنکھ چُرانے

(ص۲۰۲)

آنکھ سے آنسو امنڈنا: آنکھ سے آنسو بہت زور سے گرنا (ج)

ع خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک

(ص۱۸۵)

آنکھ سے آنکھ لڑنا: مراد: محبت میں گرفتار ہونا۔

ع آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا

(ص۱۳۸)

آنکھ کے تل میں آسمان دکھائی دینا: مراد: نظر میں ہر شے کا آنا / چھوٹی سی شے میں بڑی شے کا سما جانا۔

ع آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

(ص۱۳۲)

آنکھ کھولنا: جاگنا، بیدار ہونا (آ)

ع کھولی نہ آنکھ ابرِ سیہ کے غلاف سے

(ص۲۱۸)

آنکھ لڑنا: مراد: عاشق ہونا۔ اشارے بازی ہونا (ج)

ع آخر ہمیں سے آنکھ لڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

آنکھ لگنا: مراد: عشق ہونا۔ نیند آجانا (ج)

ع لگ گئی آنکھ مری، دیکھتا کیا خواب میں ہوں

(ص۲۷۹)

آنکھوں پر بٹھانا: کمالِ تعظیم سے پیش آنا (ج)

ع آنکھوں پہ سب بٹھائیں گے اہلِ سخن مجھے

(ص۳۵۴)

آنکھوں دیکھی: جسے خود دیکھا ہو (ن)

ع ہم کہیں آنکھوں دیکھی ، وہ سب سنی سنائی

(ص۳۵۷)

آنکھوں کے راہ سے نکلنا: مراد: محبوب کا نظر سے وار کرنا۔

ع نکل کر آیا جو راہ آنکھوں کے دل میں بیٹھا خدنگ ہو کر

(ص ۱۶۲)

آنکھوں میں خون اترنا: نہایت غضب ناک ہونا (ج)

ع اُترے ہے آنکھوں میں زخموں کی مرے خوں دیکھ کر

(ص ۱۶۳)

آنکھوں میں دم آنا: مراد: مرنے کے قریب ہونا۔

ع دم آچکا آنکھوں میں ، تیرا ہے انتظار

(ص ۱۳۰)

آنکھوں میں رہنا: مراد: قریب رہنا۔ آنکھوں میں بسنا (آ)

ع وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

آنکھوں میں سمانا: نہایت پسند آنا (ن)

ع لیکن آنکھوں میں سمانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۸)

آنکھیں اٹھا کر دیکھنا: التفات یا توجہ کرنا، خاطر میں لانا (ج)

ع آنکھ اُٹھا اپنے جو بیمار کو دیکھا ہوتا

(ص ۱۴۵)

آنکھیں دکھانا: غصہ کرنا (ج)

ع سو بار آبلے اسے آنکھیں دکھا چکے

(ص ۲۲۱)

آنکھیں نکالنا: خفا ہونا، غصہ ہونا (آ)

ع مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے ، کیسا؟

(ص ۱۲۴)

آوارہ: پریشان (ن)

ع آوارہ مثلِ آہوئے صحرا بنا چلے

(ص ۲۰۸)

آوازِ صُور: صور وہ آواز ہے جس کو حضرت اسرافیلؑ بحکمِ خدائے تعالیٰ پھونک دیں گے تو کُل جاندار اور بے جان چیزوں کا نشان مٹ جائے گا اور قیامت آجائے گی (ن)

ع نہ گل ہو باد سے آوازِ صور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

آوازِ پا: پاؤں کی آہٹ (ن)

ع مگر شورِ قیامت کو تری آوازِ پا سمجھے

(ص ۲۴۴)

آوازِ ضیغم: مراد: شیر کی دھاڑ۔

ع چٹکنا ہو غنچوں کا آوازِ ضیغم چمن مجھ کو اک وادیِ لق ودق ہو

(ص ۱۹۵)

آوازہ: اونچی صدا، غل، شور (ج)

ع اس کے سینے سے جو نکلیں گے یہ آوازۂ بم

(ص ۳۷۹)

آویزہ: ایک قسم کا زیور جسے عورتیں کان میں پہنتی ہیں، لٹکن، بالا (ن)

ع تیرے آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق

(ص ۲۸۸)

آہ: افسوس (ن) تکلیف سے کراہنے کی آواز (ج)

ع دکھائے چہرہ دستی آہ بالا دست گر اپنی

(ص۱۸۴)

آہِ آتشیں: وہ آہ جس سے سخت غم ظاہر ہو (ج)

ع ہے اپنے سینے میں وہ آہِ آتشیں اے ذوقؔ

(ص۲۵۲)

آہِ بے اثر: مراد: ایسے گریہ زاری جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

ع اللہ رے ضعف، سینے سے ہر آہِ بے اثر

(ص۱۶۰)

آہِ جگر: دل سے نکلی ہوئی آہ (ج)

ع نالۂ دل کا جواب آہِ جگر دیتی ہے

(ص۲۲۷)

آہِ رسا: مراد: پُراثر آہ۔

ع کرے آہِ رسا میری جو سیرِ عالمِ بالا

(ص۲۴۴)

آہِ سرد: وہ سانس جو آتشِ غم یا صدمہ دلی کے فرو کرنے کے واسطے لیتے ہیں (آ)

ع خنک دلوں کی اگر آہ سرد دوزخ میں

(ص۲۱۴)

آہ شعلہ بار: مراد: شعلہ برسانے والی آہیں۔

ع نکل نہ جائے کہیں آہِ شعلہ بار میں دل

(ص۱۷۳)

آہ کرنا: آہ منہ سے نکالنا (ن)

ع نہ اک آہ کی رنج سو سو اُٹھائے

(ص۲۴۳)

آہ کھینچنا: آہ بھرنا، ہائے کرنا، افسوس کرنا (آ)

ع کیوں کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیرِ دودِ آتش ہو

(ص۱۹۶)

آہِ واپسیں: مراد: آخری سانس۔

ع ایک دم ہے سو ہے آہِ واپسیں کے واسطے

(ص۲۵۱)

آہ وزاری: نالہ وزاری، واویلا (آ)

ع بلا سے خوش تو ہو جاتا ہے میری آہ و زاری سے

(ص۲۱۳)

آہ وفغاں: رونا پیٹنا (ج)

ع آہ و فغاں نہ کر جو کھلے ذوقؔ دل کا حال

(ص۲۱۶)

آہن: لوہا (ن) فولاد (ج)

ع زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں

(ص۱۸۵)

آہنی قلاب: مچھلی پکڑنے کا خمدار آہنی کانٹا یا حلقہ یا کڑی (ن)

ع آہنی قلاب بھی میرے قفس کے بوجھ سے

(ص۲۱۲)

آہو کا رم کر جانا: مراد: ہرن کا ڈر کر بھاگنا۔

ع کیوں نہ رم کر جائیں آہو ایسے وحشی سے ترے

(ص۱۶۵)

آہو نگاہ: مراد: ہرن جیسی خوبصورت آنکھوں والا۔

ع وحشی کو ہم نے دیکھا اُس آہو نگاہ کے

(ص۲۰۴)

آہوئے رم دیدہ: مراد: عاشق / وحشت زدہ ہرن۔

ع ہو آہوئے رم دیدہ کو رم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

آہوئے صحرا: مراد: عاشق/ ریگستان کا ہرن۔

ع زیرِ داماں نگہِ آہوئے صحرا ہم کو

(ص۱۹۳)

آئین: دستور، رسم و رواج (ج)

ع شہیدانِ محبت خوب آئینِ وفا کو سمجھے

(ص۲۴۴)

آئینہ خانہ: مراد: دنیا۔ وہ مکان جس میں آئینے ہوں (ج)

ع ہے آئینہ خانہ بھی، گزر گاہِ بد و نیک

(ص۱۶۱)

آئینہ داری: آئینہ دکھانے کی خدمت، اطاعت (ن)

ع اُٹھاتا ہاتھ خورشیدِ فلک آئینہ داری سے

(ص۲۱۳)

آئینۂ دل: دل کو آئینے سے استعارہ کرتے ہیں، صاف دل (ج)

ع دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت

(ص۲۷۸)

آئینہ رو: وہ شخص جس کا چہرہ آئینہ سا چمکتا ہو، محبوب (ن)

ع رہ گیا اپنا سا منہ لے کے وہ اے آئینہ رُو

(ص۱۶۴)

آئینہ گر: آئینہ ساز (ن)

ع اس آئینے میں ہم آئینہ گر کو دیکھتے ہیں

(ص۱۸۱)

آئینہ وار: آئینے کی طرح (ج)

ع دکھلاتے وہ کبھی نہیں آئینہ وار پشت

(ص۱۵۸)

آئینۂ ہستی: مراد: ضمیر/نفس۔

ع آپ آئینہ ہستی میں ہے تو اپنا حریف

(ص۱۲۷)

آئینہ ہونا: صاف اور شفاف ہونا، حقیقت نمایاں ہونا (ج)

ع حلبِ خلق میں ہے سینہ ترا آئینہ

(ص۲۸۸)

آئینے کے جوہر: آئینے کی خوبی (ج)

ع دل میں آئینے کے جوہر خار سے

(ص۲۰۶)

آیت: نشان، قرآن کا پورا جملہ (ج)

ع آیتوں سے روایتوں سے مجھے

(ص۲۲۴)

آیتِ سجدہ: قرآن شریف کی وہ آیت جس کو سن کر یا پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہے (ن)

ع آیتِ سجدہ ہے حق میں مرے ہر جوہرِ تیغ

(ص۱۴۱)

آیتِ عذاب: مراد: قرآنِ پاک کی ایسی آیت جس میں عذابِ آخرت کی وعید ہو۔

ع سرکش کو لکھ کے حرف بہ حرف آیتِ عذاب

(ص۲۷۴)

آیتِ قدسی: مراد: سورۃ حشر کی آیت نمبر تیئس جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے۔

ع تیری محافظ آیت کرسی، تیری معاون آیتِ قدسی

(ص۳۶۵)

آیتِ کرسی: مراد: قرآنِ پاک کی سب سے لمبی آیت جو سورۃ بقرۃ میں ہے، اس آیت میں موجود لفظ کرسی کی مناسبت سے اسے آیتِ کرسی کہا گیا۔

ع تیری محافظ آیت کرسی، تیری معاون آیتِ قدسی

(ص ۳۶۵)

﴿ ب ﴾

باالبدایت: شروع میں/آغاز میں۔

ع یہ سنتے ہی میں نے باالبدایت لکھا، وہ مطلع شفق شباہت

(ص ۳۶۱)

باالجزم: استحکام کے ساتھ۔

ع عزم کو ہے ترے ہر عزم میں عزمِ باالجزم

(ص ۲۸۲)

بالضرورت: ضروری طور پر، یقیناً (ج)

ع کہ بیٹھ جائے گا بالضرورت اس آئینے میں یہ رنگ ہو کر

(ص ۱۶۲)

باچشمِ پُر آب: مراد: آنسوؤں بھری آنکھ، روتے ہوئے۔

ع آج گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں باچشمِ پُر آب

(ص ۱۸۸)

بادیدۂ نم: مراد: آنسو بھری آنکھیں۔

ع جس جگہ بیٹھے ہیں بادیدۂ نم اُٹھے ہیں

(ص ۱۹۱)

باصفا: پاک، صاف (ج)

ع یوں تو آئینوں کے دل بھی باصفا کہنے کو ہیں

(ص ۳۴۲)

بامرام: مراد: بامراد۔

ع صنعتیں ہوں اس سے پیدا با مرام و بے مرام

(ص ۳۶۹)

باوفا: وفادار، خیرخواہ، نمک حلال (ج)

ع اب وفا ہے نام کو اور با وفا کہنے کو ہیں

(ص ۳۴۲)

بابِ تفعیل: مراد: عربی گرامر کا ایک قاعدہ۔

ع کھلے فعلِ متعدی سے نہ بابِ تفعیل

(ص ۳۰۵)

بات بنانا: مراد: جھوٹ بولنا/حیلہ بنانا۔ درست کرنا (ج)

ع بات تو خوب بنائی تھی وہاں ہم نے مگر

(ص ۱۸۳)

بات پچنا: بات سُن کر دل ہی میں رکھنا (ج)

ع جو پیٹ کے ہلکے ہیں پچے بات کب ان کے

(ص ۳۰۳)

بات کا ایما پانا: مطلب سمجھنا (ن)

ع بات کا ایما سے پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۸)

بات کھٹائی میں ڈالنا: بات اٹکا رکھنا (ج)

ع بات کو ڈالنا کھٹائی میں

(ص ۱۸۷)

باتوں میں دوپہر کرنا: مراد: باتوں میں وقت کا پتا نہ لگنا۔

ع وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر

(ص ۱۴۳)

باج گزار: مراد: محکوم۔ خراج ادا کرنے والا (آ)

ع کرے قلم روِ معنی کو، دم میں باج گزار

(ص ۳۷۵)

باد: ہوا (ن)

ع نہ گل ہو باد سے آوازِ صور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

بادِ بہار: خوشگوار ہوا جو موسم بہار میں چلتی ہے (ج)

ع پھرتی خوشبو سے ہے اتراتی ہوئی بادِ بہار

(ص ۳۲۰)

بادِ بہاری: خوشگوار ہوا جو موسم بہار میں چلتی ہے (ج)

ع خبر گل کی سنیں اُڑتی سی گر بادِ بہاری سے

(ص ۲۱۳)

بادِ پا: مراد: ہوا کی طرح تیز چلنے والا۔

ع اسپ حنا بستہ ترا، وہ نقرہ خنگِ باد پا

(ص ۳۰۰)

بادِ صبح: مراد: صبح کی ہوا۔

ع اے شمع ایک چور ہے بادی یہ بادِ صبح

(ص ۲۰۳)

باد کے گھوڑے پہ چڑھنا: مراد: انتہائی تیز چلنا۔

ع پھر آیا باد کے گھوڑے پہ وہ ادھر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

بادِ مخالف: وہ ہوا جو کشتی کو چلنے سے روکے، یہ اس طرف سے آتی ہے جدھر جہاز جاتا ہے (ج)

ع ہر نفس بادِ مخالف کا ہے جھونکا ہم کو

(ص ۱۹۲)

بادام: ایک مشہور میوے کا نام جو کابل کی طرف سے آتا ہے، شعرا آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں (ن)

ع بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کر

(ص ۱۶۷)

بادہ: شراب (ن)

ع ساقیا عید ہے، لا بادے سے مینا بھر کے

(ص ۲۱۲)

بادہ خوار: شراب پینے کا خوگر (ن)

ع پیدا ہو بادہ خوار کی تعزیر کے لئے

(ص ۲۸۶)

بادہ صاف: مراد: خالص شراب۔

ع بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا

(ص ۱۵۵)

بادہ کش: شرابی (ج)

ع کہتے ہیں ساقی طناز سے یوں بادہ کشاں

(ص ۳۸۵)

بادی چور: مشاق چور، پکا چور، دزدِ کامل (ن)

ع اے شمع ایک چور ہے بادی یہ بادِ صبح

(ص ۲۰۳)

بادیہ پیا: مراد: دیوانہ۔ جنگل میں پھرنے والا (ج)

ع کہوں شائستگی اس بادیہ پیا کی میں کیا

(ص ۳۸۵)

بارِ احسان: احسان کا بوجھ (ج)

ع بارِ احساں ہے صبا کا بھی سرِ نکہتِ گل
(ص۳۵۲)

باربار: گھڑی گھڑی، متواتر، کئی دفعہ (آ)

ع اُچھلے ہے شیخ وجد میں اس طرح بار بار
(ص۳۳۴)

بارِحرف اٹھانا: مراد: بات کرنے کی زحمت کرنا۔

ع لبِ نازک اس کا کیوں کر کہو، بارِ حرف اُٹھائے
(ص۱۴۲)

بارِخدا: خداوند تعالیٰ جس کے دربار میں ہر شخص ہر وقت داخل ہوسکتا ہے، خدائے بزرگ (ج)

ع حضرتِ دل وہاں کیا بارِ خدا پتھر تھے
(ص۲۴۱)

بارِزمانہ: مراد: وقت کا بوجھ۔

ع بارِ زمانہ پشت پہ لے کر شتر کی طرح
(ص۱۵۸)

بارِغم: مراد: دکھ کا بوجھ۔

ع ایک دل اور اس پہ اتنے بارِ غم اللہ رے دل
(ص۱۷۹)

بارِفراق اٹھانا: مراد: جدائی برداشت کرنا۔

ع سرِ شوریدہ اُٹھا سکتا نہیں بارِ فراق
(ص۱۷۲)

بارگاہ: اجلاس، محل شاہی (آ)

ع ہے اس کی بار گاہ میں مانندِ چوب دار
(ص۳۱۰)

باروَر: مراد: پھل دینے والا۔

ع صد شکر بارے نخلِ وفا باروَر تو ہے
(ص۲۴۷)

بارہونا: مراد: بوجھ ہونا، تنگی کا موجب ہونا۔

ع کدورت بار ہے دیکھو سحابِ رنج و غم میرا
(ص۳۲۷)

باران: مینہ، بارش (آ)

ع زاہد جو دعا مانگتا باراں کے لئے ہے
(ص۲۳۴)

باربد: خسرو پرویز کے ایک انیس و جلیس مقرب خاص کلاونت کا لقب جس کا اصل نام معلوم نہیں لیکن چونکہ اس کو خسرو پرویز کے دربار میں باریابی کی اجازت دی ہوئی تھی اس وجہ سے یہ لقب پڑ گیا تھا (آ)

ع بزمِ خسرو میں چل اے باربد بزمِ سخن
(ص۳۷۳)

بارہ باٹ: فساد، نااتفاقی (ج)

ع سودا نہ ہو کیوں زیرِ فلک بارہ باٹ
(ص۲۶۲)

بارہ مقام: ایرانیوں کی تقسیم کے مطابق موسیقی کے بارہ پردے (ج)

ع کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چاروں مت
(ص۲۷۷)

باریک بین: معاملے پر غور سے نظر کرنے والا (ن)

ع جہاں ناتواں بین و باریک بیں ہے

(ص۲۴۲)

باڑہ کاٹے نام ہو تلوار کا: سپاہی لڑتے ہیں اور فتح سردار کی کہلاتی ہے، کام کوئی کرے نام کسی کا (ن)

ع سچ کہا ہے باڑہ کاٹے نام ہو تلوار کا

(ص۱۴۴)

باز: مراد: کُھلا۔

ع ظالم خدا سے ڈر کہ درِ توبہ باز ہے

(ص۲۱۶)

باز آنا: اجتناب کرنا، پرہیز کرنا، چھوڑ دینا (آ)

ع باز آجائیں جفا سے جو کبھی آپ تو پھر

(ص۳۴۷)

بازار: خرید و فروخت کی جگہ (آ)

ع متاعِ بخت کو بیچوں جو میں تو کس بازار

(ص۳۷۶)

بازارِ فراق گرم ہونا: مراد: جدائی کا عروج۔

ع سرد مہری سے تری گرم ہے بازارِ فراق

(ص۱۷۲)

بازغہ: مراد: چڑھتے ہوئے سورج کی روشنی۔

ع کہ شمس بازغہ کی جا پڑھے ہیں بدر منیر

(ص۲۹۰)

بازگشت: واپسی، پیچھے ہٹنا (ن)

ع بازگشت اپنی ہے یوں جانب قسّامِ ازل

(ص۱۵۵)

بازو ٹوٹنا: مراد: قوت جاتی رہنا۔

ع ٹوٹا ہے کس پتنگ کا بازو کہ شمعِ بزم

(ص۲۱۷)

بازی گر: تماشا دکھانے والا (ن)

ع درپردہ مثلِ پردۂ بازی گر آسماں

(ص۳۱۱)

بازیٔ گہِ طفلاں: مراد: بچوں کا تماشا دکھانے والا میدان۔

ع ذوقؔ بازی گہِ طفلاں ہے سراسر یہ زمیں

(ص۱۹۴)

باغِ جہان: مراد: پر رونق دنیا۔

ع جنبشِ برگ صفت باغِ جہاں میں اے ذوقؔ

(ص۱۳۵)

باغِ خلد بریں کا انار: مراد: اللہ کی نعمتِ عظمیٰ۔

ع شربت ہے باغِ خلدِ بریں کے انار کا

(ص۱۲۸)

بال برابر: نہایت باریک، ذرا سا، خفیف (ن)

ع چھوڑے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

(ص۲۳۳)

بالا: بلند (ن)

ع دستِ بخشش سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ

(ص۱۹۵)

بالاتر: زیادہ مرتبے والا (ن)

ع جس طرح کوہسار سے بالا تر آسماں

(ص۳۱۱)

بالاخانہ: وہ مکان جو چھت پر بنایا جائے، اوپر کا کمرہ (ن)

ع مسیحا کا ہو بالا خانہ تا خورشید سے روشن

(ص ۳۱۶)

بالادست: عالی مرتبہ (ج)

ع تو یہ ارادہ ہوا، اور بھی ہوں بالا دست

(ص ۲۵۹)

بالانشیں: وہ شخص جو خاص عزت کی جگہ بیٹھے (ن)

ع بدخصلتوں کو کرتا ہے بالا نشیں فلک

(ص ۲۸۴)

بالغہ: جوان عورت، پندرہ سال سے زیادہ عمر کی (ج)

ع فہم ترا وہ عقل ارسطو، بالغہ جس سے جوہر ثانی

(ص ۳۶۵)

بالکے: مراد: فقیروں کے مرید۔

ع ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بالکے کیسا

(ص ۱۲۴)

بالو: کنکری، بجری (ج)

ع پاؤں کے تلکے ہیں اب تک ترے جوں بالو گرم

(ص ۱۷۶)

بالیدہ: مراد: خوش۔ بڑھا ہوا، جما ہوا، نمودار (ج)

ع اتنا بالیدہ بہ خود ہو کہ ہو مینا گوہر

(ص ۲۸۷)

بالیں: مراد: سرہانے کی جگہ، پائینتی کی ضد۔

ع سیاہ بختوں کی بالینِ گور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

بام: مراد: حد۔ چھت (آ)

ع اس بام تک پہنچ کے گرا ہی تھا رات میں

(ص ۱۳۰)

بامِ عرش پر چڑھنا: مراد: انتہائی بلندی پر جانا۔

ع اُمیدِ وصل میں ہم بامِ عرش پر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

بامِ محبت: مراد: محبت کی انتہا۔

ع چڑھ سر کے بل اس زینے پہ تا بامِ محبت

(ص ۱۵۷)

بانک پن: ترچھا پن، شوخی (ن)

ع لائے گی وہ کہاں سے ادا بانک پن کی شاخ

(ص ۲۸۳)

بانکا: مراد: شوخ۔ وہ شخص جو ٹوپی ٹیڑھی کر کے سر پر رکھے (آ)

ع نیچہ جو مول وہ بانکا جواں لینے لگا

(ص ۱۴۳)

بانگ: آواز، صدا، اذان (ج)

ع لوں صریرِ خامہ سے میں کام بانگِ صور کا

(ص ۱۳۸)

بانگِ ولادت: مراد: وہ اذان جو بچے کے کان میں پیدائش کے فوراً بعد دی جاتی ہے۔

ع کہ بانگِ ولادت کو مولود سمجھے

(ص ۲۴۹)

بانو: خاتون، بیگم، شہزادی (ن)

ع جلوہ افروز رخِ بانوئے صبحِ عشرت

(ص ۲۸۰)

باور: یقین (ن)

ع اور تو بتلائے گا تو ان کو باور نہ آئے گا

(ص۲۷۲)

باؤ کے گھوڑے پر سوار ہونا: مراد: بے وفائی کرنا، بے اعتنائی برتنا۔ نہایت غرور کرنا، چست و چالاک ہونا(ج)

ع باؤ کے گھوڑے پہ وہ دشمنِ ایمان چڑھا

(ص۱۲۹)

باہم: مراد: پوشیدہ۔ ساتھ ساتھ(ن)

ع مُردمک سے اشکِ خوں باہم نہیں ہے، ہیں دھرے

(ص۱۶۷)

باہم دگر: آزاد، بے فکرا، اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو سب لوگوں سے میل جول رکھے اور جھگڑے بکھیرے سے الگ رہے(ن)

ع رہتے ہیں باہم دگر دونوں بہم، دونوں جدا

(ص۳۳۲)

بایِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ: تو نے مجھے کس جرم پر قتل کیا۔

ع کہ آج کوچے میں اس کے شورِ ''بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ'' ہے

(ص۲۱۹)

ببر: مراد: بڑا شیر۔ شیر کی ایک قسم(ج)

ع اے خدیوِ داد گر نامی ببر فرّخ صفت

(ص۲۷۵)

بتِ بیداد: مراد: ظالم محبوب۔

ع ہاتھ سے اس بتِ بیداد کے ایذا ہم کو

(ص۱۹۴)

بت پرست: مراد: کافر۔

ع پھر شیخ کس لئے مجھے کہتا ہے بُت پرست

(ص۱۴۸)

بتِ پیاں شکن: مراد: بدعہد محبوب۔

ع پہنچوں کبھی لبِ بتِ پیاں شکن کے پاس

(ص۱۶۸)

بت تراش: بت بنانے والا(ن)۔

ع تو آپ (ہی) بت پرست و بت و بت تراش ہے

(ص۲۳۲)

بتِ دل جو: مراد: محبوب۔

ع گرم جوشی سے کیا گاہ بتِ دل جو گرم

(ص۱۷۶)

بتِ سیم بدن: مراد: حسین معشوق۔

ع سرمۂ چشم بتِ سیم بدن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

بتِ سیم تن: مراد: خوبصورت محبوب۔

ع کیا دم میں لے گیا ہے بتِ سیم تن کے پاس

(ص۱۶۸)

بتِ شعلہ رُو: مراد: حسین محبوب۔

ع کس بُتِ شعلہ رو سے آج وعدۂ ہم کنار تھا

(ص۱۴۶)

بتِ طناز: ناز سے چلنے والا، کنایۂ معشوق(ن)

ع بُتِ طناز ہم سے ہو، ناساز

(ص۲۳۷)

بتِ قاتل: مراد: بے اعتنا محبوب۔

ع اب کے دل لے لوں تو پھر اس بتِ قاتل کو نہ دوں

(ص۱۸۹)

بت کافر: مراد: محبوب۔

ع پر کیوں کہ غیر سے بتِ کافر کو توڑ دوں

(ص ۱۸۲)

بت کدہ: وہ عمارت جس میں بت رکھا جائے، مندر (ن)

ع لگانہ اُس بت کدے میں تو دل، یہ ہے طلسم شکست غافل

(ص ۲۱۹)

بت نازنیں: مراد: محبوب۔

ع پہلو سے جب ہوا وہ بتِ نازنیں جدا

(ص ۱۴۸)

بتِ نامہرباں: مراد: بے درد محبوب۔

ع اس بتِ نامہرباں کو ہے پسند اتنا رقیب

(ص ۱۵۷)

بتِ ناوک فگن: مراد: شکاری محبوب۔

ع تیر و کماں ہیں اس بتِ ناوک فگن کے پاس

(ص ۱۶۸)

بتنگ: بیزار، ناخوش (ن)

ع کیوں معموں کے دلِ تنگ میں معنی ہوں بتنگ

(ص ۳۷۸)

بٹوا: چمڑے کا چھوٹا بیگ (ج)

ع بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کر

(ص ۱۶۷)

بجا: ٹھیک، مناسب (ج)

ع خلدِ بریں کہیں اگر اس کو تو ہے یہی بجا

(ص ۱۴۶)

بجز: علاوہ / سوائے (آ)

ع کام عاشق کا نہیں کوئی بجز ناکامی

(ص ۱۶۹)

بجلی کوندنا: بجلی چمکنا (ج)

ع کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشے میں

(ص ۳۱۴)

بجھا ہوا پانی: مراد: دوا کے طور پلایا جانے والا ایک قسم کا پانی۔

ع پانی طبیب دے ہے ہمیں کیا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

بچشمِ قہر: مراد: غصہ کی نظر۔

ع لے نگاہِ مہر سے دل، مت بچشمِ قہر دیکھ

(ص ۲۰۵)

بحر: چند کلمات موزوں کا نام جن پر اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہیں، علم عروض میں نظم کے انیس وزن ہیں ہر ایک کو بحر کہتے ہیں (ج)

ع اس بحر میں کیا برجستہ غزل اے ذوقؔ یہ تم نے لکھی ہے

(ص ۱۹۶)

بحرِ جہاں: مراد: بہت بڑی دنیا۔

ع ذوقؔ اس بحرِ جہاں میں کشتی عمرِ رواں

(ص ۱۴۰)

بحر فنا: مراد: دنیا۔

ع کشتی سوار عمر ہوں بحرِ فنا میں ذوقؔ

(ص ۱۳۳)

بحر و بر: تری و خشکی (ن)

ع بحر و بر میں نہیں کس کو ہوسِ قطع و برید

(ص ۱۶۹)

بخت بیدار ہونا: خوش قسمت، خوش نصیب (ج)

ع اب ہیں بیدار ترے بخت، مددگار نصیب

(ص ۲۸۱)

بختِ خفتہ: مراد: سویا ہوا نصیب۔

ع وہ نہ جاگے رات کو اور ضد سے بختِ خفتہ کی

(ص ۲۰۹)

بختِ نارسا: مراد: بدقسمتی۔

ع اسے بھی آپ کیا میرا ہی بختِ نارسا سمجھے

(ص ۲۴۴)

بخدا: خدا کی قسم (ج)

ع خاک ہوجاتا اگر راہِ خدا میں بخدا

(ص ۱۴۵)

بخیر: اچھی طرح (ج)

ع ذوقؔ عاصی ہے تو اس کا خاتمہ کیجو بخیر

(ص ۲۵۲)

بخیہ: ٹانکہ (ن)

ع بخیے کا تار ان کے ہے تارِ کفن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

بخیہ اُدھیڑنا: مراد: اصلیت واضح کرنا۔

ع دے گا تمام عقل کے بخیے ادھیڑ تو

(ص ۱۹۴)

بخیہ کھلنا: مراد: ٹانکے کھلنا۔

ع کہ یاں کھلتا ہے بخیہ سوزنِ عیسیٰ مریم کا

(ص ۱۳۷)

بداطوار: مراد: کم ظرف۔ برے چال چلن والا (ن)

ع نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا

(ص ۱۲۸)

بدبین: مراد: بُری نظر والا جس کی نظر لگتی ہو۔

ع چرخِ بد بیں کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار

(ص ۱۳۷)

بدتر: بہت خراب (ج)

ع کہ بدتر ڈوب کر مرنے سے ہے جینا سہارے کا

(ص ۱۳۸)

بدخصلت: بدمزاج، بُری خو والا (ج)

ع بدخصلتوں کو کرتا ہے بالا نشیں فلک

(ص ۲۸۴)

بدخواہ: بداندیش، بُرا چاہنے والا (ج)

ع جو ترے بدخواہ ہیں، وہ رنج میں ہوں مبتلا

(ص ۲۷۱)

بدزبان: گالی گلوچ بکنے والا، سخت زبان (ن)

ع جو دی ہیں گالیاں اس بدزباں نے آج، کیا کہیے

(ص ۳۴۹)

بدشعاری: مراد: بُرا طور طریقہ۔

ع زباں کھولیں گے مجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے

(ص ۲۱۳)

بدصلاح: مراد: برا مشورہ دینے والا۔

ع کس بدصلاح نے تجھے دی یہ دلا صلاح

(ص ۱۶۰)

بدقمار: بے ایمان جواری، جو دھوکا دے کر روپیہ لے (ج)

ع ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بدقمار
(ص۲۲۳)

بدکیش: مراد: جس کا کوئی دین ایمان نہ ہو۔
ع کہ زُلف اے بتِ بدکیش تیرے کان لگی
(ص۲۱۵)

بدگمان: بدظن، بُرا گمان رکھنے والا (ن)
ع مرے لاشے پہ بھی اس بدگماں نے
(ص۲۲۳)

بدگو: بدزبان (ج)
ع کیا زباں چلتی ہے اس بزم میں بدگویوں کی
(ص۱۶۹)

بدلگام: گستاخ، سرکش (آ)
ع جس طرح بدلگام ہو گھوڑا چراغ پا
(ص۳۳۴)

بدمزا: مراد: خراب۔
ع مجھ کو صدقہ کر اگر ہے بدمزا تیرا مزاج
(ص۱۳۶)

بدمعاش: مراد: اپنی مرضی چلانے والا۔
ع ڈرتا ہوں دل سے میں کہ بڑا بدمعاش ہے
(ص۲۳۲)

بدمعاملہ: بے ایمان (ن)
ع اس بدمعاملہ سے ترا کیا معاملہ
(ص۱۶۰)

بدخشاں: ایک ولایت کا نام جو ہندوستان وخراسان کے بیچ میں ہے (ن)
ع لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر
(ص۱۶۵)

بدرِمنیر: پورا چاند۔
ع کہ شمس بازغہ کی جا پڑھیں ہیں بدرِ منیر
(ص۲۹۰)

بدرُالدجیٰ: چودھویں رات کا چاند (ج)
ع کیسے دو ہفتے ہلال اک شب میں ہو بدر الدجیٰ
(ص۲۶۹)

بدرَقہ: نگہبان (ج)
ع بے بدرقۂ مرگ توقف رہا ورنہ
(ص۱۲۴)

بدست: ہاتھ میں (ج)
ع بدستِ جود ہے دریا بہ تمکنت کہسار
(ص۳۷۶)

بدعت: نئی بات، مسلمانوں میں دین کی باتوں میں کوئی نئی بات یا نئی رسم نکالنا (ج)
ع حامیِ شرعِ نبیؐ، ماحیِ شرک و بدعت
(ص۲۸۱)

بدلہ لینا: انتقام لینا (ن)
ع تو نے کیا چھوڑا اگر چھوڑے گا بدلا لے کر
(ص۱۶۴)

بدن جلانا: گرمی کی تیزی بدن پر ظاہر ہونا (ن)

ع کہا کہ ذوقؔ جلا یوں بدن نہیں دیتے

(ص۲۴۱)

بدن میں جان نہ ہونا: کمالِ ضعف اور کمزوری کی جگہ بولتے ہیں (ن)

ع یاں جان ہی بدن میں نہیں، نبض کیا چلے

(ص۲۰۸)

بدھی: پھولوں کا ہار (ج)

ع سر پہ طُرہ ہے مزین تو گلے میں بدھی

(ص۳۲۰)

بدیع: انوکھا، نیا، نوایجاد شے (ن)

ع تا کریں روشن معانی و بیاں، سحر بدیع

(ص۳۶۹)

بدیہی: یقینی، واضح امر (ج)

ع جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام

(ص۲۷۶)

بدیہ الانتاج: مراد: جسکا نتیجہ واضح ہو۔

ع دیتا شکلوں میں ہے پیوند بدیہ الانتاج

(ص۳۷۹)

بذلہ سنجی: لطیفہ، چٹکلا، ظریفانہ فقرہ (آ)

ع بذلہ سنجی میں شگفتہ ہے دل اہلِ مذاق

(ص۳۷۳)

بَر: مراد: دولھا کی طرف سے شادی کی رسم پر دیئے جانے والے کپڑے۔

ع بر میں خنک دلوں کے ہو گر خرقۂ فقیر

(ص۱۷۹)

بَرآنا: حاصل ہونا، پورا ہونا (ن)

ع ناقص کا صفا کیش سے مطلب نہ بر آوے

(ص۲۲۸)

برا ماننا: رنجیدہ ہونا، خفا ہونا (ج)

ع کیوں بُرا کہنے سے تو اس کے بُرا مانتا ہے

(ص۲۶۱)

برابر ہونا: مراد: ایک سطح میں پر آجانا۔

ع خاک میں جب مل گئے، دونوں برابر ہوگئے

(ص۲۵۴)

برات: فرمان، حکم نامہ (ن)

ع براتِ عاشقاں بر شاخِ آہو اس کو کہتے ہیں

(ص۱۸۲)

براتی: مراد: وہ جو دولھا کی طرف سے برات میں شریک ہو۔

ع پہنچے براتیوں کے نہ ہرگز ہجوم کو

(ص۳۱۱)

بُراق: ایک مشہور بہشتی جانور، خچر سے چھوٹا گدھے سے بڑا چوپایہ جس پر شبِ معراج رسولِ مقبول ﷺ سوار ہوئے (آ)

ع عرش پر اُڑ گیا اک آن میں مانندِ برّاق

(ص۳۷۲)

برّاقی: چمک دمک (ن)

ع زلفِ جنباں میں رُخ کی برّاقی

(ص۲۶۵)

بُرّان: نہایت کاٹ کرنے والا، بہت تیز (ن)

ع سمجھ کر ، موجِ دریائے فنا کو خنجرِ بُرّاں

(ص ۱۳۱)

برائے: لئے، واسطے (آ)

ع کہ اور پاس نہ رکھتا تھا کچھ برائے نثار

(ص ۳۷۷)

برباد: تباہ، ویران، خراب (آ)

ع ہو خاکِ جگر سوختہ برباد غضب ہے

(ص ۲۳۹)

برپا ہونا: پیدا ہونا/ بلند ہونا (آ)

ع پر اس تارِ نظر سے مثلِ مرغ رشتہ برپا ہو

(ص ۱۹۹)

برج: سیارے کا گھر یا مقام، علمِ ہیئت والوں نے ستاروں کی رفتار اور ان کے مقامات سمجھنے کے لیے آسمان کے بارہ حصے کئے ہیں اور ہر حصے میں جو ستارے واقع ہیں ان کی کوئی شکل فرضی قائم کر کے اس حصے کا وہی نام رکھ لیا ہے (ن)

ع جو برج اڑے ہے ، اُڑ کے وہ ہوتا ہے یہ بلند

(ص ۳۱۱)

برجِ اسد: آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج کا نام جس کی صورت شیر سے مشابہ ہوتی ہے (ن)

ع خورشید کھینچتا ہے جو برجِ اسد پہ تیغ

(ص ۲۷۵)

برج آسا: مراد: مینار/گنبد کی طرح۔

ع بنا بگولے کو برج آسا، قریب ناقہ کے قیس پہنچا

(ص ۳۳۷)

برجِ حمل: راس میگھ، شکل مینڈھا نوروز کے دن آفتاب اس برج میں داخل ہوتا ہے (ج)

ع برجِ حمل میں جیسے خورشید خاوری ہو

(ص ۳۶۹)

برجستہ: بے ساختہ، فی البدیہہ، بے سوچے (آ)

ع کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر برجستہ

(ص ۲۵۹)

برجیس و کیواں: سیارہ مشتری (ج)

ع حکم ہو برجیس و کیواں کارواں برچین و ہند

(ص ۳۷۰)

برچھی چلنا: برچھی سے وار ہونا (ن)

ع چلی تھی برچھی کسی پر، کسی کے آن لگی

(ص ۲۱۵)

برزخ: اس حالت کو برزخ کہتے ہیں جو موت سے لے کر قیامت تک رہے گی گویا اس دنیا کی زندگی اور قیامت کے بیچ میں ایک حدِ فاصل ہے، وہ چیز جو دو مخالف چیزوں کے بیچ میں ہو (آ)

ع ہووے دائر عرصۂ برزخ میں تا بحثِ حکیم

(ص ۳۷۰)

برسرِ زیں: وہ چمڑے وغیرہ کی چیز جو سواری کے لئے گھوڑے کی پیٹھ پر ڈالتے ہیں (ج)

ع تو اس پہ برسرِ زیں جوں رحل پر ادب سے

(ص ۳۶۹)

برسرِ عماری: ہاتھی کا ہودج، ہاتھی کے اوپر ہارتھ (آ)

ع اس طرح جلوہ گر ہے تو برسرِ عماری
(ص ۳۶۹)

برسرِ کیں: فساد یا دشمنی پر آمادہ (ج)
ع ستارہ بر سرِ پرخاش و چرخ بر سرِ کیں
(ص ۳۲۳)

بروقت: عین موقع پر (ن)
ع مؤذن مرحبا بروقت بولا
(ص ۲۶۰)

برسوں: سالہا سال (ن)
ع برسوں یاں چشم سے ٹپکا کیا ہے لوہو گرم
(ص ۱۷۶)

برسی کا دن: وہ فاتحہ جو کسی شخص کے مرنے سے سال بھر بعد کی جاتی ہے (ن)
ع ایک حسرت تو برستی ہے کبھی برسی کے دن
(ص ۱۷۹)

برش: تیزی، کاٹ (ن)
ع اے خنجرِ خوں خوار نہ برش میں کمی کر
(ص ۲۰۳)

برشاخِ آہو: اس جگہ بولتے ہیں جہاں حصول مقصد ممکن ہو (ن)
ع براتِ عاشقاں برشاخِ آہو اس کو کہتے ہیں
(ص ۱۸۲)

برق: بجلی، وہ روشنی جو بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے (ن)
ع برق میری وادیٔ پُرخار سے
(ص ۲۰۶)

برقِ آہ: مراد: پراثر واویلا۔
ع جلا دیا وہیں پھر برقِ آہ نے اس کو
(ص ۱۴۸)

برقِ حراق: تیز گھوڑا (ج)
ع شعلۂ تیغ شرر بار ہو برقِ حراق
(ص ۳۷۵)

برقِ حسن: مراد: محبوب کی خوبصورتی کا اثر۔
ع کس کی میں برقِ حسن کا نزع میں منتظر رہا
(ص ۱۴۶)

برق صفت: مراد: بجلی کی خاصیت والا۔
ع برقِ صفت جو دل مرا سینے میں بے قرار تھا
(ص ۱۴۶)

برق نگاہ: مراد: نظر کی تیزی / شوخ نظری۔
ع وہ برق نگاہ اپنا ہے دکھلا رہی عالم
(ص ۳۴۵)

برق وش: بجلی کی طرح چالاک شوخ (ج)
ع ہوا کے گھوڑے پہ کس برق وَش کو دیکھا تھا
(ص ۳۳۸)

برقع: نقاب (ن)
ع کرتی ہے زیرِ برقع فانوس تاک جھانک
(ص ۳۳۳)

برگ باندھنا: مراد: خیال آنا۔ پتے جوڑنا (ج)
ع خیالِ خطِ سبز یار نے اک برگ یاں باندھا
(ص ۱۳۱)

برگِ حنا: مہندی کے پودے کا پتہ۔
ع برگ میں ہر نخل کے سرخی ہے جوں برگِ حنا
(ص ۲۶۹)

برگ ریزی: پتے بکھیرنا (ج)

ع برگ ریزیِ محبت کا ثمر دیکھتے ہو

(ص ۳۴۴)

برگِ زرد: مراد: خزاں رسیدہ پتا۔

ع پہلا جو برگِ زرد کوئی اس چمن میں ہے

(ص ۲۴۸)

برگِ کاہ: مراد: گھاس پھوس۔

ع اس کے ابرِ فیض سے، سرسبز ہوں جوں برگِ کاہ

(ص ۲۶۹)

برگ و بر: درختوں کے پھل اور پتے (ن)

ع لایا ہو آج جس میں نہ برگ و بر آسماں

(ص ۳۱۱)

برگشتہ: مخالف، باغی، سرکش (ن)

ع قسمت جو ہے برگشتہ مری، بختِ نگوں نے

(ص ۲۲۲)

برگشتگیٔ بخت: بدنصیبی (ن)

ع آگے برگشتگیٔ بخت کے چلنے کی نہیں

(ص ۲۷۸)

بُرندہ تر: لانے والا، لے جانے والا (آ)

ع عاشق کو مثلِ تیغِ محرف بُرندہ تر

(ص ۲۳۳)

برنگِ بو و گل: مراد: پھول اور خوشبو کیطرح باہمی مضبوط تعلق

ع مجھ میں اُس میں ربط ہے گویا برنگِ بو و گُل

(ص ۱۳۲)

برنگِ غنچۂ خونیں: مراد: مَسلے / روندے ہوئے پھول۔

ع برنگِ غنچۂ خونیں دل ہنسے کیا اس گلستاں میں

(ص ۱۲۶)

برنگِ گلِ صد برگ: مراد: گیندے کے پھول کی مانند۔

ع سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگِ گلِ صد برگ

(ص ۱۷۵)

برہان: دلیل (ن)

ع ترا افضال، جہاں کے لئے برہانِ کرم

(ص ۲۸۱)

برہم: ناراض، خفا (ن)

ع اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا ہم کو

(ص ۱۹۳)

برہمن: ہندوؤں کی چاروں ذاتوں میں سے ایک اعلیٰ ذات (آ)

ع چلے جمنا کو برہمن کوئی لے کر مورت

(ص ۲۸۱)

برہنہ: کھلا (ن)

ع ہم برہنہ پا جنوں اور گرم پتھر زیرِ پا

(ص ۱۵۲)

بَری ہونا: آزاد ہونا (ج)

ع دل دے کے اے صنم تجھے سب سے بری ہوئے

(ص ۲۴۳)

بُری سنانا: مراد: ناگوار بات کہنا۔

ع رہ جاؤں سن نہ کیوں کر یہ تو بری سنائی

(ص ۲۳۲)

بِریاں: بھنا ہوا (ن)

ع دل بریاں سے مرے سوزِ محبت کے مزے

(ص ۲۲۶)

بڑا بول: غرور کا کلمہ، تکبر (ن)

ع گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا

(ص ۱۵۲)

بُڑبڑانا: کچھ منہ میں بولنا، زیرِ لب کچھ کہنا (ن)

ع چھوڑو، کہیں وظیفے، بہت بڑبڑا چکے

(ص ۲۲۱)

بزم: مجلس، خوشی کی محفل (ج)

ع تا دل گرفتگی سے زمانے کی بزم میں

(ص ۳۸۹)

بزمِ بتاں: مراد: محبوب کی محفل۔

ع بزم بتاں میں پاؤں مرا جب دخیل تھا

(ص ۱۴۹)

بزمِ سخن: مشاعرے کی مجلس، زباندانوں کی محفل (ج)

ع آیا ہوں نور لے کے میں بزمِ سخن میں ذوقؔ

(ص ۳۵۴)

بزمِ سخن گرم ہونا: مراد: زبان دانوں کی محفل عروج پر ہونا۔

ع شمع ساں بزمِ سخن یوں تو ہے اوروں سے بھی گرم

(ص ۱۵۰)

بزمِ طرب: خوشی کی محفل (ج)

ع یوں جو آراستہ افلاک پہ ہو بزمِ طرب

(ص ۳۷۳)

بزور: زبردستی، دھینگا (آ)

ع تا ریاضی و طبیعی سے بزورِ فلسفہ

(ص ۳۷۰)

بساط: مراد: کھیل یا چال۔

ع ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بدقمار

(ص ۲۲۳)

بسانِ صبح: مراد: سحر کی طرح۔

ع پُرنور ہے ترا رُخِ سیمیں بسانِ صبح

(ص ۱۵۹)

بُستاں سرا: مکاں جس میں باغ ہو، بنگلہ (ج)

ع رواں ہوتا ہے اس بستاں سرا سے کاروانِ گل

(ص ۲۴۴)

بسترِ خاک: مراد: زمین۔ مٹی کا بچھونا (آ)

ع بسترِ خاک تھا اور تکیہ دلا پتھر تھے

(ص ۲۴۱)

بستگی: ٹانکنا، باندھنا (ن)

ع بستگی دل کو ہے کیوں اس گرہِ زلف کے ساتھ

(ص ۱۹۱)

بسر ہونا: انجام کو پہنچنا (ن)

ع کیا خوب شغلِ عشق میں اپنی بسر ہوئی

(ص ۲۳۳)

بسمل: وہ جانور جو بسم اللہ کہ کر زخمی کیا گیا ہو (ن)

ع جنبش میں بال طوطی بسمل سے کم نہیں

(ص ۱۴۹)

بسملِ تیغِ محبت: مراد: محبت کی تلوار کا گھائل۔

ع بسملِ تیغِ محبت کا لب ہر زخمِ دل

(ص۱۷۹)

بسملِ شوق: مراد: عاشق۔

ع چھوڑتا ہاتھ سے ہرگز نہ کبھی بسملِ شوق

(ص۱۲۷)

بسمل ہونا: مراد: قربان ہونا۔ ذبح ہونا (ج)

ع آپ گردن پہ چھری پھیر کے بسمل ہوتا

(ص۱۲۷)

بشر: انسان (ن)

ع اوّل ہی سے بشر کو ہے رغبت خلاف سے

(ص۲۱۸)

بصیر: دیکھنے والا، خدا تعالیٰ کا صفاتی نام (آ)

ع تو چشمِ دائرۂ عین بھی، ہو چشمِ بصیر

(ص۲۹۱)

بطِ شراب: شراب کی صراحی جو بط کی صورت میں ہوتی ہے (ن)

ع ساقی بطِ شراب ہے تجھ بن پڑی ہوئی

(ص۱۶۶)

بطنِ مادر: ماں کا پیٹ (ج)

ع بطنِ مادر ہی سے جب پیدا ہوا تکلیف سے

(ص۱۵۷)

بطی الحرکت: وہ جو آہستہ حرکت کرے (ج)

ع چرخ ہفتم پہ فلک ہے تو بطی الحرکت

(ص۳۷۳)

بعد از مرگ: مرنے کے بعد (ن)

ع تو ہو بعد از مرگ بھی گر اے محبت دست گیر

(ص۱۳۸)

بعد از نیم شب: مراد: آدھی رات کے بعد، تنہائی میں۔

ع مگر رونا کبھی چپکے سے بعد از نیم شب آیا

(ص۱۲۶)

بعد مُردن: مراد: مرنے کے بعد۔

ع بعد مُردن آ چکے رونے کو سن کر گور دور

(ص۱۶۷)

بعد مرگ: مرنے کے بعد (ن)

ع کہ بعد مرگ ہی معلوم پیچ و تاب تو دے

(ص۲۱۴)

بعینہ: ہو بہو (آ)

ع حال ہے میرا بعینہ آسیائے باد کا

(ص۱۳۴)

بغداد: عراق کا مشہور شہر (ن)

ع نہ کیوں دل اس خطِ بغداد سے ہو جام جم میرا

(ص۳۲۷)

بغل: پہلو (ن)

ع ایک دم تنگ وہ آئے تھے بغل میں اس پر

(ص۱۹۲)

بغل سے نکلنا: مراد: دور ہو جانا۔

ع پھر آخر دل ہی میں دیکھا، بغل ہی میں سے تو نکلا

(ص۱۴۹)

بغل کا دشمن: مراد: دوست بن کر دشمنی کرنے والا۔

ع خدا بچائے مجھے اس بغل کے دشمن سے

(ص۱۷۳)

بغل گرم کرنا: مراد: پہلو میں لیٹنا۔

ع کی گرم بغل ہم نے بھی گورِ بغلی کی

(ص ۲۵۳)

بغل گیر ہونا: مراد: گلے ملنا۔

ع ہوتے ہیں آ کر بغل گیر، آشنا سے آشنا

(ص ۲۷۱)

بغل میں دابنا: مراد: بددیانتی کرنا۔

ع دابے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی

(ص ۲۲۶)

بغل میں کھٹکا ہونا: مراد: دل میں خوف ہونا۔

ع خلشِ خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود

(ص ۱۸۳)

بق: مراد: گائے کا بچہ، بچھڑا، بقرۃ کی تصغیر۔

ع مارے لات اُڑ کے ، سرِ پیلِ دماں ، بچۂ بق

(ص ۲۹۸)

بقباق: مراد: کالے منہ والا، بدقسمت۔

ع دم نہ مارے گا، ترے آگے، حسودِ بقباق

(ص ۳۷۴)

بگاڑ کرنا: رنجش پیدا کرنا (ج)

ع ہائے پچھتاتا ہوں، کیوں اس سے کیا میں نے بگاڑ

(ص ۱۴۱)

بگڑی ہوئی تقدیر: مقدر کا ناموافق ہونا (آ)

ع تھی جو بگڑی ہوئی تقدیر، بنی خوب نہیں

(ص ۱۸۳)

بگولا: چکر کھاتی ہوئی ہوا (ن)

ع کیوں نہ فانوسِ خیالی ہو بگولا ہم کو

(ص ۱۹۲)

بگھی: مراد: وہ ڈولی جسے گھوڑے چلاتے ہیں۔

ع نہیں بگھی میں وہ فرنگی زاد

(ص ۱۸۷)

بل: کلمہ ندا (ج)

ع بل بے اے آتشِ غم دل کو کرے یہ تو گرم

(ص ۱۷۶)

بل پڑنا: خم ہونا، شکن پڑنا (ج)

ع پڑے ہیں بل تن لاغر میں اس قدر اپنے

(ص ۲۴۱)

بل کرنا: مراد: الجھنا۔

ع دل کو اس کا کلِ پیچاں سے نہ بل کرنا تھا

(ص ۱۳۷)

بل کھانا: مراد: ٹیڑھا ہونا۔ خم کھانا (آ)

ع اک بال ہے کہ آگ پہ بل کھائے جائے ہے

(ص ۲۱۷)

بلا: غم جو جسم کو دبلا کر دے اور شاق ہو، قہر (ن)

ع ترا سنگار بھی ہے وہ بلا کہ جائے گھر

(ص ۱۷۴)

بلا ٹالنا: مصیبت سے پیچھا چھڑانا (ج)

ع ٹل جائے گا یہ اپنی بلا تجھ پہ ٹال کر

(ص ۳۳۶)

بلا سے: کچھ پروا نہیں (آ)

ع بلا سے جیسا میں ہوں ڈھونڈ لوں بیتاب اپنا سا

(ص۱۵۱)

بلاشبہ: بغیر شک کے (ج)

ع تو بلاشبہ پڑے دینی مہوس کو دیَت

(ص۲۸۲)

بلاکش: مصیبت برداشت کرنے والا (ن)

ع پوچھے بلاکشوں کی کسی سے بلا صلاح

(ص۱۵۹)

بلاگرد: وہ شخص جو دوسروں کی آفت اپنے اوپر لے، بلا دور کرنے والا، قربان ہونے والا (آ)

ع میں تو ان آنکھوں کی گردش کا بلا گرداں ہوں

(ص۲۴۹)

بلائیں لینا: دوسروں کی مصیبت اپنے سر لینا (آ)

ع یہ بلائیں کس کی باغ اے باغباں لینے لگا

(ص۱۴۴)

بلاق: مراد: ناک میں پہننے کا ایک زیور۔

ع اللہ رے تابِ حسن کہ اس کا دُرِّ بلاق

(ص۲۰۴)

بلبل: مراد: عاشق۔ ایک خوش آواز پرندہ جس کی دم کے نیچے ایک سرخ گل ہوتا ہے، شعرا نے اس پرندے کو گل کا عاشق فرض کیا ہے (ن)

ع بلبل ہوں صحنِ باغ سے دور اور شکستہ پر

(ص۱۶۵)

بلغمی: موٹا، سُست (آ)

ع ہر مزاجِ بلغمی میں ہوتی ہے تولیدِ خوں

(ص۲۶۹)

بلقیس: سبا واقع ملکِ عرب کی ملکہ اور حضرت سلیمانؑ کی ہمعصر (آ)

ع تو اک پری چہرہ حور طلعت بہ شکلِ بلقیس و ماہِ کنعاں

(ص۳۶۰)

بلندی: اونچائی، لمبائی (ن)

ع نہیں ثبات، بلندی عزّ و شاں کے لئے

(ص۲۱۰)

بلندی پہ پہنچانا: برتری دینا (ن)

ع اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو

(ص۱۹۱)

بلوریں: شیشے کے بنے ہوئے (ج)

ع گو بلوریں ترے ساغر تھے تو کیا پتھر تھے

(ص۲۴۲)

بلوہ: بغاوت، فتنہ فساد (ن)

ع مجھے بلوے میں مارا ہے نگاہِ نازِ مژگاں کے

(ص۱۹۸)

بَن آنا: مراد حاصل ہونا۔ کام درست ہونا (ن)

ع خدا حافظ ترا اے ذوقؔ اب کچھ بن نہیں آتا

(ص۱۵۰)

بِن: بغیر، سوائے (آ)

ع سرد مہروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ

(ص۱۳۵)

بَن: بیابان، میدان، جنگل (ن)

ع ہو کوئی تیرہ بخت ترا سایہ بن کے ساتھ

(ص۲۰۵)

بُنِ مُو: مراد: بال کی جڑ۔

ع ٹپکے ہے جائے عرق ہر بنِ مُو سے پیکاں

(ص۱۹۳)

بِنا: بنیاد، اصل (ن)

ع بنا وحدت کی کیوں توڑے گا مُلّا جمعِ کثرت سے

(ص۲۱۶)

بند بند: جوڑ جوڑ (آ)

ع کرتی ہے بند بند تری تیغِ کیں جدا

(ص۱۴۸)

بند میں گرہ دینا: یادداشت کے واسطے انگرکھے کے بند میں گرہ لگانا تاکہ ہر وقت یاد رہے (آ)

ع بند میں دے لو گرہ تاکہ ذرا یاد رہے

(ص۳۴۷)

بندوق کا طوطا: مراد: گولی کے اپنی جگہ آنے کی آواز۔

ع بندوق کا طوطا نہ کہے حق اللہ

(ص۲۶۲)

بند ہونا: رُکنا، تھمنا، مسدود ہونا (ج)

ع انگور زخم دل پہ نہ بد خواہ کے ہے بند

(ص۲۷۵)

بندہ: غلام، مطیع، فرمانبردار (ن)

ع اُن کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے

(ص۲۲۰)

بندہ محکوم القضا: مراد: موت کا پابند انسان۔

ع کیوں تکبر بولتا یہ بندہ محکوم القضا

(ص۱۵۲)

بندہ نواز: خادموں کو توقیر دینے والا (ن)

ع بخشے تو کیا عجب کہ وہ بندہ نواز ہے

(ص۲۱۶)

بندہ نوازی: مہربانی، عنایت (ن)

ع ملک سجدہ کریں آدم کو، کیا بندہ نوازی ہے

(ص۱۵۱)

بَنکارنا: شور کرنا، چیخ کر بولنا (آ)

ع بنکارو آج خوب چلو میکدے میں ذوقؔ

(ص۲۱۱)

بنگ: بھنگ، ایک نشیلی بوٹی (آ)

ع میں سبزۂ خط اور عرقِ بنگ نکالوں

(ص۱۸۸)

بوالہوس: مراد: رقیب۔ خواہشِ نفسانی کا پابند (آ)

ع سینے میں بوالہوس کے بھی پھولا تھا آبلہ

(ص۱۲۷)

بوجہل: حضرت محمدؐ کے چچا جو دینِ اسلام کے فیض سے نابلد رہے۔

ع جہل سے بوجہل اپنے نامسلماں ہی رہا

(ص۱۳۲)

بودوباش: سکونت، رہائش (آ)

ع روزِ ازل سے اس کی یہیں بود و باش ہے

(ص۲۳۳)

بودیم: مراد: ہم تھے۔

ع در عدم بودیم و دیگر عدم خاہیم رفت

(ص۲۶۱)

بُورا: صاف کی ہوئی چینی، سفوف (آ)

ع کام میں خلق کے بُورا ہو بجائے بورق

(ص۲۹۸)

بُورَق: سہاگہ (ج)

ع کام میں خلق کے بُورا ہو بجائے بورق

(ص۲۹۸)

بوریا: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی (ج)

ع جوں دامِ موج و شکلِ خط بوریا گرہ

(ص۳۸۶)

بوسہ: چومنا، پیار کرنا (ن)

ع ہوکے اک بوسے پر ترش ابرو

(ص۱۸۷)

بوسے کا لپکا: مراد: چومنے کی عادت۔

ع کس لبِ تیغ کے بوسے کا ہے لپکا ہم کو

(ص۱۹۳)

بوق: بگل (ن)

ع نالہِ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پاؤں

(ص۳۰۶)

بولائے پھرنا: مراد: گھبرانا، حواس باختہ ہونا۔

ع پھر بگولا ہے تو کیا آندھی بھی بولائی پھرے

(ص۲۵۵)

بہ اندازِ نہانی: مراد: شیطانی سے۔

ع وہ جو مانگے تو بہ اندازِ نہانی مانگے

(ص۳۵۴)

بہ جانا: گم جانا، تباہ ہو جانا (ج)

ع بہ جائیں کاش گریے کی طغیانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

بہا: مراد: بہت اہم ہونا۔

ع تھا تو بہا میں بیش، پر اُس لب کے سامنے

(ص۱۳۴)

بہائے جانا: مراد: پانی کی رو میں ڈالنا۔

ع لے گئے اشک بہا جوں کفِ دریا ہم کو

(ص۱۹۴)

بہادر: ایک فوجی خطاب (ج)

ع وہ بادشاہ جس کا بہادر شہ اسمِ پاک

(ص۳۷۴)

بہار: بسنت کا زمانہ، پھولوں کے کھلنے کا زمانہ (ن)

ع نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل

(ص۱۷۴)

بہارِ باراں: مراد: بارش کا لطف

ع بہارِ باراں کو کون دیکھے بغیر یاراں ہے تیر باراں

(ص۲۳۱)

بہار دکھانا: سماں دکھانا، کیفیت دکھانا (ن)

ع دکھا رہے ہیں چمن کی یہ کیا بہار مجھے

(ص۳۴۷)

بہار لُوٹنا: لطف حاصل کرنا (ن)

ع بہاریں خوب لوٹیں گے اگر وہ غنچہ لب آیا

(ص۱۲۶)

بہانہ: عذر، حیلہ (ن)

ع ہوا بہانہ مری مرگِ ناگہاں کے لئے

(ص۲۱۱)

بہائی: مراد: بہائی مذہب کا پیروکار۔

ع اَحسنت کہیں سن کے بہائی و سنائی

(ص۳۱۵)

بہتات: کثرت، زیادتی (ن)

ع اس کا طنبور جو دیتا تھا سروں کو بہتات

(ص۳۷۳)

بہتان باندھنا: الزام لگانا، تہمت لگانا (ن)

ع یہ بہتاں کس نے اظہارِ محبت کا وہاں باندھا

(ص۱۳۰)

بہتر: اعلیٰ درجہ کا، عمدہ (ن)

ع بہتر سمجھتے ہم اسے عمرِ اَبد سے ہیں

(ص۱۷۹)

بہجت: تازگی، خوشی، رونق (ن)

ع کہ مجسم نظر آتی ہے نویدِ بہجت

(ص۲۷۹)

بہر: واسطے (ن)

ع دی ہے مسجد میں مؤذن نے اذاں بہر نماز

(ص۲۸۱)

بہر استقبال: خیر مقدم کے لئے (ج)

ع آئی مژگاں تک نظر بھی بہرِ استقبال ہے

(ص۳۵۵)

بہر آفریں: مراد: شاباش کے لئے۔

ع ہلائے لب نہ بہرِ آفریں ہم نے تہ خنجر

(ص۲۴۵)

بہر خدا: خدا کے لئے (ج)

ع مت در سے اُٹھا بہرِ خدا اپنے تو اے بُت

(ص۱۶۷)

بہر دریوزہ: مراد: بھیک مانگنے کے لئے۔

ع بہرِ دریوزہ ---- نم کے پاس

(ص۱۶۸)

بہر شکار: شکار کے لیے (ج)

ع ہاتھ میں بندوق لے جس وقت تو بہر شکار

(ص۳۲۱)

بہرام: سیارہ مریخ، جلاد فلک، منگل سیارہ (ج)

ع تا خراساں مہر کو، بہرام کو ملکِ ترک

(ص۳۷۰)

بہروزی: مراد: قسمت اچھی ہونا۔

ع بہروزی ہووے میری اور تیری بہتری ہو

(ص۳۶۷)

بہرہ ور: خوش قسمت، فائدہ پہنچانے والا (آ)

ع بہرہ ور خورشید سے کوہِ بدخشاں ہے فقط

(ص۳۷۱)

بہرہ یاب: فائدہ اٹھانے والا (ن)

ع دربار میں تو اس کے ہو بہرہ یاب جاکر

(ص ۳۶۷)

بہزاد: ایک مشہور نقاش کا نام جو شاہ اسماعیل کے زمانے میں تھا (ن)

ع صنعتِ بہزاد کس گنتی میں ہے تصویرِ یار

(ص ۱۷۱)

بہشت: جنت (ن)

ع بہشت ہے ہمیں آرام جاوداں کے لئے

(ص ۲۱۱)

بہکنا: ڈگمگانا (ج)

ع بہکے یارب کہیں خنجر کی نہ دھار اور طرف

(ص ۱۷۱)

بہم: آپس میں، ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ (ن)

ع جتنے عاشق ہیں بہم، ایک کا ہے ایک عزیز۔

(ص ۱۹۲)

بہمن: بادل جس سے مینہ برس رہا ہو (ج)

ع ڈوب مررو رو کے تو اے ابرِ بہمن آب میں

(ص ۱۸۵)

بھبوکا: آگ کا شعلہ، شرارہ (ن)

ع تابِ رخ تیری بھبوکا ہے، بلا ہے تو گرم

(ص ۱۷۶)

بھبھوکا ہونا: آگ بگولا ہونا، غصے میں سرخ ہونا (ج)

ع پہلے تھا گل رنگ مکھڑا پھر بھبوکا ہوگیا

(ص ۳۳۰)

بھردینا: لبریز کرنا (ن)

ع بھردیئے درجِک یاقوت میں گویا گوہر

(ص ۲۸۷)

بھرم جانا: اعتبار نہ رہنا، رعب مٹنا (ن)

ع یاروں کا گیا اُن پہ بھرم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

بھرے بیٹھنا: مراد: غمگین اور آزردہ ہونا۔

ع ہم بھرے بیٹھے تھے، کیوں آپ نے چھیڑا ہم کو

(ص ۱۹۳)

بھڑک اٹھنا: مراد: عشق کا بیدار ہونا۔ مشتعل ہونا (آ)،

ع لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

بھگوڑا: مراد: راہِ فرار اختیار کرنا۔ مقابلے سے بھاگنے والا (ن)

ع سامنے میرے ذرا بھی نہ بھگوڑا اَٹکا

(ص ۱۳۳)

بھلاوا: فریب (ن)

ع بھول جاؤ تو بھلا میرے بھلاوے اس کو

(ص ۱۹۷)

بھلکو: وہ جو بار بار بھول جاتا ہو (ن)

ع دیکھیں ہم کیسے بھلکو ہو جسے کرتے ہو یاد

(ص ۱۹۷)

بھن جانا: مراد: جلنا کڑھنا۔

ع بس کرم، سوزِ جگر! بھن جائیں گے دل اور جگر

(ص۲۲۱)

بھنور پڑنا: پانی کا چکر (ج)

ع اور قدم اُکھڑا تو کیا دیکھا بھنور پڑنے لگا

(ص۱۵۲)

بھول کر: غلطی سے (ن)

ع لیتے نہ کبھی بھول کے ہم نامِ محبت

(ص۱۵۷)

بھول کر یاد نہ کرنا: مراد: بالکل فراموش کر دینا۔

ع تم بھول کر بھی یاد نہیں کرتے ہو ستم

(ص۲۲۱)

بھونرا: ایک سیاہ رنگ کا بڑا پردار کیڑا جو کنول کے پھول پر شہد کھانے کے لیے بیٹھتا ہے (ج)

ع بھونرا عجب ہے، یوں دل عنبر میں گھر کرے

(ص۲۴۹)

بھیجا کھانا: بہت باتیں کرنا، بک بک کر کے دماغ خراب کرنا (ج)

ع عشق یہ تیری فطرت ہے تو سر سہلائے، بھیجا کھائے

(ص۲۵۹)

بے اجل: قبل از وقت موت آ جانا (ج)

ع بے اجل تو نے تمنائے اجل میں مارا

(ص۱۳۷)

بے ادبی: بے تمیزی، گستاخی، شوخی، شرارت (ج)

ع ہے اس کا نام کا لینا بھی یوں تو بے ادبی

(ص۳۷۶)

بے ارادہ: مراد: بغیر منصوبے یا خواہش کے۔

ع وہ ارادہ ہے ہمارا بے ارادہ جانتا

(ص۱۵۲)

بے بادہ: مراد: شراب کے بغیر۔

ع بے بادہ غورگی میں ہوا ذوقؔ جو مویز

(ص۱۸۷)

بے بارکی: مراد: نکتہ چینی کے بغیر۔

ع بل بے بارکی کہ گویا ہر ترا تارِ سخن

(ص۲۲۸)

بے بہا: بیش قیمت، انمول (آ)

ع قطرۂ دُرّ بے بہا ہو، لعل سنگِ بے بہا

(ص۲۷۲)

بے بہرہ: وہ شخص جو کسی سے فائدہ نہ اٹھائے (ج)

ع بے بہرہ انتفاع سے رہتے ہیں پُر جفا

(ص۲۸۴)

بے پَر: بے کس و بے سامان (ج)

ع بے پَر ہوا پہ جائے وہ جوں ناوک شہاب

(ص۲۷۵)

بے پر اڑانا: بے جا تعریفیں کرنا (ج)

ع ان کو بے پر عرشِ اعظم پر اُڑاتے ہیں مرید

(ص۱۶۶)

بے تابی: گھبراہٹ، بے چینی، پریشانی (ن)

ع بے تابیِ دل کا کوئی مضموں جو کیا نظم

(ص۲۲۲)

بے تکلف: بے دھڑک، آزادانہ (آ)

ع تکلفِ منزلِ محبت نہ کر، چلا چل تو بے تکلف

(ص ۲۱۹)

بے تمثال: جس میں کوئی شے نظر نہ آئے۔

ع دیکھ لو سیماب بن آئینہ بے تمثال ہے

(ص ۲۴۵)

بے تمیز: بے ادب، بدلحاظ (ن)

ع بے تمیزوں کو ہو نقصاں لُطف ذوقؔ

(ص ۲۰۷)

بے جا: نامناسب (آ)

ع بے جا ہے دِلا اُس کے نہ آنے کی شکایت

(ص ۱۲۱)

بے چارہ: مراد: مجبور۔ لاعلاج، عاجز (ن)

ع بے چارہ مُشتِ خاک تھا انسان بہ گیا

(ص ۱۳۳)

بے چراغ: مراد: ناشناس۔

ع بے چراغ اس کو نہ رکھ داغِ اَلم سے اے عشق

(ص ۱۳۱)

بے حجاب: بے لحاظ، بے شرم (آ)

ع حالت، نشے میں دیکھنا اُس بے حجاب کی

(ص ۲۲۶)

بے حساب: ان گنت، بے حد (ج)

ع گر بے حساب جام پہ جام آئیں تیرے ہاتھ

(ص ۳۷۳)

بے خبر: غافل، بے ہوش (ن)

ع کیا خبر تھی جا کے واں وہ بے خبر ہو جائے گا

(ص ۱۵۰)

بے خودی: بے ہوشی، بدحواسی (آ)

ع لبریز صد نشاط، برنگِ ہلال عید

(ص ۲۳۲)

بے خوف: نڈر، لاپروا (ج)

ع بے خوف ہیں اب صیدِ حرم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

بے داد: ظلم وستم (آ)

ع کیا غمزہ ترا بر سرِ بیداد غضب ہے

(ص ۲۳۸)

بے دادگر: مراد: ظالم محبوب۔

ع سر زمینِ باغِ الفت میں تری بیداد گر

(ص ۲۱۳)

بے داغ: مراد: بغیر دکھ کے۔ صاف (آ)

ع جو دل کہ ہو بے داغ، وہ جل جائے تو اچھا

(ص ۱۴۲)

بے درد: بے رحم، ظالم، سنگ دل (آ)

ع مرے ہم درد ہوں بے درد فضیحت والے

(ص ۲۲۰)

بے دست وپا: مراد: عاشق۔ اپاہج، بیکس (ج)

ع وہ ہوں بے دست و پا بسمل، رسائی جب نہ ہاتھ آئی

(ص ۳۴۹)

بےدل: دنیا کے مزے اور لذت سے دل برداشتہ (آ)

ع کوئی بے دل اِدھر آئے تو پتا یاد رہے

(ص ۳۴۷)

بےدل لگی: مراد: محبت کے بغیر۔

ع پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

(ص ۲۲۳)

بےدماغ: بدمزاج، ناخوش (ج)

ع دھو دھو پیا کریں ترے سب بے دماغ پا

(ص ۳۳۴)

بےدید: مراد: ظالم محبوب۔ بےلحاظ، بےمروت (ج)

ع بے دید جلد آ کہ نہیں وقت دیر کا

(ص ۱۳۰)

بےدین: بےراہ، بےمذہب (ن)

ع جس طرح سے کہ ہنسا دینے کو بے دینوں کے

(ص ۲۶۱)

بےڈھب: بےطرح، بےطور (آ)

ع بے ڈھب ہے اس کو چاٹ، ستم گر! لگی ہوئی

(ص ۲۳۳)

بےرحم: بےدرد، ظالم (ن)

ع کہ خوں سیّد کا جس بے رحم کو خونِ کبوتر ہو

(ص ۱۹۷)

بےزار: ناراض، ناخوش، افسردہ، پریشان، بیمار (ج)

ع آشناؤں سے اگر ایسے ہی بے زار ہو تم

(ص ۲۱۲)

بےزمام: مراد: بغیر لگام کے/آزاد۔

ع ہر غزالہ ناقۂ صالح ہے گویا بے زمام

(ص ۳۷۱)

بےسروساماں: مراد محتاج۔

ع اُفتادگاں کو بے سر وساماں نہ جانیو

(ص ۱۴۴)

بےشماروقطار: ان گنت، بےانتہا، بہت (ج)

ع کہ لفظ و معنی و مضموں ہیں بے شمار و قطار

(ص ۳۷۶)

بےصورت: مراد: بےڈھنگی۔

ع کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں

(ص ۱۸۰)

بےطاقت: ضعیف، ناتواں، کمزور (ن)

ع اور اس طاقت پہ ایسا کوئی بے طاقت نہیں

(ص ۱۷۹)

بےطلب: مراد: بِنا بُلائے۔ بغیر جستجو (ن)

ع بلایا کس نے اس کو جب وہ آیا بے طلب آیا

(ص ۱۲۶)

بےقابو: بس سے باہر، بےاختیار (ن)

ع پر وہاں قابو نہیں، کس طرح بے قابو بڑھے

(ص ۲۳۴)

بےقراری: بےچینی (ج)

ع تو مثلِ برق اُٹھ بھاگے ہیں پھر بے قراری سے

(ص ۲۱۳)

بے کراں: بے حد، بے انتہا (ن)

ع کمتر ہے نیم قطرے سے دریائے بے کراں

(ص ۳۱۸)

بے کفن: بغیر کفن کے (ج)

ع ڈالے جو سایہ نعش پہ اس بے کفن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

بے کل: بے آرام، بے چین (ن)

ع جانِ بیتاب جیسی بے کل برق

(ص ۲۶۴)

بے کلی: بے چینی، بے قراری (ن)

ع تبسّم اس گل کو یاد کر کے عجب ہوئی دل کو بے کلی ہے

(ص ۳۵۸)

بے گریہ: مراد: روئے بغیر۔

ع بل بے گریہ گل زمیں ہوکر قدم گڑنے لگا

(ص ۱۵۲)

بے گناہ: بلاقصور، بے خطا (آ)

ع الٰہی کس بے گناہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے

(ص ۲۱۹)

بے مرام: بے مقصد۔

ع صنعتیں ہوں اس سے پیدا با مرام و بے مرام

(ص ۳۶۹)

بے مزہ ہونا: بے لطف، بدذائقہ (ن)

ع ہوجاتے بے مزہ ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں

(ص ۱۷۹)

بے مغز: خالی، کھوکھلا (ن)

ع سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پُر مغز وقار

(ص ۲۸۶)

بے مقدور: وہ چیز جس پر قدرت اور توانائی نہ ہو (آ)

ع دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بے مقدور کا

(ص ۱۳۸)

بے مکیں: مراد: صاحب خانہ کے بغیر۔

ع بے مکیں ہوتی نہیں زیب مکاں کی اے ذوق

(ص ۱۴۰)

بے مہر: بے رحم (ن) بے محبت (ج)

ع ماہ بے مہر بل کہ دشمنِ مہر

(ص ۲۶۵)

بے نام و ننگ: مراد: گمنام۔

ع مزے سے گزری اگر گزاری کسی نے بے نام و ننگ ہوکر

(ص ۱۶۳)

بے نصیب: محروم (ن)

ع بے نصیب اُس کے ہیں گر دیدار سے

(ص ۲۰۶)

بے نقشِ پا: مراد: سراغ کے بغیر۔

ع مانندِ آفتاب وہ بے نقشِ پا چلے

(ص ۲۰۸)

بے نقط سنانا: مغلظات، گالیاں سنانا (ن)

ع اک حرفِ مُدعا پر سو بے نقط سنائے

(ص ۲۵۵)

بے نور: مراد: تاریک۔
ع رہے ہے جوں قمرِ منخسف سدا بے نور
(ص ۱۷۴)

بے نیازی: بے پروائی (ن)
ع واہ کیا تیری بے نیازی ہے
(ص ۲۳۷)

بے وجہ: بغیر کسی سبب کے (ن)
ع زلف سے بے وجہ خطِ سبز ہم پہلو نہیں
(ص ۱۶۸)

بے وفا: بدعہد، وہ شخص جو دوستی کا پکا نہ ہو (ن)
ع نہ آیا گور پہ میری وہ بے وفا ورنہ
(ص ۲۰۴)

بے وقوف: احمق، نادان (ن)
ع چشمِ ثمر ہے سرو سے اُن کو جو بے وقوف
(ص ۱۷۹)

بے ہری ہونا: مراد: خشک۔
ع لیکن ہرن کھری نہ رہے، بے ہری ہوئے
(ص ۲۴۳)

بے ہوشی: مدہوشی، بے وقوفی (ن)
ع جتنا بے ہوش ہو اتنا ہی سوا ہو آرام
(ص ۳۵۲)

بے یار: بے کس، بیچارہ، لاوارث (ج)
ع بے یار روزِ عید شبِ غم سے کم نہیں
(ص ۱۸۴)

بیابان: صحرا، جنگل، دشت (ن)
ع میں وہ مجنوں ہوں، بیاباں مرگ ہو جس کے لئے
(ص ۱۹۹)

بیاض: وہ کتاب جس میں یادداشت وحساب وغیرہ لکھتے ہیں۔ کتابِ اشعار (آ)
ع لوحِ رنگیں سے نہ زیبا ہو بیاضِ گردوں
(ص ۲۹۷)

بیاضِ چشم: آنکھ کا وہ حصہ جو سفید ہوتا ہے (ج)
ع ثبت اس بیاضِ چشم میں ہیں خطِ سُرمہ سے
(ص ۲۴۳)

بیاضِ گردن: گردن کی سفیدی (ج)
ع نگاہِ ساغر کش تماشا، بیاض گردن، صراحی آسا
(ص ۳۶۰)

بیت: شعر (ج)
ع بیت ساقی نامے کے لکھو کوئی جائے دعا
(ص ۲۰۸)

بیت الحزن: غمکدہ، اس کمرہ کا نام جس میں حضرت یعقوبؑ تنہا بیٹھ کر حضرت یوسفؑ کی جدائی میں رویا کرتے تھے، مجازاً ہر عاشقِ مہجور کا گھر (آ)
ع ٹکرا کے اپنا سردرِ بیت الحزن کے ساتھ
(ص ۲۰۵)

بیت الصنم: مراد: محبوب کا مکان۔ بت خانہ (ن)
ع سیدھے ہی جائیں کعبے کو بیت الصنم سے ہم
(ص ۱۵۹)

بیت المقدس: متبرک گھر، خانۂ خدا (آ)
ع ہے بیت الصنم میں بھی، تو ہے بیت المقدس میں

(ص ۱۸۴)

بیتِ زلالی: مراد: عمدہ شعر۔

ع بیتِ زلالی لب بہ تکلّم ، فرد خیالی رنگِ تبسم

(ص ۳۶۳)

بیٹھا رہنے دینا: مراد: آرام کرنے دینا۔

ع بیٹھا مجھے اب رہنے دے دربان سمجھ کر

(ص ۱۶۷)

بیٹھے بٹھائے: مراد: اچانک، خواہ مخواہ (ن)

ع بیٹھے بٹھائے خاک میں ہم کو مِلا چلے

(ص ۲۰۸)

بید: ایک پہاڑی درخت کا نام جس میں پھل نہیں آتا اور جس کی شاخیں نازک اور پتلی ہونے کی وجہ سے حرکت میں رہتی ہیں (ن)

ع دانتوں کو اُس کے دیکھ ہو لرزاں مثالِ بید

(ص ۲۸۶)

بیدِ مجنوں: ایک قسم کا درخت جس کے پتے باریک اور ٹہنیاں زمین کی طرف جھکی رہتی ہیں اور اس کی صورت دیوانوں کی سی معلوم ہوتی ہے (ن)

ع بیدِ مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

بیداد: ظلم وستم، جور و جفا (ن)

ع رنجش تری بیداد ہے، بیداد غضب ہے

(ص ۲۳۹)

بیدادگر: ظالم، سفاک (ج)

ع سرزمینِ باغِ الفت میں تری بیداد گر

(ص ۲۱۳)

بیدار: جاگنے والا، ہوشیار (ن)

ع کرے سو فتنۂ خوابیدہ کو بیدار دامن سے

(ص ۲۱۰)

بیر: دشمنی، عداوت (ن)

ع بیر ہے پر خودی خدائی میں

(ص ۱۸۷)

بیر و منار: مراد: پستی اور بلندی (کنواں اور مینارہ)۔

ع کیا ہوا، جانا اگر مسئلہِ بیر و منار

(ص ۲۷۸)

بیرق: نشان (ن)

ع توپ خانے میں ترے، توپ پہ زریں بیرق

(ص ۲۹۸)

بیڑا: پان کی گلوری (ن)

ع غیر کے ہاتھوں جو بھجوایا تھا بیڑا آپ نے

(ص ۲۴۵)

بیڑا اُٹھانا: کسی مشکل کام کے انجام دینے کا ذمہ لینا (ن)

ع ہمارے قتل کا بیڑا کہیں اٹھاتے ہو

(ص ۳۴۴)

بیڑی: وہ کڑی یا زنجیر جو مجرم یا ہاتھی کے پاؤں میں اس غرض سے ڈالتے ہیں کہ وہ بھاگ نہ سکیں (ن)

ع وہ دوانے ہیں کہ جن کو بیڑیاں درکار ہیں

(ص ۱۹۰)

بیذق: مراد: شطرنج کا پیادہ۔

ع پاتا شطرنج میں فرزیں کا نہ رتبہ بیذق

(ص ۲۹۸)

بیش بہا: بہت قیمت کا، نفیس، عمدہ (ج)

ع دُرِ مضموں ہیں ترے ذوق زبس بیش بہا

(ص ۳۵۳)

بیش تر: اکثر، زیادہ تر (آ)

ع بیش تر ہوتا ہے پیدا واں شجر کافور کا

(ص ۱۳۹)

بیش ہونا: مراد: بہت اہم ہونا۔ بہت زیادہ ہونا (ج)

ع تھا تو بہا میں بیش، پر اُس لب کے سامنے

(ص ۱۳۳)

بیعت کرنا: مرید بنانا (ج)

ع دستِ ہمت پہ کرے تیرے سخاوت بیعت

(ص ۲۸۲)

بیم: اندیشہ، خطرہ (آ)

ع بیمِ کدورتِ دلِ صیاد گر نہ ہو

(ص ۱۷۵)

بیمار: مراد: عاشق۔ مریض (آ)

ع ہوسکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا

(ص ۱۲۶)

بیمارِ غم: مراد: عاشق۔

ع یوں ترا بیمارِ غم جو ہچکیاں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

بیمارِ فراق: جدائی کا مریض۔

ع گلِ نرگس جو گلستاں میں ہے بیمارِ فراق

(ص ۱۷۲)

بیمارِ محبت: روگی، خستہ (ن)

ع خبر کیا پوچھتے ہو اپنے بیمارِ محبت کی

(ص ۲۱۳)

بیمارِ ہجراں: مراد: جدائی کا مارا عاشق۔

ع کل گئے تھے تم جسے بیمار ہجراں چھوڑ کر

(ص ۱۶۴)

بین السطور: وہ فاصلہ جو سطروں کے درمیان ہوتا ہے (ج)

ع دکھلائیں روزِ حشر کو بین السطور سے

(ص ۱۷۵)

بینی و ابروئے بُتاں: مراد: محبوب کی آنکھیں اور بھنویں۔

ع معلوم ہوا بینی و ابروے بتاں سے

(ص ۲۵۴)

بیندھنا: چھید کرنا، سوراخ کرنا (ن)

ع اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیندھا گوہر

(ص ۲۸۷)

بینش: بینائی (ن)

ع خدا دے نورِ بینش اور اس چشمِ تصور کو

(ص ۲۳۲)

﴿ پ ﴾

پا: پاؤں، قدم (ن)

ع جو خواب میں بھی کبھی رکھا اس نے پا آکر
(ص ۱۴۸)

پا اُٹھانا: مراد: قدم اُٹھانا۔

ع پا اُٹھاتا ہے زمیں سے وہ بہ صد ناز اپنا
(ص ۱۵۰)

پابست: مراد: مستحکم۔

ع تو سلسلے میں فقیری کے پھر ہوا پابست
(ص ۲۵۹)

پابند: خوگر، عادت رکھنے والا، مقید (ج)

ع پابند جوں دُخاں ہیں پریشانیوں میں ہم
(ص ۱۷۵)

پابوس: پاؤں کو چومنے والا (ن) آداب بجالانے والا (ج)

ع پابوس درکنار کہ اپنی تو خاک بھی
(ص ۱۴۴)

پابہ سلاسل: مراد: رُکنا، پیر زنجیروں میں جکڑے ہونا۔

ع نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا
(ص ۱۲۷)

پابہ گل: مراد: پابند۔

ع سروساں باغِ جہاں میں پابہ گل رہنے لگا
(ص ۱۲۷)

پاتراب: ایک مکان سے دوسرے مکان کو سفر کرنے کے ارادے سے نقل وحرکت کرنے کو کہتے ہیں۔ ایک ہی شہر میں دونوں مکان ہوں یا علیحدہ علیحدہ۔ اس نقل وحرکت کو منزل اول شمار کرتے ہیں جب پہلی ساعت پر سفر کرنا منظور نہ ہو اور دوسری ساعت سفر کے لیے نیک نہ پڑتی ہو بطور شگون پہلی نیک ساعت کو کوئی ساتھ لے جانے والی چیز کسی ایسی جگہ رکھ دیتے ہیں جو راستے میں پڑتی ہو (ن)

ع مثال نقشِ قدم کرنے پاتراب تو دے
(ص ۲۱۴)

پافتادہ: مراد: بےکس۔

ع پا فتادہ کا ہے درد، از پا فتادہ جانتا
(ص ۳۳۴)

پاچھے: مراد: دولتی، گھوڑے وغیرہ کا پچھلی ٹانگوں سے مارنا۔

ع پہلے درس دکھلائے کے (اور) پاچھے لیجو کھائے
(ص ۲۶۶)

پارا: ایک سفید دھات جو سیال حالت میں ہوتی ہے اور پانی سے ۱/۲، ۱۳/۱ گنا بھاری ہوتی ہے، چونکہ یہ بہت بھاری ہوتی ہے اس لیے ہلتی رہتی ہے (ج)

ع مرے مذہب میں خوں کرنا ہے کشتہ کرنا پارے کا
(ص ۱۳۸)

پارس: ایک خیالی پتھر جسے ہندوستان کے لوگ اِکسیر کی بجائے خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ پتھر لوہے سے چھو جائے تو اسے سونا بنا دے (آ)

ع پارس بھی ہو تو جانتا مردارِ سنگ ہوں
(ص ۱۸۷)

پارسا: پرہیزگار (ن)

ع کیا کسی پارسا سے لڑتی ہے
(ص ۲۳۹)

پارسائی: پرہیزگاری (ن)

ع سنا کرتے تھے شہرہ ذوقؔ جن کی پارسائی کا

(ص ۲۳۲)

پارسی: آتش پرست، فارس کا رہنے والا (آ)

ع زبانِ ریختہ بھی کی زبانِ پارسی اس نے

(ص ۲۱۷)

پارہ: ٹکڑا، ریزہ (ن)

ع میں نے جانا، ماہِ تاباں پارہ پارہ ہوگیا

(ص ۱۴۰)

پارۂ دل: مراد: جذبۂ عشق۔

ع اُڑے جو آہ کے ہمراہ نکل کے پارۂ دل

(ص ۱۷۴)

پارۂ سنگِ رُخام: سنگِ مرمر (ج)

ع پائے ہے رنگِ زمرد پارۂ سنگِ رُخام

(ص ۳۷۰)

پارۂ یاقوتِ احمر: مراد: سرخ قیمتی پتھر کا ریزہ۔

ع پارۂ یاقوتِ احمر دانۂ نیلم کے پاس

(ص ۱۶۷)

پاژند: ژند کتاب کی تفسیر جو پارسیوں کی مشہور کتاب ہے۔

ع ژند و پا ژند میں کرتے تھے مری تبیعت

(ص ۲۷۸)

پاسِ آبرو: عزت کا لحاظ، حرمت کا خیال (ن)

ع تمہارا مجھ کو پاسِ آبرو تھا

(ص ۲۲۳)

پاسِ آداب: مراد: انتہائی عزت واحترام کے ساتھ۔

ع پاسِ آداب سے میں سر ہی کے بل جاؤں گا

(ص ۱۳۴)

پاسِ نمک: ملازم رکھنے کا لحاظ (ج)

ع کرے ہے شرع کا پاسِ نمک مدام شراب

(ص ۱۵۶)

پاسبان: پہرے دار، چوکیدار، محافظ، رکھوالا۔

ع اسیرِ زلف دیوانے ہیں، دیکھ اے پاسباں شب کو

(ص ۳۴۹)

پاش پاش ہونا: ٹکڑے ٹکڑے، ریزے ریزے (ن)

ع دل جس کا پارہ پارہ، جگر پاش پاش ہے

(ص ۲۳۳)

پاک: مراد: نیکوکار، صاف (آ)

ع کم بخت پاک ہوکے پلیدوں میں مل گیا

(ص ۱۳۳)

پاک باز: مراد: زاہد، ایماندار، بے گناہ۔

ع ہر چند جانتا ہوں کہ وہ پاک باز ہے

(ص ۲۱۶)

پاک دامن: مراد: عاشق، پارسا (ج)

ع ہو پاک دامنوں کو خلش گر سے کیا خطر

(ص ۱۲۸)

پاک دامنی: عصمت، پارسائی (ن)

ع کہ میری تر دامنی کے آگے عرق عرق پاک دامنی ہے

(ص ۲۱۹)

پاک سرشت: نیک طینت (ن) نیک طبیعت (ج)

ع پاک دنیا سے ہیں دنیا میں ہیں گو پاک سرشت
(ص ۲۸۶)

پاک نفس: مراد: نیکوکار۔
ع اُلجھتے پاک نفس کب ہیں ناکسوں کے ساتھ
(ص ۹۲-۹)

پاکوبی: مراد: پاؤں مارنا۔
ع پاکوبیوں کو مژدہ ہو، زنداں کو ہو نوید
(ص ۱۷۵)

پاکیزہ: پاک، صاف (ن)
ع نہ ہو غربت میں گر قدرِ صفا پاکیزہ گوہر کی
(ص ۲۳۱)

پالا ڈالنا: مراد: واسطہ پڑنا، سروکار ہونا (ج)
ع سر دھروں سے فلک ڈال نہ پالا کہ بن آگ
(ص ۱۳۵)

پامالِ ادا ہونا: مراد: ناز و ادا کا مارا ہوا۔
ع خلق پامالِ ادا کیوں نہ ہر اک گام پہ ہو
(ص ۱۵۰)

پان بنانا: گلوری تیار کرنا، پان میں چونا کتھا لگانا (ج)
ع چھپا کے پان یہ کس کے لئے بناتے ہو
(ص ۳۴۴)

پانی بہ جانا: مراد: کسی شے کا رُخصت ہو جانا۔
ع پر اب وہ پانی کہتے ہیں، ملتان بہہ گیا
(ص ۱۳۳)

پانی بہانا: مراد: پاک ہونے کے لیے جسم پر پانی گرانا۔
ع نہیں حاجت کہ وہ پانی بہائیں سر سے پاؤں تک
(ص ۱۷۳)

پانی بھر آنا: کسی چیز کی حرص ہونا (ن)
ع پانی دہنِ چشمۂ کوثر (میں) بھر آوے
(ص ۲۲۸)

پانی پانی ہو جانا: شرمندہ ہونا (ن)
ع آگ دوزخ کی بھی ہو جائے گی پانی پانی
(ص ۲۳۰)

پانی تارا ہونا: مراد: گمنامی میں شہرت ملنا۔ گہرے کنویں کی تہہ میں پانی کا چکھنا (ج)
ع جس طرح پانی کنوئیں کی تہہ میں تارا ہو گیا
(ص ۱۴۰)

پانی چوانا: جانکنی کے وقت پانی منہ میں ٹپکانا (ن)
ع لگے پانی چوانے منہ میں آنسو
(ص ۲۶۰)

پانی لگنا: مراد: کسی جگہ کا پانی راس نہ آنا۔
ع پانی شاید کہ سرِ ملکِ فنا لگتا ہے
(ص ۲۱۶)

پانی میں گل جانا: مراد: پانی میں ڈوبے رہنے کی وجہ سے اپنی اصلی شکل و صورت تبدیل کر لینا۔
ع لکڑی کی طرح پانی میں گل جائے تو اچھا
(ص ۱۴۳)

پانی نہ مانگنا: مراد: مہلت نہ ملنا۔
ع ہے وہ کافر کہ نہ کاٹا ترا پانی مانگے

(ص ۳۵۴)

پانی وار کر پلانا: محبت ظاہر کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں (ن) بہت محبت ہونا (ج)

ع پانی دو پلا وار کے سر پر سے کسو کے

(ص ۲۵۳)

پانی ہو جانا: شرمندہ ہونا (ن)

ع خجلت سے پانی ہو گیا نورِ سحر، رنگِ شفق

(ص ۲۹۹)

پاؤ گھڑی: مراد: پندرہ منٹ۔

ع پھر تو نہ ٹھہرے پاؤ گھڑی دو گھڑی کے بعد

(ص ۱۶۰)

پاؤں اکھڑنا: ہمت پست ہو جانا، شکست کھانا (ج)

ع صبر و طاقت کے وہاں پاؤں اُکھڑ جاتے ہیں

(ص ۱۸۷)

پاؤں پر جاں بحق: مراد: قدموں میں گرنا۔

ع یہی حق ہے قاتل اگر حق دلاوے یہ بسمل ترے پاؤں پر جاں بحق ہو

(ص ۱۹۵)

پاؤں پڑنا: مراد: نہایت تعظیم سے پیش آنا۔

ع گر پڑے پاؤں پہ تیرے مہر آ کر سایہ وار

(ص ۳۲۲)

پاؤں پسارنا: مراد: سکون کی نیند سونا۔

ع پاؤں پسارے بیٹھے ہیں اور سر پہ سفر کے جھگڑے ہیں

(ص ۳۴۱)

پاؤں پھسلنا: قدم کا لغزش کرنا (آ)

ع پاؤں اس کوٹھے سے ہے سب کا پھسلتے دیکھا

(ص ۳۳۱)

پاؤں پھیلانا: مراد: خواہش کرنا۔ پاؤں کو دراز کرنا (ن)

ع جو کھینچے ہاتھ کو، وہ پاؤں پھیلائے قناعت سے

(ص ۲۱۷)

پاؤں ٹوٹنا: چلتے چلتے تھک جانا (ج)

ع جھوٹے تو بیٹھتے بھی نہیں پاؤں ٹوٹ کے

(ص ۲۴۸)

پاؤں دخیل ہونا: مراد: پیر داخل ہونا، قدم رکھنا۔

ع بزمِ بتاں میں پاؤں مرا جب دخیل تھا

(ص ۱۴۹)

پاؤں دھو دھو کے پینا: مراد: نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آنا۔

ع دھو دھو کے پاؤں پیجئے پیکِ خیال کے

(ص ۳۱۳)

پاؤں سکیڑنا: پاؤں سمیٹنا (ن)، کنارہ کشی کرنا (ج)

ع غافل نہ پاؤں حرص کے پھیلا، سکیڑ تو

(ص ۱۹۴)

پاؤں کاٹنا: آمد و رفت بند ہو جانا، آنے کے قابل نہ رہنا (ن)

ع پاؤں کاٹوں گا، انگوٹھا وہ جمائے تو سہی

(ص ۲۴۳)

پاؤں کی زنجیر: قید، روک (ج)

ع دبا کر بیٹھ ان کے پاؤں کی زنجیر پہلو سے

(ص ۳۴۹)

پاؤں کے بل جانا: مراد: دستور کے مطابق چلنا۔

ع سر کے بل جاؤں گا یا پاؤں کے بل جاؤں گا
(ص۱۳۴)

پاؤں لڑکھڑانا: استقلال میں فرق آنا (ج)

ع پاؤں توبہ کے لڑکھڑانے لگے
(ص۲۶۴)

پاؤں میں سر رکھنا: خوشامد کرنا (ن) گڑگڑانا (آ)

ع ہر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خارِ سرِ دشت
(ص۱۹۲)

پائمال: مراد: خوار، پاؤں میں روندا ہوا۔

ع گلِ مہندی کیوں نہ باغ میں ہو پائمالِ رشک
(ص۲۳۳)

پائے بندی: مراد: اطاعت۔

ع گر بہر پائے بندی ایمائے سرسری ہو
(ص۳۶۸)

پائے جنوں: مراد: دیوانگی۔

ع سیرِ صحرا کی ہوس کیوں نہ کرے پائے جنوں
(ص۱۷۲)

پائے در زنجیر ہونا: مراد: بے بس ہونا، مجبور ہونا۔ پاؤں میں زنجیر پڑنا (ج)

ع سروِ موج آب جو سے پائے در زنجیر ہے
(ص۱۳۴)

پائے عنادل: مراد: محبوب کے قدم۔

ع ہنس ہنس کے ہے جو پائے عنادل میں لوٹتا
(ص۱۵۱)

پائے کوباں: مراد: راضی خوشی، ناچتے ہوئے زمین پر پاؤں مارتے ہوئے (ج)

ع پائے کوباں تہِ شمشیرِ اَجل جاؤں گا
(ص۱۳۴)

پائے لگن: ہاتھ پاؤں دھونے کا طشت (ن)

ع ہاں ڈھیر ہے پتنگ کا (پائے) لگن کے پاس
(ص۱۶۸)

پائے مردی: مراد: پاؤں کی قوت، استقلال، مضبوطی۔

ع بسایا خانۂ زنجیر ہم نے پائے مردی سے
(ص۲۳۷)

پائے مگس: مراد: مکھی کا پاؤں۔

ع جوں کبادہ لچکے ہے پائے مگس کے بوجھ سے
(ص۲۱۲)

پائے نگاریں: مراد: آراستہ پیر، مہندی لگا ہوا (آ)

ع ذوقؔ اس پائے نگاریں کا جو ہے وصف نگار
(ص۱۲۵)

پتا ملنا: نشان ملنا (ج) کھوج لگنا (آ)

ع گر کوئے یار میں نہیں ملتا پتا تو پھر
(ص۳۳۳)

پتلا: بت، مورت، مجسمہ (ج)

ع بنایا اس لئے اس خاک کے پتلے کو تھا انساں
(ص۱۷۳)

پتلی: آنکھ کا گول سیاہ حصہ (ج)

ع پتلی سیاہ دیکھئے اس چشمِ مست کی

(ص ۲۴۹)

پتنگ: کنکوا، ایک پردار کیڑا جو روشنی پر گرتا ہے، پروانہ (ن)

ع روح اس ماتم زدہ کی بعدِ مردن جوں پتنگ

(ص ۱۶۷)

پتھر آب ہونا: مراد: پتھروں کا بھی پگھل جانا۔

ع میرے گریے کے اثر سے ہوگئے پتھر بھی آب

(ص ۲۲۸)

پتھر برسنا: سنگ باری ہونا (آ)

ع سنگلاخ اس کے تو اب قافیے کیا پتھر تھے

(ص ۲۴۲)

پتھر بن جانا: مراد: سخت دل ہو جانا۔

ع فنا کی راہ میں پتھر جو بن کے بیٹھے ہیں

(ص ۳۳۸)

پتھر پگھلنا: بے رحم کو رحم آنا، معشوق کا مہربان ہونا (ج)

ع اے صنم! پر ترا پتھر نہ پگھلتے دیکھا

(ص ۳۳۱)

پتھر کھانا: سنگریزوں کی مار کھانا (ن)

ع کھاتے گلیوں میں جو پتھر تھے تو کیا پتھر تھے

(ص ۲۴۲)

پتھر ہونا: بت بن جانا، سخت ہو جانا (ن)

ع کھاتے گلیوں میں جو پتھر تھے تو کیا پتھر تھے

(ص ۲۴۲)

پٹاخہ: ایک قسم کی آتشبازی، جس کے چلنے پر دھماکے کی آواز نکلے (ن)

ع پٹاخے کرنے لگے، چھٹ کے جب بہم تکرار

(ص ۳۷۷)

پچھتانا: حسرت، پشیمانی، افسوس (ن)

ع ہائے پچھتاتا ہوں، کیوں اس سے کیا میں نے بگاڑ

(ص ۱۴۱)

پخ: فساد، غُل (ج)

ع پتے پُخ کر رہ گئیں خالی سرس کی تیلیاں

(ص ۳۰۷)

پخت: مراد: کسی تقریب کے واسطے جو بہت سے کھانے پکاتے ہیں وہ پخت کہلاتے ہیں۔

ع توروں کی پخت مطبخِ عالی میں اس قدر

(ص ۳۱۰)

پختہ مزاج: مستقل مزاج (ن)

ع کیا پختہ مزاجوں کو مسخر تو نے دنیا میں

(ص ۲۲۲)

پَر: پرندوں کے بدن پر جو چیز اُگی ہوتی ہے اور ان کے بدن کو سردی سے بچاتی ہے اور محفوظ رکھتی ہے اور ان کے اُڑنے کا ذریعہ ہوتی ہے (ن)

ع پر کُترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض

(ص ۱۶۹)

پُر اشک: آبدیدہ (ج)

ع اور پھر ان کو پُر اشکِ خوں بھی دیکھا

(ص ۲۶۲)

پرِ اُفتادہ: مراد: کم پر، ناکارہ پر۔

ع یہ صید ناتواں مثلِ پرِ اُفتادہ اُڑ جائے

(ص ۲۱۰)

پُر افسوں: مراد: جادو بھری۔

ع سُرمہ آلودہ تری چشم پُر افسوں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

پُر باد: ہوا سے بھرا ہوا۔ پھولا ہوا۔ متورم، مغرور، متکبر (ج)

ع نفخ تفریح سے، پُر باد ہے گردوں کا شکم

(ص۳۷۳)

پرِ پرواز: مراد: اُڑنے والے پَر۔

ع تیری جانب پرِ پرواز ہیں اعضا ہم کو

(ص۱۹۲)

پَرتو: روشنی، عکس، شعاع، جھلک (ن)

ع پرتو سے ترے جامِ مئے عیش سرِ بزم

(ص۳۱۵)

پرِ جبرئیل: مراد: انتہائی بلندی تک پہنچنے والا۔

ع پروازِ عاجزی میں پرِ جبرئیل تھا

(ص۱۶۹)

پُر جفا: مراد: بے وفائی کرنے والا۔

ع اس پُر جفا سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

(ص۱۶۰)

پُر خروش: مراد: عاشق، واویلا کرنے والے۔

ع فلک وارستہ پھرنے دے ہے کوئی پر خروشوں کو

(ص۱۳۰)

پُر خم: ٹیڑھا (ن)

ع کرتا ہے ہلال ابروئے پُر خم سے اشارہ

(ص۳۱۴)

پُر درد: مراد: درد بھرا۔

ع صدا جو نکلے ہے پُر درد استخواں سے مرے

(ص۱۴۷)

پُر زَر: سونے سے بھرا ہوا (ن) طاقت والا (ج)

ع کشتی گدا کی کشتیِ پُر زر ہو آن میں

(ص۳۱۲)

پَر کاٹنا: کوئی مددگار نہ ہونا، طاقت کم ہو جانا (ج)

ع ہائے صیاد تو آیا مرے پر کاٹنے کو

(ص۱۹۹)

پَرکار: وہ آلہ جس سے دائرہ کھینچتے ہیں (ج)

ع پِھرتے ہیں اک پاؤں ہم پرکار سے

(ص۲۰۶)

پَر کترنا: پروں کو قینچی سے کاٹنا۔ عاجز کرنا (ن)

ع پر کترنے کو جو صیّاد نے چاہی مقراض

(ص۱۶۹)

پُر مغز: عمدہ مضمون سے بھرا ہوا (ن)

ع سرکشی کرتے ہیں بے مغز، نہ پُر مغز وقار

(ص۲۸۶)

پَر نکالنا: مراد: اڑنے کے قابل ہونا۔ قابلیت بہم پہنچانا، حیثیت سے بڑھ کر حوصلہ کرنا (ن)

ع مژگاں سے دونوں بازوؤں پر، پر نکال کے

(ص۳۱۳)

پُر نور: مراد: معمور، درخشانی۔

ع پُرنور ہے ترا رُخِ سیمیں بسانِ صبح

(ص۱۵۹)

پرخاش: مراد: فساد۔

ع ستارہ بر سرِ پرخاش و چرخ بر سرِ کیں

(ص۳۲۳)

پران: مراد: ہندوؤں کی اٹھارہ مقدس کتابوں میں سے ایک کتاب کا نام جس میں مذہب اور علم الاصنام کے متعلق بحث ہے۔

ع کبھی یہ آگہیِ شاستر و بید و پُران

(ص۲۷۸)

پرّاں: اڑنے والے (ج)

ع پر نہیں پر ترا تو سن وہ پری ساں پرّاں

(ص۳۲۲)

پرائی پڑنا: مراد: دوسرے کی فکر ہونا۔

ع تجھ کو پرائی کیا پڑی، اپنی نبیڑ تو

(ص۱۹۴)

پردہ: چلمن، چک، آڑ، اوٹ (ج)

ع پردۂ نور میں اُبلا ہے تنورِ طوفاں

(ص۳۸۴)

پردہ دری: عیب ظاہر کرنا، راز فاش ہونا (ج)

ع ہم آپ اپنے باعث پردہ دری ہوئے

(ص۲۴۳)

پردہ کھلنا: بھید ظاہر کر دینا (ج) حجاب دور ہونا (آ)

ع پر اُترے محمل سے کیوں کہ لیلیٰ کہ پردہ کھلتا ہے ساربان کا

(ص۳۴۷)

پردہ نشیں: مراد: محبوب۔ پردے میں رہنے والی عورت (ج)

ع بلائے سامنے کیوں کر مجھے وہ پردہ نشیں

(ص۱۲۹)

پردے میں رہنا: حجاب میں رہنا (ج)

ع وہ ہم سے پردے ہی میں اب تلک رہا افسوس

(ص۱۴۸)

پرسوں: کل سے پہلے یا بعد کا دن (ن)

ع آنے کو کہتے تھے خاطر سے ہماری پرسوں

(ص۱۹۱)

پرکھنا: جانچ کرنا، تمیز کرنا، کسوٹی پر لگا کر کھرا کھوٹا دیکھنا

ع کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر

(ص۲۸۶)

پروا: فکر، اندیشہ، خیال، ضرورت، احتیاج، خوف (آ)

ع نہ خدائی کی ہو پروا، نہ خدا یاد رہے

(ص۳۴۷)

پروانہ: مراد: دیوانہ، وہ پردار کیڑا جو شمع پر عاشق ہو (آ)

ع ہے مرا مرغ نظر پروانہ شمعِ طور کا

(ص۱۳۸)

پرونا: سوراخ دار چیز میں ڈورا ڈالنا (ن)

ع خلشِ خارِ جنوں سے ہے پروتا کیا کیا

(ص۲۸۷)

پرہیز کرنا: احتیاط کرنا (ن)

ع آستاں بوسیِ سلطاں سے نہ کرتے پرہیز

(ص۱۴۵)

پرہیز گاری: پارسائی، پاکدامنی (آ)

ع اگر پرہیز کی پوچھے، کہوں پرہیز گاری سے

(ص۲۱۳)

پری: مراد: محبوب۔

ع گرم نظارہ رات دن جب کہ تھے اس پری کے ہم
(ص۱۴۶)

پری چہرہ: مراد: جس کا چہرہ پری کی طرح خوبصورت ہو۔
ع تو اک پری چہرہ حور طلعت بہ شکلِ بلقیس و ماہِ کنعاں
(ص۳۶۰)

پری حُباب: مراد: خوبصورت عورت۔
ع دریا پری حباب کے شیشے میں بند ہو
(ص۲۰۱)

پری رُخسار: حسین، خوبصورت، معشوق، محبوب (ج)
ع نہ پوچھیں حوریں کے اے پری رُخسار دامن سے
(ص۲۱۰)

پری رُو: خوبصورت، حسین، معشوق، محبوب (ن)
ع چھپالے او پری رُو! شعلۂ رخسار دامن سے
(ص۲۱۰)

پری زاد: خوبصورت، حسین دلفریب (ن)
ع ہم جس پہ ہیں عاشق، وہ پری زاد غضب ہے
(ص۲۳۹)

پرے بیٹھنا: علیحدہ یا الگ کر دینا (ج)
ع پر ہم سے وہ ہیں بیٹھے پرے، ان سے ہم پرے
(ص۳۵۱)

پریدہ: مراد: اُڑا ہوا رنگ۔
ع طائر کے عوض، رنگِ پُریدہ سے، شگوں، ہے
(ص۲۲۲)

پس: بعد (ج)
ع میں وہ گردش زدۂ دہر ہوں، جس کا پسِ مرگ
(ص۳۸۳)

پس ازمرگ: مراد: موت سے پہلے۔
ع ہو جس کو پس از مرگ بھی یادِ دہنِ رنگ
(ص۲۰۲)

پس ماندگان: پیچھے رہتے ہوئے، وارث (ن)
ع جو کچھ رہا وہی پس ماندگاں کا ہے پسِ مرگ
(ص۲۴۱)

پس مرگ: مراد: ہمیشہ۔ بعدازموت (ج)
ع کیا تعجب ہے پسِ مرگ بھی رہوے تو وہ
(ص۱۲۶)

پست قامت: مراد: چھوٹا قد۔
ع پست ہمت یہ نہ ہووے، پست قامت ہو تو ہو
(ص۱۹۵)

پست ہمت: کم حوصلہ، بزدل (آ)
ع دنیا کی ہے رفعت کا سبب پستیِ ہمت
(ص۲۲۲)

پستان: چھاتی کا ابھار، سینے کی بالادگی (ج)
ع اپنے اُبھرے ہوئے پستاں پہ چڑھاوے محرم
(ص۳۸۰)

پستۂ قندی: مراد: محبوب کے ہونٹ۔ ایک گری اور میوے کا نام، ایک قسم کی دانے دار مٹھائی کا گری اور میوہ (ج)
ع پستۂ قندی ہے کامِ غیر میں وہ لعلِ لب
(ص۱۳۱)

پستی: مراد: گم نامی۔ بلندی کا نقیض، نشیب (آ)
ع نام یوں پستی میں بالا تر ہمارا ہوگیا
(ص۱۴۰)

پسر: بیٹا، لڑکا، بچہ (ج)

ع نغمہ برلب کہیں مطرب پسرِ زہرہ جبیں

(ص ۲۸۰)

پسندِ خاطر: دل کو مرغوب (ج)

ع مکانِ دیدہ پسندِ خاطر اگر نہیں ہے کہ ہوں گے ظاہر

(ص ۲۵۰)

پسیجنا: ملائم ہونا، موم ہونا، رحم آنا، راہ پر آنا، ڈھیلا پڑنا (ج)

ع اے بتو! تم ہی پسیجے نہ ذرا، پتھر تھے

(ص ۳۵۷)

پسینا آنا: شرم یا غیرت کے باعث پسینوں میں ڈوب جانا (آ)

ع آگیا مارے خجالت کے پسینا ہم کو

(ص ۱۹۴)

پسینے پر پسینے آنا: شرمندہ ہونا (ج)

ع اور آتے تھے پسینوں پر پسینے

(ص ۲۶۰)

پشتِ خار: ایک آلہ جس میں ہاتھی دانت یا لوہے کا پنجہ ایک لکڑی کے سرے پر لگا ہوتا ہے جو پشت کھجانے کے کام آتا ہے (ج)

ع جو اپنے ہاتھ کا نہ مجھے پشتِ خار دے

(ص ۲۲۴)

پشتِ سمک: مراد: وہ مچھلی جس کی پیٹھ پر زمین تصور کی جاتی تھی۔

ع کہ زمیں پشتِ سمک تک ہو تہ پہلو گرم

(ص ۱۷۶)

پُشت سیدھی کرنا: مراد: رویہ تبدیل کرنا۔

ع سیدھی نہ کی فلک نے کبھی ایک بار پشت

(ص ۱۵۸)

پشتِ فلک میں خم ہونا: مراد: آسمان کی ٹیڑھی چال۔

ع ہو پُشتِ فلک میں ابھی خم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

پُشتِ لب: مراد: مونچھوں کی جگہ۔

ع خط کہاں آغاز ہے پشتِ لب دل دار پر

(ص ۱۶۷)

پُشتہ: وہ مٹی کا بند یا دیوار جو دریا کے کنارے چڑھاؤ کے پانی کو پھیلنے سے روکنے کے لئے بناتے ہیں (ج)

ع پُشتے سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی

(ص ۲۲۵)

پشیمانی: مراد: شرمندگی۔

ع اب مر رہے ہیں اس کی پشیمانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

پکار دینا: مراد: آگاہ کر دینا۔

ع جب آئے قصدِ خوں کو، تو پہلے پکار دے

(ص ۲۲۵)

پگاہ: صبح (ج)

ع پر یہ دعا ہے ذوقؔ کی حق میں ترے شام و پگاہ

(ص ۳۱۸)

پگڑی رہن ہونا: عمامہ یا دستار یا عزت گروی ہونا (ج)

ع کل جو اک پگڑی ہوئی تھی میکدے میں رہن مئے

(ص ۱۹۵)

پُل: وہ راستہ جو دریا یا نہر یا کوئی نشیب کی جگہ پر بنایا جائے، طاقچہ جس کے اوپر یا نیچے سے راستہ ہو (ن)

ع پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا

(ص ۱۴۱)

پلٹن: پیادہ، فوج کا دستہ (ج)

ع پلٹن اگر نہ مجھ کو دلِ بے قرار دے

(ص ۲۲۵)

پلٹیں دینا: مراد: بے چینی بڑھانا۔

ع پلٹیں اگر نہ مجھ کو دلِ بے قرار دے

(ص ۲۲۵)

پلک سے پلک نہ لگنا: مراد: نیند نہ آنا، انتظار میں جاگنا۔

ع نہیں لگتی مری پلک سے پلک

(ص ۲۶۴)

پلکوں سے نمک اُٹھانا: مراد: نتیجہ بھگتنا۔ ہاتھوں کا کام پلکوں سے لینا، دشوار کام کرنا (ن)

ع پلکوں سے اُٹھاؤ گے نہ ہاتھوں سے گراؤ

(ص ۲۰۱)

پلنگ: بڑی چارپائی (ج)

ع کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

پلنگ: مگرمچھ (ج)

ع کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

پلید: مراد: مردود و ملعون۔ ناپاک (ج)

ع کم بخت پاک ہو کے پلیدوں میں مِل گیا

(ص ۱۳۴)

پناہ پانا: مراد: بچنے کا ٹھکانہ ملنا۔

ع پائی نہ تیغِ عشق سے ہم نے کہیں پناہ

(ص ۱۷۵)

پنبہ دہاں: کم گو، کم سخن (ن)

ع اور پھر یہ ستم کہ پنبہ دہاں

(ص ۲۶۴)

پنبہ مینا: روئی جو شراب کے شیشے میں لگاتے ہیں (ج)

ع پنبہ مینا بر سرِ مینا، اخترِ صبح و گنبدِ خضرا

(ص ۳۶۳)

پنج شاخہ: ایک قسم کی پانچ شاخوں والی شمع (ن)

ع جوں پنج شاخہ تو نہ جلا اُنگلیاں طبیب

(ص ۲۰۳)

پنجرہ: لوہے کی موٹی سلاخوں کا مضبوط گھر جس میں سرکس والے شیروں اور دیگر درندوں اور جانوروں کو بند کرتے ہیں (ج)

ع شیر پنجرے میں گرفتار نظر آتا ہے

(ص ۳۵۳)

پنجۂ جنون: مراد: دیوانگی کی گرفت۔

ع ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں

(ص ۱۹۴)

پنجۂ شانہ: مراد: ہاتھ یا پاؤں کی پانچوں انگلیاں۔

ع پنجۂ شانہ کو دیتا ہے فلک کب ناخن

(ص ۱۲۵)

پنجۂ مرجان: مراد: مرجان کی شاخ۔ مرجان سمندر میں درخت کی شکل کا ہوتا ہے اور بیچ کے تنے سے چاروں طرف شاخ در شاخ ٹہنیاں سی بنی ہوئی ہوتی ہیں (ج)

ع دریا سے تہی پنجۂ مرجاں نکل آیا

(ص ۱۴۶)

پنجۂ مژگان: مراد: پلکیں۔

ع حوروں کے گر ہو پنجۂ مژگاں سے خار پشت

(ص ۱۵۷)

پنجۂ مہر: مراد: محبت بھرا ہاتھ۔

ع پنجۂ مہر کو بھی خونِ شفق میں ہر روز

(ص ۱۳۲)

پنکھڑی: مراد: کم مرتبہ شے۔ پھول کی پتی (ج)

ع وہ ہی مثل ہے، پھول نہیں پنکھڑی سہی

(ص ۲۳۷)

پنہاں: پوشیدہ، خفیہ (ن)

ع کیوں کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیرِ دُودِ آتش ہو

(ص ۱۹۶)

پورِ سینا: مراد: ابوسینا کی بستی جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔

ع پورِ سینا ہے تو کیا سینے میں خوں ہے حسرت

(ص ۲۷۸)

پوست: مراد: چھلکا۔

ع پوستِ بیضۂ ماہی سے ہو ہلکا گوہر

(ص ۲۸۸)

پوشاک: پہننے کے کپڑے، لباس (ج)

ع بل بے تیاری پوشاک کہ چرخِ اطلس

(ص ۳۷۹)

پوشاکِ آبی: مراد: ایسا لباس جس سے آر پار نظر آئے۔

ع پوشاکِ آبی آپ کو گر دل پسند ہو

(ص ۲۰۱)

پوشیدہ: مخفی، پنہاں، چھپا ہوا، خفیہ، پیٹھ، پیچھے (ن)

ع پوشیدہ ان نگاہوں سے سر خوش ہیں رات دن

(ص ۱۷۵)

پون اڑانا: جادو کرنا (ج)

ع اُڑائیں پون جادوگر بلا سے، ہم نہیں ڈرتے

(ص ۲۱۵)

پون باز: مراد: جادوگر۔

ع تا کہ یہ گبر اور ہنود، طاق پرست پون باز

(ص ۳۲۱)

پونگی کی صدا: مراد: سپیروں کے باجے کی آواز۔

ع جوں مارِ سیہ نکلے ہے پونگی کی صدا پر

(ص ۱۴۶)

پہر: مراد: وقت کا پیمانہ۔ دن رات کا آٹھواں حصہ (ن)

ع ہے ابھی رات پڑی چار پہر کاٹنے کو

(ص ۱۹۹)

پہلو: مراد: قریب۔ بغل، آغوش (ج)

ع پہلو سے جب ہوا وہ بتِ نازنیں جدا

(ص ۱۴۸)

پھاڑ کھانے کو دوڑنا: مراد: بہت بُرا معلوم ہونا۔

ع کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

پھانس لگنا: ہر وقت آزار دینے والی بات کا ہونا، خلش ہونا (آ)

ع وہ پھانس ہے کلیجے کے اندر لگی ہوئی

(ص۲۳۳)

پھاہا: گول کترا ہوا کپڑا جس پر مرہم لگا کر زخم پر چپکاتے ہیں(ن)

ع داغِ دل افسردہ پہ پھاہا نہیں، نہ ہو

(ص۲۰۵)

پھبن دکھانا: مراد: حُسن دکھانا۔

ع پھبن چلمن میں اور پردہ دکھائیں سر سے پاؤں تک

(ص۱۷۳)

پھپھولا: آبلہ(ن)

ع ہزار بار پھپھولوں سے دیکھے پھلتے ہاتھ

(ص۲۰۴)

پھپھولوں سے پھل جانا: کثرت سے آبلے پڑ جانا(ج)

ع یہ سینہ پھپھولوں سے جو پھل جائے تو اچھا

(ص۱۴۳)

پھپھولے پھوڑنا: دل کا غبار نکالنا۔

ع دل کے سارے پھپھولے پھوڑوں میں

(ص۲۶۴)

پھر آنا: مڑ آنا، دوبارہ آنا، کئی بار آنا(ج)

ع پھر تو آئے خیر سے ہم جا کے اُس مغرور تک

(ص۱۷۳)

پھر پھر کر: مراد: بار بار۔

ع پھر پھر کے تیرے گھر کی طرف دیکھتا چلے

(ص۲۰۸)

پھر جانا: مڑ جانا، واپس ہو جانا(ن)

ع پھر جائے ہے پہنچ کے مسافر وطن کے پاس

(ص۱۶۸)

پھرت: گھوڑے کی گردش، گھوڑے کا پھرنا(ن)

ع تیرے توسن کے جو کاوے کے اُڑا جائے پھرت

(ص۲۸۲)

پھڑکانا: مراد: بے تاب کرنا، بے قراری۔

ع وہ مرغ نامہ بر کو جو پھڑکائے جائے ہے

(ص۲۱۷)

پھوٹ پھوٹ کر رونا: شدت سے، رونا، زارزار رونا(ج)

ع روئے گی پھوٹ پھوٹ کے ہر چشمِ آبلہ

(ص۳۳۳)

پھوٹ لینا: مراد: زارزار رونا، دھاڑیں مار کر رونا۔

ع دیکھا آخر نہ کہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے

(ص۱۹۳)

پھوڑا سا پکنا: مراد: عشق کا درد سوا ہونا۔

ع مرا دل آگے ہی سینے میں اک پھوڑا سا پکتا ہے

(ص۱۳۱)

پھول جھڑنا: مراد: شیریں کلامی کرنا۔

ع تو سدا منہ سے مرے پھول جھڑیں یا گوہر

(ص۲۸۹)

پھول چڑھانا: مراد: مزار یا قبر پہ پھول رکھنا۔

ع پھول، دو ہاتھ سے،تو اپنے، مری جان چڑھا

(ص۱۲۹)

پھولا نہ سمانا: نہایت خوش ہونا (ن)

ع پھولا نہیں سماتا جو گلِ پیرہن میں ہے

(ص ۳۵۶)

پھونک کر پاؤں رکھنا: مراد: احتیاط سے کام لینا۔

ع نالۂ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پاؤں

(ص ۳۰۶)

پھونکنا: جلانا، آگ لگانا (ن)

ع ہستیِ تنک مایہ نے پھونکا ہے کچھ ایسا

(ص ۲۰۲)

پھیر کا رستہ: مراد: اُلٹا راستہ۔ راہ کی کجی (ن)

ع کوئی ہے سیدھی رہ، کوئی رستہ ہے پھیر کا

(ص ۱۳۰)

پھیکی: ہلکا، خفیف، بے نمک (ج)

ع لبِ میگوں پہ مسی کی پڑی پھیکی رنگت

(ص ۲۸۰)

پئے: مراد: واسطے / لیے۔

ع تیر چٹکی میں لیا اس نے پئے جانِ عدو

(ص ۱۴۳)

پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے: طالب مطلوب کے پاس جاتا ہے، مطلوب طالب کے پاس نہیں آتا (ن)

ع کہنے لگا کہ جاتا ہے پیاسا کنوئیں کے پاس

(ص ۱۶۸)

پیٹ کا ہلکا ہونا: وہ شخص جو راز افشا کردے (ن)

ع جو پیٹ کے ہلکے ہیں پچے بات کب ان کے

(ص ۲۰۳)

پیچ کھانا: دل میں رنجیدہ ہونا، دل ہی دل میں غصہ کرنا (ن)

ع پیچ کھاتا ہے دھواں میرے چراغ گور کا

(ص ۱۳۹)

پیچ میں آنا: مراد: جال میں پھنسنا۔

ع پُر جفا زُلف کے ہم پیچ میں آئے تو سہی

(ص ۲۴۳)

پیچ و تاب: اضطراب، بے چینی (ن)

ع یہ بعد مرگ ہی معلوم پیچ و تاب تو دے

(ص ۲۱۴)

پیچاں: بل کھاتے ہوئے (ن)

ع یوں دل کا دھواں آہ سے پیچاں نکل آیا

(ص ۱۴۶)

پیچیدہ: مراد: گھنگریالہ پن۔

ع ذوقؔ پیچیدہ کہاں زلف ہے اُس کافر کی

(ص ۱۲۷)

پیر زال: بہت بوڑھی عورت (ج)

ع یہ پیرِ زال گر تجھے چاہے تو چھوڑ دے

(ص ۲۶۱)

پیرِ فلک: آسمان، ستارہ زحل (ج)

ع کہکشاں سے لے عصائے نقرئی پیر فلک

(ص ۳۷۰)

پیرِ مغاں: شراب خانہ کا مالک (ن)، آگ کا پجاری (آ)

ع پیرِ مغاں کے میں بھی مریدوں میں مل گیا

(ص۱۳۳)

پیرو: تقلید کرنے والا۔

ع ہم پیرِو عشق و عشق اپناہادی

(ص۲۶۳)

پیروں کے پیر: مراد: بزرگوں کے بزرگ۔

ع کیا غضب لائیں، خدا جانے، جو ہوں پیروں کے پیر

(ص۱۶۶)

پیرہن: کپڑا،لباس،چادر،ایک خاص قسم کی قبا(ج)

ع جز تکمۂ ہائے پیرہنِ اغنیاء گرہ

(ص۳۸۸)

پیرہنِ استبراق: ایک ریشمی کپڑا جس میں سنہری پھول وغیرہ بنے ہوئے ہوں(ج)

ع سبزہ تا خاک پہ ہو پیرہنِ استبراق

(ص۳۷۵)

پیڑ جال کا: پیلو کا درخت(ن)

ع تربت پہ اس کی جال کا پائے گا پیڑ تو

(ص۱۹۴)

پیش آنا: سامنے آنا،ظہور میں آنا(ن)

ع وہ ہی پیش آیا، جو مدت سے تھا کھٹکا ہم کو

(ص۱۹۴)

پیش تر: پہلے،قبل ازیں(ن)

ع پری رو کیا ستم گر پیش تر ایسے نہ ہوتے تھے؟

(ص۳۴۹)

پیش خیمہ: کسی چیز کے ظہور کا سامان، ہرکارہ،نقیب(ج)

ع پیش خیمہ لے کے نکلا گرد بادِ دُور رو

(ص۱۶۵)

پیش روی: مراد: رہنمائی کرنا۔

ع کبھی مشائیوں سے کرتا تھامیں پیش روی

(ص۲۷۷)

پیش کور: مراد: ناقدرے کے سامنے۔

ع یہ روشن آپ نے کیوں پیشِ کور کی قندیل

(ص۱۷۴)

پیشِ نظر: سامنے،روبرو،نظارہ(ج)

ع پیشِ نظر ہو دُور کا عالم، سن تو سہی افلاک پہ ہے کیا

(ص۳۶۷)

پیش وائی: کسی کے آنے کی خبر سن کر اُسے لینے جانا(آ)

ع پیش وائی کو غمِ جاناں کی چشم و دل سے ذوقؔ

(ص۲۳۴)

پیش وپس کرنا: مراد: شش وپنج میں مبتلا ہونا۔

ع پی بھی جا ذوقؔ، نہ کر پیش و پسِ جام شراب

(ص۱۵۵)

پیشانی پر لکھا ہونا: مراد: قسمت، نوشتۂ تقدیر ہونا(ن)

ع لکھا تھا جو کہ پیشانی میں وہ ہی پیش سب آیا

(ص۱۲۷)

پیشتر: بہت پہلے(ن)

ع گھبرا کے ہم پہنچتے واں ان سے پیشتر ہیں

(ص۱۹۱)

پیغامِ قضا: مراد: موت کا پیام۔

ع پیغامِ قضا ہے ترا پیغامِ محبت

(ص ۱۵۷)

پیکِ اجل: مراد: موت کے پیامبر حضرت عزرائیلؑ

ع واہ رے پیکِ اجل دیکھے ترے مکر و فریب

(ص ۱۶۸)

پیکِ خیال: پیک کا خیال سے استعارہ کرتے ہیں (ج)

ع اے ذوقؔ صدقے جایئے پیکِ خیال کے

(ص ۱۶۸)

پیکِ قضا: مراد: موت کا قاصد۔

ع ترا تیرِ نگہ پیکِ قضا سے کم نہیں قاتل

(ص ۲۲۲)

پیکان: مراد: مظالمِ محبوب۔ بھال (ج)

ع دل میں پیکانوں کا اور سینے میں سوفاروں کا

(ص ۱۲۶)

پیل تن: زورآور، قوی ہیکل (ن)

ع ٹوٹے نہ پیل تن سے بھی نازک بدن کی شاخ

(ص ۲۸۵)

پیلِ دماں: مراد: متکبر انسان۔ طاقتور یا خوفناک ہاتھی (ج)

ع گیا ہے آخرش زنجیر سے پیلِ دماں باندھا

(ص ۱۳۰)

پیلاق: مراد: پیلا، سنہری رنگ۔

ع زمہریر، از پئے آرام جہاں ہو، پیلاق

(ص ۳۷۴)

پیمان گُسل: عہد پر قائم نہ رہنے والا، مجازاً معشوق (ج)

ع وہم کیا دل میں یہ اے پیماں گُسل! پیدا ہوا

(ص ۳۳۳)

پیمبر: پیغام پہنچانے والا، خدا کا حکم لانے والا (آ)

ع گر کیا اس کو پیمبر، تجھے کافر پیدا

(ص ۱۳۹)

پیچ دینا: دھوکا دینا، فریب دینا (ج)

ع دیتا ہے پیچ کیوں مجھے اس درجہ اے فلک

(ص ۱۷۷)

پینس: پالکی، ایک قسم کا ڈولا (آ)

ع صندوق تیرے کشتے کو پینس سے کم نہیں

(ص ۲۱۷)

پیوست ہونا: مضبوط ہونا، مستحکم ہونا، جذب ہونا (آ)

ع کہ تو اُکھڑ کے اِدھر سے اُدھر ہوا پیوست

(ص ۲۵۹)

پیوستہ: ملا ہوا، جڑا ہوا (ن)

ع جتنی وہ کاوش کرے، اتنا ہی یہ پیوستہ ہو

(ص ۱۹۶)

پیوند لگانا: مراد: دو مختلف چیزوں کو ملانا یا جوڑ لگانا۔

ع دو درختوں کو جو پیوند لگائیں باہم

(ص ۳۷۸)

پیہہ: مراد: چربی۔ پینے کے قابل، پانی، دودھ (ج)

ع ڈالے روغن کی جگہ اس میں جو پیہہ ضیغم

(ص ۳۸۱)

پیہم: لگاتار، مسلسل، متواتر، پے در پے (ج)

ع ہچکیاں قلقلِ مینا جو ہے لیتی پیہم

(ص۳۷۹)

﴿ ت ﴾

تا بہ حشر: مراد: قیامت تک۔

ع اُٹھے گا تا بہ حشر مری گور سے دھواں

(ص۱۶۸)

تا بہ سر: مراد: بہت قریب، کھوپڑی تک۔

ع پہنچا آبِ تیغِ قاتل تا بہ سر اچھا ہوا

(ص۱۳۶)

تا بہ قیامت: مراد: روزِ حشر تک۔

ع چھوڑتا تا بہ قیامت نہ ترے دامن کو

(ص۱۴۵)

تا بہ لب آنا: مراد: قریب پہنچ جانا، کنارے تک آنا۔

ع گلو تک میرے اور زخمِ گلو کے تا بہ لب آیا

(ص۱۲۶)

تا بہ ماہ: مراد: چاند تک۔

ع ماہی سے تا بہ ماہ ہیں دستِ فلک سے داغ

(ص۱۵۸)

تا زمانِ صبح: مراد: سحر کے وقت تک۔

ع فرقت کی رات جی چکے ہم تا زمانِ صبح

(ص۱۵۹)

تا زندگی: مراد: پوری حیات تک۔

ع تا زندگی ہوا نہ سرِ آستیں جدا

(ص۱۴۸)

تا کجا: کہاں تک، کب تک (ن)

ع چمن میں یہ زرِ گل رہوے تا کجا محفوظ

(ص۱۷۰)

تا لبِ دریا: مراد: دریا کے ساحل تک۔

ع جادہ پہنچانے گیا تا لب دریا ہم کو

(ص۱۹۳)

تا مرگ: مراد: مرنے تک۔

ع کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہم کو

(ص۱۹۳)

تاب: نور، چمک، رونق (ن)

ع وہ مہر، تو میں تاب، وہ گوہر ہے، تو میں آب

(ص۱۸۸)

تابِ حُسن: مراد: خوبصورتی کی طاقت۔

ع اللہ رے تابِ حسن کہ اس کا دُرِ بلاق

(ص۲۰۴)

تاب دار: مراد: خَم دار۔ چمکدار (ج)

ع پھنسا ہے حلقۂ گیسوئے تابدار میں دل

(ص۱۷۳)

تابِ دندان: مراد: دانتوں کی چمک۔

ع تابِ دنداں نہ دکھا بزم میں تو ہنس ہنس کر

(ص۱۸۳)

تابِ رُخ: مراد: چہرہ کی تپش یا روشنی۔

ع تابِ رخ تیری بھبوکا ہے، بلا ہے تو گرم

(ص۱۷۶)

تابِ رقم: مراد: لکھنے کی ہمت۔

ع مضمونِ پیچ و تاب کی تابِ رقم نہیں

(ص۱۸۶)

تاب لانا: مراد: برداشت کرنا۔

ع تاب کیا لائیں لکد کوبِ فرس کی تیلیاں

(ص۳۰۷)

تاب و تواں: طاقت، برداشت، حوصلہ (ج)

ع ناتوانوں کو ہوئی دہر میں یہ تاب و تواں

(ص۳۸۴)

تابوت: مراد: وہ لکڑی کا صندوق جس میں لاش رکھتے ہیں۔

ع ہووے گا کشتیِ طوفاں زدہ تابوت اپنا

(ص۱۳۳)

تابوت اُٹھنا: جنازہ اٹھنا (آ)

ع جب اُٹھا تابوت تیرے کشتۂ حسرت کا آہ

(ص۳۳۰)

تابش: چمک (ن)

ع تابشِ حُسن سے مانندِ شعاعِ خورشید

(ص۳۱۹)

تاثیر: نتیجہ، اثر، خاصیت (ن)

ع کیا کہوں نامۂ جاں سوز کی اپنے تاثیر

(ص۱۷۶)

تاثیر دکھانا: اثر دکھانا، خاصیت ظاہر کرنا، سرایت کرنا (ج)

ع تم چاہو تو ہر رنگ میں تاثیر دکھا دو

(ص۳۴۶)

تاج: ٹوپی (ن)

ع زینتِ تاجِ شہی، زیبِ سریرِ سلطنت

(ص۲۷۵)

تاجِ زر: مراد: سونے کی شاہی ٹوپی۔

ع مارے ہے کوئی دم میں ترے تاجِ زر پہ ہاتھ

(ص۲۰۳)

تار: مراد: محبوب کی زلفیں۔ بال (آ)

ع کیوں نہ ہر تار میں سو دل ہوں گرفتار کہ زُلف

(ص۱۲۶)

تار: دھاگہ، بال، ڈورا (ج)

ع شکمِ کرمِ بریشم ہی میں تارِ ریشم

(ص۳۷۹)

تارِ پنبہ مینا: مراد: شراب میں ڈوبی روئی کا تاگا۔

ع دانۂ انگور تارِ پنبۂ مینا سے ہو

(ص۱۹۹)

تار ٹوٹنا: تار کا شکستہ ہونا، سلسلہ ٹوٹنا (ج)

ع جیب کے تار جو ہو ہو کے رفو ٹوٹ گئے

(ص۳۵۶)

تارِ رگِ سنگ: مراد: مضبوط شے۔

ع سی دیا تارِ رگِ سنگ سے پھر زخمِ جگر

(ص۲۴۱)

تارِ شعاعِ مہر: مراد: سورج کی کرن۔

ع تارِ شعاعِ مہر بھی رنگِ شفق میں روز

(ص۱۵۹)

تارِ شمع: مراد: موم بتی کی ڈوری۔

ع کہ تارِ شمع ہو ہر ایک تارِ مُو میر

(ص۱۲۹)

تارِ طنبور: شہر طبریہ کا پہاڑ (ج)

ع تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صَفا

(ص۳۷۹)

تارِ کفن: مراد: جامۂ میت کا تانا بانا۔

ع بیڑیاں تارِ کفن سے ہیں پس از مردن بھی

(ص۱۷۲)

تار کھینچنا: کپڑے میں سے تار نکالنا (ج)

ع الگ ہوتا نہ کھینچ کھینچ کر مرا ہر تار دامن سے

(ص۲۰۹)

تارِ مُو: مراد: رُواں رُواں، بال۔

ع کہ تارِ شمع ہو ہر ایک تارِ مُو میرا

(ص۱۲۹)

تارِ موسیقار: مراد: سارنگی کا تار۔

ع کام لوں ہر تارِ مُو سے تارِ موسیقار کا

(ص۱۴۴)

تار میں گرہ ہونا: مراد: کمزور رشتے کی مضبوطی۔

ع گرہ ہے تار میں یا میرے جسمِ زار میں دل

(ص۱۷۴)

تارِ نظر: مراد: نگاہ۔

ع پر اس تارِ نظر سے مثل مرغ رشتہ برپا ہو

(ص۱۹۹)

تارِ نفس: سانس کے متواتر آنے جانے کو تار سے استعارہ کرلیا ہے (ن)، سانس کا سلسلہ (ج)

ع مگر تارِ نفس سینے میں سمجھو یا گریباں میں

(ص۱۸۷)

تارو سوزن: مراد: سوئی دھاگا۔

ع سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن اے منصور

(ص۲۱۲)

تارا: ستارہ، اختر، کوکب، نجوم (ن)

ع تارا سا ہوں کنوئیں کی میں تہ پر مثالِ آب

(ص۱۷۷)

تارا سی آنکھ کھل جانا: مراد: سب کچھ صاف نظر آنا، ستاروں کی طرح روشن ہو جانا۔

ع ہر حبابِ بحر کی کھل جائے گی تارا سی آنکھ

(ص۱۴۰)

تارا ہو جانا: کسی چیز کا اس قدر بلند ہو جانا یا اس قدر نیچے تہ میں چلا جانا یا اس قدر دور ہو جانا کہ چھوٹی نظر آنے لگے (ن)

ع جس طرح پانی کنویں کی تہ میں تارا ہو گیا

(ص۱۴۰)

تارک: مراد: لذتوں کو چھوڑنے والا۔

ع تارک نہیں فقیر بھی، راحت پرست ہے

(ص۲۴۶)

تاریخِ مرگ کہنا: مراد: مرنے کی تاریخ کہنا یا ایسا شعر

کہنا جس کی عددی قیمت وہ نکلے جو مرنے کی تاریخ ہو۔

ع آج ہم تاریخِ مرگ آپ اے قضا کہنے کو ہیں
(ص۱۸۳)

تاریخِ وفات: مراد: مرنے کی تاریخ کہنا یا ایسا شعر کہنا جس کی عددی قیمت وہ نکلے جو مرنے کی تاریخ ہو۔

ع خطِ توأم سے لکھو گور پہ تاریخِ وفات
(ص۱۹۳)

تاڑنا: مراد: بھانپ جانا۔ مارنا (ج)

ع تیوروں کا تاڑ جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(ص۲۳۷)

تازگی: تراوت، خوشی، مسرور (ج)

ع تازگیِ گل کو چمن سے تو چمن کو نزہت
(ص۲۸۰)

تازہ مضمون باندھنا: مراد: نظم میں نیا اور جدید موضوع بیان کرنا۔

ع تازہ مضموں ہے جو باندھوں قفسِ جامِ شراب
(ص۱۵۵)

تازہ وتر: تروتازہ، نیا (ج)

ع ترے ابرِ کرم سے باغِ عالم تازہ و تر ہو
(ص۳۱۶)

تازیانہ: چابک، کوڑا، ہنٹر (آ)

ع سو تازیانے مارے نہالِ چمن کی شاخ
(ص۲۸۶)

تاسف کرنا: دکھ کرنا، افسوس کرنا (آ)

ع وہ کون ہے جو مجھ پہ تاسُف نہیں کرتا
(ص۱۳۱)

تاک: انگور کی بیل (ن)

ع مے پرستوں کے کفن پر کلکِ چوبِ تاک سے
(ص۲۰۸)

تاک جھانک: نظر بازی (ن)

ع کرتی ہے زیرِ برقعِ فانوس تاک جھانک
(ص۲۳۳)

تاک کر مارنا: مراد: نشانہ لے کر شکار کرنا۔

ع الٰہی اس نے دل کو تاک کے مارا تو کیا مارا
(ص۱۴۲)

تال دینا: گانے میں سُر قائم رکھنے کے لئے تالی بجانا (ج)

ع جنبشِ دستِ مژہ دے ہے اس انداز سے تال
(ص۳۰۱)

تالاب: پانی کا بڑا حوض (ن)

ع تالاب سمندر کو کرے چشم نمائی
(ص۳۱۴)

تالو سے زبان نہ لگنا: برابر باتیں کئے جانا۔

ع نہ ہائے ہائے میں تالو سے پھر زبان لگی
(ص۲۱۵)

تامل کرنا: نہایت غور و فکر سے دیکھنا (آ)

ع تامل کیجیو ذوقِ طپیدن دیکھئے کیا ہو
(ص۱۲۶)

تان کے: خوب زور سے، کھینچ کر (ج)

ع ناز سے تان کے ابرو کو لگا تیرِ نگاہ
(ص۱۲۹)

تاویل: ایسا مطلب بیان کرنا جو ظاہری معنوں سے مختلف ہو، عذر (ج)

ع مخزنِ گوہرِ معنی سے ہو جس کو تاویل

(ص ۳۰۴)

تائب: توبہ کرنے والا (ن)

ع تائب نہ ہوا تو اس سے کہ ڈاڑھی ہوئی سفید

(ص ۲۷۳)

تائید: مدد، معاونت، حمایت (ن)

ع ہے بادہ کشوں کے لئے اک غیب سے تائید

(ص ۲۳۴)

تبجیل: تعریف کرنا، عزت کرنا (ج)

ع مطلعِ شمس کو بھی جس کی ہو واجب تبجیل

(ص ۳۰۵)

تبخالہ: وہ چھالے جو بخار کے بعد ہونٹوں پر ہو جاتے ہیں (آ)

ع تبخالہ لب پہ گرمیٔ بوسہ سے ہے کہاں

(ص ۱۷۷)

تبدُّل: تغیر (ن)

ع زمانے کو تو کچھ تبدُّل نہیں ہے

(ص ۲۴۲)

تبر: کلہاڑی (ج)

ع تبر حکمِ قضا حکم کی تیرے تعمیل

(ص ۳۰۵)

تبرا: وہ الفاظ جو اہلِ تشیع پہلے تین خلفائے راشدہ کے متعلق استعمال کرتے ہیں۔ وہ ناملائم الفاظ جو کسی مخالفت کی نسبت بطورِ لعنت زبان پر لاتے ہیں (ج)

ع کیا کام تبرّا کا محبت میں علیؓ کی

(ص ۲۵۳)

تبرک: وہ چیز جس میں برکت ہونے کا اعتقاد ہو، تحفہ جو کسی بزرگ یا شیخ سے ملے (ن)

ع ہم تبرک ہیں، بس اب کرلے زیارت مجنوں

(ص ۱۹۴)

تبرید: تر و تازہ اور ٹھنڈا کرنے والا شربت یا پینے کی چیز (ج)

ع میرے لئے تبریدِ تپ سوزِ دروں ہے

(ص ۲۲۲)

تبریز: مراد: ایران کے ایک شہر کا نام۔

ع تا خراسان و عراق و زابل و تبریز سے

(ص ۳۷۰)

تبسم: مراد: ہونٹوں ہی ہونٹوں میں ہنسنا، مسکراہٹ (ن)

ع یہ خوں خراش دل میں تبسم سے کم نہیں

(ص ۱۸۶)

تبعیت: تقلید، پیروی، اطاعت (ج)

ع ژند و پاژند میں کرتے تھے مری تبعیت

(ص ۲۷۸)

تپِ دروں: مراد: حرارت، بخار۔

ع تپِ دروں سے مری نبض پر طبیبوں کے

(ص ۲۰۴)

تپِ لرزہ: مراد: وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے۔

ع نالوں نے دی چڑھا جو تپِ لرزہ مہر کو

(ص ۲۱۸)

تپش: مراد: عشق۔

ع اس تپش کا ہے مزہ دل ہی کو حاصل ہوتا

(ص ۱۲۷)

تتار: مراد: روس کا ایک علاقہ جو چین کی سرحد سے ملتا ہے

ع پھر میں نہ لوں اگر کوئی چین و تتار دے

(ص ۲۲۵)

تجلّی: روشنی، شان وشوکت (ج)

ع تیرے جلوے کی تجلّی نے جو روشن کیا دل

(ص ۳۸۴)

تجمّل: خوبصورتی (ج)

ع چشمِ جاناں کا مژگاں سے تجمّل دیکھو تو

(ص ۲۴۶)

تجویز: مراد: بندوبست۔

ع کبھی تجویز زکوٰة اور کبھی قصدِ دعوت

(ص ۲۷۷)

تجہیز: مراد: مردے کو دفن کرنے کے لیے اسباب تیار کرنا۔

ع کچھ نہیں چاہیے تجہیز کا اسباب مجھے

(ص ۲۵۱)

تحتِ ثریٰ: زمین کا سب سے نیچے کا طبقہ (ن)

ع نہیں تا تحتِ ثریٰ منزلِ آرامِ بخیل

(ص ۳۰۴)

تحریرِ سُرمہ: مراد: آنکھ میں کحل کی لکیر کھینچنا۔

ع تحریرِ سُرمہ سے ہے تری چشمِ نیم باز

(ص ۱۷۷)

تحریرِ فراق: مراد: جدائی کی عبارت۔

ع ذوقؔ دیکھے جو کبھی میری وہ تحریرِ فراق

(ص ۱۷۲)

تحمّل: برداشت، بردباری (ن)

ع اس صیدِ مضطرب کو تحمّل سے ذبح کر

(ص ۱۹۴)

تحویل: مراد: ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچانا۔
سپرد کرنا (ن)

ع دمِ تحویل یہ کہتے ہیں عناصر چاروں

(ص ۳۲۲)

تختِ خلافت: نیابت، جانشینی نبی یا بادشاہ کی (ج)

ع نفسِ خلافت از رہِ رتبت، تختِ خلافت عرش بہ عظمت

(ص ۳۶۴)

تخم فشاں: مراد: بیج بکھیرنا۔

ع ہو کس طرح نہ تخم فشاں خالِ سرمہ سے

(ص ۱۷۷)

تدبیر پوچھنا: مراد: رائے پوچھنا۔

ع ذبح کرنے کو مرے پوچھتے کیا ہو تدبیر

(ص ۱۶۴)

تدبیر چلنا: تدبیر کارگر ہونا (ن)

ع کوئی بھی تدبیر جب دیکھی نہیں چلتی ہے تب

(ص ۱۴۷)

تدبیر نظر نہ آنا: مراد: علاج نظر نہ آنا۔

ع کوئی ایسی نظر آتی نہیں تدبیرِ فراق

(ص۱۷۲)

تدبیر نہ بننا: مراد: علاج نہ ہونا۔

ع نہیں تدبیر کچھ بنتی، پڑے سر کو پٹکتے ہیں

(ص۱۹۰)

تدویر: چکر، گردش (ج)

ع کبھی تھی عرصۂ تدویرِ فلک کی مجھے سیر

(ص۲۷۷)

تردامنی: گناہ کاری (ن)

ع کہ میری تردامنی کے آگے عرق عرق پاک دامنی ہے

(ص۲۱۹)

تراب: مٹی، خاک (ن)

ع مثالِ نقشِ قدم کرنے پا تراب تو دے

(ص۲۱۴)

تراش خراش: وضع قطع، طرزِ انداز (ج)

ع اس شوخِ کج ادا کی تراش و خراش ہے

(ص۲۳۳)

تراشنا: کاٹ چھانٹ (ج)

ع جیسے رکھے ہوں تراشے ہوئے جامِ نیلم

(ص۳۸۰)

ترانہ: گانا، نغمہ، راگ (ج)

ع ساقیِ مہوش مستِ شبانہ مطرب دل کش صرفِ ترانہ

(ص۳۶۳)

تربت: مزار، قبر (ن)

ع گلے لگانے کو تربت سے بھی نکلتے ہاتھ

(ص۲۰۴)

تربت پہ دو پھول دھر جانا: بزرگوں کی قبر پر تعظیماً پھول رکھنا (ج)

ع لائے جو مست ہیں تربت پہ گلابی آنکھیں

(ص۳۵۶)

ترچھی نظر: مراد: نگاہِ غضب۔

ع مگر ترچھی نظر سے تیری، اپنا کام چلتا ہے

(ص۲۲۱)

ترحم: ترس، خداخوفی (ن)

ع چارہ سازی سے ترحُم کے ترے ہر اشکِ شمع

(ص۲۷۶)

تردُّد: سوچ، فکر، اندیشہ۔

ع حشر اجساد میں تھا گاہ تردّد مجھ کو

(ص۲۷۷)

ترش ابرو: بدمزاج، بدخو (ج)

ع دشنام ہو کے وہ ترش ابرو ہزار دے

(ص۲۲۴)

ترش روئی: بدمزاجی، چڑچڑاپن (ن)

ع تو بھی فرو ہوئی نہ ترش روئی شیخ کی

(ص۱۵۴)

ترقی ہونا: مرتبہ زیادہ ہونا، آگے بڑھنا۔

ع ہووے گی نواب کی جس دن ترقی خوب سی

(ص۲۷۱)

ترک ہونا: چھوٹ جانا (ج)

ع مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت

(ص ۲۸۱)

ترکش: تیروں کے رکھنے کا آلہ، تیردان (ج)

ع محرابِ طاق کہاں بن جائے دستۂ نرگس ترکش ہو

(ص ۱۹۶)

ترکی تمام ہونا (شد): سارا غرور نکل جانا (ج)

ع ابلقِ چشمِ بتاں کی ہوگئی تُرکی تمام

(ص ۳۷۲)

تُرنج: مراد: چکوترا۔ لیموں کی ایک بڑی قسم، کھٹا، (ج)

ع دستِ حاتم میں بجا ہے کہ جو دیں تیغ و ترنج

(ص ۲۸۳)

ترنوالہ: نیاز، عمدہ غذائیں (ن)

ع شیخ نے افطاریوں کے تر نوالے کھا لئے

(ص ۱۴۰)

تروار: تلوار (ج)

ع سایہ اس کشتہ ابرو پہ ہو ترواروں کا

(ص ۱۲۶)

تَری: خشکی کا نقیض، نمی، رطوبت (ن)

ع گلِ تر تا ہو گل داں میں، تَری ہو تا گلِ تر میں

(ص ۳۱۶)

تریاکی (تریاقی): مراد: بدمست۔

ع شرابی کرکے توبہ جس طرح ہوجائے تریاکی

(ص ۲۵۴)

تڑاخا اڑنا: مراد: کسی شے کے ٹوٹنے کی آواز بلند ہونا۔

ع یہ اُڑا اس پہ تڑاخا ، وہ اُڑا اس پہ تڑاق

(ص ۳۷۳)

تڑاق: کسی چیز کے گرنے یا طمانچے کی آواز (ج)

ع یہ اڑا اس پر تڑاخا، وہ اڑا اس پہ تڑاق

(ص ۳۷۳)

تزویر: جھوٹ، دھوکا (ج)

ع جو ٹوٹے ہاتھ سے زاہد کے سبحۂ تزویر

(ص ۲۸۹)

تزئین: آراستگی، آرائش، زینت (ج)

ع ایک کو ایک پہ تزئیں ہے دم آرائش

(ص ۳۲۰)

تِس: اِس، یہ (ج)

ع ختم تِس پر بھی نہ اپنی ہوئی تقریرِ فراق

(ص ۱۷۲)

تُس: مراد: اُس۔

ع ختم تس پر بھی نہ اپنی ہوئی تقریرِ فراق

(ص ۱۷۲)

تسبیح: مراد: وہ مالا جس میں سو دانے ہوتے ہیں اور مسلمان ان دانوں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

ع ڈھلکتا دانۂ تسبیح کے مانند ہے منکا

(ص ۱۳۸)

تسبیح سلیمانی: ایک قسم کی سیاہ رنگ کی تسبیح (ج)

ع گردشِ عمر میں تسبیحِ سلیمانی کا

(ص ۳۲۹)

تسبیح مرجاں: مراد: چھوٹے موتیوں کی مالا۔ عربی میں چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور فارسی میں مونگے کو (ن)

ع اُٹھ کھڑا ہو ہاتھ سے تسبیح مرجاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

تسخیر: مطیع، تابع (ج)

ع کیا ہے اک نگہ میں اے پری تسخیر، دل میرا

(ص ۳۳۱)

تسکین: تسلی، اطمینان، ڈھارس، دلاسا (ج)

ع میری تو تسکیں اب فقط، اے دل تری تسکین ہے

(ص ۲۱۸)

تسلیم: سلام کرنا، بندگی، آداب، کورنش (ن)

ع تسلیم کو ہے جس کی جھکاتا سر آسماں

(ص ۳۱۰)

تشاور فی الامر: مراد: کام کرنے سے پہلے آپس میں مشاورت کرلو۔

ع جو ہو نہ تابع امر تشاور فی الامر

(ص ۲۹۲)

تشبیہ دینا: ایک چیز کو دوسری کے مانند ٹھہرانا (ج)

ع شہا ترے رُخِ روشن کو کس سے دوں تشبیہ

(ص ۳۲۲)

تشریف لانا: قدم رنجہ فرمانا (ج)

ع تو شب کو تشریف آپ لاؤ، ہمارے دل میں تمہارا گھر ہے

(ص ۲۵۰)

تشنہ: مراد: خواہشمند۔

ع دوں چکھا شوربۂ اشک اپنا گر میں تشنہ کو

(ص ۱۹۹)

تشنہ جگر: مشتاق (ن)

ع ہزاروں تشنہ جگر کس سے ہوئیں گے سیراب

(ص ۲۱۴)

تشنۂ خوں: خون کا پیاسا (ج)

ع تیر تیرے ہیں کماں دار مرے تشنۂ خوں

(ص ۱۲۷)

تشنہ دہن: مراد: پیاسا۔

ع یا جاتا ہے کنواں کہیں تشنہ دہن کے پاس

(ص ۱۶۸)

تشنۂ دیدار: مراد: دیکھنے کا خواہش مند۔

ع خاک سے تشنہ دیدار کے سبزہ جو اُٹھے

(ص ۳۵۴)

تشنہ کامی: ناکامی (ن)

ع کئے ہی جائیو اے دل شکایت تشنہ کامی کی

(ص ۱۸۷)

تشنۂ مقصود: مراد: اپنی غرض کا پیاسا۔

ع سیراب نہ ہو جس سے کوئی تشنۂ مقصود

(ص ۲۱۸)

تشہیر: شہرت دینا (ج)

ع ہوئی تشہیرِ نعش اس ناتواں کی جب کہ پاؤں میں

(ص ۱۳۰)

تصحیح: درست کرنا (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا، قاموس میں تصحیحِ لغت

(ص ۲۷۷)

تصدُّق: صدقہ دینا، نثار کرنا، قربانی (ن)

ع ہر روز اُڑا دیتا ہے وہ کرکے تصدق

(ص ۱۵۷)

تصدیق: سچا ہونے کی تائید کرنا، سچا ثابت کرنا (ج)

ع دعوتِ صدق پہ لائے ترے ایماں تصدیق

(ص ۲۸۲)

تصرف: استعمال، تغیر (ج)

ع جو دست گاہ، تصرف میں بھی ہوئی اس کو

(ص ۲۵۹)

تصریح: واضح کرنا، صاف طور پر بیان کرنا (ج)

ع کچھ اس کے نام کی تصریح بھی تو ہے درکار

(ص ۳۷۶)

تصوف: دل سے نفسانی آلائشوں، جسمانی خواہشوں کو دور کرکے اشیائے عالم کو خدا کا مظہر سمجھنا (ن)

ع کچھ سود و صفا علمِ تصوف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

تصویرِ چمن: مراد: باغ کی تصویر۔

ع صفحۂ آئینہ تصویرِ چمن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

تصویرِ کفک: مراد: ہاتھ کی ہتھیلی یا پاؤں کے تلوے کی صورت گری کرنا۔

ع کھینچے مانی اس پری کی کیوں کہ تصویرِ کفک

(ص ۱۳۹)

تصویر کھینچنا: نقشہ بنانا، نقشہ اُتارنا (ن)

ع تصویر اُن کی حضرتِ دل کھینچ لائے گر

(ص ۳۳۶)

تصویر ہونا: مراد: ساکت ہونا۔

ع آپ ہی تصویر اس کو دیکھ کر ہوجائے گا

(ص ۱۵۰)

تصویرِ یار: مراد: محبوب کا نقش۔

ع صنعتِ بہزاد کس گنتی میں ہے تصویرِ یار

(ص ۱۷۱)

تصویرِ یوسفؑ: ایک مشہور پیغمبر کا نام جو حسن و جمال میں اپنا نظیر نہیں رکھتے (ن)

ع وہ بولے دیکھ کر تصویرِ یوسفؑ

(ص ۱۳۵)

تطویل: لمبا کرنا (ن)

ع ہو گراں خاطرِ نازک پہ مبادا تطویل

(ص ۳۰۶)

تعجب: انوکھاپن، حیرانگی (ج)

ع ہوائے کوئے جاناں لے اُڑے اس کو تعجب کیا

(ص ۱۸۴)

تعجیل: جلدی کرنا (ن)

ع اس سبک سیر سے منظور ہو کارِ تعجیل

(ص ۳۰۶)

تعدی: ظلم وستم (ن)

ع عہد میں تیرے جو ہو راہِ تعدی مسدود

(ص ۳۰۵)

تعزیر: حدِ شرعی سے کم سزا، سرزنش (ج)

ع پیدا ہو بادہ خوار کی تعزیر کے لئے

(ص ۲۸۶)

تعظیم: عزت، حرمت (ج)

ع اس پہ مرتے ہیں کہ تعظیم تو لی دشمن سے

(ص ۲۳۶)

تعقید: قاعدے کے خلاف لفظوں کو آگے پیچھے کر دینا، معنی سمجھنے میں کسی قدر دقت ہو اس کو تعقید لفظی کہتے ہیں۔ تعقیدِ معنوی یہ ہے کہ کسی خاص لفظ سے شاعر کی مراد کچھ ہو نا اور محل استعمال میں کچھ معنی دے رہا ہو (ن)

ع نہ ہو لفظ مغلق، نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں اَدق ہو

(ص ۱۹۶)

تعمیر: عمارت، مکان، گھر (ج)

ع تعمیرِ بے بنا ہے یہ اور خیمہ بے طناب

(ص ۲۷۳)

تعویذ: وہ کاغذ جس میں خانہ پُری اسمائے الٰہی کی ہو یا کوئی دعا لکھی ہو جس کو حصول مطلب کے لیے کبھی دریا میں بہاتے، کبھی جلاتے، کبھی کنویں میں ڈالتے اور کبھی زمین میں دفن کرتے ہیں (ن)

ع نہ لوح، گور پہ مستوں کی ہو، نہ ہو تعویذ

(ص ۲۱۱)

تعویذ جلانا: مراد: حصول مقصد کے لیے ٹونا کرنا۔

ع سینکڑوں خاک کئے ہم نے جلا کر تعویذ

(ص ۱۶۱)

تعویذ چاٹنا: مراد: جادو کا اثر ہونا۔ ذہن بڑھانے کے واسطے کسی نقش یا کلامِ الٰہی کا لکھا ہوا پرزہ زبان سے چوسنا، استاد ذوقؔ نے قبر کے تعویذ کی طرف اشارہ کیا ہے (ن)

ع تین دن چاٹے اگر تعویذ میری گور کا

(ص ۱۳۹)

تعویذ لکھنا: نقش یا دعائیں لکھنا (ن) کاغذ پر خانے بنا کر اعداد وغیرہ سے خانہ پُری کرنا (ج)

ع لکھیں اس چشم کے وحشی کے لئے گر تعویذ

(ص ۱۶۱)

تغافل: غفلت، بےخبری (ج)

ع مرگئے پر بھی، تغافل ہی رہا آنے میں

(ص ۱۹۰)

تُف نہ کرنا: پروا نہ کرنا، لعنت بھیجنا (ن)

ع دنیا کے زر و مال پہ میں تُف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

تفاخُر: فخر جتانا (ن)

ع تو باعثِ تفاخرِ شاہانِ روزگار

(ص ۲۹۶)

تفاول: فال لینا، شگون لینا (ن)

ع غیرِ قیافہ غیر سرودہ، غیرِ تفاؤل غیر بہ رویا

(ص ۳۶۵)

تفتہ جاں: مراد: دل جلا عاشق۔ غمزدہ، غمگیں (ج)

ع اے تفتۂ جاں ہوا ہو یہاں سے، دھواں نہ کر

(ص ۱۶۶)

تفتہ جگر: مراد: دل جلا عاشق۔ غمگین (ج)

ع رکھ رکھ کے نبضِ عاشقِ تفتہ جگر پہ ہاتھ

(ص ۲۰۳)

تفتہ دل: مراد: دل جلا عاشق، غمگیں، اندوہناک (ن)

ع تفتۂ دل وہ ہوں کہ میرے داغِ سوزاں کے لئے

(ص ۱۳۹)

تفتیح: کھولنا (ن)

ع پہنچی یہ تفتیح کی نوبت کی نوبت خانے میں

(ص ۲۶۹)

تفرقہ: اختلاف، انتشار (ج)

ع ہاتھوں سے چرخِ تفرقہ انداز کے بھی

(ص ۱۸۶)

تفریح دینا: مراد: دل بہلانا۔

ع تفری دے ہے دل کو تماشائے گل رخاں

(ص ۱۷۷)

تفسیدہ: مراد: پیاسا، محروم۔

ع میں ہوں وہ تفسیدہ دل، کرجائے یک دریا کو جذب

(ص ۱۸۵)

تفسیدہ زمین: مراد: گرم مٹی۔

ع جیسے تفسیدہ زمیں لے ایک دم میں آب کھینچ

(ص ۱۵۹)

تفسیر: تشریح، وضاحت (ج)

ع صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر

(ص ۲۹۱)

تفنگ: ہوائی بندوق، وہ آلہ جس سے سانس کے زور سے تیر پھینکتے اور ۔۔۔ شکار کرتے ہیں (ج)

ع ہاتھ میں جب تفنگ لی اُس نے

(ص ۳۲۰)

تفوق: ترجیح، فوقیت، برتری (ج)

ع کبھی منطق کو تفوّق یہ مرے ناطقے سے

(ص ۲۷۶)

تفویض: سپردگی، تحویل، عورت شادی میں دینا (ج)

ع ہوں مذبذب جبر اور تفویض میں اہلِ کلام

(ص ۳۷۰)

تفہیم: سمجھانا (ج)

ع کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تفہیمِ اصول

(ص ۲۷۶)

تقاضا: طلب، خواہش (ج)

ع دل مانگنا مفت اور یہ پھر اس پہ تقاضا

(ص ۱۲۱)

تقصیر: خطا، گناہ (ج)

ع کیا گنہ، کیا جرم، کیا تقصیر، تو نے کیا کیا؟

(ص ۲۷۱)

تقلیل: کمی، قلت (ج)

ع ٹپکا پڑتا ہے لبِ مست سے شوقِ تقلیل

(ص ۳۰۵)

تقویٰ کجا: مراد: پرہیزگاری ایک طرف۔

ع تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح

(ص ۱۶۰)

تقویت: طاقت، قوت (ج)

ع تقویت کا یہ اثر ہو عام، جو ہیں برگِ زرد

(ص ۲۷۰)

تقویم: جنتری (ج)

ع کام تقویم نہ آئے، نہ ترے اصطرلاب

(ص ۲۷۸)

تکبر: غرور، خود پسندی (ج)

ع کیوں تکبر بولتا یہ بندۂ محکوم القضا

(ص ۱۵۲)

تکسیر: اعداد کو تعویز کے خانوں میں اس طرح لکھنا کہ مجموعہ ہر طرف سے برابر ہو (ج)

ع ہر ایک خانۂ تعویز صاحبِ تکسیر

(ص ۲۹۱)

تکفیر: کافر کہنا (ج)

ع کہ کوئی زلفِ بتاں پر نہ کر سکے تکفیر

(ص ۲۹۲)

تکلف: مراد: مروت میں آکر دکھاوے کے لیے ظاہری طور پر کچھ کام کرنا۔ اوپری دل سے کوئی کام کرنا (ن)

ع آرام میں ہے وہ، جو تکلف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

تکلم: بولنا، بات کرنا (ن)

ع پہنچے ترے تکلمِ شیریں کو شہد کیا

(ص ۲۷۵)

تکمہ: اس حلقہ کو کہتے ہیں جس میں گُنڈی لگائی جائے (ج)

ع جز تکمہ ہائے پیرہنِ اغنیا گرہ

(ص ۳۸۸)

تگرگ: اولا، شبنم (ج)

ع گر سحابِ قہر تیرا ہو تگرگ افشاں تو ہو

(ص ۳۷۲)

تل بھر: تھوڑا سا، چھوٹا سا، ذرہ بھر (ج)

ع تل بھر گھٹے بڑھے نہ زمانے میں رات دن

(ص ۳۱۳)

تل شکری: مراد: ایک قسم کی مٹھائی جو تل اور شکر سے بنے۔

ع شیخ تل شکری جو لائے لعلِ لب کے سامنے

(ص ۳۴۲)

ٹل جانا: مراد: ختم ہو جانا۔

ع جگر اور دل کا جتنا حوصلہ تھا ٹل گیا سارا

(ص ۱۸۲)

تلاطم: مراد: طوفان، موجوں کا زور۔

ع جب کیا عشق کے دریا نے تلاطم اے ذوقؔ

(ص ۱۴۱)

تلاوت کرنا: قرآن پڑھنا، قرآن کیلئے مخصوص ہے (ن)

ع تلاوت کرتا ہے قرآنِ باتفسیر، دل میرا

(ص ۳۳۱)

تلخ: کڑوا، بدمزہ، بدذائقہ (ج)

ع یہ دارو تلخ ہی بہتر ہے، دارو اس کو کہتے ہیں

(ص ۱۸۲)

تلخ کامی: مطلب کی بات کا دشوار ہونا، ناکامی (ن)

ع تلخ کامی میں ہی گزری زندگانی عمر بھر

(ص ۱۹۵)

تلخ کلامی: مطلب کی بات کا دشوار ہونا، ناکامی (ن)

ع واے قسمت تلخ کامی ہو نصیب

(ص۲۰٦)

تلخابہ: مراد: کڑوا پانی۔

ع پوچھے ہے کیا حلاوتِ تلخابۂ سرشک

(ص۱۲۸)

تلخی: تیزی، سختی، شدت (ج)

ع پوچھو فرہاد سے اس تلخیِ حسرت کے مزے

(ص۲۲٦)

تلخیِ مے: مراد: شراب کی تُرشی۔

ع گوارا تلخیِ مے کیوں نہ ہو ہم خستہ جانوں کو

(ص۱۸۲)

تلطُّف: مہربانی، عنایت، کرم (ن)

ع اے خسروِ والا گُہر، تیرے تلطُّف کی نظر

(ص۳۱۸)

تلف کردہ: برباد، خراب، نیست و نابود، ہلاک، فنا (ج)

ع ہوں وہ خود رفتہ کہ جوں عمرِ تلف کردہ مجھے

(ص۳۸۲)

تلملانا: مضطرب ہونا، تڑپنا (ن)

ع برق کیا ہے، تلملانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص۲۳۷)

تلوار کی آنچ: مراد: مصائبِ عشق، محبوب کے مظالم۔

ع آنچ سے تلوار کی ڈرتا نہیں یہ سخت جاں

(ص۱۳۴)

تلوار کھینچنا: تلوار میان سے نکالنا، قتل کرنے کو مستعد ہونا (آ)

ع کوئی کھینچے ہوئے تلوار نظر آتا ہے

(ص۳۵۲)

تلوار لگانا: تلوار سے زخمی کرنا (ن)، تلوار سے حملے کرنا (ج)

ع وہ مول لیتے ہیں جس دم کوئی نئی تلوار

(ص۲۱۱)

تلوار لیے پھرنا: لڑنے کے لیے آمادہ یا تیار رہنا (ج)

ع کہ قضا ہاتھ میں تلوار لئے پھرتی ہے

(ص۲۴۷)

تلووں سے ملنا: مراد: پیروں سے چھونا۔

ع آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا

(ص۱۴۲)

تماشا: مراد: عجیب بات۔

ع ہجوم آور جو آنکھوں میں ترا شوق تماشا ہو

(ص۱۹۸)

تماشا دکھانا / دکھلانا: مراد: نظارہ دکھانا، ناٹک دکھانا۔

ع کیا تماشا ہے کہ دیوانہ بنا کر اپنا

(ص۱۲۵)

تماشا ہونا: مراد: انوکھی یا عجیب بات ہونا۔

ع کیا تماشا ہے کہ مثلِ مہِ نو اپنا فروغ

(ص۲۲۰)

تمثال: مشابہت، مطابقت (ج)

ع دیکھ لو سیماب بن آئینہ بے تمثال ہے

(ص۲۴۵)

تمثیل: مثال، تشبیہہ دینا (ج)

ع اس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سے سوجھی تمثیل

(ص ۳۰۶)

تمر: پکی ہوئی کھجوریں (ج)

ع تو ہے اس طرح سے عزت دہِ اولادِ تمر

(ص ۳۰۵)

تمکنت: غرور (ج)

ع اللہ اللہ رے تیری تمکنت، اف رے تمیز

(ص ۲۷۹)

تمکیں: مرتبہ،عزت (ج)

ع اک بتِ ترسا، با دلِ سنگیں، لعبتِ کافر، باہمہ تمکیں

(ص ۳۶۳)

تمنا: خواہش،آرزو،اشتیاق (ن)

ع وہ نصیب اس کو ہوئی تھی جو تمنا ہم کو

(ص ۱۹۳)

تمیز: امتیاز،عقل،ہوش،ادب (ج)

ع اللہ اللہ رے تری تمکنت، اُف رے تمیز

(ص ۲۷۹)

تن: جسم،بدن (ن)

ع یہاں تک لاغری ہے اس ترے بیمار کے تن کو

(ص ۱۹۸)

تنِ خشک: مراد: بچاہوا۔

ع اے گریہ نہ رکھ میرے تنِ خشک کو غرقاب

(ص ۱۴۳)

تنِ زار: مراد: ضعیف بدن۔

ع گر سمجھتا ہے تنِ زار کوئی ساز اپنا

(ص ۱۵۰)

تن سے سر اُتارنا: مراد: قتل کرنا۔

ع اُتارا تن سے سر تو نے تو اس شامت کے مارے کا

(ص ۱۳۸)

تنِ لاغر: مراد: دُبلا پتلا بدن۔

ع تیرے کوچے میں تنِ لاغر ترے رنجور کا

(ص ۱۳۹)

تن وتوش: بدن اور توانائی (ن)

ع یوں ہے زمیں پہ جیسے تن و توشِ نقشِ پا

(ص ۱۴۴)

تناسخ: مراد: روح کا دوسرے قالب میں جانا۔

ع ملتِ عشق میں ہو کاش، تناسخ ہی سہی!

(ص ۲۲۶)

تنخواہ: روپیہ جو ملازمت کے صلے میں دیا جائے (ج)

ع کیا ہوئی تنخواہ تیری، کیا ترا منصب بڑھا

(ص ۲۷۲)

تنفش (تنفس): سانس لینا (ن)

ع بوئے گل جائے تنفش میں دمِ استنشاق

(ص ۳۷۵)

تنقیہ: پاک کرنا، فیصلہ،مقدمات کا فیصلہ کرنا (ج)

ع لیکن اس وقت میں تنقیہ بہت اس کو ہے شاق

(ص ۳۷۳)

تنک: ذرا سا (ن)

ع ہستی تنک مایہ نے پھونکا ہے کچھ ایسا

(ص۲۰۲)

تنکا آنا: مراد: سوکھی گھاس کا ٹکڑا۔

ع بادۂ صاف میں آیا ہے کہاں سے تنکا

(ص۱۵۵)

تنکا تنکا: ہر ایک تنکا، ذرا ذرا، الگ الگ، علیحدہ علیحدہ (ج)

ع کارواں حیرت کا تھا شب تنکا تنکا دشت میں

(ص۳۴۲)

تنگ آنا: عاجز آنا، مجبور ہونا، بیزار ہونا، تھک جانا (ن)

ع تنگ آکے جو قالب میں سے دم نکلے تو جانوں

(ص۱۴۶)

تنگ دہن: غنچہ دہن، چھوٹے منہ کا معشوق (ن)

ع کوئی ان تنگ دہانوں سے محبت نہ کرے

(ص۲۰۷)

تنگ رہنا: کم آمدنی زیادہ خرچ ہونا (ج)

ع تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے

(ص۲۲۰)

تنگ کرنا: ستانا، عاجز کرنا، حیران کرنا، تکلیف دینا (ن)

ع اور جو یہ تنگ کریں، منہ سے شکایت نہ کرے

(ص۲۰۷)

تنگ ہونا: زچ ہونا، ناچار ہونا (آ)

ع دل میرا مجھ سے تنگ ہے، میں دل سے تنگ ہوں

(ص۱۸۷)

تنگنائے دہر: مراد: زمانے کی مشکلات۔

ع جو روتا کھول کر دل تنگنائے دہر میں عاشق

(ص۱۴۳)

تنگیِ زمانہ: مراد: وقت کی سختی۔

ع کوسوں کیا تنگی زمانے کو

(ص۲۰۰)

تنور: مراد: ایک گہرا گڑھا۔ ایک گول گڑھا جس کو گرم کر کے اس میں روٹیاں پکاتے ہیں (ج)

ع ترے ڈبونے کو وہ بھی تنورِ طوفاں ہے

(ص۲۶۱)

تنہا: اکیلا، لاثانی (ج)

ع گرد آلودِ یتیمی ہوا تنہا گوہر

(ص۲۸۶)

تواضع: خاطر مدارت، آؤ بھگت (ن)

ع فوارے سے بجا ہے تواضع کو سیکھنا

(ص۲۱۷)

توام: جڑواں (ج)

ع آج یوں آئے سحر، جیسے دو پیکر توام

(ص۳۷۸)

توبہ: افسوس، پچھتاوا، ندامت (ن)

ع وقتِ توبہ میرے استغفار سے

(ص۲۰۶)

توحید: خدا کے ایک ہونے پر یقین لانا (ن)

ع کہے اگر کوئی توحید، اس قدر تو کہے

(ص۲۳۶)

تودہ: مراد: ڈھیر، انبار۔

ع تا کیا تعجب ہے پسِ مرگ بھی رہوے تودہ

(ص ۱۲۶)

تور: ایک قسم کی دال (ج)

ع توروں کی پخت، مطبخِ عالی میں اس قدر

(ص ۳۱۰)

توڑا: بندوق چھوڑنے کی بتی (ن)

ع پر تھا مرے نصیب سے توڑا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

توسن: گھوڑا (ن)

ع لیا کرتے تھے کار توسنِ رہوار دامن سے

(ص ۲۱۰)

توسنِ وحشت: مراد: جذبۂ عشق جو سرکش گھوڑے کے مانند بے لگام ہوتا ہے۔

ع توسنِ وحشت ہمارا گرم جولاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

توصیف: تعریف، خوبی، وصف (ن)

ع کیا کہے توصیف تری، ذوقؔ ہے قاصر زباں

(ص ۲۷۶)

توضیح: واضح کرنا، کھول کے بیان کرنا (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا توضیحِ نجوم و ہیئت

(ص ۲۷۶)

توقف: ڈھیل، تاخیر، وقفہ (ج)

ع گزرے گر دل میں توقف تو وہیں جائے ہے تھم

(ص ۳۸۰)

توقیر: عزت (ج)

ع کہ تجھ سے زیب ہے دنیا کو، دین کو توقیر

(ص ۲۹۱)

توقیع: شاہی دستخط، مہر سلطانی لگا کر دستخط کرنا (ج)

ع منشورِ افسری پر توقیعِ خاوری ہو

(ص ۳۶۸)

توکل: خدا پر بھروسا کرنا (ن)

ع ہوا زیادہ توکل سے بھی کہیں روزہ

(ص ۲۰۵)

تولید: نمو (ج)

ع ہر مزاجِ بلغمی میں ہوتی ہے تولیدِ خوں

(ص ۲۶۹)

تونگر: دولتمند (ن)

ع نہیں ہے قانع کو خواہشِ زر، وہ مفلسی میں بھی ہے تونگر

(ص ۲۱۹)

تہِ آب: مراد: دریا میں، پانی کے نیچے۔

ع جائے ماہی ہو تہِ آب سمندر پیدا

(ص ۱۴۰)

تہِ خاک: زمین کے نیچے دفن کرنا (ج)

ع کہاں بجھی ہے تہِ خاک میری آتشِ دل

(ص ۲۱۴)

تہِ خنجر: مراد: وقتِ قتل، تلوار کے نیچے۔

ع تہِ خنجر ترے لبسمل نے ہے ہے

(ص ۱۳۵)

تہِ سایۂ دیوارِ فراق: مراد: جدائی کا شکار۔

ع ہوں میں بے چین تہ سایۂ دیوارِ فراق
(ص۱۷۲)

تہِ مزار: مراد: قبر میں۔

ع دل کو نہ بعدِ مرگ بھی چین تہِ مزار تھا
(ص۱۴۶)

تہمت: الزام، بہتان (ج)

ع تہمت اس زُلفِ سیہ فام پہ دھر دیتی ہے
(ص۲۲۷)

تہمتن: مراد: الزام۔

ع ہو عدو کے قتل کو سو سو تہمتن آپ میں
(ص۳۴۰)

تہنیت: مبارک باد دینا یا لینا (ج)

ع لیک دیتا ہے دعا دل سے یہ پڑھ کر تہنیت
(ص۲۷۶)

تہی: خالی، جو بھرا ہوا نہ ہو (ن)

ع دریا سے تہی پنجۂ مرجاں نکل آیا
(ص۱۴۶)

تہیہ کرنا: مراد: پختہ ارادہ کرنا۔

ع شب ہم نے تہیہ جو کیا توبہ کا ساقی
(ص۱۴۶)

تئیں: آپ کو، خود کو (ج)

ع سینہ صافوں کے تئیں کیا رخنہ اندازوں سے خوف
(ص۱۸۵)

تیر: ایک قسم کا آلہ جنگ کا نام جو کمان میں رکھ کر چھوڑا جاتا ہے (آ)

ع کرتا ہے دل کا قصد کماں دار تیرا تیر
(ص۱۶۶)

تیرِ آہ مارنا: مراد: ٹھنڈی سانس لینا۔

ع فلک پر ذوقؔ تیرِ آہ گر مارا تو کیا مارا
(ص۱۴۲)

تیر باراں: ایک سزا جس میں ملزم کو تیروں سے مروایا جاتا تھا (ج)

ع بہارِ باراں کو کون دیکھے بغیر یاراں ہے تیر باراں
(ص۲۳۱)

تیر باز: مراد: تیر چلانے والا۔

ع تیر باز کشتی ہو ہاتھ میں قلم پھر کر
(ص۱۶۷)

تیر چھوٹنا: تیر کا کمان سے نکلنا (ج)

ع تیر کھینچے بھی اگر چارہ گروں نے دل سے
(ص۳۵۷)

تیر خوردہ: مراد: ناکام عاشق۔

ع اس صیدِ تیر خوردہ کو تو نے کیا نہ ذبح
(ص۱۲۸)

تیر دل میں ترازو ہونا: تیر کا نصف اندر نصف باہر ہونا (ج)

ع ہوگیا طفلی ہی سے دل میں ترازو تیرِ عشق
(ص۱۶۵)

تیرِ قضا: فنا کا حملہ (ن)

ع اے تیرِ قضا، اُس کو پر تیرِ قضا سمجھے

(ص۲۴۴)

تیر لگانا: تیر چلانا (ج) تیر مارنا (ن)

ع سمتِ کعبہ کو نہیں تیر لگانا اچھا

(ص۳۲۹)

تیر مارنا: کسی کو تیر کا نشانہ بنانا (ن)

ع میں ترے ہاتھوں کے قرباں واہ کیا مارے ہیں تیر

(ص۱۸۳)

تیر نکلنا: مراد: تیر لگنا

ع مرے سینے سے تیرا تیر جب اے جنگجو نکلا

(ص۱۴۸)

تیر نگاہِ یار: مراد: محبوب کی آنکھوں کا وار۔

ع تیرِ نگاہِ یار کی، جو دُور زد سے ہیں

(ص۱۷۸)

تیرِ ہوائی: مراد: ایسی گریہ وزاری جس سے لازم نہیں کہ محبوب واقف ہو۔ وہ تیر جو ہوا کے رخ چلا جائے اور اس کا کوئی معین نشانہ نہ ہو (آ)

ع کام قاصد کا ہے یہ تیرِ ہوائی کرتا

(ص۱۲۵)

تیروں سے چھننا: مراد: تیروں کے زخموں سے گھائل ہونا۔

ع ابھی چھاتی مری تیروں سے چھنی خوب نہیں

(ص۱۸۳)

تیرہ بخت: بدقسمت (ن)

ع ہو کوئی تیرہ بخت ترا سایہ بن کے ساتھ

(ص۲۰۵)

تیرہ خاکداں: دنیائے فانی (ن)

ع یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکداں کے لئے

(ص۲۱۰)

تیرہ دل: سیاہ دل، ظالم، شقی القلب، گمراہ، کافر (ج)

ع صحبتِ صافی دلاں سے ہوں مکدّر تیرہ دل

(ص۱۸۵)

تیرہ روزی: بدقسمت، بدبخت، بدنصیب (ج)

ع تیرہ روزی نے مری مہرِ جہاں تاب کا نور

(ص۱۴۱)

تیز گام: چلنے والا (ن)

ع گر کروں شاہا رقم وصفِ سمندِ تیز گام

(ص۳۷۲)

تیز نگاہی: مراد: بصیرت۔ جس کو دور تک نظر آئے (ج)

ع ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض

(ص۱۶۹)

تیزاب: ایک قسم کا کیمیائی مرکب جو نہایت ترش ہوتا ہے (ن)

ع تیزاب میرے حق میں یہ مرہم سے کم نہیں

(ص۱۸۴)

تیزابِ تیغ: مراد: محبوب کی جفا۔

ع علاجِ زخمِ حسرت ہے مرا تیزاب تیغ اس کا

(ص۲۱۷)

تیشہ: بڑھئیوں کا ایک اوزار جس سے لکڑی تھوڑی تھوڑی چھیلتے ہیں۔ بسولا (ج)

ع فرہاد، ضرب تیشہ سے ہے سخت ضربِ غم
(ص ۲۵۲)

تیغ: شمشیر، تلوا (ن)

ع ہے آب اس کی، جب تک تیغ میں، خنجر میں، پیکاں میں
(ص ۱۸۷)

تیغِ اصفہانی: ملک فارس کا مشہور شہر، یہاں کی تلوار اور سُرمہ مشہور ہے (ن)

ع کہ جوہر ایسے کہاں تیغِ اصفہانی میں
(ص ۱۸۰)

تیغِ برّاں: کاٹنے والی تلوار (ج)

ع جو تیغِ برّاں کو اپنی شاہا کرے علم تو بہ روزِ ہیجا
(ص ۳۶۱)

تیغ بکف: تلوار چلانے پر آمادہ (ن)

ع ہے تیغ بکف قاتل، تم مرنے پہ ہو مائل
(ص ۲۳۵)

تیغِ تبسم: مراد: جان لیوا مسکان۔

ع سیے جاتے ہیں کس سے زخم اس تیغِ تبسم کے
(ص ۱۳۷)

تیغِ تیز: تیز دھاروالی تلوار (ج)

ع ہے تیغِ تیز تنگ ہے اس کو غلاف سے
(ص ۲۱۹)

تیغ چڑھانا سان پر: مراد: تلوار چلانے کی تیاری کرنا۔

ع قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سان پر
(ص ۱۶۳)

تیغِ حیدری: مراد: حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار۔

ع دل پر دلاوری کے وہ تیغِ حیدری ہو
(ص ۳۶۸)

تیغِ دودم: وہ تلوار جس کے دونوں طرف دھار ہو (ج)

ع دے تری تیغِ دو دم کو نذر کیا تیرا شہید
(ص ۲۵۱)

تیغ زن: تلوار چلانے والا (ج)

ع دکھائی، زخم نئے تیغ زن، نہیں دیتے
(ص ۲۴۱)

تیغِ ستم: ظلم کی تلوار (ج)

ع تو اس کی تیغِ ستم کا دل میں لب جراحت نہ دیکھ لیں گے
(ص ۲۳۱)

تیغِ عشق: مراد: عشق کے مصائب۔

ع کیا جانے تیغِ عشق کی لذت کو بوالہوس
(ص ۱۳۳)

تیغِ کیں: مراد: دشمنی کی تلوار۔

ع کرتی ہے بند بند تری تیغِ کیں جدا
(ص ۱۴۸)

تیغِ محرف: خم دار تلوار جس کا زخم گہرا ہوتا ہے، تلوار جس کے نکالتے وقت ہاتھ کو اس غرض سے ایک جانب خم کر لیتے ہیں تا کہ زخم گہرا ہو (ن)

ع عاشق کو مثل تیغِ محرف بُرندہ تر
(ص ۲۳۳)

تیغِ نگہ: مراد: نگاہوں کا وار۔ نظر کی تلوار (آ)

ع سنگِ سُرمہ سے تری تیغِ نگہ کو ظالم

(ص ۱۲۹)

تیلی: ایک قسم کی گھاس (ن)

ع فرش پر تیلیوں میں اُلجھے جو صدہا گوہر

(ص ۲۸۸)

تیمّم: طہارت کا قصد کرنا، دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں کھول کر پاک مٹی یا کسی اور چیز جس سے مٹی چھٹتی ہوئی مارتے ہیں اور جس طرح منہ دھوتے ہیں گرد آلود ہاتھ ایک بار منہ پر پھیرتے اور دوسری بار مٹی پر ہاتھ مل کر یہی عمل کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے ساتھ کرتے ہیں اس کا نام تیمّم ہے (ن)

ع تیمّم آب سے اور خاک سے وضو کرے

(ص ۲۱۲)

تیمناً: برکت کے طور پر تیمناً و تبرکاً۔ برکت کے طور پر (ج)

ع وہ مست ہوں کہ رکھتے قدح کش تیمناً

(ص ۱۷۸)

تیوروں کا تاڑ جانا: نگاہ سے نیکی یا بدی کے ارادے کو پہچان جانا (ن)

ع تیوروں کا تاڑ جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۷)

﴿ ٹ ﴾

ٹال دینا: حیلہ یا بہانہ کرنا (ج)

ع وہ نہیں ایسا کہ تھوڑا دے کے تجھ کو ٹال دے

(ص ۲۷۲)

ٹانکا ٹوٹنا: زخم کی سیون کا دھاگہ ٹوٹ جانا (ج)

ع دل کی تپش سے زخمِ جگر کا رات جو ٹانکا ٹوٹ گیا

(ص ۳۳۵)

ٹانکا دینا: مراد: زخم سینا۔

ع ٹانکے نہ زخمِ دل میں ترا دل فگار دے

(ص ۲۲۵)

ٹپکا پڑنا: ظاہر ہو جانا، کھلا پڑنا (ن)

ع قطرۂ آبِ لطافت سے ہے ٹپکا پڑتا

(ص ۲۸۷)

ٹپکنا: مراد: بوند گرنا۔

ع ایک مدت سے اسی ٹپکے کا ڈر تھا ہم کو

(ص ۱۹۳)

ٹٹی: آڑ، اوٹ، پردہ، حجاب (ن)

ع جو ٹٹیوں پہ ہوئی روشنی تو شور اُٹھا

(ص ۳۷۷)

ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلنا: در پردہ عیب کرنا (ن)

ع ہے شوق اس کو ٹٹی کی اوجھل شکار کا

(ص ۱۲۸)

ٹک: ذرا، کچھ (ن)

ع ٹک دیکھ اب تو چشمِ حقیقت سے اس کو ذوقؔ

(ص ۱۹۰)

ٹکور: بھوسی یا ریت کی پوٹلی کو گرم کر کے سینکنا (ج)

ع ہوئی نوبت کی یہ نوبت کہ سحر اس کی ٹکور

(ص ۳۷۹)

ٹل جانا: مراد: گزر جانا۔ دور ہو جانا (ن)

ع گر آج کا دن بھی یونہی ٹل جائے تو اچھا
(ص۱۴۳)

ٹوپی: ایک قسم کی سرکی پوشاک، کلاہ (ج)

ع اور سر پہ اُس کے ٹوپی فولاد کی دَھری ہو
(ص۳۶۹)

ٹوٹ پھوٹ: ٹکڑے، پُرزے (ج)

ع سو ٹوٹ پھوٹ کے بارے کنارے آن لگی
(ص۲۱۵)

ٹوٹ کرفریاد کرنا: مراد: انتہائی دہائی دینا۔

ع دستِ بدمست سے کی ٹوٹ کے فریاد بہت
(ص۱۵۵)

ٹھکانا: گھر (ن)

ع پوچھتے کیا ہو ٹھکانا اس خدائی خوار کا
(ص۱۴۴)

ٹھکانے لگنا: مراد: ختم ہوجانا۔

ع یاں لگ چکے سب دین و دل و جان ٹھکانے
(ص۲۵۲)

ٹھکرانا: ٹھوکر مارنا، چھوڑنا (ج)

ع سرِ مجروح کو ٹھکرا کے گیا وہ اور میں
(ص۱۷۶)

ٹھلی: مٹی کا چھوٹا گھڑا (ج)

ع ٹھلیوں میں ہیں وہ نُقل، پڑے اس کا عکس گر
(ص۳۱۰)

ٹھنڈا ہونا: مراد: بے جان ہونا/مر جانا۔ سرد ہونا، غصہ دور ہونا (ن)

ع چھوڑ، ہونے دے تڑپ کر ابھی ٹھنڈا ہم کو
(ص۱۹۳)

ٹھوکر: تیر کا وہ سوراخ یا شگاف جو تیر کی گز میں جس طرف سے کمان میں رکھتے ہیں۔ اس جانب میں ہوتا ہے اور اسے چلاتے وقت چلے میں رکھ کر چھوڑتے ہیں، تیر کی چٹکی (ن)

ع مری زندگی تھی ابھی اے ستم گر مسیحائی جو کر گئی تیری ٹھوکر
(ص۱۹۶)

ٹھونگنا: مراد: آہستہ آہستہ کھانا/ چونچ مار کر دانہ دانہ کھانا۔

ع رات بھر ٹھونگا کیا انجم کے دانے چرخِ پیر
(ص۲۶۹)

ٹیڑھا چلنا: سیدھا نہ چلنا، اُلٹا رستہ اختیار کرنا (ج)

ع فلک تو ٹیڑھ ہی کی صبح سے تا شام چلتا ہے
(ص۲۲۱)

ٹیکا: مراد: پیشانی پر نشان۔

ع نقش سجدے کا ہے پیشانی پہ ٹیکا ہم کو
(ص۱۹۲)

﴿ ث ﴾

ثابت قدم: مستقل، عہد پر قائم، بات پر مضبوط (ن)

ع لیکن نکل ہی جائے گا، ثابت قدم نہیں
(ص۱۸۶)

ثابت ہونا: تحقیق ہونا، صداقت کو پہنچنا (ن)
ع گر مسلمانی ہے ثابت کفر بھی ہے شیخ جی
(ص ۱۷۱)

ثانی: دوسرا، مانند، مقابل (ن)
ع مع تاریخ ثانیِ رستم
(ص ۳۲۱)

ثبات: قیام، پائیداری (ج)
ع نہیں ثبات، بلندی عزّ و شاں کے لئے
(ص ۲۱۰)

ثبت: نقش (ج)
ع ثبت اس بیاضِ چشم میں ہیں خطِ سُرمہ سے
(ص ۲۴۳)

ثروت: دولت، حکومت (ج)
ع ہم کو گر حوصلۂ ثروتِ دنیا ہوتا
(ص ۱۴۵)

ثریٰ: زمین (ج) جب تحت الثریٰ کہیں گے تو پاتال سے مراد ہوگی (آ)
ع تحت ترا ہے تا بہ ثریٰ اور فوق ترا ہے تا بہ ثریا
(ص ۳۶۴)

ثریا: پروین، چھے ستارے جو اکٹھے چڑھتے نظر آتے ہیں (ج)
ع ذرات کو کہتے تھے آپس میں ثریا و سہا
(ص ۲۷۰)

ثعبان: اژدھا، بڑا سانپ (ج)
ع دمِ عیسیٰ نے کیا کارِ نفوسِ ثعباں
(ص ۳۸۳)

ثقیل: بھاری، دیر ہضم (ج)
ع تا خس و حکاک، لازغ، رحوہ و ثاقب، ثقیل
(ص ۳۷۰)

ثُمّ قست: مراد: پھر سخت ہوگئے (قرآنی آیت)۔
ع آیا جن سنگ دلوں کے لئے ''ثُمّ قست''
(ص ۲۷۹)

ثمر: پھل، نیک نتیجہ (ن)
ع نے سایہ ہے، نہ پھول نہ بوئے ثمرِ لذیذ
(ص ۱۶۲)

ثوابت: جمع ثابت کی، ستارے (ج)
ع ہو ثوابت کا سپہر ہشتمیں پر ازدحام
(ص ۳۶۹)

ج

جا: جگہ، مقام (ن)
ع نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
(ص ۲۱۰)

جا بہ جا: ہر جگہ، جگہ جگہ (ن)
ع جا بہ جا نام تو جوں نقشِ نگیں چھوڑ گیا
(ص ۱۹۲)

جالگنا: مراد: پہنچ جانا۔
ع جس جگہ پر جا لگی، وہ ہی کنارا ہوگیا
(ص ۱۴۰)

جانماز: مصلی، نماز پڑھنے کا کپڑا یا دری یا قالین (ج)
ع وہ اپنی جانماز ہے اور یہ نماز ہے

(ص ۲۱۶)

جادو چلنا: بات کا اثر کرنا (ن)، ٹونے کا موثر ہونا (آ)

ع یہ تیرا خوب جادو اے خیالِ خام چلتا ہے

(ص ۲۲۲)

جادوئے بابل: مراد: بابل کے علاقے کا جادو جو بہت کاری ہے۔

ع اُڑ گئے اک آن میں جادوئے بابل کے دھوئیں

(ص ۱۶۳)

جادہ: باریک راہ، وہ سیدھی راہ جو جنگل میں لوگوں کی آمد و رفت سے بن جاتی ہے (ن)

ع کیا کرے جادہ اگر ترکِ رفاقت نہ کرے

(ص ۲۰۷)

جاروب: جھاڑو (ن)، ستھرائی (آ)

ع دستِ فرّاش میں جاروب ہے ریشِ فرعون

(ص ۲۸۸)

جاروب کش: جھاڑو دینے والا، خاکروب (ن)

ع جاروب کش ہے تیرے مشکوے خسروی کا

(ص ۳۶۸)

جازم: جزم دینے والا (ن) ساکن کرنے والا (ج)

ع جازم فعلِ مضارع اَن وَلم لمّا ولام

(ص ۳۶۹)

جام: شراب پینے کا ظرف، پیالہ (ن)

ع دیکھ عکسِ رُخِ ساقی ہے اسی جام میں خاص

(ص ۱۶۹)

جامِ جم: وہ پیالہ جو جمشید بادشاہ کی خواہش سے حکمائے یونان نے بنایا تھا جس سے نجوم کو آئندہ کا حال معلوم ہو جاتا تھا، اس کو جامِ جہاں نما بھی کہتے ہیں (ن)

ع فکر اپنا کیا تماشا ہے کہ جامِ جم کی طرح

(ص ۲۳۴)

جامِ جہاں بیں: مراد: ایسا پیالہ جس میں دنیا کے مناظر و واقعات دکھائی دیتے ہیں۔

ع یاں کسے پروا کہ ہو جامِ جہاں بیں جم کے پاس

(ص ۱۶۷)

جام چلنا: شراب کا دور چلنا (ن)

ع کہ مہر و ماہ سے دن رات یاں اک جام چلتا ہے

(ص ۲۲۲)

جامِ زریں: وہ چیز جس پر سلمے ستارے کا کام ہو، سنہرا، بیش قیمت (ن)

ع باغِ جہاں میں نرگس لے کیوں نہ جامِ زرّیں

(ص ۳۶۸)

جامِ شرابِ غورا: مراد: کچے انگور کی شراب۔

ع پئے گر اور یک جامِ شرابِ غورا اُڑ جائے

(ص ۲۳۸)

جامِ شرابِ ناب: مراد: خالص شراب کا پیالہ۔

ع پیری میں پُر ضرور ہے جامِ شرابِ ناب

(ص ۲۷۳)

جامِ عشرت: مراد: عیش و نشاط کا پیالہ۔

ع جامِ عشرت اسے اور داغِ تمنا ہم کو

(ص ۱۹۴)

جامِ عمر: مراد: زندگی کا پیالہ۔
ع لبریز ہوگیا مرا شاید کہ جامِ عمر
(ص ۲۰۸)

جامِ مئے: مراد: شراب کا پیالہ۔
ع جامِ مئے منہ سے تو لگا اپنے
(ص ۱۷۸)

جام میں عکس پڑنا: مراد: شراب کے پیالہ میں سایہ پڑنا۔
ع پڑے جو عکس ترا جام میں تو ہو روشن
(ص ۱۷۴)

جامہ: لباس (ج)
ع دیتا ہے کعلہ کو آرایش یہ جامے کی طرح
(ص ۱۴۴)

جامۂ عریاں: مراد: ننگے جسم کا لباس۔
ع ترے مجنوں کو ہے وہ جامۂ عریاں تنی ریا
(ص ۲۱۰)

جامہ سے باہر ہوجانا: مراد: اترانا۔ آپے سے باہر ہوجانا، خوشی یا غصے سے (ن)
ع مثلِ حباب جامے سے ہو باہر آسماں
(ص ۳۱۰)

جامہ فانوس: مراد: شمع دان۔ شیشہ کا وہ پیالہ نما برتن جس میں بلب ہوتا ہے، بڑی قندیل کا لباس (آ)
ع جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا
(ص ۱۳۲)

جامہ قطع کرنا: کپڑے کو کترنا۔
ع ترے مجنوں کے تن پر لاغری کا قطع ہے جامہ
(ص ۲۱۵)

جامی: فارسی زبان کا شاعر۔
ع جامی بھی لکھے دل پہ جسے کرکے انتخاب
(ص ۲۷۳)

جان آنکھوں میں: قریب مرگ ہونا (ج)
ے قاصد جواب جان مری دے چکی مجھے
پر منتظر ہے آنکھوں میں خط کے جواب کی
(ص ۲۲۶)

جان باختہ: مراد: جان گنوایا ہوا عاشق۔
ع سو بار مر کے عشق میں جاں باختہ ترا
(ص ۱۲۷)

جان باز: مراد: جان لٹانے والا بہادر۔
ع یا رب کدھر کو جائے یہ جاں بازِ درد و غم
(ص ۸۵۱)

جان بازِ عشق: جان پر کھیلنے والا عاشق (ن)
ع جاں بازِ عشق، جان پہ ہی اپنی کھیل جائے
(ص ۲۲۵)

جان بچانا: کسی کو مرنے سے بچانا، مصیبت سے بچانا (ن)
ع جس طرح ہو، جان اپنی ان کے ہاتھوں سے بچا
(ص ۲۷۲)

جان بحق ہونا: فوت ہوجانا، گزر جانا (ج)
ع یہی حق ہے قاتل اگر حق دلاوے، یہ بسمل ترے پاؤں پر جاں بحق ہو
(ص ۱۹۵)

جان بخش: زندگی عطا کرنے والا۔
ع خضر باتیں ہیں کہ ہے چشمۂ حیواں جان بخش

(ص ۱۶۹)

جان برلب آمدہ: مراد: وقتِ نزع، جان لبوں پر ہونا۔

ع اے جان برلب آمدہ ہے تیری کیا صلاح

(ص ۱۵۹)

جان بر ہونا: مراد: جان سلامت رہنا۔

ع کہ یہ آزار ہوا جس کو وہ جاں بر نہ ہوا

(ص ۱۳۱)

جان بری: جاں بچنا (ج)

ع دشمن کو بھاگ کر کیا پھر اس سے جاں بری ہو

(ص ۳۶۸)

جاں بلب: مرنے کے قریب (ن)

ع جاں بلب، جاں بلب کو کیا پرہیز

(ص ۲۴۶)

جان بھڑکنا: مراد: جان کا جلنا۔

ع دل سلگ جائے نہ جب تک اور بھڑک جائے نہ جان

(ص ۱۵۶)

جان پر بننا: جان کا خطرہ میں ہونا، مصیبت واقع ہونا (ن)

ع پھر ایسی آ بنی کہ مری جان پر بنی

(ص ۳۵۸)

جان پر صدمہ ہونا: سخت رنج یا غم ہونا، جان پر بننا (ج)

ع مگر صدمے ہماری جان پر ایسے نہ ہوتے تھے

(ص ۳۴۹)

جان پہ کھیلنا: مراد: ایسا کام کرنا جس میں جان کو خطرہ ہو۔

ع جاں بازِ عشق، جان پہ ہی اپنی کھیل جائے

(ص ۲۲۵)

جان تن سے نکلنا: مراد: وفات پانا۔

ع جان تن سے اگر نکلے دِ رخصتِ معشوق

(ص ۱۷۲)

جانِ حزیں: مراد: عاشق کی جان، غمگین روح۔

ع نامہ بر جاتا ہے جا، جلدی چلی جانِ حزیں

(ص ۱۳۷)

جاں دادگان: مراد: جان دینے والے۔

ع جاں دادگانِ عشق سے پوچھو رہِ فنا

(ص ۱۷۹)

جان دینا: دوسرے کے لیے مرجانا (ج)

ع جانِ شیریں کے دیئے سے کچھ حلاوت ہو تو ہو

(ص ۱۹۵)

جان سے سوا رکھنا: مراد: جان سے زیادہ عزیز رکھنا۔

ع رکھوں ہوں میں بھی جسے جان سے سوا محفوظ

(ص ۱۷۰)

جانِ شیریں: پیاری جان، زندگی (ج)

ع جانِ شیریں کے دیئے سے کچھ حلاوت ہو تو ہو

(ص ۱۹۵)

جان کنی: موت کے وقت سانس کا اکھڑنا۔

ع جگر گدازی ہے، سینہ کاوی ہے، دل خراشی ہے، جاں کنی ہے

(ص ۲۱۹)

جان کے پیچھے پڑنا: جان لینے کے خواہاں ہونا (ن)

ع دیکھئے کیا ہو کہ ہے اب جان کے پیچھے پڑی

(ص ۱۶۵)

جان کے در پے ہونا: مراد: جان کا دشمن ہونا۔

ع کیا خاک میری جان کے در پے وہ ہو سکے

(ص ۱۵۹)

جان کھونا: مر جانا (ن)

ع دی جانِ شیریں کھو جہاں فرہاد نے شیریں پہ ہے

(ص ۲۱۸)

جان لینا: ہلاک کر دینا، تنگ کرنا، دق کرنا (ج)

ع لے کر بتوں نے جان جب ایماں پہ ڈالا ہاتھ

(ص ۳۳۶)

جانِ من: میری جان یعنی عزیز، پیارے (آ)

ع کہ سُرمہ آنکھوں میں تم جانِ من نہیں دیتے

(ص ۲۴۱)

جاں نثار: جان قربان کرنے والا (ن)

ع پھر جان کس اُمید پہ یہ جاں نثار دے

(ص ۲۲۵)

جان نکلنا: جسم سے روح کا جدا ہونا، فریفتہ ہونا (ن)

ع تیرے صیدِ نیم جاں کی جاں نکلتی ہی نہیں

(ص ۲۰۷)

جان ہوا ہونا: جان نکل جانا (ن)، سخت ڈرنا (ج)

ع جاں ہوا یوں ہوئی اُس خال کا بوسہ لے کر

(ص ۱۶۴)

جانبِ قسامِ ازل: مراد: اللہ تعالیٰ۔

ع بازگشت اپنی ہے یوں جانبِ قسامِ ازل

(ص ۱۵۵)

جاہ و جلال: مراد: عظمت، شان و شوکت۔

ع دیکھتا اس بتِ مغرور کا گر جاہ و جلال

(ص ۱۲۵)

جاہل و منکر: مراد: منکرینِ خدا۔

ع جاہل و منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی

(ص ۱۳۲)

جائے: جگہ، گنجائش (ن)

ع کہ نہیں جائے سر اُٹھانے کو

(ص ۲۰۰)

جائے پنبہ: مراد: مرہم کی جگہ۔

ع کہ جائے پنبہ ہے ہر داغ پر شعلہ جہنم کا

(ص ۱۳۷)

جائے تنفس: مراد: سانس لینے کی جگہ۔

ع بوئے گل جائے تنفس میں دم استنشاق

(ص ۳۷۵)

جائے غضب: ظلم کی جگہ۔

ع کعبہ آتش کدہ میں جائے غضب ہے کہ نہیں

(ص ۱۹۱)

جائے کتاب: مراد: کتاب کی جگہ، لکھی ہوئی چیز کی جگہ۔

ع مدرسے میں بھی اگر جاؤں گا تو جائے کتاب

(ص ۱۳۴)

جائے ماہی: مچھلی کی جگہ۔

ع جائے ماہی ہو تہِ آب سمندر پیدا

(ص ۱۴۰)

جبال: جمع جبل کی، پہاڑ (ج)

ع بھر جائیں پل میں لعل سے دامن جبال کے

(ص ۳۱۲)

جبر: دباؤ، مجبوری۔

ع اس جبر پر تو ذوقؔ بشر کا یہ حال ہے

(ص ۲۲۵)

جبرئیل: مسلمانوں کے اعتقاد کے بموجب خدا کے چار مقرب فرشتوں میں سے وہ جو پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آیا کرتے تھے (ج)

ع پروازِ عاجزی میں پرِ جبرئیل تھا

(ص ۱۴۹)

جبری: مجبوری سے لاچاری سے (آ)

ع کبھی میں جبری و مجبور بہ عقل و تدبیر

(ص ۲۷۷)

جبل: پہاڑ (ن)

ع تیشہ فرہاد نے جس وقت جبل میں مارا

(ص ۱۳۸)

جبل پیکر: مراد: پہاڑ جیسی شکل وصورت یا جسامت۔

ع ابر رفتار، جبل پیکر و گردوں رفعت

(ص ۲۸۲)

جبہ سائی کرنا: مراد: سر جھکانا۔ منت سماجت (ج)

ع ترے در کی جبہ سائی اگر اشک اپنے کرتے

(ص ۱۴۲)

جبین: ماتھا، پیشانی (ن)

ع ترے جو سجدۂ در سے جبیں ہو خاک آلودہ

(ص ۲۱۰)

جبینِ نیاز: مراد: عاجزی۔

ع اس سنگِ آستاں پہ جبینِ نیاز ہے

(ص ۲۱۶)

جتانا: مراد: متنبہ کرنا۔

ع اے ذوقؔ بس نہ آپ کو صوفی جتائیے

(ص ۲۲۶)

جدِّ امجد: دادا، پڑدادا، بزرگ (ج)

ع ہمارے جدِ امجد چھوڑ کر خُلدِ بریں نکلے

(ص ۲۳۲)

جدوار: ایک زہر دور کرنے والی جڑ (ن)

ع کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم

(ص ۲۶۹)

جدولِ آب: مراد: نہر، نالی۔

ع جدولِ آب نے کثرت سے حبابوں کی بھرے

(ص ۲۸۷)

جذب کرنا: چوسنا، اپنی طرف کھینچنا (ن)

ع اک خون کا دریا جذب کیا ہے خاک کوئے قاتل نے

(ص ۱۹۶)

جذب محبت: مراد: الفت کا کھنچاؤ، پیار کی کشش۔

ع واہ وا جذبِ محبت کا اثر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

جرِّ اثقال: مراد: مشکل کام۔

ع جر اثقال میں تو جتنی اٹھائے محنت

(ص۲۷۸)

جرِ ثقیل: بھاری بوجھ کھینچنا، بہت دشوار کام (ن)

ع بارِ صد کوہِ الم ، بے عمل جرِّ ثقیل

(ص۳۰۴)

جراح: مراد: معالج۔ جراحت کا علاج کرنیوالا (آ)

ع منہ سے گر جراح کے سن پائے نام انگور کا

(ص۱۳۹)

جراحت: زخم، گھاؤ (ن)

ع ہے جراحت کا مری سودۂ الماس علاج

(ص۲۰۷)

جرارہ: بڑا زہریلا لمبی دُم والا بچھو (ج)

ع شوکتِ عقربِ جرارہ کے مانند رہے

(ص۲۸۲)

جرس: گھنٹہ جو قافلے کے ساتھ بجتا ہے (ج)

ع آتی ہے صدائے جرسِ ناقۂ لیلیٰ

(ص۱۲۲)

جریر: عہدِ اُموی کا نامور اور ممتاز عرب شاعر۔

ع روحِ معری، اے شہِ عالم، غش ہو جریر اور شاد ہو اعشیٰ

(ص۳۶۴)

جڑ سے اکھاڑنا: نیست و نابود کرنا (ج)

ع کیا ہو جو پھینکے جڑ ہی سے، اس کو اکھیڑ تو

(ص۱۹۴)

جڑنا: مراد: تھپڑ لگانا، ضرب لگانا۔

ع غماز نے پھر اور جڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

جز: سوائے، بغیر (ج)

ع لذت کہاں کباب میں جز مائے۔۔۔۔

(ص۱۶۲)

جزوِ ضعیف: مراد: کمزور ٹکڑا۔

ع بنایا آدمی کو ذوق ایک جزوِ ضعیف

(ص۲۱۱)

جس دم: جس وقت، جس گھڑی (آ)

ع جس دم بہا کے لے گیا، طوفاں بہ گیا

(ص۱۳۳)

جست کرنا: چھلانگ، چوکڑی، پھلانگ (ج)

ع مجال کیا کہ نکل جائے کوئی کر کے جست

(ص۲۵۹)

جستجو: تلاش، ڈھونڈنا (ن)

ع تمام عمر گزر جائے جستجو کرتے

(ص۲۱۲)

جستہ: کودتا ہوا (ج)

ع یہ تو جب ہو گا کماں کے بس میں تیر جستہ ہو

(ص۱۹۶)

جشن: خوشی کا دن (ج)

ع جشنِ جمشیدی کا کچھ مطلق نہیں رُتبہ رہا

(ص۲۷۱)

جعد: گھنگریالے بال (ج)

ع جعدِ مشکیں ہے کہ کاکل عنبر افشاں

(ص ۳۰۹)

جعفری: ایک قسم کا زرد گیندے کا پھول (ن)

ع بد خواہ اگر ہو خنداں صد برگ و جعفری ہو

(ص ۳۶۹)

جعل سازی: مراد: مکر فریب۔ جعلی کاغذ بنانا، بناوٹ (ن)

ع جعل سازی پہ زمانے کی گواہی دے ہے

(ص ۱۶۱)

جفا پیشہ: ظالم، سفاک، بے رحم، معشوق (ج)

ع جائے نہ کج طبع جفا پیشہ سے ہرگز

(ص ۳۴۳)

جفاکش: ظلم سہنے والا، ظالم، ستم گر، معشوق (ن)

ع اس جفا کیش کے نامے کو کہوں کیا قاصد

(ص ۱۷۷)

جفار: علمِ جفر کا ماہر (ایسا علم جس کے ذریعے سے احوالِ غیب دریافت کرتے ہیں)۔

ع کبھی حرفوں سے تھا مطلوب، مثالِ جفار

(ص ۲۷۷)

جگر: مراد: حوصلہ۔ ہمت، جرأت (ن)

ع پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

جگر افگار: شکستہ دل (ن)، گھبرایا ہوا، پریشان (ج)

ع گل چمن میں ہیں جگر افگار سے

(ص ۲۰۶)

جگر پر ہاتھ رکھنا: بے قراری کی حالت میں کلیجہ تھامنا (ن)

ع اے ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ

(ص ۲۰۳)

جگر چاک: دل شکستہ (ج)

ع جگر چاک عدو میں صدف آسا گوہر

(ص ۲۸۸)

جگر خواری: جادوگری (ج)

ع سُرخ رُوئی ترے حاسد کو جگر خواری ہے

(ص ۳۸۴)

جگر کاٹنا: ایسی چیز کھلانا جس سے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (ج)

ع اس کے آنسو ہی یہ کافی ہیں جگر کاٹنے کو

(ص ۱۹۹)

جگر کے ٹکڑے ہونا: سخت صدمہ یا غم ہونا (ج)

ع نام فریاد سے ہوتے ہیں جگر کے ٹکڑے

(ص ۱۶۹)

جگر گدازی: مراد: حوصلہ ختم ہونا۔

ع جگر گدازی ہے، سینہ کاوی ہے، دل خراشی ہے، جاں کنی ہے

(ص ۲۱۹)

جگر گوشہ: فرزندِ عزیز سے مراد ہے (ن) پیارا بیٹا (آ)

ع ہے جگر گوشۂ بہادر شاہ

(ص ۳۲۰)

جل بجھنا: مراد: راکھ ہونا۔ جل کر خاک ہونا (ج)

ع جل کر اگر بجھے بھی دل سوختہ مرا

(ص ۱۳۶)

جل جانا: ختم ہو جانا، آگ لگنا (ج)

ع جو دل کہ ہو بے داغ، وہ جل جائے تو اچھا
(ص۱۴۲)

جل کے خاک ہونا: ختم ہو جانا، بوسیدہ ہو جانا (آ)

ع جل کے میں خاک ہوا تو بھی رہا دل مضطر
(ص۱۳۱)

جلاجل: مراد: پائل۔ جھانجھ یا تال جو دونوں ہاتھوں میں ایک ایک لے کر بجاتے ہیں (ن)

ع آتی اس طرح سے پیہم ہے جلاجل کی صدا
(ص۳۷۹)

جلاد: مراد: ظالم محبوب۔ پھانسی دینے والا (ج)

ع لے اُڑے گا شوقِ پابوسی مگر جلاد کا
(ص۱۳۴)

جلادِفلک: ایک آتشی ستارہ کا نام (ن)، سیارہ مریخ (ج)

ع جلادِ فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہے
(ص۲۳۸)

جلترنگ: مراد: آلۂ موسیقی۔

ع جلترنگ ایسی بجاتا تھا کہ سب وجد میں تھے
(ص۳۷۳)

جلتوائی پڑنا: حسد کی جلن، فساد جھگڑا (ن)

ع جلتوائی نہ پڑی یار میں اور غیروں میں
(ص۱۶۱)

جلسہ: محفل، مجلس، انجمن، مجمع (ج)

ع سراپا شوق جائیں سر کے بل ہم جن کے جلسے میں
(ص۱۷۳)

جلو: ہمراہی (ن)

ع حاضر ہیں مرے جذبۂ وحشت کے جلو میں
(ص۲۴۰)

جلوت: جلوہ، مجمع، بھیڑ (ج) خلوت کی ضد (آ)

ع انیسِ خلوت، جلیسِ جلوت، حریفِ حکمت، ظریفِ صحبت
(ص۳۶۰)

جلوہ افروز ہونا: اپنے آپ کو خاص انداز سے دکھانا، نمودار ہونا (ج)

ع جلوہ افروز رخِ بانوئے صبحِ عشرت
(ص۲۸۰)

جلوہ دکھانا: اپنے آپ کو خاص انداز سے دکھانا (ج)

ع دکھاوے جلوہ جو مسجد میں وہ بتِ کافر
(ص۱۵۰)

جلوۂ شق القمر: چاند کا شق ہو جانا (آ)

ع یہ ہم کو جلوۂ شق القمر دکھاتے ہو
(ص۳۴۴)

جلوہ طراز: مراد: رونق بخشنا۔

ع لب بہ ستائش، دل بہ نیائش، جلوہ طرازِ عرشِ معلیٰ
(ص۳۶۴)

جلوہ گر: بادشاہوں یا بڑے آدمیوں کا تشریف لانا (ج)

ع جلوہ گر خانۂ زیں پر ہو پھر اس شان سے تو
(ص۳۸۵)

جلوہ نمائی: جلوہ دکھانا (ج)

ع تو مسندِ شاہی پہ کرے جلوہ نمائی!
(ص۳۱۶)

جلوہِ یار: مراد: محبوب کا نظارہ۔
ع جلوہ یار لب بام جو دیکھا ہوتا
(ص ۱۴۵)

جلی: روشن (ج)
ع دکھایا تم نے جو رُوئے روشن تو شمع محفل میں کیا جلی ہے
(ص ۳۵۸)

جم: بادشاہ بزرگ سلیمانؑ کا نام، جمشید بادشاہ ایران کا نام (آ)
ع یاں کسے پروا کہ ہو جامِ جہاں بیں جم کے پاس
(ص ۱۶۷)

جمادات: وہ چیزیں جو جاندار نہ ہوں، اکثر اطلاق اس لفظ کا پتھر اور معدنی اشیاء پر ہوتا ہے (ن)
ع گہ جمادات کی معلوم مجھے خاصیت
(ص ۲۷۷)

جمال: حسن وخوبی، خوبصورتی، دیدار (ن)
ع ہے گرچہ تو جنوب میں لیکن ترا جمال
(ص ۳۱۳)

جمشید: ایک مشہور بادشاہ کا نام (ن)
ع لے ساغرِ جمشید، کرے کار روائی
(ص ۳۱۵)

جمع خرچ: مراد: حساب کتاب۔ آمدنی واخراجات (ج)
ع گو لاکھ جمع و خرچ کا ہو دفترِ آسماں
(ص ۳۱۰)

جمع کرنا: اکٹھا کرنا (ج)
ع انجم سے لاکھ جمع کرے لشکرِ آسماں
(ص ۳۱۱)

جمہور: آدمیوں کا بھاری گروہ، وہ سلطنت جہاں بادشاہ نہ ہو بلکہ لوگ کچھ عرصہ کے لیے صدر منتخب کریں (ج)
ع محترم یوں ذاتِ عالی ہے بہ جمہورِ انام
(ص ۳۷۱)

جن اتارنا: مراد: جن کو انسان کے بدن سے دور کرنا۔
ع یہ جن نہیں ہے جس کو سیانا اُتار دے
(ص ۲۲۵)

جناب: مراد: عزت سے مخاطب کرنا۔ آپ (ج)
ع معلوم ہے حقیقتِ ھُو حق جناب کی
(ص ۲۲۶)

جنازہ: مراد: مردے کی لاش جو دفن کرنے لے جاتے ہیں۔
ع وہ جنازے پہ مرے کس وقت آئے دیکھنا
(ص ۱۸۳)

جنازہ اٹھانا: جنازے کو قبرستان کو لے جانا (ج)
ع اُٹھاؤ میرا جنازہ، اگر اُٹھاتے ہو
(ص ۳۴۵)

جنباں: مراد: کانپتا ہوا۔ جنبش کرنے والا (ن)
ع زلفِ جنباں میں رُخ کی برّاقی
(ص ۲۶۵)

جنبش: حرکت، گردش، ہلنا جلنا (ن)
ع ہوا پنکھے کی خواب آور ہے کیا وہ ایک جنبش میں
(ص ۲۱۰)

جنبشِ نبض: مراد: رگ میں خون کی گردش۔
ع نہ جنبش نبض میں جس کی نہ گرمی جس کے ملمس میں
(ص ۱۸۴)

جمائی آنا: سستی یا غنودگی میں آپ ہی آپ منہ کھلنا (ن)
ع نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آگئی
(ص ۱۴۴)

جنت الماویٰ: جنت (ن)
ع باغِ ارم یا روضۂ رضواں، خلدِ بریں یا جنتِ ماویٰ
(ص ۳۶۲)

جنتری: تقویم جس میں منجم روزانہ حالات اور تاریخیں درج کرتے ہیں (ج)
ع سوزن کا رشتہ بن کے کھچا جنتری میں آہ
(ص ۳۸۷)

جنس: شے، مال (ج)
ع قیمت میں جنسِ دل کی مانگا جو ذوقؔ بوسہ
(ص ۲۳۲)

جنس دست گرداں: مراد: قرض لیا ہوا مال۔
ع چوکتا ہے کیوں یہ جنس دست گرداں چھوڑ کر
(ص ۱۶۵)

جنگ جو: مراد: محبوب۔ جھگڑالو (آ)
ع مرے سینے سے تیرا تیر جب اے جنگجو نکلا
(ص ۱۴۸)

جنگ و جدل: لڑائی، دنگا، فساد (ن)
ع کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا
(ص ۱۳۸)

جنوب: شمال کا نقیض۔
ع ہے گرچہ تو جنوب میں لیکن ترا جمال
(ص ۳۱۳)

جنون: دیوانگی، کمال رغبت کے ساتھ کسی چیز کی دھن (ن)
ع دم تو لینے دے جنوں مجھ کو نہ کر پھر تو گرم
(ص ۱۷۶)

جنون کی سلسلہ جنبانیوں میں ہونا: مراد: دیوانگی کے عالم میں متحرک یا مائل بہ عمل ہونا۔
ع پھر ہیں جنوں کی سلسلہ جنبانیوں میں ہم
(ص ۱۷۵)

جواب دینا: مراد: ہمت کا خاتمہ ہونا۔
ع قاصد جواب جان مری دے چکی مجھے
(ص ۲۲۶)

جوابِ نامہ: وہ کپڑا جس پر مسلمان کلمہ لکھ کر مردے کے کفن میں دفن کرتے وقت رکھ دیتے ہیں (ن)
ع دے گا جوابِ نامہ نکیرین کو جواب
(ص ۲۷۳)

جوالہ (جوالا): جوش، جذبہ، شوق، آگ (ج)
ع جوشِ جوالہ ساں طوقِ گلو تک لال ہے
(ص ۲۴۶)

جوبن دکھلانا: خوبصورتی کی بہار دکھانا، جوانی کے جوش میں اینٹھ کر چلنا (آ)

ع نیلوفر دکھلا رہا ہے اپنا جوبن آب میں
(ص۳۳۹)

جودوسخا: مراد: بخشش، سخاوت۔
ع ابرِ احسان و عطا، سر چشمۂ جود و سخا
(ص۲۷۵)

جودت: ذہن کی تیزی (ن)
ع کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت
(ص۲۷۶)

جوڑا: سر کے بال جس کو عورتیں یکجا کر کے سر کے پیچھے گرہ دے لیتی ہیں (ن)
ع ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا
(ص۱۳۰)

جوز: جائفل (ن)، اخروٹ، ناریل (آ)، پھل جس کا چھلکا سخت ہو (ج)
ع کافور کی تاثیر گئی، جوز میں پائی
(ص۳۱۴)

جوسق: فارسی کوشک کا مُعرّب، محل، قصر (ج)
ع وہ تری ہمت عالی کا ہے عالی جوسق
(ص۲۹۸)

جوشن: ایک قسم کا جنگی لباس جس میں کڑیاں اور لوہے کی بیڑیاں بھی ہوتی ہیں، غلاف، زرہ جس میں تمام کڑیاں ہوتی ہیں (اردو) بکتر (ج)
ع کثرتِ زخم بدن پر نہیں کم جوشن سے
(ص۲۳۶)

جوشِ جنوں: دیوانہ پن کا زور (ج)
ع جوشِ جنوں میں رکھ نہ سوئے کوہ و راغ، پا
(ص۳۳۳)

جوشِ جوانی: جوانی کا ولولہ، جوانی کی تیزی (ن)
ع بادۂ جوشِ جوانی کی ہے گویا اک موج
(ص۲۸۳)

جوشِ فزوں: مراد: جذبہ زیادہ کرنے والا۔
ع ہم دمِ دلِ خوں گشتہ میں اک جوش فزوں ہے
(ص۲۲۲)

جوکھوں: خطرہ، اندیشہ (ج) مصیبت (آ)
ع ابھی تو حال جوکھوں ہے، پھر آگے جان جوکھوں ہے
(ص۲۵۳)

جوگی: ہندو فقیر، جادوگر (ن)
ع محو ہو جب تک کہ جوگی شغلِ استدراج میں
(ص۳۷۰)

جولان: بیڑی، زنجیر جو پاؤں میں پہنتے ہیں (ج)
ع جولاں پہ اپنے آئے تو جوں جنبشِ صبا
(ص۳۸۸)

جولانی: امنگ، جوش، جوانی، طبیعت کی روانی (ج)
ع جوشِ جنوں سے رہتے ہیں جولانیوں میں ہم
(ص۱۷۵)

جوں: تشبیہ، مانند، نظیر، مثل (آ)
ع سُرعت میں تیرا رخشِ فلک سیر جوں شہاب
(ص۳۱۲)

جوں خط: مراد: مکتوب کی طرح۔

ع جوں خطِ سر نوشت ہیں پیشانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

جوں دُخاں: مراد: دھوئیں کے مانند۔

ع پابندِ جوں دُخاں ہیں پریشانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

جوہر: کمالات (ج)

ع کہ جوہر ایسے کہاں تیغ اصفہانی میں

(ص ۱۸۰)

جوہرِ تیغ: تلوار کی قابلیت (آ)

ع آیتِ سجدہ ہے حق میں مرے ہر جوہرِ تیغ

(ص ۱۴۱)

جوہردار: وہ تلوار جس میں جوہر ہو (ج)

ع تری شمشیرِ جوہر دار میں نصرت کا جوہر ہو

(ص ۳۱۶)

جوہرِ ساطور: مراد: تلوار کی چمک، خنجر کی لیاقت۔

ع دیدۂ حسرت سے حلقہ جوہرِ ساطور کا

(ص ۱۳۹)

جوہرِ کمال: مراد: مہارت۔

ع ہے جوہرِ کمال سے ننگا اگر فقیر

(ص ۲۱۹)

جوہری: جواہرات کا سوداگر، جوہر شناس (ج)

ع گہر کو جوہری، صرّاف زر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

جوئے شیر لانا: وہ نہر جو فرہاد نے شیریں کے حکم سے پہاڑ سے شہر تک نکالی تھی (ن)

ع کہ لایا تو جوئے شیر لیکن چھٹی کا دودھ آ گیا زبان پر

(ص ۱۶۶)

جوئے فصاحت: مراد: تیز زبانی، خوش کلامی

ع کانِ ملاحت، بحرِ صباحت، جوئے فصاحت، گلشن راحت

(ص ۳۶۳)

جویا: تلاش کرنے والا۔

ع خواہاں وہ ملک کے ہیں نہ جویا ہیں مال کے

(ص ۳۱۲)

جہاتِ ستہ: مراد: شش جہت، ۶ سمتیں اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے۔

ع جہاتِ ستہ سے بزمِ جہاں سے وسعت خواہ

(ص ۲۹۰)

جہان سے گزرنا: وفات پا جانا (ج)

ع کہتے ہیں آج ذوقؔ جہاں سے گزر گیا

(ص ۲۵۹)

جہانِ فانی: مراد: ختم ہونے والی دنیا۔

ع بقا کا ذکر ہی کیا اس جہانِ فانی میں

(ص ۱۸۰)

جہاں نما: روشنی کا وہ مینار جس کی روشنی سے جہازوں کو سمندر کا راستہ معلوم ہوتا ہے۔ جغرافیہ کی ایک مشہور کتاب کا نام جس کی چار جلدیں ہیں (آ)

ع جامِ جہاں نما ہے برابر سفال کے

(ص ۳۱۳)

جہل: مراد: نادانی۔ لاعلمی (آ)

ع جہل سے بوجہل اپنے نامسلماں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

جہنم: دوزخ (ج)

ع لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں

(ص ۱۸۴)

جہول: سخت جاہل، نادان (ج)

ع ہوا مسجد ملائک یہ ظلوم اور جہول

(ص ۲۷۹)

جھاڑ: مراد: چمٹنے والی شے، وہ چھوٹا درخت جس میں کانٹے اور پتے بہت سے ہوں (آ)

ع نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا

(ص ۱۳۰)

جھاڑ باندھنا: لگا تار کچھ کہے جانا، سلسلہ باندھ دینا (آ)

ع مجھی پر گالیوں کا جھاڑ تو نے بدزباں باندھا

(ص ۱۳۰)

جھاڑنا: مراد: ڈانٹنا، جھڑکنا (آ)

ع نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا

(ص ۱۳۰)

جھانکنا: چھپ کر دیکھنا (ج)

ع ڈر کے خورشید بھی جھانکا نہ جہاں روزن سے

(ص ۲۳۶)

جھجک: شرم، حجاب (ن)

ع ــــــ جھجک کے خوف سے بوسے کے، کان کو

(ص ۱۶۸)

جھڑاں: مراد: جھاڑی، گھاس پھوس۔

ع گل میں مہندی کے جھڑاں لعل و پسینا گوہر

(ص ۲۸۸)

جھکجھورا: ہاتھاپائی، چھین جھپٹ (آ)

ع مجھے تو دے ہے جھکجھورا، ترا جھکجھورا اُڑ جائے

(ص ۲۳۸)

جِھلَم: زرہ چہرے کی (ج)

ع روئے خورشید پہ جوں خطِ شعاعی کی جِھلَم

(ص ۳۸۰)

جھوٹ کو سچ کر دکھانا: کوئی ایسا امر جس کی پہلے کچھ اصل نہ ہو (ن)

ع جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۸)

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے: کہاوت؛ جھوٹ نہیں چلتا (آ)

ع کہتے ہیں لوگ سب کہ نہیں پاؤں جھوٹ کے

(ص ۲۴۸)

جھوٹ موٹ: غلط، مذاق سے، ہنسی سے (ن)

ع جھوٹ موٹ افیون کھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۷)

جھوٹا گوہر: نقلی، مصنوعی، ناقص، کھوٹا (ج)

ع کور کیا جانے یہ سچا ہے کہ جھوٹا گوہر

(ص ۲۸۷)

جھول: مراد: ڈھیلا پن۔

ع جھول میں جس کی ہیں انجم سے زیادہ گوہر
(ص ۲۸۸)

جھومتا جھامتا: مراد: لہراتا ہوا۔

ع جھومتا جھامتا آتا ہے درِ دولت پر
(ص ۳۸۵)

جھومر: ایک زیور جو ماتھے پر لٹکایا جاتا ہے۔

ع جھومر کا نظر سر پہ ترے اب تو پڑا چاند
(ص ۱۶۱)

جھومنا: لہرانا، ہچکولے لینا (ج)

ع مستی مری سکھائے اگر جھومنے کی طرز
(ص ۲۷۴)

جھونکا: مراد: ہوا کا ریلا۔

ع ہر نفس بادِ مخالف کا ہے جھونکا ہم کو
(ص ۱۹۲)

جی اُٹھنا: زندہ ہو جانا (ن)

ع جی اُٹھے مردۂ صد سالہ ابھی اے عیسیٰ
(ص ۱۵۰)

جی اُلجھنا: دل پریشان ہونا (ج)

ع جی اُلجھتا ہے نفس کے تار سے
(ص ۲۰۶)

جی بچنا: جان سلامت رہنا (ن)

ع کس طرح جی بچے جلادِ فلک تو شب و روز
(ص ۱۷۲)

جی بہلنا: دل کا اور طرف متوجہ ہونا، دل خوش ہونا (ج)

ع اسی باغِ سخن میں ذوقؔ اپنا جی بہلتا ہے
(ص ۲۱۵)

جی جلنا: غصہ آنا، آگ لگنا، کوفت ہونا۔

ع غم دُوری سے جی جلتا ہے، اشک آنکھوں سے جاری ہے
(ص ۲۶۶)

جی چاہنا: مراد: دل کو خواہش ہونا۔ دل للچانا (آ)

ع سر کٹانے میں مزا وہ ہے کہ جی چاہتا ہے
(ص ۱۴۰)

جی چُرانا: کسی کام سے بچتے پھرنا، حیلہ ڈھونڈنا۔

ع کہا کیوں جی چرایا دم ابھی سے
(ص ۲۲۳)

جی چھوٹنا: نا امید ہونا، بد دل ہونا (ج)

ع ہوسِ صید سے صیاد کا جی چھوٹ گیا
(ص ۱۵۳)

جی دھڑکنا: خوف ہونا، اندیشہ ہونا (ن)

ع جی دھڑکتا ہے تری چولی نہ مسکے بوجھ سے
(ص ۲۱۲)

جی رُکنا: دم گھبرانا، آزردہ ہو جانا (ج)

ع بعد رنجش کے گلے ملتے ہوئے رُکتا ہے جی
(ص ۲۳۴)

جی سرد ہونا: مراد: پریشان ہونا، مردہ ہونا۔

ع سرد مہری سے کسی کے آگے ہی جی سرد ہے
(ص ۱۶۵)

جی کو روگ لگانا: جی کو خواہ مخواہ فکر و تردد میں ڈالنا (ن)

ع لگایا جی کو اپنے روگ، جب سے جی لگا بیٹھے
(ص ۲۵۶)

جی کھول کر: مراد: فیاضی سے، آزادانہ۔
ع لیتی ہے جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرّ نا
(ص ۲۶۹)

جی گھبرانا: پریشان ہونا (ج)
ع کون وقت اے وائے گزرا جی کو گھبراتے ہوئے
(ص ۲۰۹)

جی لگا بیٹھنا: مراد: جی بہلنا، عاشق ہو جانا۔
ع لگا یا جی کو اپنے روگ، جب سے جی لگا بیٹھے
(ص ۲۵۶)

جی لگنا: عاشق ہو جانا۔
ع جی کے لگ جانے سے جینا بھی بُرا لگتا ہے
(ص ۲۱۵)

جی مضمحل رہنا: مراد: دل پریشان رہنا۔
ع جوں چراغِ صبح پھر جی مضمحل رہنے لگا
(ص ۱۴۷)

جی میں آنا: کسی امر کا خیال دل میں آنا (ن)
ع آیا تھا جی میں بیٹھ کے کیجیے رقم پرے
(ص ۳۵۱)

جی میں کھٹکنا: مراد: دل میں خلش ہونا۔
ع کھٹکتے ہی رہیں گے جی میں وہ مژگانِ برگشتہ
(ص ۱۹۷)

جیب: کیسہ، تھیلی جو کرتے کوٹ یا واسکٹ میں چیزیں رکھنے کے لئے لگا لیتے ہیں (ج)
ع کہ جیب و آستیں سے ننگ جس کو عار دامن سے
(ص ۲۱۰)

جیبِ چاک: مراد: پھٹا گریبان۔
ع کہ جیب چاک کی صورت ہے خطِ کہکشاں ہوتا
(ص ۱۴۳)

جیب دری: تھیلی، جو کرتے، کوٹ یا واسکٹ میں چیزیں رکھنے کے لیے لگاتے ہیں (ج)
ع جنوں کے جیب دری پر ہیں خوب جلتے ہاتھ
(ص ۲۰۴)

جیب و داماں: مراد: دامن آنچل۔
ع نہ چھوڑا تار وحشت نے ہمارے جیب و داماں میں
(ص ۱۸۷)

جیحوں: بلخ علاقے کے نزدیک ایک دریا کا نام۔
ع پر حقیقت میں ہے کشتی سرِ جیحوں چلتی
(ص ۲۴۹)

جید الکیموس: غذا کا معدے میں تحلیل ہو کر جزوِ بدن بننا۔
ع جید الکیموس ہے جو حلق سے اُترے غذا
(ص ۲۷۰)

جیسی کہنا ویسی سُننا: خراب بات کا خراب جواب اور اچھی بات کا اچھا جواب (ن)
ع ہے یہ گنبد کی صدا، جیسی کہے، ویسی سنے
(ص ۲۵۵)

جیغہ: ایک مرصع زیور کا نام جو پگڑی پر باندھا جاتا ہے۔ کلغی (ن)
ع جیغہ تری کلاہ پہ ہو کیوں نہ خوش نما
(ص ۳۱۹)

جیفہ: مردار (ج)

ع جیفہ سمجھ کے رکھتا جو دنیا سے تنگ ہوں

(ص۱۸۷)

چ

چاٹ لگنا: مزہ پڑنا، چسکا پڑنا (ن)

ع چاٹے بغیر خوں کوئی رُکتی ہے تیری تیغ

(ص۲۳۳)

چادرِ گنج: مراد: خزانہ۔

ع جب اک ہرن کو لگی جگمگانے چادرِ گنج

(ص۳۷۷)

چادرِ مہتاب: مراد: چاندنی کا کفن۔

ع چاہیے جائے کفن چادرِ مہتاب مجھے

(ص۲۵۰)

چار آئینہ: ایک قسم کی زرہ جس میں چار لوہے کے تختے باغات اور مخمل میں موڑھ کر سینے اور پشت کے گرد لگاتے ہیں (ج)

ع گر عدو سدِ سکندر کو کرے چار آئینہ

(ص۳۷۲)

چار چاند لگنا: مراد: مرتبہ بڑھنا۔

ع چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے

(ص۲۵۱)

چار چند: چوگنا (ن)

ع چار چند آپ کا ہو مرتبہ بل کہ صد چند

(ص۳۲۲)

چار حرف: لعنت (ن)

ع چار حرف اک پرچے پر دو یوں ہی بے القاب کھینچ

(ص۱۵۹)

چاردہ: چودہ (ج)

ع گر چاہتا ہے مثلِ مہ چاردہ فروغ

(ص۳۳۶)

چار و ناچار: مجبوراً، زبردستی (آ)

ع چار و ناچار جو ترغیب سے یاروں کے کبھی

(ص۲۷۶)

چاروں مت: علم موسیقی کے چار ارکان (ج)

ع کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چاروں مت

(ص۲۷۷)

چارہ گر: مراد: محبوب۔ حکیم، طبیب (آ)

ع ایک دن بالکل نہ میں اے چارہ گر اچھا ہوا

(ص۱۳۶)

چاشنی: مزہ، ذائقہ (ن)

ع جب تک کہ اس میں چاشنی درد و غم نہیں

(ص۱۸۶)

چاقو گرم ہونا: مراد: چاقو تیز کرنا۔

ع اس نے پتھر پہ یہ رگڑا کہ ہوا چاقو گرم

(ص۱۷۶)

چاک: شگاف (ج)

ع یک زباں دونوں وہ اس طرح کہ جوں چاک قلم

(ص ۳۷۸)

چال: مراد: چلنے کا انداز، رفتار۔

ع ہم ان کی چال سے پہچان لیں گے ان کو برقع میں

(ص ۱۷۳)

چال چلنا: دھوکہ دینا، تدبیر کارگر ہونا۔

ع جو چال ہم چلے، سو نہایت بری چلے

(ص ۲۲۳)

چالیس قدم ساتھ آنا: کچھ دور تک ساتھ جانا، عموماً جنازے کے ساتھ چالیس قدم جاتے ہیں (ج)

ع چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئے

(ص ۲۰۳)

چاند کا ٹکڑا: مراد: محبوب۔ خوبصورت اور حسین آدمی (ن)

ع پھرتا ہے تو اے چاند کے ٹکڑے بس کہ شب و روز آنکھوں میں

(ص ۳۳۲)

چاندنی: چاند کی روشنی (ن)

ع شبِ چاندنی نے آکے پنھایا کفن مجھے

(ص ۳۵۴)

چاؤش: نقیب، چوبدار (ن)

ع کرتا ہے وقتِ سواری شکلِ چاؤش اہتمام

(ص ۳۷۰)

چاہ: کنواں (ن)

ع اور لیوے آدمی کو چاہ میں سیماب کھینچ

(ص ۱۵۹)

چاہِ بابل: ایک کنواں بابل میں جہاں مسلمانوں کے اعتقاد میں ہاروت ماروت اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے (ج)

ع چاہِ بابل وہ ذقن اور دُھواں زُلف کا عکس

(ص ۲۷۹)

چاہِ ذقن: تھوڑی کا گڑھا (ن)

ع لا سکتا منہ نہیں ترے چاہِ ذقن کے پاس

(ص ۱۶۸)

چاہِ رستم: وہ کنواں جس میں گرا کر رستم کو ہلاک کیا گیا تھا۔

ع ہوا کُنجِ لحد بھی پر سناں جوں چاہ رستم کا

(ص ۱۳۷)

چاہِ زنخداں: ٹھوڑی کا گڑھا (آ)

ع چاہِ زنخداں آبِ زلال اور اس پہ تکلم چشمۂ شیریں

(ص ۳۶۳)

چپ وراست: دائیں بائیں، اِدھر اُدھر (ن)

ع تھا چپ و راست بہ آہنگِ رباب و عشاق

(ص ۳۷۳)

چپکے چپکے: خاموشی سے، خفیہ طور پر (ج)

ع چپکے چپکے غم کا کھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۷)

چتر: مراد: فن، ہنر۔

ع وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو، ہمسر آسماں

(ص ۳۱۱)

چتون پھیرنا: نگاہ کا غصہ سے بھرا ہونا (ج)

ع بوسے کے مانگتے ہی پھیرنے چتون کو لگے

(ص ۲۵۱)

چٹخنا دینا: مراد: چانٹا لگانا۔

ع چٹخنا منہ پہ وہیں بادِ سحر دیتی ہے

(ص ۲۲۷)

چٹک: مراد: تیزی۔

ع ہے جو غنچوں کا چٹکنا، انگلیوں کی سی چٹک

(ص ۱۴۴)

چٹک جانا: مراد: کھل جانا۔

ع غنچے سے یہ کہ دو کہ چٹک جائے چمن سے

(ص ۲۵۴)

چٹکی لینا: کسی فعل سے باز آنے کے لیے چٹکی بھر کر اشارہ کرنا (ج)

ع چارہ گر لیجو نہ چٹکی سے اُٹھا، یاد رہے

(ص ۳۴۷)

چٹکیاں لینا: مراد: خیال آنا۔

ع رشک میرے دل میں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا

(ص ۱۴۳)

چٹکیوں میں اُڑانا: کسی کی پروا نہ کرنا، ہنسی میں اڑانا، ذلیل وخوار کرنا (ج)

ع چٹکیوں میں ہیں اُڑاتے اسے کیا کیا صرّاف

(ص ۳۲۲)

چراغ: وہ ظرف جس میں تیل اور بتی ڈال کر روشن کریں، لیمپ، موم بتی (ن)

ع پروانہ ہوں چراغ سے دُور اور شکستہ پر

(ص ۱۶۵)

چراغ پا: مراد: غضبناک۔

ع جس طرح بد لگام ہو گھوڑا چراغ پا

(ص ۳۳۴)

چراغِ داغ: مراد: عشق کے وہ غم اور زخم جو ہر وقت تازہ اور روشن رہتے ہیں۔

ع چراغِ داغ لے کر دل میں ڈھونڈا

(ص ۱۳۵)

چراغ روشن کرنا: چراغ جلنا (ج)

ع چراغِ وحشت سرائے مجنوں کروں میں روشن چراغ واں پر

(ص ۳۳۷)

چراغِ صبح: مراد: قریب الزوال، قریب المرگ۔

ع جوں چراغِ صبح پھر جی مضمحل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

چراغِ طورگُل ہونا: مراد: حسین سے حسین شے کا حُسن ماند پڑ جانا۔

ع دیکھ کر اس کو چراغِ طور بھی گُل ہوگیا

(ص ۱۴۷)

چراغ کا ہنسنا: چراغ کی لو سے چنگاریاں نکلنا، چراغ سے جلتے تیل کا ٹپکنا (ج)

ع کیا کیا چراغ ہنستا ہے میرے مزار کا

(ص ۱۲۸)

چراغِ گور: مراد: چراغ جو قبر پر جلایا جائے۔

ع پیچ کھاتا ہے دھواں میرے چراغِ گور کا

(ص ۱۳۹)

چراغِ مُردہ: مراد: بے جان لاش۔

ع مطلب چراغِ مُردہ کو کب ہے کفن کے ساتھ

(ص ۲۰۵)

چراغاں: روشنی، بہت سے چراغوں کا جلنا (ن)

ع نقار خانے کی ہے چراغاں سے وہ شکوہ

(ص ۳۱۰)

چربی: روغن، چکنائی (ن)

ع رواں ہے شمع کے اشکوں میں تو چربی ہی گھل گھل کر

(ص ۲۱۳)

چرخ: آسمان (ن)

ع جو حلاوت زندگی کی چاہتا ہے چرخ سے

(ص ۱۵۶)

چرخِ اطلس: آسمان جہاں خدا کا تخت ہے (ج)

ع تو مارے ہاتھ دامانِ قیامت چرخِ اطلس میں

(ص ۱۸۴)

چرخِ بریں: نواں آسمان (ن)

ع تا کہ زماں مُنضم بہ زمیں ہو، دَور میں چترِ چرخ بریں ہو

(ص ۳۶۷)

چرخِ چنبری: مراد: آسمان کی گردش۔

ع قربانِ چترِ دولت نہ چرخِ چنبری ہو

(ص ۳۶۸)

چرخ دوتا: مراد: قوس نما آسماں۔

ع قینچی کی طرح کترے ہے چرخ دو تا گرہ

(ص ۳۸۷)

چرخ زن: مراد: چرخے کی طرح گھومنے والا۔

ع موجِ صبا کی طرح سے تیری گلی میں چرخ زن

(ص ۱۴۶)

چرخ کھانا: گردش کرنا، گھومنا (ن)

ع سو چرخ، چرخ کھائے تو ہرگز نہ ہو سکے

(ص ۳۱۹)

چرخ گرداں: مراد: آسمان۔ پھرنے والا پہیہ (ن)

ع اُڑا دے گا دھوئیں اک آن میں اس چرخ گرداں کے

(ص ۱۳۰)

چرخِ ماتمی جامہ: مراد: سیاہیِ فلک/سوگ کا سیاہ لباس پہنے ہوئے آسمان۔

ع عزاداری میں ہے کس کی یہ چرخِ ماتمی جامہ

(ص ۱۴۳)

چڑھے چاند کا: مہینے کا شروع (ن)

ع تھا وعدہ چڑھے چاند کا لا بوسہ چڑھا چاند

(ص ۱۶۱)

چسپاں: چپکا ہونا، موزوں (ج)

ع دونوں لب اس کے حلاوت سے بہم تھے چسپاں

(ص ۳۸۵)

چسپیدگی: مراد: ہمیشہ رہنے والا ساتھ۔

ع ہے شوق کو بالیدگی، ربط کو چسپیدگی

(ص ۲۹۹)

چست ہونا: پھرتیلا، چالاک (ن)۔

ع درویش ہے وہی جو ریاضت میں چست ہو

(ص ۲۴۶)

چشم: آنکھ(ن)

ع چشم کہتی ہے تری جنبشِ مژگاں سے کہ دیکھ

(ص۱۸۳)

چشمِ افعی: مراد: زہریلے سانپ کی آنکھ۔

ع چشمِ افعی بن گیا روزن ہر اک ناسور کا

(ص۱۳۹)

چشمِ بدبیں: مراد: بری نظر۔

ع دلِ بد خواہ میں تھا مارنا یا چشمِ بدبیں میں

(ص۱۴۲)

چشمِ بددور: جملہ معترضہ ہے جو دفعِ چشمِ بد کے واسطے کسی چیز کی تعریف سے پہلے زبان پر لاتے ہیں(ن)

ع چشمِ بد دور، سدا چشم تری شوخی سے

(ص۱۷۶)

چشمِ براہ: مراد: منتظر۔

ع ہمیشہ روزنِ سینہ سے کیوں ہے چشمِ براہ

(ص۱۷۳)

چشمِ پُرآب: آنسو سے بھری ہوئی آنکھ(ن)

ع ہیں یہ چشمِ پُر آب کی باتیں

(ص۱۷۸)

چشمِ تر: مراد: آنسو بھری آنکھ۔

ع چشمِ تر پھر مرے مژگاں کے ہیں مُو ٹوٹ گئے

(ص۲۲۹)

چشمِ جہاں: مراد: دنیا بھر کی نظروں میں۔

ع کہنے کو گو کہ چشمِ جہاں میں ذلیل تھا

(ص۱۴۹)

چشمِ حقارت: مراد: نفرت کی نگاہ۔

ع اے ذوقؔ کس کو چشمِ حقارت سے دیکھئے

(ص۱۸۴)

چشمِ حقیقت بین: ماہیت معلوم کرنے والی آنکھ(ج)

ع یہ خوب عینک خوش نما چشمِ حقیقت بیں پہ ہے

(ص۲۱۸)

چشمِ دریابار: مراد: بے حد آنسو بہانے والی آنکھ۔

ع ہے وہ اپنی چشمِ دریا بار مردم فیض بخش

(ص۱۶۸)

چشمِ دلِ تفتہ: مراد: عاشق کی آنکھ۔

ع چشمِ دل تفتہ سے ٹپکے اگر اک آنسو گرم

(ص۱۷۶)

چشمِ زحل: زحل ستارے کا نام جو نحس سمجھا جاتا ہے(ن)

ع تیر نالے نے مرے چشمِ زحل میں مارا

(ص۱۳۷)

چشمِ زدن: مراد: پلک جھپکنا، پل بھر۔

ع ماہِ نو چشمِ زدن میں مہِ کامل ہو جائے

(ص۳۰۵)

چشمِ ساقی: مراد: محبوب کی نظر۔

ع گرا ہوں چشمِ ساقی سے کفِ تصویر پر میری

(ص۱۴۵)

چشمِ سخن: مراد: بولنے والی آنکھ۔

ع صریح چشمِ سخن گو تری کہے نہ کہے

(ص ۲۱۱)

چشم سفید ہونا: مراد: مروت، شرم اور لحاظ کا ختم ہو جانا۔

ع انتظارِ یار میں جو چشم ہو جائے سفید

(ص ۱۹۵)

چشمِ سوزن: مراد: سوئی کا ناکہ۔

ع عجب کیا ہے جو سمجھے طوقِ گردن چشمِ سوزن کو

(ص ۱۹۸)

چشم سوئے در: مراد: منتظر ہونا۔

ع ہے عین وصل میں بھی مری چشم سوئے در

(ص ۱۲۸)

چشم سے گرم لہو ٹپکنا: مراد: شدید غم سے آنسو نکلنا۔

ع برسوں یاں چشم سے ٹپکالیا ہے لوہو گرم

(ص ۱۷۶)

چشمِ شوخ: مراد: محبوب کی شریر اور گستاخ نظریں۔

ع ہو سبق آموز شوخی گر پری کو چشمِ شوخ

(ص ۱۳۴)

چشمِ غزالاں: مراد: ہرن کی آنکھ۔

ع اک کحل بصر چشمِ غزالاں کے لئے ہے

(ص ۲۳۴)

چشمِ غضب: مراد: قہر اور غصہ بھری نظریں۔

ع چشمِ غضب سے نیم نگہ میرے واسطے

(ص ۱۳۶)

چشمِ فتاں: مراد: محبوب کی فتنہ انگیز آنکھ۔

ع بعدِ مردن بھی خیالِ چشمِ فتاں ہی رہا

(ص ۱۳۱)

چشمِ فتنہ گر: مراد: محبوب کی فسادی آنکھ۔

ع مرے خیال پہ وہ چشمِ فتنہ گر چڑھ کر

(ص ۱۶۳)

چشمِ کور بینا: مراد: نابینا۔

ع کہ جیسے عالمِ رویا میں چشمِ کور بینا ہو

(ص ۱۹۸)

چشم کی شوخی دکھانا: مراد: آنکھ کی شرارت دکھانا۔

ع دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی

(ص ۲۰۲)

چشم کی گردش: مراد: نظروں کی آوارگی۔

ع چشم کی گردش سے وہ کارِ فساں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

چشم کے وحشی: مراد: محبوب کی ظالم آنکھ۔

ع لکھیں اس چشم کے وحشی کے لئے گر تعویذ

(ص ۱۶۱)

چشمِ گردوں: مراد: آسمان کی آنکھ۔

ع کہ ٹپکے جائے شبنم اشکِ انجم چشمِ گردوں سے

(ص ۲۱۵)

چشمِ گریاں: مراد: روتی ہوئی آنکھ۔

ع تصور کس طرح بھولے ترا اس چشمِ گریاں کو

(ص ۲۰۰)

چشمِ مخمور: مراد: نشے میں چور آنکھ۔

ع چشمِ مخمور کا ہوں کس کی میں کشتہ یارب

(ص ۱۴۱)

چشم میں نور نہ ہونا: مراد: آنکھ میں جلوہ کی روشنی نہ ہونا۔

ع گر ترا نور نہیں چشم میں، کیا ہے اس میں

(ص ۱۷۷)

چشم نمائی: مراد: ملامت کرنا۔

ع ہے ترا نقشِ قدم چشم نمائی کرتا

(ص ۱۲۵)

چشمِ نیم باز: مراد: شرمیلی آنکھ۔ نیچی اور جھکی ہوئی آنکھ (ن)

ع تحریر سُرمہ سے ہے تری چشمِ نیم باز

(ص ۱۷۷)

چشمِ نیم خواب: مراد: شرمیلی رنشیلی رنیند بھری آنکھیں۔

ع ذرا دکھا تو اسے، چشمِ نیم خواب تو دے

(ص ۲۱۴)

چشم ودہانِ حرص: مراد: بڑھتا ہوا لالچ۔

ع چشم و دہانِ حرص بیے کون غیرِ مرگ

(ص ۲۰۴)

چشم ونگاہ: مراد: آنکھ اور اس کی بینائی۔

ع اس طرح در پے دلوں کے ہیں تری چشم و نگاہ

(ص ۲۱۳)

چشمِ یار: مراد: محبوب کی نظر۔

ع ہے دل کی داؤ گھات میں مژگاں سے چشمِ یار

(ص ۱۲۸)

چشمک: مراد: مختصر۔

ع سحر چشمک، ستم ایما و کرشمہ آفت

(ص ۲۸۰)

چشمک زنی: آنکھ سے اشارہ کرنا (ن)، طعنہ زنی کرنا (آ)

ع کرے چشمک زنی خورشید پر ہر قطرہ شبنم کا

(ص ۱۳۷)

چشمۂ آئینہ: مراد: شیشہ۔

ع چشمۂ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ

(ص ۱۸۵)

چشمہ جاری ہونا: مراد: زمین سے پانی کا سوتا پھوٹنا۔

ع ہر قدم پر چشمہ جاری چشمِ نقشِ پا سے ہو

(ص ۱۹۹)

چشمہ حیوان: آبِ حیات کا چشمہ (ج)

ع خضر باتیں ہیں کہ ہے چشمۂ حیواں جاں بخش

(ص ۱۶۹)

چشمۂ ظلمات: اس تاریک جگہ پر پانی کا سوتا جہاں سکندر آبِ حیوان کی تلاش میں گیا تھا۔

ع خضر کو چشمۂ ظلمات کا دھوکا ہوتا

(ص ۱۴۵)

چق: بانس یا سرکنڈے کی تیلیوں کا پردہ (آ)

ع چق ترے دالان کی نازک بہت ہے نازنیں

(ص ۳۰۸)

چقماق: وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے (ج)

ع جھاڑے گر سنگ پہ وہ نعل سے اپنے چقماق

(ص ۳۷۵)

چکر کھانا: مراد: گردش کرنا، پھرنا، گھومنا۔

ع کھاتا رہا زمیں پہ سدا چکر آسماں

(ص۳۱۱)

چکر میں ہونا: مراد: حواس باختہ ہو کر راستہ بھولنا۔ مصیبت میں پھنسنا (ج)

ع ہوں میں چکر میں، لگی جس دن سے دنیا کی ہوا

(ص۱۳۴)

چکرا دینا: پریشان کر دینا (ن)

ع چکرا دیا غمزے نے ترے طوفِ حرم کو

(ص۳۴۳)

چکوا: پہاڑی تیتر، مرغ آتشخوار (ن)، تیتر ایک پرندہ جس کی چونچ اور پنجے سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے۔ پرانے زمانے کے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ چاند پر عاشق ہے اور چاند کی کرنیں کھاتا ہے اور رات کو آگ کھاتا ہے (ن)

ع میں نہ چکوا ہوں نہ وہ چکوی پھر آخر کس لئے

(ص۳۳۲)

چکوی: مراد: چکوا کی مادہ۔

ع میں نہ چکوا ہوں نہ وہ چکوی پھر آخر کس لئے

(ص۳۳۲)

چل بسنا: جان سے اُٹھ جانا، دنیا سے چلا جانا (آ)

ع چل بسا وہ آج سب ہستی کا ساماں چھوڑ کر

(ص۱۶۴)

چلا چل: مراد: رکے بغیر سفر جاری رکھنا حرکت کرنا۔

ع تکلفِ منزل محبت نہ کر، چلا چل تو بے تکلف

(ص۲۱۹)

چلتا: کارگر، پُراثر (ن)

ع چلتا ہوا ہے افسوں، اُڑتا ہوا چھلاوہ

(ص۳۶۷)

چلتا ہوا تعویذ: وہ تعویذ جس میں اثر ہو (ج)

ع چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقشِ ورم کو

(ص۳۴۳)

چلتی گاڑی میں روڑے اٹکانا: مراد: کام میں رکاوٹ ڈالنا۔

ع چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا

(ص۱۳۳)

چلتے ہاتھ: جب تک قابو حاصل ہے (ن)

ع سلوک سینے سے بھی کچھ تو کر لے چلتے ہاتھ

(ص۲۰۴)

چلم: آگ اور تمبا کو رکھنے کا ظرف جسے حقے کے فوارے پر رکھ کر دم لگاتے ہیں (آ)

ع دوزخ بھی ہو تو ان کی چلموں پہ آگ رکھے

(ص۲۵۵)

چلمن: چک، تیلیوں کا بھرا ہوا پردہ (ن)

ع چھبن چلمن میں در پردہ دکھائیں سر سے پاؤں تک

(ص۱۷۳)

چلون (چلمن): چک، تیلیوں کا بھرا ہوا پردہ (ن)

ع چلونیں ہوویں مکانِ باد رس کی تیلیاں

(ص۳۰۸)

چلّہ باندھنا: مراد ماننا، منت ماننا (ج)

ع مرے مرقد پہ چلہ اس نے آکر دوستاں باندھا

(ص ۱۳۰)

چلی چلنا: مراد: زندگی کا گزرنا۔

ع تم بھی چلے چلو یوں ہی جب تک چلی چلے

(ص ۳۵۶)

چماق: لوہے کا گرز، لکڑی کا گرز جس پر لوہا لگا ہو (ج)

ع کہکشاں کو ہیں سرِ دوش لئے مثلِ چماق

(ص ۳۷۴)

چمپت ہونا: مراد: غائب ہونا۔

ع ایک عالم کا ہو دل لے کے بغل میں چمپت

(ص ۲۷۹)

چمپئی رنگ: سنہری، سونے یا چمپا کی سی رنگت کا (آ)

ع چمپئی رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم

(ص ۲۷۹)

چمن بند: باغ لگانا (ج)

ع گر تیرا حفظ ہووے چمن بند روزگار

(ص ۳۳۵)

چمنِ روزگار: مراد: دنیا۔

ع تصویرِ غنچہ ہوں چمنِ روزگار میں

(ص ۳۸۶)

چن چُن کر: انتخاب کر کے، چھانٹ کر (ج)

ع اگر یہ جانتے چُن چُن کے ہم کو توڑیں گے

(ص ۲۱۲)

چنار کا درخت: ایک بڑا درخت جو کشمیر میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ اس کے پتے پنجے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑی جواہر دار ہوتی ہے اس میں پھل نہیں ہوتا (ج)

ع ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا

(ص ۱۲۸)

چناں وچنیں: ایسا ویسا، اِس طرح اُس طرح (آ)

ع ستاروں میں کیا کیا چنان و چنیں ہے

(ص ۲۴۲)

چندے ہونا: مراد: زیادہ ہونا (ن)

ع رنجِ دوریِ صنم اور جو ہوتا چندے

(ص ۱۴۵)

چنگ: ایک قسم کا باجا (جو ستار کی شکل کا ہوتا ہے) (آ)

ع جلوۂ ساقی، نغمۂ مطرب، نالہ بہ چنگ و نشہ بہ صہبا

(ص ۳۶۲)

چنگ نواز: چنگ بجانے والا آدمی (ج)

ع نغمہ طرازاں باربُد آسا، چنگ نوازاں شکلِ نگینا

(ص ۳۶۳)

چنگال: پنجہ خصوصاً درندے یا شکاری کا (ج)

ع پنجۂ مژگانِ آہو، شیر کا چنگال ہے

(ص ۲۴۶)

چنگل: مراد: قبضہ/ جال۔ آدمی یا جانور کا پنجہ جیسے شیر وباز وغیرہ کا (آ)

ع چنگل میں ہے موذی کے دل اُس چشم کے ہاتھوں

(ص ۲۳۴)

چنے کی دال پر قل ھواللہ لکھنا: مراد: باریک بینی کا کام کرنا۔

ع لکھتے ہیں قل ھو اللہ ہم، ایک چنے کی دال پہ

(ص ۱۶۷)

چوب: لکڑی (آ)

ع رہ جائے اڑہ چوب پہ دنداں نکال کے

(ص ۳۱۳)

چوب دار: نقیب، عامیروں کے گھر کا دربان (ج)

ع ہے اس کی بارگاہ میں مانندِ چوب دار

(ص ۳۱۰)

چوبِ دستہ: ہاتھ کی لکڑی، عصا، لاٹھی (ن)

ع کہتی تھی چوبِ دستۂ تیشہ کہ میری طرح

(ص ۲۸۴)

چوٹ سہنا: زخم یا ضرب برداشت کرنا (ج)

ع سچ پوچھیے تو چوٹ ہمیں نے کڑی سہی

(ص ۲۵۲)

چودانی: ایک کان کے زیور کا نام جس میں موتی کے چار دانے لگے ہوتے ہیں (ن)

ع دیکھے ہیں جب گہر تری چودانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

چودہ طبق منور کرنا: سات طبقے زمین اور سات طبقے آسمان سے مراد ہوتی ہے (ن)

ع سُنا ہے کہ تم نور سے اپنے کرتے منور بہ یک جلوہ چودہ طبق ہو

(ص ۱۹۵)

چورنگ: ضرب، شمشیر کی ایک قسم، کسی چیز کو ایک ضرب اوپر سے نیچے کو اور دوسری دائیں سے بائیں کو اس تیزی سے لگانا کہ چار ٹکڑے ہو کر گر پڑے، وہ جس سے ضرب کی جائے (ج)

ع ہاتھ پھر مار کے چورنگ کا اک پھرتی سے

(ص ۳۷۳)

چورنگ کاٹنا: تلوار سے چار ٹکڑے کرنا (ج)

ع دل ترا چاہے ہے چورنگ اگر کاٹنے کو

(ص ۱۹۹)

چوری سے: مراد: چھپا کر۔

ع رقعہ چوری سے اسے بھیجا ہے انجان کے ہاتھ

(ص ۲۰۵)

چوسر کا رنگ: پچیسی، چوسر اور پچیسی میں اتنا فرق ہے کہ یہ پانسوں سے کھیلی جاتی ہے اور وہ کوڑیوں سے، بساط جس پر گوٹیں رکھی جاتی ہیں (آ)

ع محفل میں اُن کی میں کوئی چوسر کا رنگ ہوں

(ص ۱۸۷)

چوکنا: غلطی کرنا، باز آنا، باز رہنا (ن)

ع چوکتا ہے کیوں یہ جنسِ دست گرداں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

چوگان: ایک قسم کا گیند کا کھیل جو گھوڑوں پر چڑھ کر لکڑی کے لمبے بلوں سے کھیلتے ہیں۔ پولو، بلا جس سے چوگان کھیلتے ہیں (ج)

ع چوگاں کے آگے کوہ کو ہے جانتا گرہ

(ص ۳۸۸)

چولی: انگرکھے کے دامن سے اوپر کا حصہ (آ)

ع جی دھڑکتا ہے تری چولی نہ مسکے بوجھ سے

(ص۲۱۲)

چونک اُٹھنا: دفعتہً گھبرا کر جاگ اٹھنا (ن)

ع یہ غل کیا کہ وصل کی شب چونک اُٹھے وہ ذوقؔ

(ص۱۵۹)

چہل قدمی: چالیس قدم تک پھرنا، ہوا کھانا (ن)

ع روز کر لیجیے چہل قدمی مگر رخصت نہیں

(ص۱۸۰)

چہلم: مرنے کے بعد چالیسویں دن کا فاتحہ اور کھانا (ج)

ع اگر چہلم کو بھی آیا تو ہم جانیں گے اب آیا

(ص۱۲۵)

چھاپہ: مہر، نقشہ (آ)

ع چاندنی پر پاؤں سے دیتا ہے چھاپے جا بجا

(ص۲۷۱)

چھاتی بھر آنا: ترس آنا، دل کڑھنا (ج)

ع رحم جوشِ گریہ چھاتی پر مری بھر آئے ہے

(ص۲۲۱)

چھاتی پر پتھر ہونا: مراد: دل سخت کر لینا، صبر کر لینا، ضبط کرنا۔

ع مر کے بھی چھاتی پہ پتھر رہا، کیا خاک ہو خوش

(ص۲۴۲)

چھٹی کا دودھ زباں پر آنا: مصیبت میں آرام اور عیش گزشتہ کا یاد آنا (ن)

ع کہ لایا تو جوئے شیر لیکن چھٹی کا دودھ آ گیا زباں پر

(ص۱۶۶)

چھری پھیرنا: قتل کرنا، جان سے مارنا (آ)

ع تم چھری پھیر بھی دو نام خدا کا لے کر

(ص۱۶۴)

چھری تیز رہنا: ظلم و ستم رہنا، مارنے کو مستعد رہنا (ن)

ع مجھ پہ ظالم تری ہر روز چھری تیز رہی

(ص۲۳۷)

چھری تیز کرنا: چھری کی باڑ تیز کرنا (ج)

ع اے صیدِ فگن کرتا ہے کیوں اتنی چھری تیز

(ص۳۴۸)

چھری گردن پر رکھنا: مراد: مارنا۔

ع میں کہوں، میں تو کہے میں کے چھری گردن پر

(ص۱۶۶)

چھلا: کڑا، مندری، انگشتری (آ)

ع یہ جو چھلا آپ کی انگلی میں ہے خاتم کے پاس

(ص۱۶۸)

چھلاوہ: آسیب، غولِ بیابانی، وہ آدمی جو گھڑی کہیں اور گھڑی کہیں ہو، بجلی کی طرح ایک جگہ نہ بیٹھنے والا آدمی (آ)

ع چلتا ہوا ہے افسوں، اُڑتا ہوا چھلاوا

(ص۳۶۸)

چھوارا ہونا: مراد: سوکھ جانا، کمزور ہو جانا۔

ع ہاں مگر روزے کی خشکی سے چھوارا ہو گیا

(ص۱۴۰)

چھوٹا منہ اور بڑی بات: معمولی آدمی کا اپنی حیثیت سے زیادہ دعوے کرنا (ج)

ع چپ کہ منہ چھوٹا سا اور بات بڑی خوب نہیں

(ص۱۸۸)

چھوڑ دینا: کوئی تعلق نہ رکھنا (ج)

ع چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلمِ آتش باز

(ص۲۲۰)

چھیڑنا: چھیڑ خانی، دل لگی (ن)

ع سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم

(ص۱۷۸)

چھیلنا: مراد: کھرچنا، مٹانا۔

ع دے اگر بھول کے کوئی سرِ حرف کو چھیل

(ص۳۰۶)

چھینٹ پڑنا: بوند، کسی رقیق چیز کا قطرہ (ن)

ع گر چھینٹ بھی پڑے تو بہ حدِ ورم نہیں

(ص۱۸۶)

چیخ اُٹھنا: زور کی آواز نکالنا (ن)

ع تو چیخ اُٹھے مؤذن جدا، خطیب جدا

(ص۱۵۰)

چیرہ دستی: غلبہ، قوت، طاقت (ن)

ع دکھائے چیرہ دستی آہ بالا دست گر اپنی

(ص۱۸۴)

چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں: کہاوت، فضول خرچ کے پاس پیسا نہیں ہوتا

ع وہ مثل ہے کہ چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

(ص۲۹۴)

چین وتتار: مراد: سلطنت۔

ع پھر میں نہ لوں، اگر کوئی چین و تتار دے

(ص۲۲۵)

چین وفرنگ: مراد: غیر مسلم ممالک۔

ع پہنچتے کعبے ہیں وہ مسلماں ہمیشہ چین و فرنگ ہو کر

(ص۱۶۳)

چینِ جبین: مراد: سلوٹ بھری پیشانی۔

ع موجِ گل حاضر ہے، لو چینِ جبیں کے واسطے

(ص۲۵۱)

چیں بر جبین ہونا: ناراض یا غصے ہونا، تیوری پر بل ڈالنا (ج)

ع نامہ ہے چیں بر جبیں، قاصد شکستہ حال ہے

(ص۳۵۵)

چیونٹی: ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیڑا (ج)

ع ہے یہ ضعف اب تو کہ چیونٹی بھی نہیں یوں چلتی

(ص۲۴۹)

چیونٹی کے پر پیدا ہونا: موت کا وقت قریب آنا (ج)

ع موت ہے چیونٹی کی، ہوں اس کے اگر پر پیدا

(ص۱۴۰)

ح

حاتم: عرب کے قبیلے طے کے ایک نہایت سخی سردار کا نام جسے حاتم طائی بھی کہتے ہیں۔ یہ عبداللہ بن سعد طائی کا بیٹا تھا (ن)

ع دستِ حاتم میں بجا ہے کہ جو دیں تیغ و ترنج

(ص۲۸۳)

حاجت: ضرورت (ن)

ع حاجت نہیں ہے تیرے شہیدوں کو غسل کی

(ص ۲۲۱)

حادث: مراد: مخلوق۔ قدیم کا نقیض، فنا ہونے والا (آ)

ع کیا جانیں ہم زمانے کو، حادث ہے یا قدیم

(ص ۱۷۵)

حاسد: حسد کرنے والا، بدخواہ، کینہ ور (ن)

ع مارے جگر میں حاسدِ بدخواہ کے ترے

(ص ۳۱۲)

حاضرِ دربار: موجود سامنے (ج)

ع مدح حاضر کے لئے حاضرِ دربار ہو ذوق

(ص ۳۸۳)

حافظِ قرآن: مراد: وہ شخص جسے قرآن ازبر یاد ہو۔

ع کبھی میں حافظ قرآن بہ علم تفسیر

(ص ۲۷۷)

حافظہ: وہ قوت جو ظاہری و باطنی افعال کو دماغ میں محفوظ رکھتی ہے، یاد (آ)

ع اللہ رے ترا حافظہ کیا یاد غضب ہے

(ص ۲۳۸)

حال بیاں کرنا: واقعات ظاہر کرنا، کیفیت بیان کرنا (ج)

ع ایامِ جوانی کا تو کیا کیجئے بیاں حال

(ص ۱۷۱)

حالِ پریشان: بُری حالت، خستہ حالت (ج)

ع باندھیں گر اہلِ سخن حالِ پریشاں میرا

(ص ۳۲۹)

حالِ دلِ محزوں: مراد: غمگین دل کی حالت۔

ع ابھی سے کیا کہوں، حالِ دل محزوں نہ ٹھہرے گا

(ص ۱۴۵)

حالِ زبوں: مراد: خراب حالت۔

ع کیوں حالِ زبوں اپنا بیاں کرتا ہے اُن سے

(ص ۲۲۲)

حامی بھرنا: اقرار کرنا، ضمانت دینا (ج)

ع بھرے گا بارِ محبت کی کیا فلک حامی

(ص ۳۵۶)

حب: محبت، پیار، دوستی، آشنائی (ج)

ع حبِ نبات کو بچے دردِ مریضِ عشق

(ص ۳۸۹)

حبِ افیون: مراد: افیم کا دوانہ۔

ع رہے بیدار ساری رات ہم اک حُبّ افیوں سے

(ص ۲۱۵)

حب کا عمل: وہ دعا، عمل یا منتر جس سے آپس میں محبت بڑھے (ج)

ع تاثیرِ محبت عجب اک حب کا عمل ہے

(ص ۱۴۳)

حباب: پانی کا بلبلہ (ن)

ع کیا کیا چمک رہا ہے ستارہ حباب کا

(ص ۱۴۹)

حباب وار: مراد: پانی کے بلبلے کی طرح۔

ع حباب وار ہوں میں آبِ زندگانی میں

(ص۱۸۰)

حبذا: مراد: بہت خوب۔

ع حبذا ساقیِ فرّخ رُخ و خورشید جمال

(ص۳۰۱)

حبیب: دوست، یار، معشوق (ن)

ع اپنے جلسے میں جلاتے ہیں مجھے میرے حبیب

(ص۱۴۱)

حجرالیہود: مراد: کسی کی قلبی شقاوت دور کرنے والی شے۔

ایک قسم کا پتھر جو پتھری کو توڑتا ہےاور پیشاب لاتا ہے (ج)

ع دلِ سخت کاش کافر حجر الیہود ہوتا

(ص۱۴۱)

حجر چومنا: پتھر (ن)

ع حجر کے چومنے ہی پر ہے حِج کعبہ اگر

(ص۲۱۱)

حَجلہ: دلہن کا چھپر کھٹ (ج)

ع حجلۂ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت

(ص۲۸۱)

حد سے بڑھ جانا: اپنے درجہ سے تجاوز کرنا (ج)

ع ہو جاتے بے مزہ ہیں جو بڑھ جاتے حد سے ہیں

(ص۱۷۹)

حدّاد: مراد: لوہے کی بنی ہوئی شے۔

ع ہوگیا میرا کفن جامہ مگر حدّاد کا

(ص۱۳۴)

حدق: آنکھ کی پتلی (ج)

ع اس کے تیروں کے ہدف اس کے حسودوں کے حدق

(ص۲۹۷)

حدوث: مراد: وجود میں آنا۔

ع حدوثِ بے ثبات، اثبات کرتا ہے قدم میرا

(ص۳۲۷)

حُدی: شتربانوں کے وہ گیت جو وہ اُونٹ ہانکتے ہوئے گاتے ہیں۔

ع سن کر فغانِ قیس، بجائے حدی چلے

(ص۲۲۳)

حذر: پرہیز، بچاؤ (ن)

ع حذر اس فاحشہ سے، کرتے ہیں حرمت والے

(ص۲۲۰)

حُر: مراد: باعزت شخص۔

ع حب حسینؑ ذوقؔ وہ شے ہے کہ جس سے حُر

(ص۱۳۴)

حرارہ: مراد: گرمیِ جوش، غضب۔

ع فرصت ہو، تپ غم کے حراروں سے تو کہئے

(ص۲۲۷)

حراق: مراد: جلانے والی شے۔

ع شعلۂ تیغ شرر بار ہو برقِ حراق

(ص۳۷۴)

حرام زادہ: فتنہ انگیز، فسادی (آ)

ع سچ ہے حرام زادے کی رسّی ہے

(ص۲۱۶)

حربا: گرگٹ (ن)

ع مہ ہو دوائے دیدۂ شپر، مہر ضیائے حیرت حربا

(ص ۳۶۵)

حرز: پناہ گاہ، مامن (ج)

ع تیرا بدخواہ رہے حرز سے یاں تک محروم

(ص ۲۸۲)

حرز: نظر لگنے سے بچانے کا تعویز (ج)

ع اس کی دعائے حرز پڑھے جوشِ غنچہ سے

(ص ۲۸۵)

حرص و ہوا: مراد: لالچ۔

ع دنیا سے دل میں لے کے جو حرص و ہوا چلے

(ص ۲۰۸)

حرف: وہ نشان جو آواز کو ظاہر کرے، بات، نقص (ج)

ع لائے جو شعلہ حرفِ شرارت زبان پر

(ص ۳۸۸)

حرف اٹھانا: حرف کو اس طرح چھیلنا کہ نشان باقی نہ رہے۔

؎ جوہر اُس سے یوں اُٹھالیں جس طرح
حرف قرطاسِ غلط بردار سے

(ص ۲۰۷)

حرفِ آرزو: مراد: حسرت۔

ع دہانِ زخم سے خوں ہو کے حرفِ آرزو نکلا

(ص ۱۴۸)

حرف آنا: الزام آنا، عیب لگنا۔

ع حرف آئے مجھ پہ دیکھئے کس کس کے نام کا

(ص ۲۴۸)

حرف بحرف: لفظ بلفظ، ایک ایک حرف کرکے (ج)

ع سرکش کو لکھ کے حرف بحرف آیتِ عذاب

(ص ۲۷۴)

حرف بگڑ جانا: حرف مٹ جانا یا قاعدے کے خلاف ہو جانا (ن)

ع خط بھی لکھتا ہوں تو سب حرف بگڑ جاتے ہیں

(ص ۱۸۷)

حرفِ تلخ: مراد: ناگوار بات۔

ع حرفِ تلخ اُس لبِ شیریں سے ہر اک بات پہ آہ

(ص ۱۹۲)

حرفِ جار: وہ حرف جو فعل کے معنی کو کسی اسم تک پہنچائے، میں، سے، تلک، پر، اوپر، کو، کے وغیرہ (ج)

ع علیؑ ہے شکلِ علی اور علی ہے حرفِ جار

(ص ۳۲۲)

حرفِ دلنشین: مراد: دل پسند حرفِ تہجی۔

ع نگہ نہیں حرفِ دل نشیں تھا دہن کی تنگی سے تنگ ہوکر

(ص ۱۶۲)

حرفِ شکایت: شکایت کی بات (ج)

ع کرے لب آشنا حرفِ شکایت سے، کہاں یہ دم

(ص ۱۸۴)

حرفِ گل: مراد: پھول کی بات۔

ع کہ جائے حرفِ گل ہائے انارِ آتشیں نکلے

(ص ۲۳۱)

حرفِ مطلب زبان پر لانا: درخواست کرنا (ج)

ع لگا کے باتوں میں ان کو لائیں جو حرفِ مطلب کا کچھ زباں پر

(ص ۳۳۶)

حرکت: مراد: اعراب۔

ع لفظوں میں بھی اکثر حرکت جائے سکوں ہے

(ص ۲۲۲)

حرکت میں برکت: (مثل) بیکاری کی مذمت اور کام کرنے کی تعریف میں بولتے ہیں (ن)

ع چل درِ مئے کدہ تک، ہے حرکت سے برکت

(ص ۲۸۰)

حرم: مراد: خانۂ خدا۔

ع حرم بھی شیخ جی صاحب شراب خانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

حرمت والا: شریف، معزز، باعزت (ج)

ع حذر اس فاحشہ سے، کرتے ہیں حرمت والے

(ص ۲۲۰)

حروفِ درد: مراد: لفظ درد میں مستعمل اردو کے حروف کی طرح "دال"، "رے" اور "دال"۔

ع حروفِ درد کی صورت ہوں اے طبیب جدا

(ص ۱۵۰)

حریر و خز و دیبا: مراد: ریشم کے کپڑوں کی اقسام۔

ع حریر و خز و دیبا ہوتا

(ص ۱۴۶)

حریص: مراد: اور کے بعد اور کا خواہشمند ہو، لالچی۔

ع گر حریصوں کو خدا ساری خدائی دیتا

(ص ۱۳۲)

حریف: مراد: مخالف، دشمن (ج)

ع آپ آئینہ ہستی میں ہے تو اپنا حریف

(ص ۱۲۷)

حزن: غم واندوہ، رنج وملال (ن)

ع حسرت کے برگ الم کے ثمر ہیں حزن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

حزیں: غمگین (ن)

ع ترے جانے سے پہلے کاش یہ جانِ حزیں نکلے

(ص ۲۳۱)

حساب کرنا: شمار اعداد کو حسب قاعدہ مرتب کرنا (ن)

ع نشے میں ہوش کسے جو گنے، حساب کرے

(ص ۲۱۴)

حسد: بدخواہی (ج)، کسی کی نعمت کا زوال چاہنا (ن)

ع اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں سے

(ص ۱۳۷)

حسرت برسنا: کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس، پشیمانی (ن)

ع ایک حسرت تو برستی ہے کبھی برسی کے دن

(ص ۱۷۹)

حسرتِ پابوس: مراد: قدم بوسی کا ارمان۔

ع ہے حسرتِ پابوس، نکل جائے تو اچھا

(ص ۱۴۲)

حسرتِ معشوق: مراد: محبوب کی تمنا۔

ع تا زندگی جس کو نہ رہی حسرتِ معشوق

(ص ۱۷۲)

حسرت نکالنا: ارمان پورا کرنا (ن)

ع جو حسرت میرے دل میں ہے، نکالوں میں کہاں اس کو
(ص۲۳۲)

حسنِ بتاں: مراد: محبوب کی خوبصورتی۔
ع جو سمجھیں حسنِ بتاں کو ایماں، انھیں رہِ کفر و دیں ہے یکساں
(ص۱۶۳)

حسنِ جہاں تاب: مراد: حسن جس کے نور سے دنیا منور ہو۔
ع مہر وَش بل بے ترے حسنِ جہاں تاب کی تاب
(ص۱۷۶)

حسن چمکنا: مراد: دلربائی عروج پر ہونا۔
ع اس قدر چمکا ہے تیرا حسن اے خورشید رُو
(ص۱۴۷)

حسنِ خداداد: قدرتی خوبصورتی، اصلی حسن (ن)
ع اس بت کا سمجھ حسن خداداد نہ اس کو
(ص۲۳۹)

حسنِ ظاہری: مراد: دکھاوے کی خوبی۔
ع عیب ذاتی کو کوئی کہتا ہے حسنِ ظاہری
(ص۲۰۸)

حسنِ گندم گوں: مراد: سانولی رنگت کی خوبصورتی۔
ع چھٹے کیا ہم سے شوقِ حسنِ گندم گوں کہ گندم پر
(ص۲۳۲)

حسنِ نیت: مراد: نیک ارادہ۔
ع نمازیں عشق کی ہم نے ادا کیں حُسنِ نیت سے
(ص۲۱۶)

حسود: حاسد کی جمع، بدخواہ، بڑا حسد کرنے والا (ن)
ع کہ روز تجھ کو خوشی ہو افزوں، حسود ہوں سرنگون و محزوں
(ص۳۶۲)

حسین: مراد: محبوب۔
ع زر سے ہے سروکار حسینوں کو جہاں میں
(ص۱۷۲)

حُسینؑ: مراد: آپ ﷺ کے نواسے کا اسمِ مبارک۔
ع حبِ حسینؑ ذوقؔ وہ شے ہے جس سے حُر
(ص۱۳۴)

حشر: قیامت، یوم الحساب (ج)
ع حشر تک ڈھونڈیں تو ممکن نہیں ہاتھ آئے نشاں
(ص۳۸۲)

حشر برپا ہونا: رونا پیٹنا، فساد ہونا، ہنگامہ ہونا (ج)
ع کروں اک نالے سے میں حشر میں برپا سو حشر
(ص۲۴۳)

حشمت: شان و شوکت (ج)
ع بامِ حشمت پہ ترے کاہکشاں نصفِ کمند
(ص۳۲۲)

حصار باندھنا: مراد: پناہ میں آنا۔
ع حصار اک گرد اپنے شعلۂ جوالہ ساں باندھا
(ص۱۳۰)

حصیر: چٹائی (ج)
ع زمیں پہ ہم سرِ سنبل ہے موجِ نقشِ حصیر
(ص۲۸۹)

حضرت: جناب، قبلہ، عزت کا خطاب (ج)
ع کتابِ محبت میں اے حضرتِ دل بتاؤ تو تم لیتے کتنا سبق ہو

(ص ۱۹۵)

حضرت آدمؑ: وہ پہلا انسان جس سے نسلِ انسانی شروع ہوئی۔ حضرت آدمؑ کو بہشت میں گیہوں کھانے کی ممانعت تھی۔ آپ نے شیطان کے اغوا سے اس کو کھالیا۔ عتاب الٰہی نازل ہوا اور حضرت آدمؑ اس عالم میں بھیج دیے گئے، انسان، بنی آدم (ن)

ع پر حضرت آدمؑ کی بھی اولاد غضب ہے

(ص ۲۳۹)

حضوری: دوری کا نقیض، موجودگی۔

ع یا کہ تو اُس کی حضوری میں نہیں حاضر رہا

(ص ۲۷۱)

حفظِ جان: جان کی حفاظت، بچاؤ۔

ع ترا ہے نامہ مرے حفظِ جان کا تعویذ

(ص ۱۷۰)

حق: انصاف، عدل۔

ع یہی حق ہے قاتل اگر حق دلاوے، یہ بسمل ترے پاؤں پر جاں بحق ہو

(ص ۱۹۵)

حق: مراد: اللہ تعالیٰ۔

ع کہ حق نے زباں ایک دی کان دو

(ص ۲۱۰)

حق پرست: منصف، سچا، خداپرست (ج)

ع کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے

(ص ۲۴۶)

حق ثابت کرنا: استحقاق تسلیم ہونا، دعویٰ کا ثبوت جاننا (ج)

ع ہم جو اس سے جھگڑے ہیں، حق ثابت کرکے جھگڑے ہیں

(ص ۳۴۱)

حق میں: مراد: مفاد میں۔

ع ہوتا ہے حق میں مرے مطلعِ آہی مقراض

(ص ۱۶۹)

حقارت: نفرت، کراہت (ج)

ع جانتے اپنی حقارت کو ہیں شہرت والے

(ص ۲۲۰)

حق حق کرنا: خدا کا نام لیا جانا (ج)

ع تو کیوں حق حق کرے وہ شیشہ جس شیشے میں صہبا ہو

(ص ۱۹۹)

حُقّہ: جواہرات رکھنے کی ڈبیا (ن)

ع عقدِ پرویں ہے کہ اس حقۂ پرویں میں ملک

(ص ۲۱۲)

حقیقت: اصلیت، ماہیت، اصل، جڑ (ن)

ع کہ چاکِ پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے

(ص ۲۱۴)

حقیقتِ پُردرد: مراد: غمناک اصلیت۔

ع مری حقیقتِ پُردرد کو کبھی اُس سے

(ص ۲۳۶)

حقیقت ھُوحق: مراد: مذہبی اعتقادات کی اصلیت۔ نعرۂ مستانہ جو وجد یا مستی کی حالت میں منہ سے نکلا ہو (ج)

ع معلوم ہے حقیقتِ ھُو حق جناب کی

(ص ۲۲۶)

حکّاک: جوہری، موتی میں چھید کرنے والا (ج)

ع تا حسن و حکاک لازغ رحوہ و ثاقب ثقیل

(ص ۳۷۰)

حکایاتِ خضر و آبِ بقا: حضرت خضرؑ اور آبحیات کی داستان۔

ع کہانیاں ہیں حکایاتِ خضر و آبِ بقا

(ص ۱۸۰)

حکایت: کہانی، داستان (ج)

ع نہیں شوق ان حکایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

حکم رانی: حکومت، سلطنت، بادشاہی (ن)

ع رہے نامِ سلیماں تا نگینِ حکم رانی

(ص ۳۱۶)

حکمِ شرعی: مذہبی قانون کا حکم (ج)

ع حکمِ شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق

(ص ۲۸۱)

حکما: حکیم کی جمع (ن)

ع اہلِ یوناں پہ نہ ہووے حکما کا اطلاق

(ص ۳۷۴)

حکیم: عقلمند، دانا، زیرک، عاقل (ج)

ع کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانندِ حکیم

(ص ۲۷۶)

حلاوت: مٹھاس، ذائقہ، سکون (ن)

ع جو حلاوت زندگی کی چاہتا ہے چرخ سے

(ص ۱۵۶)

حلب: ایشیائے روم میں ایک شہر کا نام (ن)

ع ہوا خوش اس قدر گویا کہ ہاتھ اس کے حلب آیا

(ص ۱۲۶)

حلق: گردن، منہ، زبان (ن)

ع رُک رُک کے میرے حلق پہ خنجر ترا چلے

(ص ۲۰۸)

حلقِ بُریدہ: مراد: کٹا ہوا گلا۔

ع ہو رگیں حلق بریدہ کی ہمارے خوں بار

(ص ۱۲۶)

حلقِ تر: مراد: تلوار کا شکار گلا۔

ع آج مدت میں ہمارا حلقِ تر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

حلقِ تفسیدہ: مراد: جلی ہوئی زبان یا گلا۔

ع حلقِ تفسیدہ مرا اے نغمہ سنجانِ چمن

(ص ۱۷۰)

حلقہ: مراد: گھیراؤ، احاطہ۔

ع دیدۂ حسرت سے حلقہ جوہرِ ساطور کا

(ص ۱۳۹)

حلم: برداشت، بردباری (ج)

ع معدنِ حلم وحیا، کوہِ وقار و تمکنت

(ص ۲۷۵)

حلوائے بےدود: شیریں میوے، چونکہ انہیں دھواں نہیں پہنچتا اور سورج کی گرمی سے پکتے ہیں۔ ملائم اور نرم چیز (مجازاً) بوسہ لب معشوق (ج)

ع کہ تھے عشق حلوائے بے دود سمجھے

(ص ۲۵۰)

حلوائے تر پہ ہاتھ مارنا: مراد: شیریں میوے کو جلد جلد کھانا۔

ع جیسے گر سنہ مارے ہے حلوائے تر پہ ہاتھ

(ص ۲۰۳)

حلول: دخول، آواگون، ایک چیز کا دوسری میں اس طرح گھس جانا کہ دونوں میں تمیز نہ ہو سکے (ج)

ع علمِ حقیقی علمِ مجازی تیرے حلول و ساری و طاری

(ص ۳۶۴)

حُلہ: چُغہ، بہشتی لباس (ج)

ع کرے ہے شیخ بیاں وصفِ حور و حُلّۂ نور

(ص ۲۴۱)

حمائل: گلے میں ڈالنے کی چیز، چھوٹا قرآن شریف جو گلے میں ڈالتے ہیں (ج)

ع نہ سرکا! یہ حمائل اے بتِ بے پیر! پہلو سے

(ص ۳۴۹)

حمایت: مراد: طرف داری۔ مدد (ج)

ع یار تیری حمایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

حمد: مراد: اللہ تعالیٰ کی تعریف۔

ع ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا

(ص ۱۲۱)

حمرت: سرخی (ج)

ع شوخی اُس چہرے میں یوں، گل میں ہو جیسے حمرت

(ص ۲۷۹)

حمل: بوجھ، بار، وزن، بھار۔

ع ہر سال حمل میں مہرِ عالم افروز

(ص ۳۲۱)

حنابندی: مسلمانوں کی ایک رسم جو ساچق سے پہلے ہوتی ہے اسے مہندی بھی کہتے ہیں (ج)

ع کروں تحریر جو رنگت کو حنا بندی کی

(ص ۳۸۰)

حنظل: اندرائن کا پھل (ج)

ع کیا عجب گر آبِ حنظل دیوے شربت کا مزا

(ص ۲۶۹)

حوادث: حادثہ کی جمع، مصیبتیں، تکلیفیں (ن)

ع جب بنی تیر حوادث کی کماں افلاک سے

(ص ۲۰۷)

حواس خمسہ: پانچ ظاہری حواس، قوت ذائقہ، قوت باصرہ، قوت شامہ، قوت لامسی، قوت سامعہ (ج)

ع حواسِ خمسہ ہیں ----- مخمس میں

(ص ۱۸۴)

حواشی: یادداشتیں جو کتاب کے حاشیے پر لکھی جائے (ج)

ع کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر

(ص ۲۷۷)

حوائج: مراد: ضرورتیں۔ جمع حاجت کی، (ج)

ع فردِ تفصیلِ حوائج ہے، رُخِ حاجتمند

(ص ۲۸۳)

حور: گوری چٹی عورتیں جن کی آنکھوں کی پتلیاں اور بال بہت سیاہ ہوتے ہیں۔ بہشتی عورتیں، معشوق (ن)

ع حوروں کے گر ہو پنجۂ مژگاں سے خار پشت

(ص ۱۵۷)

حورعین: سیاہ بال اور بڑی آنکھ والی عورت (ن)

ع نہ پوچھیں حور عیں کے اے پری رُخسار دامن سے

(ص ۲۱۰)

حوروش: مراد: محبوب۔ بہشتی عورت، پری تمثال (ن)

ع اس حور وَش کا گھر مجھے جنت سے ہے سوا

(ص ۱۸۴)

حوریانِ عدن: مراد: جنت کی خوبصورت عورتیں۔

ع دل تو لگتے ہی لگے گا حوریانِ عدن سے

(ص ۱۶۵)

حوصلہ تل جانا: مراد: جرأت ختم ہونا۔

ع جگر اور دل کا جتنا حوصلہ تھا، تل گیا سارا

(ص ۱۸۲)

حوصلۂ تیز: مراد: ہمت۔

ع کیا کریں حوصلہ تیز پری وہ نہ رہا

(ص ۱۵۰)

حوصلہ رکھنا: ہمت رکھنا کسی کام کی (ن)

ع رکھے ہے حوصلہ دریا کب اہلِ ہمت کا

(ص ۲۱۴)

حول: بدلنا، پھرنا، طاقت، قوت (ج)

ع مفیدِ حول دل ہوں چاندنی کے پھول کیا مجھ کو

(ص ۱۳۸)

حیاوشرم: شرم، حجاب، غیرت (ن) لاج، لحاظ (آ)

ع مسجد کو بھی ہے سجدے سے میرے حیا و شرم

(ص ۱۸۶)

حیرانی: حیرت، پریشانی، تعجب (ن)

ع آئینہ رو کے سامنے حیرانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

حیرت زدہ: حیران (ج)

ع صنع آتش باز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل

(ص ۲۷۱)

حیرت فزا: تعجب بڑھانے والا (ج)

ع جلوہ اے قاتل اگر تیرا نہیں حیرت افزا

(ص ۱۳۲)

حیف: ظلم وستم کرنا، دریغ، افسوس (ن)

ع اس پری کو تو نہ لے حیف اے دل بیتاب کھینچ

(ص ۱۵۹)

حیلہ سازی: مکر، فریب، دھوکہ (ج)

ع فلک کیا حیلہ سازی میں ہو ہمسر چشمِ فتاں سے

(ص ۲۴۸)

حیوان رہنا: مراد: بے وقوف رہنا۔

ع کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

خ

خاتم: انگوٹھی (ن)، مہر کی انگوٹھی (ج)

ع یہ جو چھلا آپ کی انگلی میں ہے خاتم کے پاس

(ص ۱۶۸)

خاتمہ: آخیر، انجام، عاقبت (آ)

ع ذوقؔ عاصی ہے تو اس کا خاتمہ کیجو بخیر

(ص ۲۵۲)

خار: کانٹا (ن)

ع لیکن کہیں وہ خار، کہیں ورد ہوگیا

(ص ۱۲۷)

خار الجھنا: مراد: کانٹوں میں پھنسنا۔

ع جنوں، الجھے ہیں ناخن جیب سے اور خار دامن سے

(ص ۲۰۹)

خارِ پشت: پشتۂ خار جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں (ج)

ع پشت اب ہجومِ خار سے ہے پشتِ خار پشت

(ص ۱۵۷)

خار زارِ وحشت: مراد: دنیا۔

ع کہ جا بہ جا خار زارِ وحشت سے زیرِ پا فرشِ سوزنی ہے

(ص ۲۱۹)

خارِ سرِ دشت: مراد: صحرا کے کنارے پر کانٹے۔

ع ہر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خارِ سرِ دشت

(ص ۱۹۲)

خارِ فراق: مراد: جدائی کی پھانس۔

ع دل میں اس گل کا کھٹکتا ہے مرے خارِ فراق

(ص ۱۷۲)

خار کی خلش: مراد: کانٹے کی چبھن۔

ع خلش سے خار کی ہے دامنِ صبا محفوظ

(ص ۱۷۰)

خارا: مراد: مضبوط شے۔ سخت پتھر، چٹان (ج)

ع ہو گیا ضعف سے تارِ رگِ خارا ہم کو

(ص ۱۹۴)

خارستان: مراد: ایسی جگہ جہاں کانٹے پائے جاتے ہوں۔

ع روبرو جس کے ہے، گلزارِ ارم خارستاں

(ص ۳۰۹)

خاصانِ خدا: مراد: اللہ کے دوست۔

ع شیخ صاحب کے ہیں نزدیک وہ خاصانِ خدا

(ص ۱۶۹)

خاصہ: وہ وصف جو ایک ہی شے میں پایا جائے (ن)

ع یعنی جنس و فصل و نوع و خاصہ اور عرضِ عام

(ص ۳۷۰)

خاصیت: عادت، وصف، صفت (ن)

ع ہے یہ خاصیت اسی کے لب دشنام میں خاص

(ص ۱۶۹)

خاطر: ضمیر، خیال، لحاظ، مروت (ج)

ع خاطر گرفتگی سے ہے جوں کہربا گرہ

(ص ۳۸۷)

خاطرِ پریشان جمع نہ ہونا: مراد: فکر کا بے چین ہونا۔

ع کہ نہیں خاطرِ پریشاں جمع

(ص ۱۷۰)

خاقان: بڑا بادشاہ، پہلے چین اور ترکستان کے بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا اب ہر بادشاہ پر اطلاق ہوتا ہے (ن)

ع تو ہے خاقانِ ہند اور وہ ہے خاقانِ زماں

(ص ۳۸۳)

خاخاقانِ زمان: پوری دنیا پر ایک وقت میں حکمرانی کرنے والا۔

ع تو ہے خاقانی ہند اور وہ ہے خاقانِ زماں

(ص۳۸۳)

قانیِ ہند: مراد: شاعر شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی کا خطاب۔

ع تو ہے خاقانی ہند اور وہ ہے خاقانِ زماں

(ص۳۸۳)

خاک: مراد: ذات رقبر۔

ع گر میری خاک کو ہوں تمہارے قدم نصیب

(ص۱۵۶)

خاک: مٹی، گرد (ن)

ع ہم نے مانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو

(ص۱۹۱)

خاک: جلا کر راکھ کر دینا، برباد کر دینا، تباہ کر دینا (ج)

ع طائر قبلہ نما خاک کرے گا طیراں

(ص۳۸۴)

خاک اُڑانا: واہی تباہی پھرنا (آ)

ع اُڑائی حرص نے نوعِ بشر میں سب کی خاک

(ص۲۱۵)

خاک اُڑانا: مراد: ذلت سمیٹنا۔

ع آئے تھے سر پہ خاک اُڑانے، اُڑا چلے

(ص۲۰۸)

خاک اُڑانا: مراد: عشق کی منزلیں طے کرنا۔

ع پر ہم نے خاک اُڑائی تو وہ گرد ہوگیا

(ص۱۲۸)

خاک آلودہ: خاک سے چھپا ہوا، خاک بھرا ہوا (ن)

ع ترے جو سجدۂ در سے جبیں ہو خاک آلودہ

(ص۲۱۰)

خاک برباد کرنا: مراد: ذلیل ورسوا کرنا۔

ع خاک برباد نہ کرنا مری اس کوچے میں

(ص۳۴۷)

خاک بیاباں افلاک پہ چڑھانا: مراد: سب کو مات دے جانا، تیز رفتاری سے سفر طے کرنا۔

ع دیں گے افلاک پہ ہم خاکِ بیابان چڑھا

(ص۱۲۹)

خاک پر فتنۂ حشر برپا ہونا: زمین پر قیامت کا سا فساد ہونا۔

ع ہماری خاک پہ برپا ہے ذوق فتنہ حشر

(ص۱۶۴)

خاک پڑی دیکھنا: مراد: مردہ حالت میں پانا۔

ع پھر دیکھی اس کی خاک پڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

خاک پھانکنا: مراد: بے کار شے لینا۔ سرگرداں رہنا (آ)

ع جو خاک سی بھی پڑی پھانکی ، دوا سمجھو

(ص۲۰۰)

خاکِ تودہ: خاک کا تودہ جو تیر اندازی کی مشق کے لیے بناتے ہیں، لڑکوں کا کھیل، کسی چیز کو خاک میں چھپا کر اس خاک کے دو حصے کر کے بانٹ لیتے ہیں وہ چیز جس کے حصے میں نکلتی ہے وہی اس کا مالک ہو جاتا ہے (ن)

ع بنائے ناوکِ تقدیر خاکِ تودہ جسے

(ص ۳۷۶)

خاک چاٹنا: خاک چاٹ کر کان پکڑتے ہیں، کہتے ہیں کہ سانپ خاک چاٹتا ہے اور جب اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو اس طرح جیتا ہے (ج)، اظہار عجز و انکسار کرنا (ن)

ع ہوں خاک چاٹ کے کہتا، ابھی شفا ہو جائے

(ص ۳۴۴)

خاکِ خرابات: مراد: اکارت مٹی۔

ع گر سُرمہ کرے خاک خرابات کو صوفی

(ص ۲۰۳)

خاک داں: مراد: دنیا۔ مٹی اور کوڑا اچھینکنے کی جگہ (ج)

ع یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکداں کے لئے

(ص ۲۱۰)

خاک سار: مراد: ذلیل، عاجز (آ)

ع تا جانے وہ یہ خط ہے کسی خاک سار کا

(ص ۱۲۸)

خاکِ شفا: تندرست کر دینے والی خاک، سنیوں کے لیے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی خاک، شیعوں کے لیے کربلا کی خاک، عوام کے لیے کسی بزرگ کے مزار کی خاک یا کسی فقیر کی دی ہوئی خاک (ج)

ع آب بقا و خاکِ شفا، نارِ خلیل و بادِ مسیحا

(ص ۳۶۴)

خاکِ عاشق: مراد: فریفتہ شخص۔

ع خاکِ عاشق سے نکلتا ہے گل خود رو گرم

(ص ۱۷۷)

خاکِ عاشقاں: مراد: عاشقوں کی مٹی۔

ع ہو خاکِ عاشقاں نہ ہم آغوشِ نقشِ پا

(ص ۱۴۴)

خاک کا پتلا: انسان، آدمی (ج)

ع خاک کا پتلا ہے یہ کچھ تو اثر ہو خاک کا

(ص ۳۳۴)

خاک کر دینا: جلا کر راکھ کر دینا، اجاڑنا، تباہ کرنا (ن)

ع سینکڑوں خاک کئے ہم نے جلا کر تعویذ

(ص ۱۶۱)

خاکِ مدفن: مراد: قبر کی مٹی۔

ع گر پڑے گر ذرہ میری خاکِ مدفن آب میں

(ص ۱۸۵)

خاکِ مذلت: مراد: رسوائی۔

ع ذالِ اقدام سے ہوں خاکِ مذلت پہ ذلیل

(ص ۳۰۷)

خاک میں مل جانا: مٹی میں پڑنا، برباد ہونا، تباہ ہونا (ج)

ع مل جائے سارا خاک میں صرصر کا زور و شور

(ص ۲۸۶)

خاک میں ملانا: تباہ کرنا، ناپید (ن)

ع خاک میں تھا مگر اس ڈھب سے ملانا ہم کو

(ص ۱۹۳)

خاک میں ملنا: مٹ جانا (ن)

ع مل گئیں خاک میں جو صورتیں ان کا ہے خیال

(ص ۱۹۲)

خاک نشین: متواضع منکسر، خاکسار (ن)

ع ہیں اُس کے در کے خاک نشیں اس قدر غنی
(ص۳۱۲)

خاکسار: مراد: عاشق۔ عاجز (آ)

ع اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں سے
(ص۱۲۷)

خاکساری: عجز، تواضع (ن)

ع کہ میں نے خاک بھر دی اُن کے منہ میں خاک ساری سے
(ص۲۱۳)

خاکستر: جلی ہوئی چیز کی راکھ (ن)

ع تخم اشکِ شمع ہو خاکستر پروانہ میں
(ص۱۸۲)

خال: وہ قدرتی سیاہ تل جو جسم پر ہوتا ہے (ن)

ع خال سُرمے کا تمہیں چاہیے زیبائش کو
(ص۱۹۳)

خالِ رُخ: مراد: چہرہ کا تل۔

ع اس خالِ رُخ پہ جمع ہوئے قطرۂ عرق
(ص۱۷۵)

خالِ سُویدا: مراد: داغِ عشق۔ دل کا سیاہ نشان (ج)

ع اور ہے خالِ سویدا مگسِ جام شراب
(ص۱۵۵)

خالِ عارض ہندو ہونا: مراد: رخسار کا تل کالا ہونا۔

ع خالِ عارض ترا ہندو ہے بلا سے کافر
(ص۱۴۱)

خالِ لب: ہونٹ پر خلقی تل، قدرتی سیاہ نقطہ۔

ع عجب حیرت میں ہوں جب سے نظر وہ خالِ لب آیا
(ص۱۲۶)

خالداً فی النار: مراد: ہمیشہ کے لئے جہنم میں۔

ع ہوں اس کے دشمن بد کیش ”خالداً فی النار“
(ص۳۷۸)

خام: کچا، نہ پکا ہوا۔

ع صفتِ اطعمہ پُر خام رہا جوں بہ سحق
(ص۳۷۵)

خام خیال: مراد: غلط فہمی۔ بے ہودہ اور فاسد خیالات کا آدمی (ن)

ع دم کہاں پیکِ خرد میں، یہ خیال اس کا ہے خام
(ص۳۷۲)

خامشی: سکوت (ن)

ع واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں
(ص۱۸۷)

خامہ: قلم (ن)

ع چاہیے نام اس کا اے خامہ
(ص۲۶۴)

خانقاہ: درویشوں اور مشائخ کے رہنے کی جگہ (ن)

ع چلے ہیں دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم
(ص۲۱۱)

خانماں خراب: تباہ، برباد، سرگشتہ (ن)

ع جلد آ کہ مر نہ جائے کوئی خانماں خراب
(ص۲۰۵)

خانہ بدوش: وہ جس کا کوئی خاص ٹھکانہ نہ ہو(ن)

ع خانہ بدوش کو نہیں اُلفت وطن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

خانۂ خدا: عبادت کی جگہ، مسجد، کعبہ(ج)

ع یہ چور وہ ہے کہ جو خانۂ خدا میں پڑے

(ص ۳۵۷)

خانہ خرابی: مراد: تباہی و بربادی۔

ع خانہ خرابیاں دلِ بیمارِ غم کی دیکھ

(ص ۲۱۶)

خانۂ خمار: مراد: شراب خانہ۔

ع مست جیسے خانۂ خمار سے

(ص ۲۰۶)

خانۂ زنبور: مراد: شہد کی مکھی کا چھتا۔

ع فلک بھی خانۂ زنبور ہے کثرت سے انجم کی

(ص ۲۳۲)

خانۂ زنجیر: قید خانہ، پاگل خانہ(ج)

ع غل دیکھ بپا خانۂ زنجیر میں کیا ہے

(ص ۳۴۸)

خانۂ زنداں: قید خانہ(ن)

ع در ہی نہیں اس خانۂ زنداں کے لئے ہے

(ص ۲۳۵)

خانہ ساز: مکان بنانے والا۔

ع وہ ہی دوا خراب ہے جو خانہ ساز ہے

(ص ۲۱۶)

خانۂ عشرت: مراد: فرحت کا گھر۔

ع جہاں ہے خانۂ عشرت، جبھی ہو اس کا فروغ

(ص ۱۷۴)

خانۂ کماں: کمان کے دونوں بازو(ج)

ع اثاثہ چاہیے کیا خانۂ کماں کے لئے

(ص ۲۱۱)

خانۂ گیتی: گھر، مکان(ج)

ع تاب کیا خانۂ گیتی میں رہے سایۂ غم

(ص ۳۸۱)

خانۂ ویران: خانہ برباد(ج)

ع خاک در خاک کیا خانۂ ویراں میرا

(ص ۳۲۹)

خانۂ یاس: نااُمیدی(آ)

ع اگر اُمید نہ ہم سایہ ہو تو خانۂ یاس

(ص ۲۱۱)

خاور: مشرق(ج)

ع سریر آرائے گردوں، جب تلک سلطان خاور ہو

(ص ۳۱۶)

خبر پوچھنا: خیر و عافیت دریافت کرنا(ج)

ع خبر کیا پوچھتے ہو اپنے بیمارِ محبت کی

(ص ۲۱۳)

خبر کو بھیجنا: مراد: اطلاع پہنچانا۔

ع خط بھیج یا نہ بھیج زبانی خبر تو بھیج

(ص ۱۵۸)

خبر گرم ہونا: کسی بات کا مشہور ہونا (ن)، افواہ ہونا (ج)

ع کیا کروں، ہے خبر موسمِ گل ہر سو گرم

(ص ۱۷۶)

خبر لینا: مراد: سزا دینا/بدلہ لینا۔

ع لینے کو خبر اس کی اجل جائے تو اچھا

(ص ۱۴۲)

خبر لینا: پوچھنا، حال دریافت کرنا۔

ع کوچے میں تیرے کون تھا لیتا بھلا خبر

(ص ۳۵۴)

خبرت: تجربہ، عقل (ج)

ع کبھی اخبار و تواریخ میں صاحبِ خبرت

(ص ۲۷۸)

خبط: جنون، دیوانگی (ج)

ع یوں ہی خبطی خبط و مالیخولیا کہنے کو ہیں

(ص ۳۴۲)

ختم المرسلین: پیغمبر ﷺ (ج)

ع یا الٰہی! اپنے ختم المرسلیںؐ کے واسطے

(ص ۲۵۲)

ختن: لڑکے کا ختنہ کرنا (ج)

ع ہووے ختن میں نافۂ مشکِ خطا گرہ

(ص ۳۸۷)

خجالت: شرمندگی، حیا، مذمت (ن)

ع آگیا مارے خجالت کے پسینا ہم کو

(ص ۱۹۴)

خجستہ: مبارک (ج)

ع ابرو کو تیرے دیکھ اے شاہِ خجستہ خو

(ص ۳۱۸)

خجل: شرمندہ ہونا (ج)

ع خجل ہے اخترِ صبحِ نشور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

خدا پہ چھوڑنا: مراد: دنیاوی تدبیروں سے کنارہ کر کے کسی امر کو خدائی مرضی پر چھوڑ دینا۔

ع کشتی خدا پہ چھوڑ دوں، لنگر کو توڑ دوں

(ص ۱۸۲)

خدا جانے: خدا کو علم ہے، کسی امر سے واقفیت نہ ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں (ج)

ع کیا غضب لائیں، خدا جانے جو ہوں پیروں کے پیر

(ص ۱۶۶)

خدا حافظ: خدا کی حفاظت میں تم کو چھوڑا، اللہ نگہبان (ن)

ع خدا حافظ ترا اے ذوقؔ اب کچھ بن نہیں آتا

(ص ۱۵۱)

خدا سمجھے: خدا اس کی سزا دے، خدا کے غضب میں گرفتار ہو، خدا بدلہ لے، یہ کلمہ قریب قریب بددعا کے لئے ہے (ن)

ع اور اس پر بھی نہ وہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

(ص ۲۴۴)

خداشناس: پارسا (ن) خدا کو جاننے والا (ج)

ع خدا شناس و طریقت نما، حقیقت بیں

(ص ۳۷۶)

خدا کا نام لینا: مراد: آغاز کرنا۔

ع تم چھری پھیر بھی دو نام خدا کا لے کر

(ص ۱۶۴)

خدا کی پناہ: مراد: خدا محفوظ رکھے، خدا بچائے۔

ع اور اس کی آنکھ وہ کافر کہ بس خدا کی پناہ

(ص ۲۰۵)

خدا کے واسطے: اللہ کے لئے، برائے خدا (ج)

ع بولے، خدا کے واسطے رکھئے یہ دم پرے

(ص ۳۵۱)

خدا لگتی کہنا: سچی بات کہنا (ج)

ع خدا کرے کہ کہے تجھ سے کچھ خدا لگتی

(ص ۲۱۵)

خدا محفوظ رکھے: مراد: اللہ کی پناہ۔

ع تری نگاہ سے کافر رکھے خدا محفوظ

(ص ۱۷۰)

خدا نا خواستہ: مراد: خدا نہ کرے۔ کسی امر کے نہ ہونے کی خواہش ظاہر کرنے کو کہتے ہیں (ج)

ع خدا ناخواستہ لگ جائے اے غم خوار دامن سے

(ص ۲۱۰)

خدا ناخن نہ دے: خدا کم حوصلہ اور کمینے کو ذی اختیار نہ کرے (ن)

ع ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں

(ص ۱۹۴)

خدا واسطے: مراد: بے سبب۔

ع ہر بات بات میں ہے خدا واسطے غبار

(ص ۱۷۱)

خدا یاد آنا: کمالِ مصیبت میں گرفتار ہو کر خدا کی یاد آنا (ن)

ع چل کے بت خانے میں بیٹھو کہ خدا یاد رہے

(ص ۳۴۸)

خدام: مراد: خدمت گزار۔ خادم کی جمع (ن)

ع خدمتی ان کے جو ہیں، زُمرۂ خُدّام میں خاص

(ص ۱۶۹)

خدائی: صاحبی، خداوندی، شان (ن)

ع کیوں میں نے کہا تجھ سا خدائی میں نہیں اور

(ص ۲۰۳)

خدائی خوار: مراد: آوارہ۔ دنیا بھر میں ذلیل (ن)

ع پوچھتے کیا ہو ٹھکانا اس خدائی خوار کا

(ص ۱۴۴)

خدائے غفور: مراد: بخشنے والا رب۔

ع کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

خدمت گزار: خدمت ادا کرنے والا (ن)، اہلکار (آ)

ع کون سے خدمت گزاروں میں ہوا تجھ سے قصور

(ص ۲۷۱)

خدمت میں حاضر ہونا: کسی بزرگ یا بڑے کے پاس جانا (ج)

ع وہیں خدمت میں تری یہ کہہ کے میں حاضر ہوا

(ص ۲۷۲)

خدمتی: نوکر چاکر (ن)

ع خدمتی ان کے جو ہیں زمرۂ خدّام میں خاص

(ص ۱۶۹)

خدنگ: ایک قسم کا چھوٹا تیر (ن)

ع اے خدنگِ یار، مرہم جائیں غیرت سے نہ کیوں

(ص ۲۱۴)

خدنگِ مژگاں: مراد: پلکوں کے تیر۔

ع خدنگِ مژگاں سے ذوقؔ اُس کے، دل اپنا سینہ سپر ہے جب سے

(ص ۲۱۹)

خدنگِ یار: مراد: محبوب کی محبت۔

ع کیسا خدنگِ یار ہے حور نیشکر لذیذ

(ص ۱۶۲)

خدیودادگر: مراد: عادل بادشاہ۔

ع اے خدیوِ داد گر، نامی ببر، فرخ صفت

(ص ۲۷۵)

خذ ماصفا: مراد: جو ٹھیک ہے اختیار کر لے (معقول بات کرنے کے موقع پر کہتے ہیں)۔

ع نہ جو ''دع ما کدر'' جانے ، نہ جو ''خذ ماصفا'' سمجھے

(ص ۲۴۴)

خر: گدھا، بیوقوف آدمی۔

ع صحبتِ عیسیٰ بنائے خر کو انساں کس طرح

(ص ۲۴۷)

خراب آباد: تباہی کی جگہ (ج)

ع ہو تو ہو آباد کیوں کر یہ خراب آباد دل

(ص ۱۹۵)

خراب کرنا: بگاڑنا، برباد کرنا، پریشان کرنا (ن)

ع کرتی خراب اسی کو ہے تیری نگاہ مست

(ص ۱۶۰)

خراب ہونا: برباد ہونا، اجڑنا، پریشان ہونا (ن)

ع دیکھو جہاں خراب ہوا، پھر وہیں گیا

(ص ۱۴۶)

خرابات: مراد: دنیا۔ بت خانہ (آ)

ع کہ خراب اور زیادہ ہو خرابات میں یہ

(ص ۲۰۵)

خراباتی: مراد: مے خوار۔

ع اس چشم مست کے ہیں خراباتیوں میں ہم

(ص ۱۶۰)

خراش: کھجلی (ن)، ناخن کا نشان، کانٹوں کا نشان (ج)

ع ہر قدم پر ہے خراشِ پائے مجنوں گل فشاں

(ص ۱۹۶)

خراشِ سینہ: مراد: عشق۔

ع خراشِ سینہ میں اک رہ گیا ہے ٹوٹ کر ناخن

(ص ۱۲۷)

خرچ کرنا: روپیہ، زر، صرف کرنے کی چیز (ن)

ع خرچ کیجئے گا کہیں اور ہی دانائی کو

(ص ۲۰۰)

خرچنگ: سرطان، کیکڑا (ن)

ع خرچنگ بن کے بیٹھ رہے ایک جا گرہ

(ص ۳۸۷)

خرد: عقل، شعور، دانائی، دانش (ج)

ع دلِ مایوس یہ تھا کہہ رہا مجھ سے کہ خرد

(ص۳۸۳)

خرزین: مراد: کھونٹی جس پر زین ٹانگی جاتی ہے۔

ع بنائے تیرے طویلے کے واسطے خرزیں

(ص۳۲۳)

خرطوم: ہاتھی کی سونڈ (ج)

ع اس کی خرطوم ہے گر طرۂ لیلیٰ کی مثال

(ص۲۸۲)

خرفہ: موسمِ خزاں کا میوہ (ج)

ع روز نسخے میں اگر خرفہ گھٹے ، کاہو بڑھے

(ص۲۳۴)

خرقِ عادت: قدرت کے برخلاف، معجزہ، کرامت (ج)

ع عادتِ بد ترک کر تو خرقِ عادت ہے یہی

(ص۲۵۸)

خرق والتیام: پھٹ جانا اور پھر باہم مل جانا (ن)

ع ہے پئے افلاک لازم نفی خرق و التیام

(ص۳۶۹)

خرقۂ درویش: مراد: دنیا سے بے رغبتی کا اظہار رعلامت، بھکاری کی گدڑی (ج)

ع زیبا ہے ذوقؔ خرقۂ درویش مرد کو

(ص۱۳۰)

خرقۂ فقیر: پرانا جامہ، پیوند لگا ہوا کپڑا، گدڑی، درویشوں کا لباس (ن)

ع بر میں خنک دلوں کے ہو گر خرقۂ فقیر

(ص۱۷۹)

خرم: خوش، تروتازہ، سرسبز و شاداب (ج)

ع پڑھتا یہ مطلعِ رنگیں ہے وہ ہو کر خرم

(ص۳۷۹)

خرمائے تر: مراد: تازہ مٹھائی۔

ع اس قدر نہیں خرمائے تر لذیذ

(ص۱۶۲)

خرمن: وہ غلے کا ڈھیر جس سے بھوسہ الگ نہ کیا گیا ہو (ن)

ع دانہ خرمن ہے ہمیں، قطرہ ہے دریا ہم کو

(ص۱۹۱)

خرمہرہ: مراد: گھونگھا۔

ع آگے تقدیر سے خر مہرہ ملے یا گوہر

(ص۳۲۳)

خروس: مرغا، گھر کا پلا ہوا مرغ (ن)

ع چونکے مرغانِ سحر عرش سے آوازِ خروس

(ص۲۸۰)

خز: ریشم کا کپڑا (ج)

ع ---- حریر و خز و دیبا ہوتا

(ص۱۴۶)

خزاں: مراد: دشمن، حریف۔

ع مرا خزاں سے نہ برباد آشیانہ ہوا

(ص۱۴۷)

خزف: مٹی کے برتن (ج)

ع ہو قدرِ دُرِ بیش بہا، کم تر از خزف

(ص۲۹۶)

خس: سوکھی گھاس، کوڑا کرکٹ، پھوس، خاشاک (ن)

ع ہوں یہ لاغر جھک کے قامت ایک خس کے بوجھ سے

(ص۲۱۲)

خس وخار: گھاس اور کانٹے (آ)

ع صبا جو آئے خس و خار گلستاں کے لئے

(ص۲۱۰)

خسارے کا سودا: مراد: نقصان کی بات یا معاملہ۔

ع چھڑک کر بیچتا ہوں نفع پر سودا خسارے کا

(ص۱۳۸)

خستہ تن: بدحال، کمزور (ن)

ع کہ پانی زخم کو اے خستہ تن نہیں دیتے

(ص۲۴۱)

خستہ جان: مراد: عاشق۔ بدحال (ن)

ع گوارا تلخی مئے کیوں نہ ہو ہم خستہ جانوں کو

(ص۱۸۲)

خسروِ خاور: سورج (ج)

ع تیرا طلوع اے خسروِ خاور صبحِ شفق میں کردے ہویدا

(ص۳۶۶)

خشت: اینٹ (ن)

ع جو ہو تو خشتِ خمِ مئے کوئی نشاں کے لئے

(ص۲۱۱)

خشک وتر: مراد: سوکھا اور گیلا۔

ع سلگتے آگ میں ہم خشک و تر کو دیکھتے ہیں

(ص۱۸۱)

خشم: غصہ، خفگی (ن)

ع خشم فرہاد پہ خسرو کو نہ آتا ہرگز

(ص۱۴۶)

خضاب: عموماً ہر ایک رنگ خصوصاً وسمہ ومہندی اور نیل کا رنگ سفوف یا عرق جس کے استعمال سے بال سیاہ ہو جائیں (ن)

ع ریشِ شعاع مہر پہ ہے ابر سے خضاب

(ص۲۷۴)

خضر: ایک پیغمبر کا نام ہے جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آبِ حیات پیا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے، رہنما (ن)

ع وہ مثل ہے ناؤ یہ کس نے ڈبوئی؟ خضر نے

(ص۱۵۹)

خضرِ راہ: رہنما، رہبر (ن)

ع جب خضر راہ تیری طبعِ سخن وری ہو

(ص۳۶۷)

خط پہ خط: مراد: نشان پر نشان۔

ع کہ مثلِ قط گیر خط پہ خط ہیں ہنوز باقی ہر استخواں پر

(ص۱۶۶)

خطِ استوا: وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچوں بیچ قطبین سے برابر فاصلے پر مشرق سے مغرب کی جانب کھینچا گیا ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب آفتاب اس خط پر آتا ہے تمام دنیا میں دن رات برابر ہوتا ہے (ن)

ع ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بہ خطِ استوا

(ص۲۷۰)

خطِ امضا: مراد: شاہی مہر۔

ع اس پہ مزین، جوں گُلِ طغریٰ، اس پہ مسجل جوں خطِ امضا

(ص۳۶۶)

خطِ پیشانی: مراد: قسمت/ ماتھے کا لکھا۔

ع کاتب قدرت ہمارا خطِ پیشانی دروغ

(ص۱۷۱)

خطِ تقدیر: قسمت کا لکھا (ج)، تقدیر کا نوشتہ (ن)

ع کہہ دو کہ ہمیں تم خطِ تقدیر دکھا دو

(ص۳۴۵)

خطِ توام: خط کی ایک قسم جس میں دو ورقوں کے ایک ایک صفحے پر مختلف نقوش کھینچے جاتے ہیں اور ان دونوں ورقوں کے آپس میں ملا دینے سے موٹے موٹے سفید حروف نمایاں ہوتے ہیں (ن)، ایک قسم کا خط جو دو اوراق کے اوپر تلے رکھنے سے حروف ظاہر ہو جاتے ہیں ان اوراق پر لکیریں یا نشان بنے ہوتے ہیں (ج)

ع خطِ توام سے لکھو گور پہ تاریخِ وفات

(ص۱۹۳)

خطِ جام: جمشید کے پیالے کی لکیریں سات ہیں خط جور، خط بغداد، خط بصرہ، خط سیاہ، خط اشک، خط کاشکر، خط ودیعۃ (ج)

ع مار پیچاں بن کے ہووے متحد با خطِ جام

(ص۳۷۱)

خطِ چلیپا: صلیب نما خط (ن)

ع عجب نہیں ہے کہ راہب خطِ چلیپا سے

(ص۳۲۳)

خطِ ذقن: مراد: ٹھوڑی کا نشان۔

ع لے گیا خط ذقن دل کو سوئے گرداب کھینچ

(ص۱۵۹)

خطِ ریحان: ابن مقلہ نے جو چھ خط ایجاد کیے تھے۔ ان میں سے ایک خط کا نام جس میں حروف جلی ہوتے ہیں اور نقش و نگار بنے ہوئے ہوتے ہیں (ج)

ع خطِ ریحاں خطِ گلزار نظر آتا ہے

(ص۳۵۲)

خطِ سبز: مراد: داڑھی کے بالوں کا آغاز۔

ع زلف سے بے وجہ خطِ سبز ہم پہلو نہیں

(ص۱۶۸)

خطِ سرمہ: وہ خط جو سرمے سے آنکھ پر بن جاتا ہے (ج)

ع ثبت اس بیاضِ چشم میں ہیں خطِ سُرمہ سے

(ص۲۴۳)

خطِ شعاعی: آفتاب کی کرنیں (ج)

ع اسمِ اعظم تھا عیاں خطِ شعاعی سے رقم

(ص۳۸۱)

خطِ شکستہ: ایک قسم کا خط جو نستعلیق کے برخلاف گھسیٹ کر لکھا جاتا ہے (ن)، ایک قسم کا خط جو بہت جلد لکھا جاتا ہے اور مشکل سے پڑھا جاتا ہے (ج)

ع خط بھی جو خطِ شکستہ ہی سے لکھا ہم کو

(ص۱۹۳)

خطِ غبار: بہت باریک عربی یا فارسی خط جو غبار سا معلوم ہوتا

ہے مگر محدب شیشے سے الفاظ صاف معلوم ہوتے ہیں۔ خط توام (ج)، ایک قسم کا خط جو دو الگ الگ کاغذوں پر لکھا جاتا ہے دونوں کاغذوں کو ملا لو تو حروف پڑھے جاتے ہیں ورنہ ایک غبار سا معلوم ہوتا ہے اور پڑھنے میں نہیں آتا (ن)

ع وہ خط ہیں لکھتے مگر در خطِ غبار مجھے
(ص ۳۴۷)

خطِ غلامی: غلامی اور اطاعت کا اقرار نامہ (آ)

ع شہِ بغداد کا خطِ غلامی ذوقؔ رکھتا ہوں
(ص ۳۲۷)

خط کا آغاز: مراد: بالوں کا آنا، مونچھوں کے۔

ع خط کہاں آغاز ہے پشتِ لب دل دار پر
(ص ۱۶۷)

خطِ کہکشاں: مراد: سفید اور پُر نور رستہ۔ وہ سفیدی جو آسمان پر شمالاً جنوباً شام کو نظر آتی ہے یہاں بہت سے ستارے ہیں جو دوری کی وجہ سے نظر نہیں آتے مگر سب کی روشنی مل کر ایک راستہ سا نظر آتا ہے (ج)

ع کہ جیب چاک کی صورت ہے خطِ کہکشاں ہوتا
(ص ۱۴۳)

خطِ گلزار: ابن مقلہ کے چھ خطوں میں سے ایک خط یہ ایک قسم کا شکستہ خط ہے (ج)، خطِ ریحان (ن)

ع خطِ ریحاں خطِ گلزار نظر آتا ہے
(ص ۳۵۲)

خط لکھنا: چٹھی تحریر کرنا۔

ع خط کو لکھنے جو بیٹھے، آنکھ سے اُمڈے یہ اشک
(ص ۱۸۵)

خطِ محور: زمین کا وہ فرضی خط جو اس کے مرکز سے گزر کر محیط کے دونوں طرف پہنچتا ہے اور جس کے گرد زمین کو روزانہ گردش ہے جو چوبیس گھنٹے میں پوری ہوتی ہے محور کے دونوں سرے قطبین کہلاتے ہیں (ن)

ع تا خطِ محور پہ ہووے گرم گردش آفتاب
(ص ۳۶۹)

خطِ مسطر: وہ آلہ جس سے جدول کھینچتے ہیں وہ کاغذ جس پر موٹی سیاہ لکیریں کھینچتی ہوتی ہیں اور اس پر دوسرا کاغذ رکھ کر لکھتے ہیں (ج)

ع تیرا قانون ترے پاس خطِ مسطر ہے
(ص ۳۷۳)

خطِ مشکیں: خطِ سبز (ن)

ع سوا اس کے خطِ مشکیں کے کوئی
(ص ۱۳۶)

خطِ منحنی: گول لکیر (ج) ٹیڑھی سی لکیر (ن)

ع جو کھینچے اک روش خط منحنی وہ لکیر
(ص ۲۹۳)

خطِ منطقہ: کمر بند، کمر میں باندھنے کا ٹیکا (ج)

ع دوشِ گردوں پہ خطِ منطقہ ہو خطِ نطاق
(ص ۳۷۴)

خطِ نطاق: مراد: زمین کے گرد فرضی خط۔

ع دوش گردوں پہ خط منطقہ ہو خط نطاق

(ص ۳۷۴)

خطائی: مراد: نازک۔

ع خط بھی لکھتے ہیں تو لیتے ہیں خطائی کاغذ

(ص ۳۴۸)

خطبہ: وہ تعریف یا حمد ونعت خواہ، وعظ ونصیحت جو لوگوں کو مخاطب کر کے سنائی جائے (ن)

ع خطبے کے واسطے ترے نامِ بلند کے

(ص ۳۱۲)

خطوں کی پیشانیوں میں الف لکھنا: مراد: وہ جگہ جو خط کے اوپر سادہ چھوڑ دی جاتی ہے وہاں قط لگانا جو ''الف'' کی مانند ہوتا ہے اور سیاہی جمع کرنے کے کام آتا ہے۔

ع لکھتے الف خطوں کی ہیں پیشانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

خطیب: خطبہ پڑھنے والا، وہ عہدیدار جو بادشاہ کو کسی شخص یا کسی بات کی طرف دعا دے کر متوجہ کرے (ن)

ع گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسماں

(ص ۳۱۲)

خفاش: چمگادڑ (ج)

ع خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے

(ص ۲۴۶)

خفقان: گھبراہٹ، وحشت (ج)

ع جاؤ ہوتا ہے اور بھی خفقاں

(ص ۱۷۸)

خفیف: ہلکا، بے قدر، ذلیل (آ)

ع دورِ گردوں نہ موافق ہو تو ہو اور خفیف

(ص ۲۷۸)

خلاف: مدمقابل، حریف (آ)

ع اول ہی سے بشر کو ہے رغبت خلاف سے

(ص ۲۱۸)

خلافت: نیابت، خلیفہ کا عہدہ، جانشینی (آ)

ع کر سکے کون اگر یہ بھی خلافت نہ کرے

(ص ۲۰۷)

خلائق: جمع خلق، مخلوقات (آ)

ع کیوں کہ واجب نہ خلائق پہ ہو شکرِ نعمت

(ص ۲۸۲)

خلخال: پازیب، پاؤں کا ایک زیور (ج)

ع گردشِ رنگِ پری سے حلقہ خلخال میں

(ص ۳۵۵)

خلد: فردوس، جنت (ج)

ع نہ ہوتیں خلد میں حوریں تو رہتا خلد میں کون

(ص ۱۷۴)

خلش: کھٹک (ن)

ع خلش سے عشق کی ہے خار پیرہن تنِ زار

(ص ۲۱۱)

خلش گر: مراد: رقیب۔ رنجش بنانے والا (ج)

ع ہو پاک دامنوں کو خلش گر سے کیا خطر

(ص ۱۲۸)

خلعت: کپڑا جو انعام میں بادشاہوں یا امیروں کے ہاں

سے دیا جائے (آ)

ع مزین صفحۂ ہستی پہ رعنائی کے خلعت سے

(ص۲۱۷)

خلق: دنیا کے لوگ، پیدا کیا ہوا، مخلوق (ن)

ع عنقا کی طرح خلق سے عزلت گزیں ہوں میں

(ص۱۷۷)

خلق کرنا: پیدا کرنا، بنانا (ج)

ع کیا اللہ نے جب تجھ سا ولی نعمت خلق

(ص۲۸۲)

خلیل: معروف عربی شاعر جس نے شاعری کی بحریں اور اوزان ایجاد کیے تھے۔

ع ہاں وزن کو سن کے جس کے شاداں روحِ خلیل و اخفش ہو

(ص۱۹۶)

خم: شراب کا مٹکا (آ)

ع خم سے الگ، ایاغ سے دور اور شکستہ پر

(ص۱۶۶)

خم بہ خم: مراد: بل دار۔ ٹیڑھا، ترچھا (ج)

ع خم بہ خم آج چلے جام نہ آئے بہ میاں

(ص۳۸۵)

خم خانہ: شراب خانہ (ن)

ع یہ گیتی ہے وہ خم خانہ کہ جس میں دورِ گردوں نے

(ص۲۱۵)

خم کدہ: شراب خانہ (ن)

ع وہ تھا لبریز غم اس خم کدے سے جو سبو نکلا

(ص۱۴۹)

خمِ مے: مراد: شراب کا پیالہ۔

ع جو ہو تو خِشتِ خمِ مئے کوئی نشاں کے لئے

(ص۲۱۱)

خم میں چھپ جانا: مراد: شراب کے مٹکے میں چھپ جانا۔

ع چھپ گیا خم میں مری صورت فلاطوں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

خم نشیں: مراد: افلاطون، پیالے میں بیٹھنے والا۔

ع خم نشیں مثلِ فلاطوں سب ہیں اس خم خانے میں

(ص۱۸۲)

خموشی: مراد: چُپ رہنا۔

ع نہ کہئے کیوں کہ خموشی کو قفلِ دُرجِ دہاں

(ص۱۷۰)

خمیدہ: مراد: ٹیڑھا۔

ع پیری میں کیوں خمیدہ نہ ہو زیرِ بار پشت

(ص۱۵۸)

خناس: شیطان (ج)

ع کہ یہ روغن ہے سرِ آتشِ شرِ خناس

(ص۲۹۵)

خُناق: گلے کی ایک بیماری (ج)

ع فصد کی منع اطبا نے پئے رفعِ خناق

(ص۳۷۴)

خنجر: ایک قسم کا ہتھیار جو بڑے چھرے کی قسم کا ہوتا

ہے(ج)

ع مستعد جب وہ ہوا ہائے تو خنجر نہ ہوا

(ص ۱۳۱)

خنجرِ برّاں: مراد: ہلاک کرنے والا۔ تیز کٹار(ج)

ع سمجھ کر موجِ دریائے فنا کو خنجرِ برّاں

(ص ۱۳۱)

خنجر تیز کرنا: قتل پر تیار ہونا(ج)

ع چرخ پر تیز کرے خنجرِ خوں خوار، ہلال

(ص ۳۱۹)

خنجرِ خون خوار: مراد: ظالم تلوار۔

ع اے خنجرِ خوں خوار نہ برش میں کمی کر

(ص ۲۰۳)

خنجرِ قاتل: قتل کرنے والے کی کٹار(ج)

ع کہے ہے خنجرِ قاتل سے یہ گلو میرا

(ص ۱۲۹)

خنجر کی دھار: مراد: ہتھیار کی دھار۔

ع بہکے یارب کہیں خنجر کی نہ دھار اور طرف

(ص ۱۷۱)

خنجرِ موجِ تبسم: کنایہ ہے افراطِ تبسم سے(ن)

ع خنجرِ موجِ تبسم سے ترے

(ص ۲۰۶)

خنجر وسناں: تلوار اور نیزہ(آ)

ع لگا رکھا ہے ترے خنجر و سِناں کے لئے

(ص ۲۱۱)

خندق: کھائی، گڑھا(ج)

ع کہ بہ جز حفظِ خدا جس کی نہ خندق، نہ فصیل

(ص ۳۰۴)

خندہ: قہقہہ، ایسی ہنسی جس میں دانت نظر آئیں(ج)

ع محفل میں ہوگا خندۂ دنداں نما گرہ

(ص ۳۸۶)

خندۂ دنداں نما: قہقہہ، ایسی ہنسی جس میں دانت نظر آئیں(ج)

ع صد خندۂ دنداں نما، شب خوشۂ پرویں پہ ہے

(ص ۲۱۸)

خندۂ زخمِ جگر: مراد: دل کا گھاؤ تازہ ہونا، زخم کا کھل جانا۔

ع خندۂ گل خندۂ زخمِ جگر ہوجائے گا

(ص ۱۵۰)

خندہ زن: مراد: ہنسنا۔

ع دیکھ اے غنچے! یہاں خندہ زنی خوب نہیں

(ص ۱۸۳)

خندۂ عشرت: مراد: خوشی سے ہنسنا۔

ع مرا وہ گریۂ غم، خندۂ عشرت سے بہتر ہے

(ص ۲۰۹)

خندۂ قلقل: مراد: صراحی سے شراب یا پانی نکلنے کی آواز۔ قلقل کی آواز کو قہقہ سے بھی تشبیہ دیتے ہیں(ن)

ع لبیک و اذاں، ناقوس و جرس یا خندۂ قلقل نالۂ نے

(ص ۱۹۶)

خندۂ گل: پھول کا کھلنا(ن)

ع خندۂ گل خندۂ زخمِ جگر ہوجائے گا

(ص ۱۵۰)

خنک: ٹھنڈا، سرد (ج)

ع وہ خنک دل ہوں کہ جس کے نفسِ سرد سے آہ

(ص۳۸۲)

خو: عادت، طبیعت، خصلت (ج)

ع خوئے آدم ہے و لیکن نہیں نسلِ آدم

(ص۳۸۰)

خواب آور: نیند لانے والا (ج)

ع ہوا پنکھے کی خواب آور ہے کیا وہ ایک جنبش میں

(ص۲۱۰)

خواب بنا: مراد: مقصد بنا۔

ع غزالِ رم دیدہ بن گیا ہے، جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے

(ص۱۶۳)

خوابِ پریشان: وحشتناک خواب (ن)، ڈراؤنا سپنا (آ)

ع پھر نظر آنے لگے خوابِ پریشاں صد شکر

(ص۱۷۲)

خواب سے اٹھنا: مراد: نیند سے بیدار ہونا۔

ع اُٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

(ص۲۱۲)

خواب کی باتیں: خیالی باتیں (ن)

ع ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

(ص۱۷۸)

خواری: رسوائی، پریشانی، گرداب (ج)

ع مری خواری کے رُتبے کا کمالِ اوج تو دیکھو

(ص ۳۲۷)

خواقین: خاقان کی جمع، بڑا بادشاہ (ن)

ع تو ہے وہ نسلِ خواقین بہ تتارِ آفاق

(ص۳۷۴)

خوب رُو: پری چہرہ، معشوق (ن)

ع ہمدم وہ مجھ سے خوب نہیں، خوب رو ہے صاف

(ص۱۷۱)

خوب رونا: مراد: بہت رونا۔

ع خوب روئے آج ہم سنسان ہاموں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

خوب وزِشت: مراد: اچھا اور بُرا۔

ع نہ خوب و زشت نہ عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں

(ص۱۸۱)

خوبان: مراد: محبوب۔

ع کتنا رویا میں ولے، کچھ نہ پسیجے خوباں

ص(۲۴۲)

خوبیٔ زر کھلنا: مراد: سونے کی قابلیت واضح ہونا۔

ع ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیٔ زر

(ص۱۶۴)

خودبخود: آپ ہی آپ (ن)

ع زور، دیں داری سے جس کی ہے دکھاتی خودبخود

(ص۳۷۰)

خودبینی: غرور، تکبر، فخر (ج)

ع گر حقیقت میں ہے رہنا تو نہ رکھ خود بینی

(ص۳۴۷)

خودرفتہ: بےخود، بےخبر، آپے سے باہر (ج)

ع ہوں وہ خود رفتہ کہ جوں عمرِ تلف کردہ مجھے

(ص۳۸۲)

خودنمائی: خود بینی، خود پسندی، خودستائی (ن)

ع ہیں بتاں محو، خود نمائی میں

(ص۱۸۷)

خودی: اپنا آپ (ج) نفس (آ)

ع وہ از خود رفتہ ہوں جس کو خودی نے

(ص۱۳۵)

خور: آفتاب۔

ع کیوں کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیرِ دُودِ آتش ہو

(ص۱۹۶)

خوردہ: ریزہ، جزو، ٹکڑا (ن)

ع خوردۂ گل کو صبا لائی تصدق کے لئے

(ص۲۷۰)

خورسند: خوش، شادماں (ج)

ع تیری دولت سے ہوں خورسند تیرے دولت خواہ

(ص۳۱۹)

خورشید: سورج (آ)

ع ہم ہیں وہ گرم روِ راہ فنا جوں خورشید

(ص۱۹۳)

خورشیدِ خاوری: مشرقی، مغربی (ن)

ع برجِ حمل میں جیسے خورشیدِ خاوری ہو

(ص۳۶۹)

خورشیدرُو: مراد: حسین محبوب۔

ع اس قدر چمکا ہے تیرا حسن اے خورشید رُو

(ص۱۴۷)

خورشیدِ قیامت: مراد: روزِ حشر کا سورج۔

ع مجھے کیا ڈر ہو خورشیدِ قیامت کا اگر سر پر

(ص۲۱۰)

خورشید گرم ہونا: مراد: میدانِ حشر کا لگنا، روزِ محتسب۔

ع آرزو ہے کہ جو خورشیدِ قیامت ہو گرم

(ص۱۲۶)

خورشید وار: مراد: ہر کسی سے بلاتفریق وامتیاز سلوک کرنا۔

ع خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ

(ص۱۷۹)

خورشید وار چرخ پہ چمکنا: مراد: نہایت عروج اور شہرت پانا، سورج کی طرح آسمان پر چمکنا۔

ع خورشید وار چرخ پہ چمکا کوئی تو کیا

(ص۱۴۷)

خوش ادا: مراد: محبوب۔

ع مرا دل ایک دوں اُس خوش ادا کی کس ادا کو میں

(ص۱۷۳)

خوش الحان: اچھی آواز والا (ن)

ع منظور قفس مرغِ خوش الحاں کے لئے ہے

(ص۲۳۴)

خوش اوقات: عزت والا (ن)

ع اے ذوقؔ کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا

(ص۲۶۲)

خوش آب: رسدار، چمکدار (ج)

ع ہوں درِ خوش آب پیدا اس قدر قوت فزا
(ص۲۷۰)

خوش تقریر: شیریں زبان، شیریں کلام (ن)

ع کوئی کیسا ہی اگر طرار و خوش تقریر ہو
(ص۲۷۳)

خوش خبر: وہ شخص جو اچھی خبر لائے (ج)

ع کہ اس کو دیکھ کے وہ منہ سے خوش خبر تو کہے
(ص۲۳۶)

خوش شمائل: مراد: اچھی عادتوں والا۔

ع کہ کوئی کیسا ہی خوش شمائل صنم ہے، آخر شکستنی ہے
(ص۲۱۹)

خوش گوار: مراد: بھلا لگنے والی۔ دل پسند (ج)

ع ترے عاشق کو یوں ہے خوش گوار آبِ دم خنجر
(ص۱۲۷)

خوش نصیب: خوش قسمت، خوش اقبال، بختاور (ن)

ع اے خوش نصیب تجھ کو یہ طوفِ حرم نصیب
(ص۱۵۶)

خوش نما: موزوں، دلچسپ، خوش منظر، زیبا (ن)

ع یہ خوب عینک خوش نما چشمِ حقیقت بیں پہ ہے
(ص۲۱۸)

خوش وخرم: شاد، شادمان (ن)

ع کہ پھرتے ہیں خوش و خرم ابھی سے
(ص۲۲۳)

خوشبو: اچھی بو، عطر (ج)

ع معطر ہوگیا آفاق، خوشبو اس کو کہتے ہیں
(ص۱۸۲)

خوشتر: زیادہ خوش، بہت خوش (ج)

ع پائے نہ ایسا ایک بھی دن خوشتر آسماں
(ص۳۱۰)

خوشہ: گچھا (آ)

ع ہے خوشۂ انگور کیا، کرتا ہے دل پر آبلہ
(ص۲۱۸)

خوگر: عادی (ج)، خوگرفتہ (آ)

ع نہ دم شرمِ تبسم سے لب اُس کے خوگر
(ص۲۷۹)

خوں آغشتہ: مراد: خون میں آلودہ۔

ع کہ آیا پا بہ خوں آغشتہ ہو کہ لب پہ دم میرا
(ص۱۲۱)

خون بار: خون برسانے والا (ن)

ع ہوں رگیں حلق بریدہ کی ہمارے خوں بار
(ص۱۲۶)

خون بہا: وہ نقدی جو قاتل مقتول کے وارثوں کو دے (ج)

ع قاتل کے دست و دل میں مرا خوں بہا گرہ
(ص۳۸۶)

خون بہانا: خونریزی ہونا (ن)

ع بہادیا مرا خوں اس نے اپنے کوچے میں
(ص۲۰۰)

خون ثابت کرنا: مراد: قتل کا ثبوت ملنا۔

ع خون ثابت کرے مسیحا پر
(ص ۲۶۵)

خونِ جگر: مراد: مصائبِ راہ عشق، سخت تکلیف (ج)
ع پر ہے کچھ خونِ جگر کارروائی کرتا
(ص ۱۲۵)

خون چاٹنا: خون سے تلوار وغیرہ بھرنا (ج)
ع خسرو سے تیشہ بولا جو چاٹوں نہ تیرا خوں
(ص ۳۵۴)

خونِ حسرت: مراد: خواہشوں کا خاتمہ۔
ع خونِ حسرت سے لبوں تک مرا سینا بھر کے
(ص ۲۱۲)

خونخوار: خونی، ظالم (ج) ستم گر، جلاد (ن)
ع نہ چھوٹے خون میرا تیرے اے خونخوار دامن سے
(ص ۲۰۹)

خونِ دل: سخت تکلیف (ج)، خونِ جگر (ن)
ع سوفار کا دہن جو ہوا خونِ دل سے سُرخ
(ص ۳۳۵)

خون روانہ ہونا: مراد: خوں بہنا۔
ع گلی سے اس کی نہ (یہ) میرا خوں روانہ ہوا
(ص ۱۴۷)

خون رونا: اتنا رونا کہ آنسوؤں کی جگہ خون نکلے (ن)
ع زخم میرا ہے وہ ایذا دوست خوں رونے لگے
(ص ۱۳۹)

خون ریز: قاتل، خونی (ج)
ع نالاں ہیں تیرے عدل سے خوں ریز اس قدر
(ص ۲۸۰)

خون سے آلودہ کرنا: لہو سے ابھرنا (ج)
ع تڑپ کر دامنِ زیں کو نہ آلودہ کرے خوں سے
(ص ۱۳۰)

خون سے تر: مراد: لہو سے بھیگ جانا۔
ع آج تک خوں سے مرے تر ہے زبانِ خنجر
(ص ۲۰۷)

خون سے رنگیں ہونا: مراد: خون سے لتھڑا ہوا۔
ع رقعہ شادی شہادت کا ہو خوں سے رنگیں
(ص ۱۶۱)

خونِ شفق: مراد: وہ سرخی جو طلوعِ آفتاب سے پیشتر صبح کو اور غروب آفتاب کے بعد شام کو نمودار ہوتی ہے۔
ع پنجۂ مہر کو بھی خونِ شفق میں ہر روز
(ص ۱۳۲)

خونِ شہید: مراد: عاشق کا خون۔
ع خونِ شہید خنجرِ مژگاں سبیل تھا
(ص ۱۴۹)

خون فشاں: خون بہانے والا (ج)
ع رہا ہے سینے میں کیا چشمِ خوں فشاں کے لئے
(ص ۲۱۱)

خون کا دریا آنکھوں سے بہنا: آنکھوں میں محبت کا اُترنا۔
ع خوں کا دریا مری آنکھوں سے بہا جاتا ہے
(ص ۱۴۷)

خون کا دعویٰ: مراد: قتل کا استغاثہ۔

ع کچھ کشندہ سے نہیں خون کا دعویٰ ہم کو

(ص ۱۹۲)

خون کا قطرہ بھی نہ رہنا: مراد: بالکل ہمت کا ختم ہونا۔

ع اب تو قطرہ بھی نہیں خوں کا رہا ہے اس میں

(ص ۱۷۷)

خونِ کبوتر: خون کی شراب (ج)

ع کہ خوں سیّد کا جس بے رحم کو خونِ کبوتر ہو

(ص ۱۹۷)

خون کرنا: قتل کرنا، جان سے مارنا (ج)

ع پر کرتے ہیں خوں شبنم گل زار ارم کو

(ص ۳۴۳)

خونِ کوہ کن: پہاڑ کھودنے والا، فرہاد کا لقب (ج)

ع سرایت کچھ جو خونِ کوہ کن کر جائے پتھر میں

(ص ۲۱۰)

خون کے دریا بہنا: خونریزی ہونا۔

ع خوں کے دریا بہ گئے عالم تہ و بالا ہوئے

(ص ۳۵۸)

خون میں غلطاں: مراد: لہو میں تڑپتا ہوا۔

ع جب چلا وہ مجھ کو بسمل خوں میں غلطاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

خون میں نہانا: اتنے زخم لگانا کہ بہت خون نکلے (ج)

ع وہ تیغِ آبدار سے خوں میں نہا چکے

(ص ۲۲۱)

خون نابہ: مراد: خون کے آنسو۔

ع مجھ سے کچھ پوچھو نہ خوں نابۂ حسرت کے مزے

(ص ۲۲۵)

خونِ نخچیر: شکار، صید (ن)

ع خونِ نخچیر سے ہوا سارا

(ص ۳۲۰)

خونیں جگر: عاشق (ن)

ع ترے خونیں جگر کی خاک پر ہوتا اگر سبزہ

(ص ۱۴۳)

خویشتن آرا: مراد: سجنا سنورنا۔

ع مانگ میں مثلِ بت خویشتن آرا گوہر

(ص ۲۸۷)

خیاطہ: درزن (ج)

ع یہ خیاطہ کی ہے جلدی کہ کھلا جاتا ہے

(ص ۳۷۹)

خیال جانا: خیال کا کسی خاص جانب متوجہ ہونا (ن)

ع جاتا ہے دوڑ دوڑ کے تیری طرف خیال

(ص ۳۱۳)

خیالِ خام: وہ خیال جسکے پورے ہونے کی امید نہ ہو (ج)

ع یہ تیرا خوب جادو اے خیالِ خام چلتا ہے

(ص ۲۲۲)

خیال کرنا: سوچنا، فکر کرنا (ج)

ع میں اور دم چراؤں گا، یہ تو خیال کر

(ص ۳۳۵)

خیالِ ہجرِ جاناں: مراد: محبوب کی جدائی کا تصور۔

ع پھر خیالِ ہجرِ جاناں گردِ دل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

خیرخواہ: مراد: بھلائی چاہنے والا۔

ع خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہو رنگِ نشاط

(ص۲۸۳)

خیر سے: خیر و عافیت کے ساتھ، ماشاءاللہ (ن)

ع پھر تو آئے خیر سے ہم جا کے اُس مغرور تک

(ص۱۷۳)

خیل: گھوڑے، سوار، قبیلہ (ج)

ع اللہ اللہ رے لشکر کا ترے خیل و حشم

(ص۳۷۴)

خیمہ: تنبو (ن)

ع اور جوں خیمہ لیلیٰ ہے سویدا ہم کو

(ص۱۹۱)

﴿ د ﴾

داب رکھنا: کوئی چیز روک رکھنا (ن)

ع یہ برف وہ نہیں، جسے رکھیں نمد سے داب

(ص۲۷۳)

داخلِ حسنات: کسی کارِ خیر میں شریک کر کے ثواب حاصل کرنا (ج)

ع پڑھو آج اس پہ بھی فاتحہ، چلو داخلِ حسنات ہو

(ص۳۴۶)

داد چاہنا: تعریف چاہنا (ن)

ع سخن تا داد چاہے اور تا اہلِ سخن تسکیں

(ص۳۱۷)

دادگستر: عادل (ن)، منصف بادشاہ (ج)

ع سریرِ سلطنت پر تو ہمیشہ داد گستر ہو

(ص۳۱۶)

دار: سولی (ن)

ع قمری کے حق میں دار ہو سروِ چمن کی شاخ

(ص۲۸۵)

دارا: مالک، آقا، بادشاہ (ج)

ع رہے دارا کو تا نام آوری تاجِ کیانی سے

(ص۳۱۶)

دارالاماں: امن کا گھر، وہ جگہ جہاں لڑائی فساد نہ ہو (ن)

ع سر بازِ عشق کے لئے دارالاماں کہاں

(ص۱۵۴)

دارالشفا: ہسپتال، شفاخانہ (ج)

ع ترے کوچے کو وہ بیمارِ غم دار الشفا سمجھے

(ص۲۴۴)

دارو: تدبیر، علاج (ن)

ع پیر مغاں کے پاس وہ دارو ہے جس سے ذوقؔ

(ص۱۲۸)

داس: غلام، نوکر (ج)

ع مغربی تیغ مہ نو کی شہا رتبۂ داس

(ص۲۹۵)

داغِ اَلم: مراد: عشق کے راستے کی مشکلات۔

ع بے چراغ اس کو نہ رکھ داغ الم سے اے عشق

(ص ۱۳۱)

داغ تازہ ہونا: بھولے ہوئے صدمے کا یاد آ جانا، اس کی وجہ سے دوبارہ صدمے میں آنا (ن)

ع داغ اِدھر تازہ ہوا گر زخم اُدھر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

داغِ جگر: مراد: کسی کی جدائی کا صدمہ۔

ع گل ہاتھ پر کہ داغ جگر پر نگار دے

(ص ۲۲۴)

داغ جلنا: مراد: زخم تازہ ہونا۔

ع سوزشِ غم سے ہزاروں داغ جل جل کر پڑے

(ص ۱۳۴)

داغِ جنوں: مراد: دیوانگی کے اثرات۔

ع زیبائش سر کو ہے مرے داغِ جنوں گل

(ص ۱۷۴)

داغِ حسرت: مراد: افسوس کا نشان۔

ع مُردمک اُس میں کہاں ہو، داغ حسرت ہو تو ہو

(ص ۱۹۵)

داغ دار: وہ چیز جس میں دھبے ہوں (ن)

ع واں داغ دار سینہ ہے یاں داغ دار پشت

(ص ۱۵۸)

داغِ دل: مراد: عشق۔

ع نکلا چراغ داغِ دل اپنا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

داغِ سوزاں: مراد: زخمِ عشق۔

ع تفتہ دل وہ ہوں کہ میرے داغِ سوزاں کے لئے

(ص ۱۳۹)

داغِ عصیاں: مراد: گناہ۔

ع ورنہ جائے داغِ عصیاں میرا داماں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

داغ کھانا: صدمہ اٹھانا، رنج اٹھانا (ن)

ع کھائے ہیں داغ آتشیں رخسار سے

(ص ۲۰۶)

داغِ مئے پندار: مراد: غرور کے اثرات۔

ع اگر دھو ڈالے تو داغ مئے پندار دامن سے

(ص ۲۱۰)

دام دام لینا: کوڑی کوڑی لینا (ن)

ع تو اصل و سود وہ سب دام دام لیتے ہیں

(ص ۱۸۰)

دام میں پھنسنا: مراد: چال میں آ جانا۔ گرفتار ہونا (ن)

ع میں ہوں وہ صید کہ پھر دام میں پھنستا جا کر

(ص ۱۳۲)

دامانِ خاک: مراد: مٹی کا آنچل۔

ع دامانِ خاک ہوتا ہے روپوشِ نقشِ پا

(ص ۱۴۴)

دامن الجھنا: دامن کسی چیز میں اٹک جانا (ج)

ع اُلجھے کب دامن صبا کا خار سے

(ص ۲۰۷)

دامن بچانا: سلامت روی اختیار کرنا، علیحدگی اختیار

کرنا(ن)

ع اپنے دامن کو بچا کر جائیو

(ص۲۰۶)

دامنِ برق: مراد: تباہ کرنے والی شے۔

ع دامنِ برق اگر دامنِ قاتل ہوتا

(ص۱۲۷)

دامن بھرنا: مراد: جی بھر کر۔

ع اپنے دامانِ نظر مُردم بینا بھر کے

(ص۲۱۲)

دامنِ تر: گناہ، جرم(ج)

ع نہ سوکھے دامنِ تر ذرّہ میرا اور جوں اختر

(ص۲۱۶)

دامن جھاڑنا: تعلقات سے آزاد ہونا(ن)، محاسبہ سے پاک ہونا(ج)

ع بحر و بر میں جھاڑ دے دامن اگر تو فیض کا

(ص۲۷۲)

دامن چھوڑنا: جدا ہونا، قطع تعلق کرنا(ج)

ع چھوڑتا تابہ قیامت نہ ترے دامن کو

(ص۱۴۵)

دامنِ زیں: مراد: چار جامہ کا آنچل۔

ع تڑپ کر دامنِ زیں کو نہ آلودہ کرے خوں سے

(ص۱۳۰)

دامنِ ساحل: مراد: دریا یا سمندر کا کنارہ۔

ع پھرتا تمام دامنِ ساحل میں لوٹتا

(ص۱۵۱)

دامن سوار: بچے دامن کے سِرے کو دونوں پاؤں کے بیچ سے نکال کر کھیلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارا گھوڑا ہے، ہم اس پر سوار ہیں(ن)

ع کہاں وہ موسم طفلی کہ ہم دامن سواروں میں

(ص۲۱۰)

دامنِ صبا: مراد: مشرقی روایات۔

ع خلش سے خار کے ہے دامنِ صبا محفوظ

(ص۱۷۰)

دامنِ قاتل: مراد: محبوب کا در۔

ع دامنِ برق اگر دامنِ قاتل ہوتا

(ص۱۲۷)

دامنِ گور: مراد: قبر کا اندرونی حصہ۔

ع دامنِ گور میں تھا وہ کفنِ سُرخ ترا

(ص۱۴۷)

دامن گیرِ دنیا: مراد: دنیا کو چاہنے والا۔

ع سگِ دنیا پس از مُردن بھی دامن گیر دنیا ہو

(ص۱۹۸)

دانائی: عقل، دانش(ن)

ع خرچ کیجئے گا کہیں اور ہی دانائی کو

(ص۲۰۰)

دانت پیسنا: مراد: غصہ کرنا۔

ع پیسے یہ دانت رات میں مجھ پر کہ گھس گئے

(ص۱۹۵)

دانت دکھانا: بے حیائی کے ساتھ دانت نکالنا، معقول جواب نہ آنے کی صورت میں ہنس دینا (ن)

ع دے مثلِ لفظ سیں دکھا تو ہنس کے دانت اپنے ذرا

(ص ۲۱۸)

دانت نکالنا: مراد: طنز کرنا۔ شرمندہ ہو کر ہنسنا (ج)۔

ع دانت انجم ہیں نکالے ہوئے مجھ پر تجھ بن

(ص ۱۹۹)

دانتا کل کل: مراد: لڑائی جھگڑا۔

ع اے ذوق بڑھاپے سے ہے دانتا کل کل

(ص ۳۵۹)

دانستہ: جان بوجھ کر (ج)

ع مکدر ہو وہ گل کیا کیا جو نا دانستہ لگ جائے

(ص ۲۰۹)

دانش چلنا: مراد: عقل کا کام کرنا۔

ع دانش تری نہ کچھ مری دانش وری چلے

(ص ۲۲۳)

دانندہ: جاننے والا۔

ع کبھی میں نبض سے دانندہ ضعف و قوت

(ص ۲۷۷)

دانۂ اختر: مراد: ایک ستارہ۔

ع چھوڑا نہ ایک دانۂ اختر سحر تلک

(ص ۱۳۰)

دانۂ نیلم: مراد: یاقوت کا قیمتی پتھر۔

ع پارۂ یاقوتِ احمر دانۂ نیلم کے پاس

(ص ۱۶۷)

دانہ وار: مراد: آہستہ آہستہ۔

ع کھولے ہیں کارِ بستہ عالم سے دانہ وار

(ص ۳۸۸)

دانۂ ہیل: چھوٹی الائچی۔

ع قابض طبعِ رواں ہے روشِ دانۂ ہیل

(ص ۳۰۶)

دانیال: مشہور پیغمبر کا نام جن کی طرف فالنامہ منسوب ہے (ن)

ع بلا سے گر دانیال کا سا نہیں ہے پاس اپنے فال نامہ

(ص ۲۳۱)

دائرہ کھینچنا: پرکار سے دائرہ بنانا (ج)

ع چرخ پر دائرے کھینچا کرے مانند نطاق

(ص ۳۷۵)

دائم: ہمیشہ، نت، سدا (ج)

ع صبحِ جشنِ طرب افزا میں ہو دائم خنداں

(ص ۳۸۶)

داؤ گھات میں ہونا: مراد: موقع کی تلاش میں ہونا۔

ع ہمیشہ میں ہوں اسی داؤ گھات میں اے ذوق

(ص ۱۲۹)

دایہ: بچے کی پرورش کرنے والی عورت (ج)

ع اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے

(ص ۲۴۹)

دب کر رہ جانا: مغلوب ہو جانا، کسی چیز کے نیچے آنا (ن)

ع دب کے تیرے سایہ دیوار سے
(ص۲۰۶)

دبانا: قبضہ کرنا(ن)

ع دبا کر بیٹھ ان کے پاؤں کی زنجیر پہلو سے
(ص۳۴۹)

دباؤ: مراد:رعب۔ اندیشہ،بار(آ)

ع اگر دباؤ کسی کا تمہارے دل پہ نہیں
(ص۳۴۴)

دبیرِ چرخ: مراد:اللہ تعالیٰ کی ذات جو کاتبِ تقدیر ہے۔

ع دبیرِ چرخ سے بھی ہوسکا نہ اس کا شمار
(ص۳۷۷)

دحیا: ایک صحابیِ رسول ﷺ کا نام جن کی شکل اختیار کر کے جبرئیلِ امیں آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لائے۔

ع بن گیا پیشِ نبیؐ صورت دحیا جبریلؑ
(ص۳۰۴)

دخترِ رز: انگوری شراب،سرخ شراب(ن)

ع ہے دخترِ رز اپنے دماغوں میں تو اے دوست
(ص۱۸۸)

دَخل: مراد: آمد۔

ع وادیِ ظلمت میں اپنی دَخل ہے کب نور کا
(ص۱۳۹)

دَخل: دست اندازی(آ)

ع اس کو کیا دَخل پارسائی میں
(ص۱۸۷)

دَر: دروازہ،دہلیز(ن)

ع اس در پہ شوق سجدہ سے فرشِ زمیں ہوں میں
(ص۱۷۷)

دُرِ آبدار: مراد: خوب چمک دمک والا موتی۔

ع بلبل بجائے بیضہ دُرِ آب دار دے
(ص۲۲۵)

دُرِ بلاق: ایک زیور جو ناک میں پہنا جاتا ہے اور چھوٹی بالی کی قسم کا ہوتا ہے،اُس میں موتی یا پتھر جڑا ہوتا ہے۔

ع دکھلا دے پشتِ لب پہ تو اپنے دُرِ بلاق
(ص۲۴۸)

دُرِ تاجِ سلیمانؑ: حضرت سلیمانؑ کے تاج کا موتی۔

ع ہے دُرِ تاجِ سلیمانؑ بیضہ بیضہ مور کا
(ص۱۳۹)

دُرِ ثمیں: قیمتی موتی۔

ع وہ دُرِ نجف ہے کہ دُرِ ثمیں ہے
(ص۲۴۳)

دُرِ خوش آب: نہایت آبدار موتی،عمدہ شعر یا مضمون(ج)

ع دُرّ خوش آب مضامیں سے بنا کر لایا
(ص۳۲۰)

دَرِ دولت: مراد:کسی بڑی ہستی کا گھر۔معزز کا مہمان(ج)

ع آئے تیرے دَرِ دولت پہ گدایانہ اگر
(ص ۳۱۹)

دُرِ سخن: مراد:قیمتی بات۔

ع دُرِ سخن نہ ہو ضائع، رہے سدا محفوظ

(ص۱۷۰)

دُرِ شہوار: بادشاہوں کے قابل موتی، بہت بڑا موتی (ن)

ع کہ جو گہر ہے، وہی اس میں ہے دُرِ شہوار

(ص۳۷۶)

دُرِ غلطاں: مراد: سمندر کی تہ کا موتی۔

ع دل کا سا ہوتا گر دُرِ غلطاں کو اضطراب

(ص۱۵۱)

دُرفشاں: مراد: اچھی باتیں کرنے والا، موتی بکھیرنے والا۔

ع درفشاں وقتِ سخن ہیں، لبِ رنگیں تیرے

(ص۱۴۰)

دُرِّ گوش: مراد: کان میں پہننے کا زیور۔ کان کا موتی (آ)

ع دیکھ اپنے دُرِّ گوش کو عارض سے متصل

(ص۱۲۸)

دُرِ نجف: ایک قسم کا پتھر ہے جس میں بال نظر آتے ہیں، شیعہ اسے مقدس سمجھتے ہیں۔

ع کہ ہے دُرِ نجف ہو کر چمکتا دُرِ یم میرا

(ص۳۲۷)

درا: گھنٹی، جرس (ج)

ع چٹکنے کو صبا غنچے کے آوازِ درا سمجھے

(ص۲۴۴)

درازی: لمبائی، طوالت (ج)

ع درازی میں شبِ غم کی اگر بہلائے دل مجنوں

(ص۱۹۹)

دُرّانی: پٹھانوں کے ایک قبیلے کا نام۔

ع ہندو اسیر دیکھے ہیں دُرّانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

درایت: عقل، سمجھ (ج)

ع لب بہ ہدایت، دل بہ درایت، صرف بہ زہد و محو بہ تقویٰ

(ص۳۶۵)

دربان: چوکیدار (ن)

ع کیسی رسوائی ہو پڑ جائے جو دربان کے ہاتھ

(ص۲۰۵)

درپردہ: خفیہ طور پر (ج)

ع کرتے اظہار ہیں درپردہ عداوت اپنی

(ص۱۸۵)

درپئے تعلیم: مراد: علم سیکھنے میں مشغول۔

ع جس دن سے ہوا عشق مرے درپئے تعلیم

(ص۲۲۲)

درپے ہونا: سراغ لگانے کی گھات میں ہونا (ن)

ع اس طرح درپے دلوں کے ہیں تری چشم و نگاہ

(ص۲۱۳)

دُرج: زیور یا جواہرات رکھنے کی صندوقچی (ج)

ع نہ کہئے کیوں کہ خموشی کہ قفلِ دُرجِ جہاں

(ص۱۷۰)

دُرجک: مراد: زیور یا جواہرات رکھنے کی صندوقچی۔

ع بھر دئے درجکِ یاقوت میں گویا گوہر

(ص۲۸۷)

دردِ اُٹھنا: ہُوک اُٹھنا (آ)

ع کیا تماشا ہے کہ اُن کے کان میں اُٹھا ہے درد

(ص۳۴۲)

دردِ بے کسی: مراد: تنہائی کا دکھ۔

ع سوائے درد دردِ بے کسی میں

(ص۱۳۵)

دردِ جراحت: مراد: زخم کی تکلیف۔

ع جیتے جی راحت کہاں، دردِ جراحت ہو تو ہو

(ص۱۹۵)

دردِ دل: دلی صدمہ (ن)

ع دردِ دل اپنا جتانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص۲۳۸)

دردِ سر: عذاب، مشکل، دقت (آ)

ع یہ دردِ سر ایسا ہے کہ سَر جائے تو جائے

(ص۲۵۴)

درد سے لوٹنا: درد کی شدّت سے بے تاب ہونا (ن)

ع دردِ دل سے لوٹتا ہوں، میرا کس کو درد ہے

(ص۲۵۶)

دردِ شانہ: مراد: کندھے کا درد۔

ع کہ جس کو سایہ کاکل سے دردِ شانہ ہوا

(ص۱۴۸)

درد کا پُتلا: مراد: سراپا درد۔

ع کہ اس کو درد کا پتلا بنائیں سر سے پاؤں تک

(ص۱۷۳)

درد کھونا: مراد: تکلیف ختم کرنا۔

ع گر درد ہے کھونا دل مضطر سے کسو کے

(ص۲۵۳)

درد کی بنا: مراد: غم کی جڑ۔

ع قائم ہے بنا درد کی فریاد سے میری

(ص۲۲۲)

دردِ ہجر: مراد: جُدائی کی تکلیف۔

ع کعبے کا قصد اور ترے درد ہجر سے

(ص۱۵۱)

درد ہونا: کسی کے ساتھ دردمندی ہونا (ن)

ع آفتاب حسن کو کیا خاک ساروں کا ہو درد

(ص۳۳۴)

دردا: مراد: اے میری تکلیف۔

ع کوئی ہمدرد وا دردا نہ پایا

(ص۱۳۵)

درس: سبق، وعظ (ج)

ع آج ہم درسِ اشارات و شفا کہنے کو ہیں

(ص۱۸۳)

درفش کاویانی: فریدوں کا جھنڈا۔۔۔کہتے ہیں جس لڑائی میں یہ جھنڈا جاتا تھا ایرانیوں کی فتح ہوتی تھی (ج)

ع رہے نامِ فریدوں، تا درفشِ کاویانی سے

(ص۳۱۶)

درفشانی کرنا: موتی بکھیرنا، خوش کلامی، فصاحت (آ)

ع سحاب ہمت جو درفشانی کرے بہ ہنگامِ حکم رانی

(ص۳۶۱)

درکار: حاجت، خواہش (آ) ضروری، مطلوب (ج)

ع کچھ اس کے نام کی تصریح بھی تو ہے درکار

(ص۳۷۶)

درگاہ: آستانہ (ج)

ع وا کر لب سوال بہ درگاہِ ذوالجلال

(ص۳۸۹)

درگزر کرنا: چشم پوشی کرنا (ج)

ع مجھے سب ہیں کہتے کہ صبر کر، جو نہیں تو صبر سے درگزر

(ص۳۴۶)

دِرَم: چاندی کے سکّے کا نام، دو ماشے اور ڈیڑھ رتّی کا وزن (ن)

ع گر چھینٹ بھی پڑے تو بہ حدِ درَم نہیں

(ص۱۸۶)

درم و دامِ محبت: مراد: محبت کا اثاثہ۔

ع ہیں داغ محبت درم و دامِ محبت

(ص۱۵۷)

درنگ کرنا: دیر کرنا (ن)

ع ساقیا جلد اُٹھا، درنگ نہ کر

(ص۲۶۴)

دروغ بولنا: مراد: جھوٹ بولنا۔

ع بولتا کیوں ہم سے ہے اے دشمنِ جانی دروغ

(ص۱۷۱)

درویش: خدارسیدہ، فقیر (ن)

ع درویشِ تن برہنہ ہے، شمشیر خوش غلاف

(ص۲۱۸)

دریا بُرد ہونا: نیست و نابود ہو جانا، مٹ جانا (ج)

ع تیرے حکمِ شرع سے جب کفر دریا برد ہو

(ص۳۴۰)

دریا میں رہنا مگر مچھ سے بیر: جہاں رہنا وہیں کے لوگوں سے بگاڑنا (آ)

ع رہوں دریا میں اور مگر سے بیر

(ص ۲۶۵)

دریائے اشک: سخت رونا (ج)

ع دریائے اشک چشم سے جس آن بہ گیا

(ص۱۳۳)

دریائے آئینہ: مراد: شیشہ۔

ع دریائے آئینہ میں ہے تعمیرِ باغِ حسن

(ص۱۷۷)

دریدہ: پھٹا ہوا (آ)

ع اس ماہ وش کے سینہ دریدوں میں مل گیا

(ص۱۳۳)

دریوزہ گری: گدائی (ج)

ع جس کی ہمت سے ہوں دریوزہ گر ارباب ہمم

(ص۳۷۸)

دُزد: چور (ن)

ع دزدِ سیاہ کار کو آفت ہے ماہتاب

(ص۲۷۴)

دُزدیدہ: چرایا ہوا (ج)

ع زخمی ہوں ترے ناوکِ دُز دیدہ نظر سے
(ص۲۴۰)

دژم: مراد: غصیلا۔

ع کہ ہے چرخِ زحل بھی، سایہ بخت دژم میرا
(ص۳۲۷)

دستِ افسوس: پچھتاوا (ن)

ع کہ جب آن کر تم کو دیکھا تو وہ ہی لئے دستِ افسوس کے دو ورق ہو
(ص۱۹۵)

دستِ آرزو گلے میں پڑنا: مراد: تکلیف دہ خواہشات۔

ع پڑا گلے میں مرے دستِ آرزو میرا
(ص۱۲۹)

دستِ بخشش: مراد: سخی۔

ع دستِ بخشش سے ہے بالا آدمی کا مرتبہ
(ص۱۹۵)

دستِ بدمست: مراد: برے شخص کا ساتھ۔

ع دستِ بد مست سے کی ٹوٹ کے فریاد بہت
(ص۱۵۵)

دستِ تاسف: افسوس کرنا (ن)

ع کر سکتے ہم تو دستِ تاسف بہم نہیں
(ص۱۸۶)

دستِ تسلیم: بندگی (ن)

ع دستِ تسلیم و لب مژدہ زبانِ تہنیت
(ص۲۷۵)

دستِ تمنا اُٹھانا: مراد: خواہش ترک کرنا۔

ع دونوں جہاں سے دستِ تمنا اُٹھا لیا
(ص۱۵۱)

دستِ جُود: مراد: سخاوت۔

ع ترے جاں نثار کا سا نہیں دستِ جود ہوتا
(ص۱۴۲)

دستِ حنائی: مراد: مہندی لگا ہاتھ۔

ع مچھلیاں دستِ حنائی میں مری جاں چھوڑ کر
(ص۱۶۴)

دستِ خورشید: مراد: سورج کی قوت۔

ع دستِ خورشید کی رعشے سے سپر جائے چھوٹ
(ص۱۷۶)

دست درازی: مداخلت (ن)

ع مانع جو ہوا دست درازی کو ترا عدل
(ص۳۱۵)

دستِ دعا: دعا کے لئے ہاتھ (ج)

ع ذوقؔ کہتا ہے اُٹھا کر ذوق میں دستِ دعا
(ص۲۷۱)

دست رس: رسائی، قدرت، طاقت (ن)

ع نہ ہووے دست رس دامانِ وصلِ یار تک ہرگز
(ص۱۹۹)

دستِ شانہ: ایک قسم کی کنگھی جس سے ابریشمِ پیچیدہ کی کجی دور کی جاتی ہے، شانہ (ن)

ع کچھ دستِ شانہ پنجہ مریم سے کم نہیں

(ص۱۸۴)

دستِ شفقت: مہربانی، عنایت (ج)

ع ہے حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت

(ص۲۸۲)

دستِ فلک: مراد: تقدیر۔

ع ماہی سے تابہ ماہ ہیں دستِ فلک سے داغ

(ص۱۵۸)

دستِ قسّامِ ازل: مجازاً خداتعالیٰ (ج)

ع دستِ قسام ازل سے بس کہ وقتِ انقسام

(ص۳۷۱)

دست گاہ: قدرت، طاقت (ن)

ع جو دست گاہ، تصرف میں بھی ہوئی اس کو

(ص۲۵۹)

دست گرد: بکاؤمال (آ)

ع چوکتا ہے کیوں یہ جنسِ دست گرداں چھوڑ کر

(ص۱۶۵)

دستِ گرہ کشا: مراد: فیض رساں شخص۔

ع دستِ گرہ کشا نے ہے باقی کہاں رکھی

(ص۳۸۸)

دست گیر: مراد: ساتھی۔

ع تو ہو بعد از مرگ بھی گر اے محبت دست گیر

(ص۱۳۹)

دستِ مژگاں: مراد: پلکوں کے کنارے۔

ع دستِ مژگاں سے کوئی دھول جڑی خوب نہیں

(ص۱۸۸)

دستِ موسیٰؑ: حضرت موسیٰؑ کا وہ معجزہ جس میں وہ اپنا دایاں ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو سورج کی مانند چمکنے لگتا۔

ع پھر زُلف بنے وہ دستِ موسیٰ جس میں اخگر آتش ہو

(ص۱۹۶)

دست و پا دھو کر پینا: مراد: عقیدت و محبت سے پیش آنا۔

ع تو اس کے دست و پا پھر ماہِ کامل دھو کے پی جائے

(ص۲۵۳)

دستار: پگڑی، عمامہ (ن)

ع کروں دستار میں، گر ہو عطا اک تار دامن سے

(ص۲۰۹)

دستارِ فضیلت: تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد ایک پگڑی باندھی جاتی ہے جس کو دستارِ فضیلت کہتے ہیں (ن)

ع ذوقؔ وہ تیری ہی دستارِ فضیلت ہو تو ہو

(ص۱۹۵)

دستانِ سام: مراد: رُستم کی کہانی۔

ع شکلِ خرچنگ اُلٹے پاؤں ہٹ گیا دستانِ سام

(ص۳۷۱)

دستۂ نرگس: مراد: نرگس کے پھولوں کا گُچھا۔

ع محرابِ طاق کہاں بن جائے دستۂ نرگس ترکش ہو

(ص۱۹۶)

دشت: جنگل، بیابان، میدان (ن)

ع اور بھی چمکا سمندِ وحشت اپنا دشت میں

(ص۲۱۳)

دشتِ جنوں: مراد: بے حد دیوانگی۔

ع دشتِ جنوں میں بعد قیس پھرتا ہے کون یوں کہیں
(ص۱۴۶)

دشتِ عدم: مراد: نیستی، نہ ہونا۔
ع خانہ ہستی کا اپنے صحن ہے دشتِ عدم
(ص۱۸۰)

دشت گرد: صحرا کا مسافر (ج)
ع مجنوں بھی دشت گرد تھا مانندِ گرد باد
(ص۱۲۸)

دشتِ گمشدگی: مراد: حواس باختہ صحرا۔
ع کیا ڈھونڈے دشتِ گم شدگی میں مجھے کہ ہے
(ص۱۶۶)

دشتِ نجد: مراد: عرب کا علاقہ، عرب کا صحرا۔
ع ہر دم کلامِ قیس تھا یہ دشتِ نجد میں
(ص۱۷۱)

دشت نوردی: جنگل میں مارا مارا پھرنا (ن)
ع کیا دشت نوردی میں کترتا ہے جنوں گل
(ص۱۷۵)

دشمنِ جاں: مراد: زاہد، شیخ۔ وہ دشمن جو جان لینے کا خواہاں ہو (ج)
ع محتسب دشمنِ جاں گرچہ ہے مئے خواروں کا
(ص۱۲۶)

دشنام: گالی گلوچ (ن)
ع دشنام دو کہ بوسہ، یہ مرضی ہے آپ کی
(ص۱۷۹)

دشنہ: کٹاری (ج)
ع دشنہ بھی رکھے کر کے جبیں پر ابا، گرہ
(ص۳۸۸)

دعا دینا: خدا تعالیٰ سے کسی کے واسطے بھلائی چاہنا (آ)
ع دے دعا وادی پُرخارِ جنوں کو ہر گام
(ص۱۳۲)

دعاگو: بہتری چاہنے والا (ج)
ع ہمیشہ تہنیت خواں ہو، دعاگو ہو، ثنا گر ہو!
(ص۳۱۷)

دعا مستجاب ہونا: دعا قبول ہونا (ن)
ع بالفرض گر وہی ہو دعاؤں میں مستجاب
(ص۲۷۵)

دعائے قدح: ایک دعا کا نام جس کو دعائے گندم بھی کہتے ہیں، یہ دعا دم کر کے گندم مساکین کو تقسیم کرتے ہیں (ن)، بارش کی دعا (ج)
ع بل کہ نہ لے دعائے قدح کا بھی منہ سے نام
(ص۲۷۵)

دعائیہ: منسوبِ دعا (ج)
ع ذوق کرتا ہے دعائیہ پہ اب ختم سخن
(ص۲۸۳)

دعویٰ خدائی کرنا: خدا ہونے کا دعویٰ جیسے فرعون نے کیا تھا (ج)
ع کبھی فرعون نہ دعوائے خدائی کرتا
(ص۱۲۵)

دعویٰ رویت: مراد: دیدار/صورت نظر آنے کا مطالبہ۔

ع رد کریں تا دعویٰ رویت کو اہل اعتزال

(ص۳۷۰)

دعویٰ کرنا: مطالبہ کرنا(ن)،حق چاہنا(آ)

ع کیا کرے منزلِ گیتی کا کوئی دعوی مِلک

(ص۱۶۱)

دعویٰ مانی: مراد: مانی مصور کا غرور۔

ع دیکھ کر ہوجائے اے دل دعوی مانی دروغ

(ص۱۷۱)

دعویٰ مسلمانی: مراد: مسلمان ہونے کا استحقاق۔

ع تو ہمارا ہوگا دعوائے مسلمانی دروغ

(ص۱۷۱)

دغا: مکاری، بے ایمانی(ن)

ع نگہ اس کی دغا سے لڑتی ہے

(ص۲۴۰)

دغلی: دھوکے باز(ج)

ع تم بیٹھے بغل میں جو رقیبِ دغلی کے

(ص۲۵۳)

دف: ڈفلی(آ)

ع یک سو ہے زہرا نغمہ سرا لے کے چنگ و دف

(ص۲۹۶)

دفترِ تن: مراد: جسمانی حالت۔

ع گور میں پیش ہو جب دفترِ تن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

دفع ریزی: دور کرنا، ہٹانا(ن)

ع عدل نے تیرے شہا! دفع یہ کی خوں ریزی

(ص۳۷۴)

دفن کرنا: مردے کو زمین میں گاڑنا(ن)

ع دفن اس کو کیجیو اے ہم نشینو سوئے باغ

(ص۱۷۰)

دفینہ: دفن کیا ہوا(ج)

ع تھا کوچۂ قاتل میں شہادت کا دفینہ

(ص۱۴۶)

دِق ہونا: مراد: چڑچڑا ہونا۔ تنگ ہونا(ج)

ع اتنا دق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا

(ص۱۲۷)

دکان لگنا: بکری کے لئے چیزیں رکھی جانا(ج)

ع سنان و خنجر و پیکاں کی ہے دکان لگی

(ص۲۱۵)

دَکن: ہندوستان کا جنوبی حصہ(ج)

ع ان دنوں گرچہ دکن میں ہے بڑی قدرِ سخن

(ص۱۶۵)

دکھائی: معائنہ کرنے کی اجرت(ن) نمود(ج)

ع زور، دیں داری سے جس کی ہے دکھاتی خودبخود

(ص ۳۷۰)

دکھلانا: دکھانا،نظر کرانا، ظاہر کرانا(آ)

ع دکھلائے آب داری، جب تیغِ شعلہ دم کی

(ص۳۶۸)

دگدگی: دانت بجنا(ج)

ع دگدگی پر گلِ داؤدی کے ہیرے شبنم

(ص۳۷۹)

دگرگوں: الٹ پلٹ، تغیر و تبدّل (ج)

ع کہ ہوا باغِ جہاں میں ہے دگرگوں چلتی

(ص۲۴۹)

دل اٹکانا: مراد: محبت ہونا۔

ع دل نہ اٹکائے کہیں اللہ بے مقدور کا

(ص۱۳۸)

دل اچاٹ کرنا: کسی کام میں دل نہ لگانا (ن)

ع دل کو سرِ بازار جہاں کر نہ اُچاٹ

(ص۲۶۲)

دلِ احباب: مراد: دوستوں کا دل۔

ع کروں درد آشنا کیوں کر دل احباب اپنا سا

(ص۱۵۱)

دل افگار: غمگین (ج)

ع دیکھا ہر گل کو دل افگار نظر آتا ہے

(ص۳۵۲)

دلِ آتش نفس: مراد: عاشق کا دُکھا ہوا دِل

ع گرچہ ٹوٹا دل آتش نفسِ جام شراب

(ص۱۵۵)

دل آرام: محبوب (ن)

ع دیکھا دمِ نزع دل آرام کو

(ص۲۰۱)

دل آسودہ: بے فکر، بے غم (آ)

ع کبھی نہ ہوگا دل آسودہ، گو ہو مستِ اَلست

(ص۲۵۹)

دلِ آہن: مراد: دل سخت ہونا۔

ع اک فریاد نکلتی ہے دلِ آہن سے

(ص۲۳۵)

دلِ آہو: مراد: عاشق کا دل۔

ع گر نہ ہو گرمیِ وحشت سے دلِ آہو گرم

(ص۱۷۶)

دل باندھنا: دل کو مائل کر لینا (ن)

ع ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا

(ص۱۳۰)

دل بجھا ہوا: مراد: جی اچاٹ ہونا۔ امنگ جاتی رہنا (ن)

ع ہے دل ہی زندگی سے ہمارا بجھا ہوا

(ص۱۳۶)

دلِ بدخواہ: مراد: رقیب کا دل۔

ع دل بدخواہ میں تھا مارنا یا چشمِ بدبیں میں

(ص۱۴۲)

دلِ برشتہ: غمگین، رنجیدہ (ن)

ع میرا دل برشتہ تری یاد زلف میں

(ص۱۶۲)

دل بڑھانا: حوصلہ بڑھانا (ج)

ع دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص۲۳۸)

دل بستگی: دل لگنا، جی بہلنا (ج)

ع دل بستگی کا اپنے قلم بند کرکے حال
(ص۳۸۶)

دل بغل میں مارنا: مراد: دل چُرانا۔
ع نیچہ یار نے جس وقت بغل میں مارا
(ص۱۳۷)

دل بند ہونا: دم گھٹنا(ن)، دل گھبرانا(ج)
ع کھلتا نہیں، دل بند ہی رہتا ہے ہمیشہ
(ص۲۴۰)

دل بہل جانا: وحشت دور ہونا، توجہ اور طرف ہونا(ن)
ع دل اس کا یہیں گرچہ بہل جائے تو اچھا
(ص۱۴۳)

دل بہلانا: کسی کام میں مشغول ہوجانا(ن)
ع درازی میں شب غم کی اگر بہلائے دل مجنوں
(ص۱۹۹)

دل بھر آنا: آنکھوں میں آنسو آنا(ج)
ع ناقوس کا دل آبلے کی طرح بھر آوے
(ص۲۲۸)

دل پر ابرِ غم چھانا: مراد: مسلسل دکھ کی کیفیت ہونا۔
ع کہ چھایا دل پہ ابر غم ابھی سے
(ص۲۲۳)

دلِ پُرخوں: خون سے بھرا ہوا(ج)
ع دل پُرخوں کا وہاں ہاتھ پتا لگتا ہے
(ص۲۱۵)

دلِ پُر وسوسہ: مراد: شکوک وشبہات میں مبتلا دل۔
ع دل پُر وسوسہ کا عقدہ ہے قفلِ وسواس
(ص۳۵۳)

دل پسند: مرغوب، پسندیدہ(ن)
ع پوشاکِ آبی آپ کو گر دل پسند ہو
(ص۲۰۱)

دل پہ لکھنا: دل پر نقش کرلینا(ن)
ع جامی بھی لکھے دل پہ جسے کرکے انتخاب
(ص۲۷۳)

دل پھٹ جانا: مراد: انتہائی صدمہ پہنچنا۔
ع دل کا یہ حال ہے پھٹ جائے ہے سوجائے سے اور
(ص۱۸۵)

دل پھڑکنا: خوشی سے بے تاب ہوجانا(ن)
ع قفس میں کیوں کہ نہ پھڑکے دل آشیاں کے لئے
(ص۲۱۰)

دل پھنسنا: مائل ہونا، عاشق ہونا(ج)
ع پھنسا ہے حلقۂ گیسوئے تاب دار میں دل
(ص۱۷۳)

دلِ تپاں: تڑپنے والا دل(ن)
ع سدا تپش پہ تپش ہے، دلِ تپاں کے لئے
(ص۲۱۰)

دل توڑنا: مایوس کرنا(ن)
ع بہ رنگ بیضۂ نو روز توڑے دل اس نے
(ص۱۷۴)

دل جلانا: سخت رنج دینا یا ستانا(ج)

ع دل عاشق کے جلانے کا ہے سارا ساماں
(ص ۱۷۶)

دل چُرانا: کسی کام میں کوتاہی کرنا (ن)

ع دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
(ص ۱۵۶)

دل چُرانا: مراد: عاشق بنانا۔

ع وہ دل کو چرا کر جو لگے آنکھ چرانے
(ص ۲۰۲)

دل چیرنا: دل کا حال دریافت کرنا (ن)

ع بھر دیا لُون اس نے دل کو چیر کر، اچھا ہوا
(ص ۱۳۶)

دلِ خانہ خراب: مراد: ناکام عاشق۔

ع دل خانہ خراب کی باتیں
(ص ۱۷۸)

دل خراش: جانکاہ، دل شکن (ن)

ع جگر گدازی ہے، سینہ کاوی ہے، دل خراشی ہے، جاں کنی ہے
(ص ۲۱۹)

دلِ خستہ: مراد: مصیبت زدہ دل۔

ع ذوقؔ میرا ہم سخن گر ہو کوئی دل خستہ ہو
(اق ۱۳۹)

دل خنک ہو جانا: دل کو راحت پہنچنا (ن)

ع سرد مہری سے رکھا تو نے کبھی دل کو خنک
(ص ۱۷۶)

دل خوش ہونا: دل کو رنجیدہ نہ ہونے دینا (ج)

ع خوش اپنا کیوں کہ ہو اس نیل گوں حصار میں دل
(ص ۱۷۴)

دل خون ہو کے بہنا: شوق نہ رہنا (ج)

ع آخرش دل بہ گیا خوں ہو کے، پیکاں ہی رہا
(ص ۱۳۲)

دل دادہ: مراد: عاشق۔

ع اے جنوں دل دادۂ زلفِ پری رویاں ہیں جو
(ص ۱۷۰)

دل داری: تسلّی، تسکین، تشفی، ہمدردی، وفاداری (ن)

ع نہ ہووے دل جلوں کی ذوقؔ ہمسایوں سے دل داری
(ص ۳۲۔۱۶۰)

دل دوز: دل پر اثر کرنے والا (ن)

ع اے شاہِ عدو کش ترا تیرِ دل دوز
(ص ۳۲۱)

دل دینا: عاشق ہونا (ن)

ع مرا دل ایک دوں اس خوش ادا کو کس ادا کو میں
(ص ۱۷۳)

دل ڈوبنا: مراد: پریشان ہونا۔

ع کہیں شاہِ نجف کے عشق میں دل میرا ڈوبا تھا
(ص ۳۲۷)

دل ربا: مراد: دل لبھانے والا۔

ع دونوں ہیں اک نگاہ میں اے دل رُبا، چکے
(ص ۲۲۱)

دلِ زار: مراد: عاشق کا غمزدہ دل۔

ع اے دلِ زار جو کوئی کشتۂ زُلفِ یار تھا
(ص۱۴۶)

دل ستاں: دل لے جانے والا (ج)

ع ترے جُوڑے کے کھلنے نے مرا دل دلستاں باندھا
(ص۱۳۰)

دلِ ستم زدہ: مراد: ستایا ہوا دل۔

ع دل ستم زدہ کیا مائلِ فسانہ ہوا
(ص۱۴۷)

دل سلگنا: دل میں سوز و گداز ہونا (ن)

ع دل سلگ جائے نہ جب تک اور بھڑک جائے نہ جان
(ص۱۵۶)

دلِ سنگ: سخت دل (ج)

ع تھے دل سنگ میں جب تک تو رہے قطرۂ خوں
(ص۳۵۷)

دلِ سنگین: مراد: مضبوط دل۔

ع دل سنگینِ خسرو پر بھی ضرب اے کوہ کن پہنچی
(ص۱۴۲)

دل سوختہ: مراد: عاشق۔ دل جلا (ن) مصیبت زدہ (ج)

ع ترا دیوانۂ دل سوختہ آتش قدم گر ہو
(ص۱۹۷)

دل سوز: مراد: عاشق۔

ع دل سوز ترے بستر آرام محبت
(ص۱۵۷)

دل سے آہ کرنا: مراد: دل کا جلنا۔

ع آہ کی اک دل سے ہم نے سوئے گردوں دیکھ کر
(ص۱۶۳)

دل سے دھواں اٹھنا: سخت غم ہونا (ج)

ع اُٹھے ہی جائے گا اس دل سے دھواں آٹھ پہر
(ص۱۸۳)

دل سے کھنچنا: مراد: مائل ہونا۔

ع کھنچی شیریں نہ دل سے، کوہ کن نے کوہ کو کاٹا
(ص۱۸۲)

دل شاد: خوش و خرم (آ)

ع ہونا چمن دہر میں دل شاد غضب ہے
(ص۲۳۸)

دلِ شامت زدہ: خراب حال (ج)

ع دل شامت زدہ کے در پئے تدبیر ہلاک
(ص۲۷۹)

دلِ شعلہ زن: مراد: شعلہ نکالنے والا دل۔

ع مارے اگر کمند دل شعلہ زن کے ساتھ
(ص۲۰۵)

دلِ شکستہ: مراد: مایوس عاشق۔

ع دل شکستہ ہوں وہ میں ٹوٹ کے ہو سو ٹکڑے
(ص۱۵۵)

دل شکنی: ہمت توڑنا (ج)

ع محتسب دیکھ، نہ کر دل شکنی، خوب نہیں
(ص۱۸۳)

دل شگفتہ ہونا: دل کا بشاش ہونا (ن)

ع نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
(ص۱۷۴)

دلِ شیدا: مراد: عاشق کا دل۔

ع غرض خالی دلِ شیدا نہ پایا
(ص۱۳۶)

دل صاف کرنا: مراد: شکوک و شبہات ختم کرنا۔ دل سے کدورت اور ملال رفع کرنا (ن)

ع تا دل نہ کرے صاف مئے صاف سے صوفی
(ص۱۳۱)

دلِ صد پارہ: مراد: ٹوٹا ہوا دل۔

ع یوں لائے واں سے ہم دلِ صد پارہ ڈھونڈ کر
(ص۱۵۱)

دلِ صد چاک: سخت زخمی دل جس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوں (ج)

ع شانہ سان۔۔۔ سے ہے میرا دلِ صد چاک۔۔۔
(ص۲۴۳)

دل صفا ہونا: دل صاف ہونا (ن)

ع صفا ہو دل تو بہ از روضۃ الصفا سمجھو
(ص۲۰۰)

دلِ عالم: مراد: دنیا کا حوصلہ۔

ع دلِ عالم نہ بخوش گوئی سودا ہوتا
(ص۱۴۵)

دل فگار: جس کا دل زخمی ہو (ج)

ع یار ہنسنے حال پر ہم دل فگاروں کے لگے
(ص۲۱۳)

دل قوی کرنا: حوصلہ ہونا (ج)

ع ہر چند ناتواں ہیں مگر رکھتے دل قوی
(ص۱۷۹)

دل کا آبلہ: پھپھولا، چھالہ (ن)

ع مت لگا اے عشق دل کے آبلے پر نیشِ غم
(ص۲۱۲)

دل کا بھاگنا: مراد: سکون حاصل کرنا۔

ع کہاں دل بھاگ کر جائے کہ تیرے نخلِ قامت سے
(ص۱۳۰)

دل کا جلنا: حسد ہونا، ناگوار گزرنا (آ)

ع جو یونہی تھا دل کو جلنا تو بلا سے عود ہوتا
(ص۱۴۱)

دل کا حال سُننا: دل کا واقف ہونا (ن)

ع کسی کے دل کا سنو حال دل لگا کر تم
(ص۲۱۵)

دل کا غبار: کدورت (ج)

ع مٹی بھی جس کو ترے نہ دل کا غبار دے
(ص۲۲۵)

دل کا قصد کرنا: مراد: دل کے نشانے کا ارادہ کرنا۔

ع کرتا ہے دل کا قصد کماں دار تیرا تیر
(ص۱۶۶)

دل کا کانٹا: دل کی خلش (ج)

ع مگر تھا دل میں جو کانٹا، نہ وہ ہرگز کبھو نکلا
(ص۱۴۹)

دل کو تاک کر مارنا: مراد: نشانہ باندھ کر مارنا۔

ع الٰہی اس نے دل کو تاک کر مارا تو کیا مارا

(ص ۱۴۲)

دل کو خوش آنا: مراد: جی کو بھلا لگنا۔

ع یار کے دل کو جو خوش آتے ہیں اشعارِ فراق

(ص ۱۷۲)

دل کو لگنا: دل پر اثر کرنا (ن)

ع کاش کہ ایسی ہی یارب دل کو یاروں کے لگے

(ص ۲۱۳)

دل کھلنا: جھجک دور ہو جانا، حوصلہ بڑھنا (ن)

ع کھلتا نہیں، دل بند ہی رہتا ہے ہمیشہ

(ص ۲۴۰)

دل کھنچ جانا: مراد: دل دور ہونا۔

ع کھنچ گیا میری طرف سے اور اس دلبر کا دل

(ص ۱۳۶)

دل کھول کر: بے دھڑک (ن)

ع جو روتا کھول کر دل تنگنائے دہر میں عاشق

(ص ۱۴۳)

دل کی آگ: مراد: دلی خواہشات۔

ع ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو

(ص ۱۳۶)

دل کی آگ بجھنا: مراد: جی ٹھنڈا ہونا۔ تسکین ہونا (ج)

ع بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیرِ خاک بھی

(ص ۱۲۸)

دل کی پھانس: دل کی خلش (ن)

ع دل کی جو پھانس تھی، نکلی نہ سر سوزن سے

(ص ۲۳۶)

دل کی جلن بجھانا: مراد: خواہش پوری کرنا۔

ع بجھانے کیوں مجھے دل کی جلن نہیں دیتے

(ص ۲۴۱)

دل کی خطا: مراد: محبت۔

ع خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کی

(ص ۱۴۲)

دل کی سیاہی: مراد: بدخواہی، دل کی میل۔

ع کہہ سکی شمع کے دل کی نہ سیاہی مقراض

(ص ۱۶۹)

دل کے ورق پر ثبت ہونا: مراد: دل پر تحریر ہونا۔

ع دل کے ورق پہ ثبت ہیں صد مہرِ داغِ عشق

(ص ۱۷۹)

دل گرفتہ: مراد: عاشق۔ غمگین (ن)

ع دل گرفتوں کی اگر خاک چمن میں ہوتی

(ص ۱۲۷)

دل گرم ہونا: امنگ پیدا ہونا (ج)

ع ہووے گل گشت سے کیا اس کا دل اے گل رو گرم

(ص ۳۳۸)

دل لرزنا: ڈرنا (ج)

ع ہوا نے زلف کو چھیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے

(ص ۲۴۵)

دل لگا کر: توجہ سے (ن)

ع کسی کے دل کا سنو حال دل لگا کر تم

(ص۲۱۵)

دل لگانا: محبت کرنا (ن)

ع لگانہ اُس بت کدے میں تو دل، یہ ہے طلسم شکست غافل

(ص۲۱۹)

دل لگتے ہی لگنا: مراد: آہستہ آہستہ شناسائی ہونا۔

ع دل تو لگتے ہی لگے گا حوریانِ عدن سے

(ص۱٦۵)

دل لگنا: کسی کام میں توجہ ہونا (ج)، جی بہلنا (ن)

ع دل کہاں سیر تماشے پہ مرا لگتا ہے

(ص۲۱۵)

دل لگنا: محبت ہونا (ج)

ع لگے ہے صحبتِ خوبانِ گل عذار میں دل

(ص۱۷۴)

دل لینا: عاشق بنالینا (ن)

ع اب کے دل لے لوں تو پھر اس بتِ قاتل کو نہ دوں

(ص۱۸۹)

دلِ مجروح: مراد: عاشق کا زخمی دل۔

ع اے دلِ مجروح لے تو غسل کر، اچھا ہوا

(ص۱۳٦)

دلِ مضطر: مراد: عاشق کا دل۔ بے چین دل (ج)

ع دنیا سے میں اگر دلِ مضطر کو توڑ دوں

(ص۱۸۲)

دل ملنا: مراد: محبت کا رشتہ قائم ہونا۔

ع نہیں ملتا کسی کا دل کسی سے پھر جہاں ٹوٹا

(ص۱۵۰)

دل میں: جی ہی جی میں، جو باطن میں نہ ہو (ج)

ع فرق پر یہ ہے یہاں منہ پہ ہے اور واں دل میں

(ص۳۴۳)

دل میں بسنا: ہر وقت کسی کا خیال دل میں رہنا (ج)

ع آگے زلفیں دل میں بستی تھیں اور اب آنکھیں تری

(ص۱۳۲)

دل میں بیٹھنا: مراد: قریب ہونا۔

ع نکل کے آیا جو راہ آنکھوں کے دل میں بیٹھا خدنگ ہو کر

(ص۱٦۲)

دل میں پیکاں ہونا: مراد: دل کی خلش۔

ع اتنے مُو، تن پہ نہیں، جتنے ہیں پیکاں دل میں

(ص۱۸۹)

دل میں چٹکیاں لینا: شوق پیدا کرنا (ج)

ع رشک میرے دل میں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا

(ص۱۴۳)

دل میں رکاوٹ ہونا: ناراضگی ہونا (ج)

ع قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ نہ ہو تو کیوں

(ص۲۰۸)

دل میں رکھنا: کینہ رکھنا، پوشیدہ رکھنا (ن)

ع رکھوں ہوں دل میں جسے جان سے سوا محفوظ

(ص۱۷۰)

دل میں رہنا: ہروقت خیال میں بسنا (ن)

ع غم کہتا ہے دل میں رہوں میں، جلوۂ جاناں

(۵۔۳۴۱)

دل میں کھٹکنا: ناگوار معلوم ہونا (ن)

ع دل میں اس گل کا کھٹکتا ہے مرے خارِ فراق

(ص ۱۷۲)

دل میں کھوٹ ہونا: کسی کے لئے دل میں برائی ہونا۔

ع زرد زاہد ہے تو کیا کھوٹ ابھی ہے دل میں

(ص ۲۱۶)

دل میں لوٹنا: مراد: دل میں دوبارہ جگہ بنانا۔

ع قاتل ہے لوٹنے پہ مرے، دل میں لوٹنا

(ص ۱۵۱)

دل میں ہونا: مراد: محبوب ہونا۔

ع ہم نے جانا تھا، کوئی دم کا ہے مہماں دل میں

(ص ۱۸۹)

دلِ نفاق: مراد: دل کا دوغلا پن۔

ع زید سے عمرو کے دل میں نہیں باقی ہے نفاق

(ص ۳۷۵)

دل نوالہ ہونا: مراد: دل شکار ہونا۔

ع ہوا ہے جا کے نوالہ دہانِ مار میں دل

(ص ۱۷۳)

دل ہونا: غرور ہونا (ن)

ع دل ہے کس کو، دماغ ہے کس کو

(ص ۲۶۴)

دلاسا دینا: تسلی دینا (ن)

ع کنجِ تنہائی میں دیتا ہوں دلاسے کیا کیا

(ص ۲۵۱)

دلالت: علامت، نشان، سُراغ، دلیل (ج)

ع پر یہ سمجھا کہ ہے جز کرتا دلالت کل پر

(ص ۳۸۲)

دلاور: بہادر، شجاع (ن)

ع ہے بجا گر دلاورانِ جہان

(ص ۳۲۰)

دلاوری: شجاعت، بہادری، جواں مردی، دلیری (ن)

ع دل پر دلاوری کے وہ تیغِ حیدری ہو

(ص ۳۶۸)

دل کش: دل لبھانے والا (ن)

ع ہاں دفن کو ایسے کشتوں کے ایسی ہی زمین دل کش ہو

(ص ۱۹۶)

دلکی: گھوڑے کی تیز چال، جس میں گھوڑا اُچھل اُچھل کر چلتا ہے (آ)

ع گاہ دلکی ایبیہ اور گاہ جائے شاہ پگام

(ص ۳۷۲)

دلوں کی گرہ کھولنا: مراد: دل صاف کرنا۔

ع وہ کھول دے دلوں کی بہ فضلِ خدا گرہ

(ص ۳۸۷)

دِلّی: دہلی ایک مشہور شہر کا نام جسے راجہ دہلو نے بسایا تھا اور اسے ہندوستان کا دل یا دار الخلافہ اور اردو زبان کا ٹکسال گھر

کہنا چاہئے (آ)

ع کون جائے ذوقؔ پر دلّی کی گلیاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

دلیل لانا: حجت پیش کرنا، ثبوت دینا (ج)

ع کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل

(ص ۲۷۶)

دَم: سانس، افسوں، منتر (ن)

ع چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لے کر

(ص ۱۶۴)

دمِ افعی: مراد: سانپ کی سانس۔

ع پیدا دم افعی میں ہو سم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

دم الٹنا: سانس رکنا (ن)

ع دم ضعف سے اُلٹتا ہے آکر دہن کے پاس

(ص ۱۶۸)

دم آنکھوں میں اٹکا رہنا: مراد: موت کا وقت ہونا پر جان نہ نکلنا۔

ع کب تک اٹکا رہے دم آنکھوں میں تھوڑا اٹکا

(ص ۱۳۳)

دم باز: دھوکے باز، مکار (ن)

ع دیتا ہے وہ دم باز جو دم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

دمِ بازپسیں: آخری وقت، نزع کا وقت (ج)

ع ہے دم باز پسیں، دیکھ لو، گر دیکھتے ہو

(ص ۳۴۴)

دم بدم: گھڑی گھڑی، ہر وقت (ن)

ع دم بدم چھیڑے ہے منہ سے دودقلیاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

دم بھرنا: کسی کو ہر وقت یاد کرنا (ن)

ع لے عشق کا بھر اس کے تو دم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

دم بھرنا: بھروسا کرنا (ج)

ع بھرے جاؤں گا دم صیاد میں گلشن کے چلنے کا

(ص ۲۲۲)

دم جانا: زندگی جانا (ن)

ع اور دم مرا جانے میں توقف نہیں کرتا

(ص ۱۳۱)

دم چرانا: اپنے تئیں مردہ ظاہر کرنے کے واسطے سانس روک لینا (ن)

ع اگرچہ میں مر بھی جاؤں گا تو کہیں گے، مرتا ہے دم چرایا

(ص ۲۳۱)

دمِ خنجر: خنجر کی دھار (ج)

ع سمجھوں غنیمت اس دم خنجر کو کیوں نہ میں

(ص ۱۸۴)

دم دینا: مراد: دل وجاں دینا۔

ع کہ دے کے دم مجھے اخلاص کیا جتاتے ہو

(ص ۳۴۵)

دمِ ذبح: مراد: قربانی کا وقت۔

ع ہے دمِ ذبح بھی یاں دیدۂ یار اور طرف
(ص۱۷۱)

دمِ رخصت: مراد: جدائی کا وقت۔

ع جاں تن سے اگر نکلے دمِ رخصتِ معشوق
(ص۱۷۲)

دمِ رفتار: چلنے کا وقت (ج)

ع کہ اک صدمہ سا پہنچے ہے دمِ رفتار دامن سے
(ص۲۱۰)

دمِ رفتن: موت کا وقت (ج)

ع تیرا ہے تو سن سایہ ذوالمن، برسرِ جستن درِ دمِ رفتن
(ص۳۶۶)

دمِ رنجِ خمار: مراد: عاشق کے غم کا وقت۔

ع نوشِ دارو سے بھی بہتر ہے دمِ رنجِ خمار
(ص۱۵۵)

دمِ سرد: مراد: بے اثر گفتگو۔

ع دمِ سرد ہے، نالۂ آتشیں ہے
(ص۲۴۲)

دمِ شعلہ فشاں: مراد: شعلہ برسانے والا۔

ع رکھتے ہیں دمِ شعلہ فشاں اژدرِ دوزخ
(ص۲۳۰)

دمِ صبح: پو پھٹنا (ن)، صبح کا وقت (ج)

ع جب تلک جوشِ بہاراں سے ہوائے دمِ صبح
(ص۲۸۹)

دمِ صولت: مراد: رعب کے وقت۔

ع تو دمِ فرحت، تو دمِ عشرت، تو دمِ صولت، برسرِ دولت
(ص۳۶۵)

دمِ عروج: مراد: بلندی کے وقت۔

ع دمِ عروج ہے کیا فکر نردباں کیلئے
(ص۲۱۰)

دمِ عیسیٰ: حضرت عیسیٰ کی پھونک جس سے وہ مردہ کو زندہ کرتے تھے یا بقول مسلمان مٹی کے پرندوں میں جان ڈالتے تھے (ج)

ع اور دمِ عیسیٰ گلے میں برّشِ آبِ حسام
(ص۳۷۱)

دم کا مہماں: جلد جانے والا شخص، مرنے کے قریب شخص (ج)

ع ہم نے جانا تھا، کوئی دم کا ہے مہماں دل میں
(ص۱۸۹)

دم کرنا: دعا یا افسوں پڑھ کر پھونکنا (ج)

ع جو پڑھ کے سورۂ اخلاص دم کروں تو کہو
(ص۳۴۵)

دم کش: مراد: سانس روکنے والا۔

ع تا زاہد پاک ملوث ہو، تا صوفی دم کش میکش ہو
(ص۱۹۶)

دمِ کشتن: مراد: قتل کے وقت۔

ع تھی رکاوٹ دمِ کشتن بھی جو دل میں اے ذوقؔ
(ص۳۳!)

دم کی آمد وشد: مراد: سانس کا آنا جانا۔

ع غافل جو دم کی آمد و شد سے نہ ہووے تو
(ص ۱۵۶)

دم گھبرانا: وحشت ہونا (ن)

ع گھبرانے لگا سینے میں دم اور زیادہ
(ص ۲۰۲)

دم گھٹنا: گھبراہٹ ہونا، سانس رکنا (ج)

ع یہ قید مار ڈالے گی دم گھونٹ گھونٹ کے
(ص ۲۴۸)

دم لینا: سانس لینا (ج)

ع دَم بہ دَم زخم پہ اک زخم ہے، دم لینے کی
(ص ۲۲۷)

دم لینے دینا: مراد: آرام کرنے دینا۔

ع دم تو لینے دے جنوں مجھ کو نہ کر پھر تو گرم
(ص ۱۷۶)

دم مارنا: شیخی مارنا، دعویٰ کرنا (ج)

ع مجال ہے کہ ترے آگے فتنہ دم مارے
(ص ۲۳۶)

دمِ ماہی: مراد: عاشق کی جان۔

ع ناخنِ شیر ہے خنجر دمِ ماہی مقراض
(ص ۱۶۹)

دم میں: لمحہ بھر میں (ن)

ع آگ دم میں آشیانوں کو ہزاروں کے لگے
(ص ۲۱۴)

دم میں دم ہونا: زندگی ہونا (آ)

ع یاں تو دم میں نہیں دم اور وہ لئے تیغِ دو دَم
(ص ۳۲۹)

دم میں فق ہونا: مراد: لمحہ بھر میں چہرے کا رنگ اڑ جانا

ع اگر پنبہ داغِ دل کو دکھاؤں تو صبحِ قیامت کا منہ دَم میں فق ہو
(ص ۱۹۵)

دم میں لے جانا: مراد: فوراً سے لے جانا۔

ع کیا دم میں لے گیا ہے بتِ سیم تن کے پاس
(ص ۱۶۸)

دمِ ناوک فگنی: مراد: تیر چلاتے وقت۔

ع ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
(ص ۱۸۳)

دمِ نزع: مراد: موت کا وقت۔

ع دیکھا دمِ نزع دل آرام کو
(ص ۲۰۱)

دم نکلنا: جان نکلنا (ن)

ع کہ ہر اک ناز پر لاکھوں کا دم اے نازنیں نکلے
(ص ۲۳۲)

دم نہ مارنا: کچھ نہ بولنا، مان جانا (ن)

ع دم نہ مارے گا ترے آگے حسودِ بقباق
(ص ۳۷۴)

دم ہوا ہونا: جان نکلنا، ڈرنا (ج)

ع پر اپنا دم ہوا ہوتا ہے اُس چشم پُر افسوں سے
(ص ۲۱۵)

دم ہونٹوں پہ آنا: نزع کا عالم ہونا (ج)

ع دم ہونٹوں پہ آجائے مگر میں نہ کہوں، ہے
(ص۳۵۶)

دماغ ہونا: غرور ہونا (ن)

ع کہاں دماغ، رکھیں فکرِ چارہ سازیِ دل
(ص۱۷۰)

دمامہ: نقارہ، رونق (ن)

ع خالی آواز دمامہ سے نہ ہو کوئی رواق
(ص۳۷۳)

دمساز: مراد: ساتھ دینے والا۔

ع کوئی اس بزم میں مونس ہے نہ دمساز اپنا
(ص۱۵۰)

دن ڈھل جانا: مراد: شام ہوجانا۔ دن گزرنا (آ)

ع اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا
(ص۱۴۳)

دن سے سوا: شام سے پہلے (ج)

ع اے جنوں! دن سے سوا رات کو روشن کردے
(ص۳۲۹)

دن کٹنا: بسر ہونا (ن)

ع دن کٹا، جایئے اب رات کدھر کاٹنے کو
(ص۱۹۹)

دن گننا: انتظار کرنا (ن)

ع اس سے کہہ دو، یوں ہی محشر تک گِنا وہ دن کرے
(ص۲۳۶)

دنبال: سرمے کی لکیر، جہاز کا پتوار (ج)

ع تیرے گلگونِ سبک سیر کے جاوے دنبال
(ص۳۰۲)

دنبالہ: وہ سرمہ کی لکیر جو آنکھ کے کونے سے آگے تک بڑھی ہوتی ہے جو خوبصورتی کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں (ن)

ع دنبالے پر ہے چشم کے دانہ جو خال کا
(ص۲۴۳)

دندان: دانت (ن)

ع سرخی پاں دیکھ لے زاہد جو دنداں پر ترے
(ص۱۶۵)

دندانِ مسی زیب: مراد: محبوب کے خوبصورت دانت۔

ع تیرے دندانِ مسی زیب کی دیکھی جو بہار
(ص۱۶۶)

دَنی: کمینہ، رذیل (ج)

ع جو دنی ہیں، وہ تو نگر تھے تو کیا پتھر تھے
(ص۲۴۲)

دنیا جانا: مراد: کوئی بہت بڑا نقصان ہونا۔

ع دنیا گئی کہ عشق میں ایمان و دیں گیا
(ص۱۴۷)

دنیا دار: دنیا کے دھندوں میں پھنسا ہوا وہ آدمی جس کے خیالات دنیا کی باتوں کی طرف ہوں، ظاہری اخلاق کا آدمی (ج)

ع نذر دیں نفس کش کو دنیا دار
(ص۳۵۹)

دنیا سے چلے جانا: مرجانا (ن)

ع دنیا سے دل میں لے کے جو حرص و ہوا چلے
(ص۲۰۸)

دنیا سے ہاتھ دھونا: دنیاوی معاملات سے دست بردار ہونا(ن)

ع سراپا پاک ہیں دھوئے جنھوں نے ہاتھ دنیا سے
(ص۱۷۳)

دنیا کی ہوا لگنا: بری باتوں کا اثر لگنا(ج)

ع ہوں میں چکر میں، لگی جس دن سے دنیا کی ہوا
(ص۱۳۴)

دوتا: خمیدہ(ن)

ع پا بہ زنجیر تری زلف دوتا نے رکھا
(ص۱۲۵)

دوجہاں: دنیا اور آخرت(ج)

ع اور اس ضعیف سے کُل کام دو جہاں کے لئے
(ص۲۱۱)

دوچار گھڑی: مراد: کچھ وقت۔

ع مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں
(ص۱۸۸)

دوچند ہونا: دوگنا ہونا(ن)

ع چشم قمر میں اور بھی ہو روشنی دوچند
(ص۳۱۰)

دورنگ ہونا: مراد: دورُخا۔

ع کہ پایا گل نے ہے نامِ رعنا تو اس چمن میں دورنگ ہوکر
(ص۱۶۳)

دورنگی: مغائرت، بےگانگی(ن) تلون مزاجی(ج)

ع کہ کسی گل کی دو رنگی نے ہے مارا ہم کو
(ص۱۹۲)

دوعالم سے گزر جانا: دنیا اور عقبیٰ کی پروا نہ کرنا(ج)

ع پہلے جب تک نہ دو عالم سے گزر جائیں گے
(ص۲۲۹)

دوقدم: تھوڑی دور(ن)

ع سو کوس کیا نہ جاسکے مجنوں تو دو قدم
(ص۲۱۷)

دوکوہ: مراد: زمینی فاصلے کا پیمانہ۔

ع سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہے مانندِ غنم
(ص۳۸۰)

دوگز زمیں: کنایۃً: قبر کی زمین(ن)

ع اے سکندر کس لئے دو گز زمیں کے واسطے
(ص۳۵۸)

دوہاتھ سے پھول چڑھانا: متوفی سے حد درجہ عقیدت ہونا۔

ع پھول دو ہاتھ سے تو اپنے مری جان چڑھا
(ص۱۲۹)

دوّار: گردش کرنے والا(ج)

ع خسروا چڑھ کے سرِ گنبد دوّار ہلال
(ص۳۱۹)

دوام: ہمیشگی(ن)

ع دوام بکتی ہے اس مئے کدے میں وام شراب
(ص۱۵۶)

دوانہ ہونا: مراد: عاشق ہونا۔

ع نہ میں ہی دیکھ کے چشمِ پری دوانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

دودِ آتش: مراد: آگ کا دھواں۔

ع کیوں کھینچوں آہ کہ خور بھی پنہاں زیرِ دودِ آتش ہو

(ص ۱۹۶)

دُودِ آلود: خوشبودیا ہوا (ج)

ع ہوا نالہ جب دُود آلود سمجھے

(ص ۲۵۰)

دُودِ آہ: ٹھنڈی سانس (ج)

ع میرے دودِ آہ سے یاں تک زمانہ ہے سیاہ

(ص ۲۴۵)

دودِ چراغ: دیئے کی سیاہی (ج)

ع زنجیر گھڑ کے ڈالیں گے دُودِ چراغ سے

(ص ۳۵۸)

دُودِ دل: آہ (ج)

ع بیٹھ کر بامِ فلک پر دُودِ دل سے دیکھنا

(ص ۲۵۱)

دُود ہونا: مراد: اُڑ جانا۔ دھواں ہونا (ن)

ع تو شرارِ سنگِ تربت میں بھی اپنے دود ہوتا

(ص ۱۴۱)

دوربیں: دور کی چیز دیکھنے والا آلہ (ن)

ع ہزاروں کام اس سے دُور کے بے دُوربیں نکلے

(ص ۲۳۲)

دَور: گردش (ج)

ع اور دورِ مہ سے ہو ذنب و راس تا گرہ

(ص ۳۸۹)

دورِ آسمانی: مراد: برے دن۔

ع گزرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں

(ص ۱۸۰)

دورِ جام: مراد: شراب کے پیالے کا چکر اور گردش۔

ع کیا دورِ جام ہو، کہے جب سر پہ دورِ چرخ

(ص ۱۸۲)

دَورِ چرخ: مراد: آسمان کی گردش۔

ع کیا دورِ جام ہو، کہے جب سر پہ دورِ چرخ

(ص ۱۸۲)

دورِ ساغر: مراد: شراب کی گردش۔

ع مبارک اس کو طوفِ کعبہ، ہم کو دورِ ساغر ہو

(ص ۱۹۷)

دورِ وصال: مراد: ملاقات کا وقت۔

ع آنکھ کے آگے ہی روپوش ہوا دور وصال

(ص ۱۷۲)

دوزخ: جہنم، وہ ساتواں طبقہ جو تحت الثریٰ میں گناہگاروں کے واسطے خیال کیا گیا ہے (ن)

ع خنک دلوں کی اگر آہِ سرد دوزخ میں

(ص ۲۱۴)

دوست دار: خیرخواہ (ن)

ع دوست دار و خاک سار و خاکِ راہ و خاکِ پا

(ص ۲۷۱)

دوستی کرنا: بے تکلفی کرنا (ج)

ع ہم نے اُن سے دوستی کی، وہ ہیں کرتے دشمنی

(ص ۳۳۰)

دوش: کندھے (ن)

ع گر میری طرح دوش پہ ہو بارِ محبت

(ص ۲۰۲)

دوشالہ: پشمینے کی چادروں کا جوڑا (ج)

ع وہی اک کہنہ دوشالہ، وہی اک کہنا قبا

(ص ۲۷۱)

دولاب: نعمت خانہ (ج)

ع آسماں اس کو نظر آتا ہے، دولاب مجھے

(ص ۳۵۶)

دولت اڑانا: روپیہ ضائع کرنا (ج)

ع کہ اُڑانے ہی میں دولت کے ہیں دولت کے مزے

(ص ۲۲۶)

دولت خواہ: بہتری چاہنے والا (ج)

ع تیری دولت سے ہوں خورسند ترے دولت خواہ

(ص ۳۱۹)

دولت کا نشہ چڑھنا: مراد: مال واسباب پر غرور کرنا۔

ع نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا

(ص ۱۲۸)

دولہا: وہ شخص جس کی شادی ہو (ج)

ع دیکھے دولہا کے نہیں دستِ حنا بستہ ابھی

(ص ۳۸۰)

دُوں: دگنا (ج)

ع گردوں کو ہے فوق اس سے زمانے میں کہ دوں ہے

(ص ۲۲۲)

دُونا: دگنا، دوبالا (ج)

ع اس لطیفے سے بھڑک کر آگ دونا ہو گیا

(ص ۳۳۰)

دُوئی: غیریت، دو سمجھنا (ج)

ع لیکن دوئی عیاں ہے قلم کے شگاف سے

(ص ۲۱۹)

دہانِ تنگ: مراد: منہ کا چھوٹا پن۔ بھینچا ہوا منہ (ن)

ع بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اس دہانِ تنگ کا

(ص ۱۳۱)

دہانِ زخم: زخموں کا سوراخ (ج)

ع دہانِ زخم سے خوں ہو کے حرفِ آرزو نکلا

(ص ۱۴۸)

دہانِ مار: مراد: سانپ کا منہ

ع جھڑ پڑیں دنداں دہانِ مار سے

(ص ۲۰۶)

دہائی دینا: رحم کے لئے فریاد کرنا (ج)

ع نالہ اس شور سے کیوں میرا دہائی دیتا

(ص ۱۳۲)

دہر: وقت، زمانہ (ج)

ع صفحۂ دہر پہ یک دل نہ ہوا ایک سے ایک

(ص ۱۷۳)

دہریہ: خدا کی ذات کا منکر، زمانے ہی کو خدا تصور کرنے

والا (آ)

ع مردِ دیں دار کو بھی دہریہ کردیتی ہے

(ص ۲۲۷)

دہق: مراد: کساوٹ۔

ع باندھ کر کھینچ لے دل زلفِ مسلسل کی دہق

(ص ۲۹۶)

دہقاں: دیہات یا گاؤں کا باشندہ، کسان، کاشتکار (ج)

ع دستِ دہقاں میں فلاخن شعلۂ جوالہ ہو

(ص ۳۷۲)

دُہل: ڈھول (ن)

ع آوازہ گو بلند مثالِ دُہل ہوا

(ص ۱۲۳)

دہن: منہ (ن)

ع ہائے یوں چوسے لعاب اُس کے دہن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

دہنِ تنگ: چھوٹا منہ (ج)

ع پھر یار کا ذکر دہنِ تنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

دہن میں گٹکا لے کر اُڑ جانا: مراد: غائب ہوجانا۔

ع جیسے اُڑ جائے دہن میں کوئی گٹکا سا لے کر

(ص ۱۶۴)

دھرا رہنا: رکھا رہنا، بے کار رہنا (ج)

ع یہ تو پاؤں پہ (ہمیشہ ہی) دھرا رہتا ہے

(ص ۲۵۸)

دھڑی: مسی کی تہ جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں (ن)

ع تو کہے غنچہ کہ اس لب پہ دھڑی خوب نہیں

(ص ۱۸۸)

دھکے کھانا: مارا مارا پھرنا (ج)

ع کھا کے دھکے روز اس گھر سے عدو نکلا کرے

(ص ۳۵۲)

دھم: مراد: گرنے کے آواز۔ کودنے کی آواز (آ)

ع دیوارِ بام پر تھے چڑھے ہم کہ دھم پڑے

(ص ۳۵۱)

دھواں اُٹھنا: آہ نکلنا (ج)

ع آتشِ خورشید سے اُٹھتا نہیں دیکھا دُھواں

(ص ۲۰۹)

دھواں اُڑانا: تباہ کرنا (ج)

ع اُڑا دے گا دھوئیں اک آن میں اس چرخِ گرداں کے

(ص ۱۳۰)

دھواں کرنا: مراد: ماحول خراب کرنا۔ کوئی چیز جلانا جس سے دھواں پھیل جائے۔

ع اے تفتہ جاں ہوا ہو یہاں سے، دھواں نہ کر

(ص ۱۶۶)

دھوکہ: فریب، حیلہ (ن)

ع پلایا زہر مجھے مئے کے دھوکے ساغر میں

(ص ۲۴۱)

دھول جڑنا: تھپڑ مارنا (ن)

ع دستِ مژگاں سے کوئی ڈھول جڑی خوب نہیں
(ص ۱۸۸)

دھوئیں اڑانا: برباد کرنا، تباہ کرنے کی جگہ (ن)

ع اُڑ گئے اک آن میں جادوئے بابل کے دھوئیں
(ص ۱۶۳)

دھیان رکھنا: خیال رکھنا (ج)

ع خط و عارض کا تیرے رات دن جو دھیان رکھتا ہے
(ص ۳۳۱)

دھیوت: سات سُروں میں سے ایک سُر کا نام (ج)

ع مدہم و پنچم کھرج، گندھار، دھیوت اور نکھاد
(ص ۳۷۰)

دیبا: ریشمی کپڑا (ج)

ع ----حریر و خز و دیبا ہوتا
(ص ۱۴۶)

دیت: خون بہا (ن)

ع اسی کو یارو دیت سمجھو، خوں بہا سمجھو
(ص ۲۰۰)

دید: نظارہ، نگاہ (آ)

ع محروم دید سے نہ رہیں تا کہ دل جلے
(ص ۱۴۸)

دیدار: نظارہ، صورت، چہرہ (ن)

ع بے نصیب اُس کے ہیں گر دیدار سے
(ص ۲۰۶)

دیدۂ انتظار: مراد: سراپا انتظار۔

ع اپنا یہ ہر مسامِ تن دیدۂ انتظار تھا
(ص ۱۴۶)

دیدۂ بسمل: مراد: عاشق۔

ع دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا جو حیراں ہی رہا
(ص ۱۳۲)

دیدۂ پُرآب: مراد: آنسو بھری آنکھ۔

ع اپنا آئینہ مرا دیدۂ پُر آب بنا
(ص ۱۴۱)

دیدۂ پرنم: مراد: آنسوؤں بھری آنکھ۔

ع جام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں
(ص ۱۸۴)

دیدۂ حسرت: مراد: کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس۔

ع دیدۂ حسرت سے حلقہ جوہر ساطور کا
(ص ۱۳۹)

دیدۂ روزنِ دل: مراد: بصیرت۔

ع دیدۂ روزنِ دل سے ہے دکھائی دیتا
(ص ۱۳۲)

دیدۂ صد چاک: مراد: بے باک آنکھیں۔

ع جھانکتا ہے دل تجھے یوں دیدۂ صد چاک سے
(ص ۲۰۷)

دیدۂ غمناک: مراد: رنجیدہ آنکھیں۔

ع کوئی آنسو دل جلوں کے دیدۂ غم ناک سے
(ص ۲۰۸)

دیدۂ ہوائی: شوخ چشم و چالاک (آ)

ع گردوں پہ ہے خورشید کا بھی دیدۂ ہوائی

(ص۳۱۴)

دیدۂ یار: مراد: محبوب کی نظر۔

ع ہے دمِ ذبح بھی یاں دیدۂ یار اور طرف

(ص۱۷۱)

دیر: عرصہ، مُدّت، توقُّف (ن)

ع چلے ہیں دیر کو مدت میں خانقاہ سے ہم

(ص۲۱۱)

دیکھ بھال کرنا: کسی چیز کو بغور دیکھنا (ن)

ع دل سینے میں کہا ہے، نہ تو دیکھ بھال کر

(ص۳۳۵)

دیندار: فرائضِ مذہبی پورا کرنے والا، پابندِ شرع (ن)

ع جب یہ دیں دار ہیں دنیا کی نمازیں پڑھتے

(ص۳۴۸)

دین داری: فرائضِ مذہبی پورا کرنا (ن)

ع زور دیں داری سے جس کی ہے دکھاتی خودبخود

(ص۳۷۰)

دین دینا: مراد: بے ایمانی۔

ع دیں کیا ہے بلکہ دیجئے ایمان بھی انہیں

(ص۱۸۸)

دیوہیکل: مراد: بھوت کے ڈیل ڈول کا حامل۔

ع رقیب دیوہیکل (اے ظفر) گو ہے قوی بازو

(ص۲۳۸)

دیوارِ قہقہا: ایک دیوار جو چین کی سرحد پر بنی ہوئی ہے کہتے ہیں جو اس کے اوپر سے نیچے کی طرف دیکھتا ہے بے اختیار ہنستا ہے (ن) بہت ہنسی (ج)

ع نہ سمجھو تم اسے دیوارِ قہقہا، سمجھو

(ص۲۰۰)

دیوان جمع ہونا: مراد: تمام شاعری کو یکجا کرنا۔

ع ذوقؔ کیوں کر ہو اپنا دیواں جمع

(ص۱۷۰)

دیوانِ خاص: شاہی خلوت خانہ (ن)

ع دیوانِ خاص میں متجلی ہو قبلہ رو

(ص۳۱۸)

دیوانِ دوعالم: مراد: آسمان۔

ع ہوئے سب جمع مضموں ذوقؔ دیوانِ دو عالم کے

(ص۱۸۴)

دیوانِ شفائی: مراد: ایسے اشعار کی کتاب جن کو پڑھ کر شفا مل جائے۔

ع قربان غزل کے تری دیوانِ شفائی

(ص۳۱۵)

دیوانِ عام: دربارِ عامہ (ن)

ع پائے آرائش جو عالی شاں مکان، دیوانِ عام

(ص۲۷۲)

دیوان لکھنا: مراد: شاعری کرنا۔

ع ذوقؔ دل سوختہ دیواں لکھے اپنا کیا خاک

(ص۱۶۲)

دیوانہ بنانا: عاشق بنالینا (ج)

ع دیوانہ آکے اور بھی دل کو بنا چلے

(ص۲۰۸)

دیوانہ پن: جنون، سودا، وحشت، بیوقوفی (ج)

ع آرام کو بھی دیکھ کہ دیوانہ پن میں ہے

(ص۳۵۶)

دیویں: دینا (متروک لفظ)۔

ع علتِ غائی پہ دیویں اہلِ دانش انصرام

(ص۳۷۰)

﴿ ڈ ﴾

ڈبونا: غوطہ دینا، غرق کرنا (ن)

ع تو ڈبو دو انہیں دریا میں سفینا بھر کے

(ص۲۱۲)

ڈساہوا: سانپ کا کاٹا (ج)

ع ڈسا ہو کالے نے جس کو کافی، سو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے

(ص۲۵۶)

ڈکار لینا: معدے کی ہوا منہ سے نکالنا، مال ہضم کر جانا (ج)

ع لیتی ہے جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرّنا

(ص۲۶۹)

ڈوب مرنا: شرم وحیا سے پانی میں غرق ہو کر مر جانا (ج)

ع نہ پیتا آبِ حیواں، ڈوب مرتا آبِ حیواں میں

(ص۱۸۷)

ڈورا: آنکھوں کی رگوں کی سرخی جو حالت سرور یا خمار یا خواب سے بیدار ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے (ن)

ع ہمارا ہوش دیکھ اس آنکھ کا یوں ڈورا اُڑ جائے

(ص۲۳۸)

ڈول: ڈھنگ، طور طریقہ (آ)

ع نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ یہ ڈیل

(ص۳۰۶)

ڈھال: سپر (ن)

ع پھر کیا عجب کہ پھول معطر ہوں ڈھال کے

(ص۳۱۳)

ڈھب: ڈھنگ، طور، طریقہ، روش (ن)

ع خاک میں تھا مگر اس ڈھب سے ملانا ہم کو

(ص۱۹۳)

ڈھب آنا: مراد: طور طریقہ۔ روش (ن)

ع کہ اب تک ذبح کرنے کا نہیں قاتل کو ڈھب آیا

(ص۱۲۶)

ڈھب بننا: مراد: موقع ہاتھ آنا۔

ع دل کو رکھ دوں تیغ ابرو پر گر اپنا ڈھب بنے

(ص۲۴۷)

ڈھنگ: طور طریقہ (آ)

ع اس دلِ بے تاب و جانِ مضطرب کے ڈھنگ سے

(ص۲۲۸)

ڈھونڈ نکالنا: سراغ نکال لینا (ج)

ع تہ، دریا سے بھی جا ڈھونڈھ نکا لا گوہر

(ص ۲۸۷)

ڈھیر: افراط، بہتات، بڑی تعداد، بہت زیادہ، بے انتہا (ج)

ع ہمارے ڈھیر کو تم تودہ خاک کا سمجھو

(ص ۲۰۰)

ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہنا: مراد: گناہِ صغیرہ سے مسلمان کا کافر بننا۔

ع کیا ڈیڑھ چلّو پانی میں ایمان بہ گیا

(ص ۱۳۳)

ڈیل: جسم، قدوقامت (آ)

ع نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ یہ ڈیل

(ص ۳۰۶)

﴿ ذ ﴾

ذاتِ قدسی: فرشتہ، ولی اللہ (ج)

ع ذاتِ قدسی کا ترے عطر قبائے عفت

(ص ۲۸۲)

ذباب: مکھی (ج)

ع مطبخ میں اُس کے پشہ نمرود ہو ذباب

(ص ۲۷۴)

ذبح: شرعی طور پر حلال کرنا، گلا کاٹنا (ج)

ع سر بہ وقتِ ذبح اپنا اُس کے زیرِ پائے ہے

(ص ۲۲۰)

ذبح کرنا: چھری پھیرنا (ن) ہلاک کرنا (آ)

ع اس صیدِ مضطرب کو تحمل سے ذبح کر

(ص ۱۹۴)

ذبح ہونا: مراد: قربان ہونا۔

ع ذبح ہونے کا مزا جانتا گر صیدِ حرم

(ص ۱۲۷)

ذبیح: مراد: محبوب (ذبح کیا ہوا)۔

ع ذبیح ابروئے خوں ریز اک زمانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

ذری: ذرہ کی تصغیر (ج)، قلیل، تھوڑا، کم (آ)

ع ہنگامِ بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے

(ص ۲۴۳)

ذکرِ خدائے پاک: مراد: اللہ کی یاد۔

ع پاک رکھ اپنی زباں ذکرِ خدائے پاک سے

(ص ۲۰۷)

ذکرِ دنیا: مراد: دنیا کا تذکرہ۔

ع ذکرِ دنیا، نفسِ مردہ کو ہوا آبِ حیات

(ص ۱۴۰)

ذکرِ نعمت: مراد: جنت کی بخشش کا بیان۔

ع واعظا چھوڑ ذکرِ نعمتِ خلد

(ص ۱۷۸)

ذِل: کمینہ پن، رذالت (ج)

ع ذل اقدام سے ہوں خاکِ مذلت پہ ذلیل

(ص ۳۰۷)

ذنب و راس: مراد: غلط اور درست، اچھائی برائی، نیکی اور گناہ۔

ع اور دورِ مہ سے ہو ذنب و راس تا گرہ
(ص۳۸۹)

ذوالاحترام: مرتبے والا(ن)

ع آبروئے ابرِ گوہر بار اے ذوالاحترام
(ص۳۷۱)

ذوالمنن: احسان اور بخشش کرنے والا، خداتعالیٰ کے لئے مستعمل ہے(ن) خدائی صفت(ج)

ع گویا کہ نکلی ہے کرمِ ذوالمنن کی شاخ
(ص۲۸۵)

ذوالنین: مراد: دوآنکھوں والا۔

ع مچھلی بازو کی ماہی ذوالنین
(ص۲۶۵)

ذوق: مراد: شوق۔

ع میں اپنے ذوق کے قرباں کہ مستی میں محبت کی
(ص۱۲۶)

ذوقِ طپیدن: مراد: عاشق ومقتول کی بے قراری۔ تڑپنے کا مزا(ج)

ع تامل کیجیو ذوقِ طپیدن دیکھئے کیا ہو
(ص۱۲۶)

ذہنِ رسا: مراد: تیز ذہن، سمجھدار۔

ع کبھی تھا علمِ الٰہی کی طرف ذہن رسا
(ص۲۷۶)

ذہنِ صافی: مراد: تیز ذہن۔

ع ذہنِ صافی ہے ترا پردہ درِ معنیِ غیب
(ص۲۸۲)

ذہن نشین: یادرکھا ہوا، سمجھ میں آیا ہوا(ج)

ع دشمن کا سخن ذہن نشیں ہو ہی چکا تھا
(ص۱۲۴)

ذی ہوش: سمجھدار، ہوشیار(ج)

ع کبھی میں نغز و معما میں نہایت ذی ہوش
(ص۲۷۸)

﴿ ر ﴾

را: کا

ع ایں تماشائے جہاں را مفت بینیم ما
(ص۲۶۱)

رات آخر ہونا: رات کٹنا، رات ختم ہونا(ج)

ع اب تو رات آخر ہوئی، میری طرف دیکھو ذرا
(ص۳۴۲)

رات بھاری ہونا: شبِ غم یا شبِ بیماری کا دراز اور ناگوار معلوم ہونا(آ)

ع رات بھاری تھی سرِ شمع پہ سو ہو گزری
(ص۳۵۵)

رات دن: مراد: ہر وقت۔

ع گرم نظارہ رات دن جب کہ تھے اس پری کے ہم
(ص۱۴۶)

رات کاٹنا: رات گزارنا تکلیف وغیرہ میں(ج)

ع دن کٹا، جایئے اب رات کدھر کاٹنے کو

(ص ۱۹۹)

راحت: آسائش، آرام (ن)

ع بعد مُردن ہی ترے زخمی کو راحت ہو تو ہو

(ص ۱۹۵)

راحت پرست: خوشی اور آرام چاہنے والا (ج)

ع تارک نہیں فقیر بھی، راحت پرست ہے

(ص ۲۴۶)

راحت طلب: آرام طلب (ن)

ع کہ نام عشق لوں اور اس قدر راحت طلب میں ہوں

(ص ۱۸۹)

راز: پوشیدہ بات، بھید (ن)

ع ہر نالہ اک کلید در گنجِ راز ہے

(ص ۲۱۶)

راز عیاں کرنا: مراد: بھید ظاہر کرنا۔

ع ہم نے بھولے سے کیا راز عیاں اس پہ دِلا

(ص ۱۵۰)

راز فاش ہونا: خفیہ بات ظاہر ہوجانا (ج)

ع ہوجاتا رازِ دل تو نگاہوں میں فاش ہے

(ص ۲۳۳)

رازِ نہاں: خفیہ بھید (ج)

ع کچھ رازِ نہاں دل کا عیاں ہو نہیں سکتا

(ص ۳۳۴)

راست: درست، ٹھیک (ن)

ع قد پر ترے وہ راست قبائے علو جاہ

(ص ۳۱۲)

راست کہنا: مراد: سچ کہنا۔

ع راست کہتا ہوں میں یہ بزم سخن میں ہم و مو

(ص ۱۷۱)

راستی: سچائی، دیانت داری، کجی کی ضد (ن)

ع نہ چھوڑ تو کسی عالم میں راستی کہ یہ شئے

(ص ۲۱۱)

راغ: پہاڑ کے دامن کا میدان، سبزہ زار (ج)

ع مرغانِ کوہ و راغ سے دور اور شکستہ پر

(ص ۱۶۶)

راکب: عرب اونٹ کے سوار کو اور فارسی گھوڑے کے سوار کو کہتے ہیں (ج)

ع وقت کو باندھ کے فتراک میں راکب اس کا

(ص ۳۷۵)

رال: لعابِ دہن، تھوک (ج)

ع خاک میری ڈھیر کی اُڑنے میں جیسے رال ہے

(۲۴۵)

رام: مطیع، فرماں بردار (ن)

ع شیر و آہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام

(ص ۳۷۱)

رام کلی: ایک راگنی کا نام (ن)

ع لے کے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی

(ص ۲۸۰)

رام ہونا: مراد: قابو میں آنا۔

ع کہ رام ہو، وہ غزالِ پلنگ خو میرا

(ص۱۲۹)

ران: زانو،ساق(آ)

ع وہ ران روشن، وہ ساق سیمیں، وہ پائے نازک، حنا میں رنگیں

(ص۳۶۰)

راوق: مراد: رال، چیڑ کا گوند۔

ع ٹپکے ہے نخل سے مستی میں ہمیشہ رواق

(ص۲۹۷)

راہِ خدا: مراد: اللہ کے راستے میں۔

ع خاک ہوجاتا اگر راہِ خدا میں بخدا

(ص۱۴۵)

راہ دیکھنا: انتظار کرنا(ج)

ع کس کی ہو دیکھتے راہ اور کدھر دیکھتے ہو

(ص۳۴۴)

راہب: تارک الدنیا(ن)

ع عجب نہیں ہے کہ راہب خطِ چلیپا سے

(ص۳۲۳)

رب العزت: وہ پروردگار جو عزت دیتا ہے(ج)

ع مصحفِ رخ ترا اے سایۂ رب العزت

(ص۲۸۱)

ربط ہونا: مراد: تعلق۔

ع مجھ میں اُس میں ربط ہے گویا برنگِ بو و گل

(ص۱۳۲)

رتبہ: پایہ، منزلت، درجہ، مرتبہ(ن)

ع کہ باطن میں نہیں کچھ رتبہ اس کو نیک طینت سے

(ص۲۱۷)

رتبہ معراج حاصل کرنا: مسلمانوں کے اعتقاد میں پیغمبر کا آسماں پر جانا اور تجلیات الٰہی کا نظارہ کرنا (مجازاً) انتہائی عروج یا ترقی (ج)

ع عشق میں وہ کرتے حاصل رتبۂ معراج ہیں

(ص۳۴۳)

رتبہ و نام: منزلت، عزت(ن) بڑائی(آ)

ع بقدرِ مایہ نہیں گر ہر اک کا رتبہ و نام

(ص۲۳۶)

رجع قہری: الٹے پاؤں واپس ہونا(ج)

ع رفتار بختِ اعدا، بر رجع قہری ہو

(ص۳۶۹)

رجعت: لوٹنا، واپسی، جنون(ج)

ع رجعت سے نجم بد کی مری ماہی سپہر

(ص۳۸۷)

رجم: پتھر جو مارا جائے، شہاب ثاقب(ج)

ع بختِ بد سے ہوا مستوجب رجم و لعنت

(ص۲۷۹)

رحل: وہ لکڑی کی چیز جس پر قرآن رکھ کر پڑھتے ہیں(ن)

ع جس طرح سے مصحف ہو سرِ رحلِ طلائی

(ص۳۱۵)

رحمِ خدا دعائے فقیر: مراد: فقیر کی دعا سے خدا کا رحم ہوتا ہے

ع سنا ہے جب سے کہ ''رحمِ خدا دعائے فقیر''

(ص۲۹۳)

رحمت: مہربانی، کرم(ن)

ع کام یہ تیرا ہی تھا رحمت ہو اے ابرِ کرم

(ص۱۶۵)

رحمت باراں: مراد: رحمت کی بارش۔

ع بڑے ہی وقت کام آیا مرے، رحمت ہے باراں کو

(ص۲۰۰)

رحمت باری: خدائے تعالیٰ کا نام، پیدا کرنے والا(ن)

ع کچھ رحمتِ باری سے نہیں دور کہ ساقی

(ص۲۴۰)

رحیق: اعلیٰ شراب، ایک قسم کی خوشبو(ج)

ع اور لبوں سے جام کے چھلکے رحیقِ لالہ فام

(ص۳۷۱)

رحیل: روانگی، مسافرت(ج)

ع نہیں مہتاب یہ ہے روشنیٔ صبحِ رحیل

(ص۳۰۴)

رخ: چہرہ(ن)

ع لب کو دوں رُخ کو نہ دوں، زلف کو دوں، تل کو نہ دوں

(ص۱۸۹)

رخِ پُرنور: مراد: محبوب کا روشن چہرہ۔

ع شوقِ نظارہ ہے جب سے اُس رُخِ پُرنور کا

(ص۱۳۸)

رخ دلبر: مراد: محبوب کا چہرہ۔

ع خانۂ دل ہے تو کر او رُخِ دل بر پیدا

(ص۱۴۰)

رخ روشن: مراد: چمکتا ہوا چہرہ۔

ع رُخِ روشن پہ عیاں ہیں جو عرق کے قطرے

(ص۱۴۰)

رخ زرد ہونا: ڈر جانا، خوف کھانا(ج)

ع ہوگیا زرد رخِ شمع و چراغِ خلوت

(ص۲۸۰)

رخ زیبا: خوبصورت چہرہ(ج)

ع جب سے کہ لکھا ہے ترا وصفِ رُخِ زیبا کو

(ص۳۴۳)

رخ سیمیں: مراد: پُرنور چہرہ۔

ع پُرنور ہے ترا رُخِ سیمیں بسانِ صبح

(ص۱۵۹)

رخ قرطاس: مراد: چہرہ جسے کاغذ سے استعارہ کرتے ہیں۔

ع رُخِ قرطاس کو صفائی دی

(ص۲۶۴)

رخام: سنگِ مرمر(ج)

ع پائے ہے رنگِ زمرد، پارۂ سنگِ رخام

(ص۳۷۰)

رخسار پر سرخی: مراد: گال پر لالی

ع ہومئے نوش وہ شوخ رشکِ قمر ہوتو سُرخی نہ کیوں اس کے رخسار پر ہو

(ص۱۹۵)

رخش رستم: گھوڑا، رستم کا گھوڑا(ج)

ع ہے وہ اس نسل میں، جس اصل میں رخشِ رستم

(ص۳۸۰)

رخش فلک: سفید و سرخ ملا ہوا رنگ(ج)

ع سُرعت میں تیرا رخشِ فلک سیر جوں شہاب
(ص ۳۱۲)

رخصت ہونا: روانہ ہونا، مرجانا، چھٹی ملنا (ج)

ع ہو تیرا سیہ روصبحِ ہجراں مجھ سے رخصت مہوش ہو
(ص ۱۹۶)

رخنہ انداز: خلل ڈالنے والا (ن)

ع سینہ صافوں کے تئیں کیا رخنہ اندازوں سے خوف
(ص ۱۸۵)

رخنہ ڈالنا: خلل انداز ہونا (ج) مزاحم و معترض ہونا (آ)

ع بدگماں دیکھو کچھ اس میں بھی نہ ڈالیں رخنہ
(ص ۳۲۹)

ردوبدل: مراد: لینا دینا۔ تکرار، حجت (ج) مباحثہ (آ)

ع مال جب اس نے بہت ردّ و بدل میں مارا
(ص ۱۳۷)

ردوکد: حجت، مباحثہ (ن)

ع رکھتے فقیر کام نہیں ردّ وکد سے ہیں
(ص ۱۷۹)

رزق: روزی، خوراک، کھانا (ن)

ع اے ہما یہ رزق ہے مرغانِ آتش خوار کا
(ص ۱۴۴)

رزم: جنگ (ج)

ع آیا جب تیرے مقابل، اے نہنگِ بحرِ رزم
(ص ۳۷۱)

رسائی: پہنچ، بازیابی (ن)

ع ہے ذہنِ رسا کو یہ کہاں اس کے رسائی
(ص ۳۱۵)

رستم: ایران کا مشہور پہلوان جو زال بن سام کا بیٹا اور زابلستان کا حاکم تھا۔ زال کا لقب دستان یا داستان تھا اس وجہ سے رستم کو رستم دستان کہتے ہیں (ن) بہادر، کامل فن، چھپا بدمعاش (ج)

ع کھینچ کر سہراب کو یوں لائے تو رستم کے پاس
(ص ۱۶۸)

رستم دستاں: رستم کے القاب (ج)

ع حاتمِ دوراں، منذرِ نعماں، رستمِ دستاں، شیرِ نیستاں
(ص ۳۶۶)

رسم خط: رسم الخط، املا (ج)

ع سبزۂ خط سے خضر طریقت رکھتا رسمِ خط ہے جدا
(ص ۳۳۴)

رسم کتابت: مراد: لکھنے کا رواج۔

ع اگلے مکتوبوں میں یہ رسم کتابت ہو تو ہو
(ص ۱۹۵)

رسم محبت: مراد: عشق۔

ع کی جس نے ذرا رسمِ محبت، اُسے مارا
(ص ۱۵۷)

رسن: رسی (ن)

ع سو پیچ و تاب آگ میں بھی ہیں رسن کے ساتھ
(ص ۲۰۵)

رسن انداز: مراد: رسی ڈالنا۔

ع رسن انداز ہے چاہِ ذقنِ یار میں زُلف
(ص۱۷۷)

رسوا کرنا: ذلیل ہونا، بدنام ہونا (ج)

ع مجھ کو رسوا کریں گی خوب اے دل
(ص۱۸۷)

رسوائی: بے عزتی، ذلت خواری (آ)

ع کیسی رسوائی ہو پڑ جائے جو دربان کے ہاتھ
(ص۲۰۵)

رسی دراز ہونا: ڈھیل ہونا (ن)

ع سچ ہے حرام زادے کی رسّی دراز ہے
(ص۲۱۶)

رشتۂ عمر: مراد: سن وسال کا رشتہ۔

ع رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوقؔ
(ص۱۶۹)

رشک: مراد: غیرت۔

ع رشک میرے دل میں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا
(ص۱۴۳)

رشک آنا: مراد: کسی کے پاس کچھ قابل قدر دیکھ کر خواہش کرنا کہ وہ مجھے بھی مل جائے۔

ع سدا ملائک تسبیح خواں کو آئے رشک
(ص۱۲۹)

رشکِ بہار: مراد: جس پر موسم گل کو بھی رشک آئے۔

ع رشکِ بہار طاقِ دو ابرو کا تیرے عکس
(ص۱۷۷)

رشکِ پری: مراد: محبوب۔

ع اس نزاکت پر نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری
(ص۱۳۹)

رشکِ جنت: جس پر جنت کو رشک آئے (ج)

ع مجھ کو دوزخ رشکِ جنت ہے اگر میرے لئے
(ص۲۰۷)

رشکِ چاردہ: چودھویں رات کا چاند (ن)

ع کر دو دونوں آنکھوں کے طبقے یہ روشن کہ ہوا ایک رشکِ مہِ چاردہ تم
(ص۱۹۵)

رشکِ حور: ایسا خوبصورت جس پر حور کو رشک آئے (ج)

ع کبھی پسند نہ اس رشکِ حور کی قندیل
(ص۱۷۴)

رشکِ خورشید: مراد: خوبصورت یا بے حد حسین۔

ع رشکِ خورشید ہے سیبِ ذقنِ سرخ ترا
(ص۱۴۷)

رشکِ روضۂ دارالسلام: وہ ملک جس میں اسلامی سلطنت ہو (ن)

ع گلشنِ گیتی ہو رشکِ روضۂ دارالسلام
(ص۳۷۰)

رشکِ قمر: ایسا خوبصورت جس پر چاند کو بھی رشک آئے (ج)

ع منہ فلک کھولے ہے اے رشکِ قمر کاٹنے کو
(ص۱۹۹)

رشکِ کعبہ: مراد: ایسی شے خانہ خدا بھی جس کی خواہش

کرے۔

ع وہ رشکِ کعبہ ترا سنگِ آستانہ ہوا

(ص ۱۴۷)

رشک کھانا: دوسرے کی ترقی وغیرہ دیکھ کر رنج کرنا (ج)

ع صفحہ غبرا پہ کھائے نقطۂ رَمال رشک

(ص ۳۷۲)

رشکِ گلشن: وہ جس پر ہر باغ کو رشک آئے (ج)

ع اژدہا بن بن کے شب اے رشکِ گلشن آپ میں

(ص ۱۸۵)

رشوت خورا: ناجائز نذرانہ (ن) رشوت لینے والا (آ)

ع الٰہی مدعا نکلے، یہ رشوت خورا اُڑ جائے

(ص ۲۳۸)

رشید: ہدایت یافتہ، پرہیزگار (ج)

ع گرچہ ہے استاد شیطاں، نفس شاگردِ رشید

(ص ۱۳۴)

رطوبت: تری، نمی، سیل (ج)

ع نہ آب میں ہو رطوبت، نہ خاک میں تبخیر

(ص ۲۹۱)

رعایت: لحاظ، خیال، مہربانی، توجہ (ن)

ع دشمنوں کی رعایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

رعشا: ایک بیماری کا نام ہے جس میں بدن کانپتا ہے (ج)

ع دستِ خورشید کی رعشے سے سپر جائے چھوٹ

(ص ۱۷۶)

رعنا: مراد: پھول کا نام۔

ع کہ پایا گل نے ہے نام رعنا تو اس چمن میں دو رنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

رعنائی: خود آرائی، زیبائی (ن)

ع مزین صفحۂ ہستی پہ رعنائی کے خلعت سے

(ص ۲۱۷)

رعونت: تکبر، غرور (ن)

ع ہوئے جو یکرنگ ان کو زیبا نہیں جہاں میں رعونت اصلاً

(ص ۱۶۳)

رغبت: رجحان (ن) میلان (ج)

ع اول ہی سے بشر کو ہے رغبت خلاف سے

(ص ۲۱۸)

رفتہ رفتہ: آہستہ آہستہ، بتدریج (ن)

ع وہ رفتہ رفتہ صنم آفتِ زمانہ ہوا

(ص ۱۴۷)

رفعت: بلندی، اونچائی، عظمت، شان (ج)

ع پستی بخت سے جو تجھ کو نہیں ہے رفعت

(ص ۲۷۸)

رفو ہونا: پھٹے ہوئے کپڑے میں تاگے پھیرنا، تاگوں سے پیوند کرنا (ن)

ع چاکِ سینہ گر رفو تارِ رگِ خارا سے ہو

(ص ۱۹۹)

رفیع: بلند، اونچا (ج)

ع قصرِ رفیع و صحنِ وسیع وطرزِ مسجع، سطح مربع

(ص۳۶۲)

رفیق: ساتھی، مددگار، معاون (ج)

ع یہ ہی مرا رفیق ہے، یہ ہی مرا شفیق

(ص۱۶۰)

رقاصِ فلک: زہرہ ستارہ (ج)

ع نجمِ ناہید لقب جس کا ہے رقاص فلک

(ص۳۷۳)

رقص کرنا: خوشی ظاہر کرنا، خوشی منانا (ن)

ع کرتا ہے رقص تخت پہ نقار خانے کے

(ص۳۱۱)

رقصاں: مراد: رقص کرنے میں مصروف۔

ع آشیانے میں ہے رقصاں طائر قبلہ نما

(ص۲۷۰)

رقعہ بھیجنا: وہ کاغذ جو پیام نسبت کے واسطے باپ، دادا، پردادا وغیرہ کا نام اور حسب ونسب لکھا کر دلہن کے گھر جاتا ہے (آ)

ع رقعہ چوری سے اسے بھیجا ہے انجان کے ہاتھ

(ص۲۰۵)

رقعہ شادی: وہ کاغذ جو پیام نسبت کے واسطے حسب ونسب لکھ کر لڑکی کے گھر بھیجتے ہیں (ج)

ع رقعہ شادی کا ہے اس رنگ سے تحریر ہوا

(ص۳۷۹)

رقم کرنا: لکھنا، تحریر کرنا (ن)

ع شرحِ بختِ برگشتہ گر کروں رقم پھر کر

(ص۱۶۷)

رقیب: دو شخص ایک معشوق رکھتے ہیں تو ہر ایک کو دوسرے کا رقیب کہتے ہیں (ن)

ع لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں

(ص۱۸۴)

رقیب روسیاہ: مراد: کم بخت حریف۔

ع میں رقیب روسیہ سے ذوق مل رہنے لگا

(ص۱۴۷)

رک رک کر رواں ہونا: مراد: ٹھہر ٹھہر کر چلنا۔

ع کہ خنجر میری گردن پر ہے رُک رُک کر رواں ہوتا

(ص۱۴۳)

رکاب: وہ آہنی حلقہ جو گھوڑے کے زین میں دونوں طرف لٹکتا رہتا ہے اور سوار اس پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر چڑھتا ہے (ن)

ع پاؤں کب نکلا رکابِ حلقۂ زنجیر سے

(ص۱۳۲)

رکاوٹ: ٹھہراؤ، خفگی، رنجش، کدورت، آزردگی (آ)

ع رکاوٹ دل کی اس کافر کے وقتِ ذبح ظاہر ہے

(ص۱۴۳)

رکاؤ: توقف (ن)

ع رکاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں

(ص۱۸۰)

رگ: جسم کی بڑی نالی جس میں خون بہتا ہے (ج)

ع تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا

(ص۳۷۹)

رگِ بسمل: مراد: گھائل نبض۔

ع پر جو نگاہ ہے، رگِ بسمل سے کم نہیں

(ص۱۸۵)

رگِ جاں: شریان وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا اور دل سے تعلق رکھتی ہے، شاہ رگ، لال رگ (آ)

ع جل اُٹھا شمع نمط تارِ رگِ جاں میرا

(ص۳۲۹)

رگِ جگر سے لہو رواں ہونا: مراد: دل کے ٹکڑے ہونا۔

ع تو ہو رواں ہر رگِ جگر سے لہو مئے لالہ رنگ ہو کر

(ص۱۶۲)

رگ ہائے گلو: مراد: شہ رگ جو گلے میں ہوتی ہے۔

ع خونِ رگ ہائے گلو، لاشۂ بے سر سے مرے

(ص۱۳۱)

رلا جانا: تنگ کرنا، صدمہ پہنچانا، دق کرنا (ج)

ع اب جائیں گے، اوروں کو رُلا جائیں گے

(ص۲۶۲)

رم دیدہ: بھاگا ہوا، وحشت زدہ (ن)

ع اس وحشی رَم دیدہ کو کیسا رمنا

(ص۲۶۳)

رم ہونا: حوصلہ ہونا، ہمت ہونا (ن)

ع ہو آہوئے رم دیدہ کو رم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

رمال: کاغذوں پر نام لکھ کر کسی کام کے لئے کرنے کا یا انعام لینے والے کا نام نکالنا (ج)

ع رمالِ قرعہ ڈالے جو اس عقدے پر تو ہو

(ص۳۸۷)

رمق: بہت کم، ذرا سا (ن)

ع کہ ٹھکرایا تھا تو نے تو یہ سمجھ کر، نکل جائے جاں، کچھ جو باقی رمق ہو

(ص۱۹۶)

رمل: ایک علم کا نام جس میں ہندسوں اور خطوط وغیرہ کے ذریعے سے غیب کی بات دریافت کرتے ہیں، نجوم (ن)

ع زائچہ میں دیتے ہوں صاحب رمل نسبت مدام

(ص۳۷۰)

رمنا: پھرنا، گھومنا (ن) گشت کرنا، آوارہ پھرنا (آ)

ع اس وحشی رَم دیدہ کو کیسا رمنا

(ص۲۶۳)

رمیدہ: وحشی، بھاگا ہوا (آ)

ع وہ ہوں میں آہوئے وحشی رمیدہ، دامِ ہستی میں

(ص۳۲۷)

رنج: دکھ، درد، ملال، سوگ، پچھتاوا (ن)

ع کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوقؔ

(ص۱۵۰)

رنج اٹھانا: صدمہ برداشت کرنا (ج)

ع نہ اک آہ کی، رنج سو سو اُٹھائے

(ص۲۴۳)

رنج آنا: مراد: ناراض ہونا۔

ع مگر یہ رنج ہے کیوں رنج اُن کو بے سبب آیا

(ص۱۲۶)

رنج پہنچنا: صدمہ ہونا، ملال ہونا (ن) تکلیف ہونا (ج)

ع کہ نہ پہنچا ہو کہیں مجھ سے کسی خار کو رنج

(ص ۱۵۸)

رنجش: غم، آزردگی، شکررنجی (آ)

ع رنجش تری بیداد ہے، بیداد غضب ہے

(ص ۲۳۹)

رنجور: مراد: عاشق۔

ع تیرے کوچے میں تنِ لاغر ترے رنجور کا

(ص ۱۳۹)

رنجیدہ دل: مراد: مغموم۔

ع وہ آئیں یا نہ آئیں میں نہیں رنجیدہ دل ہرگز

(ص ۱۲۶)

رنجِ دوریِ صنم: مراد: محبوب کی جدائی کا دکھ۔

ع رنجِ دوریِ صنم اور جو ہوتا چندے

(ص ۱۴۵)

رند: جس شخص کا ظاہر خراب باطن اچھا ہو، شرابی (ج)

ع ہم وہ ہیں رند کہ اس عالمِ پیری میں بھی ہے

(ص ۱۹۳)

رندِ خراب حال: مراد: آوارہ۔

ع رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو

(ص ۱۹۴)

رندِ شاہد باز: مراد: شہدا، شرابی۔

ع ذوق ہے ایک رندِ شاہد باز

(ص ۱۸۷)

رنگِ الفت: مراد: دوستی۔

ع جو رنگِ اُلفت سے آشنا ہیں، وہ گر برے بھی ہیں، خوشنما ہیں

(ص ۱۶۳)

رنگِ پریدہ: مراد: اُڑا ہوا رنگ۔

ع طائر کے عوض، رنگِ پریدہ سے شگوں ہے

(ص ۲۲۲)

رنگِ رنج و ماتم: مراد: درد اور گریہ وزاری کا عالم۔

ع جو نہ رنگِ رنج و ماتم کا یہاں نمود ہوتا

(ص ۱۴۱)

رنگِ شفق: سرخی جو طلوع آفتاب سے پیشتر صبح کو اور غروب آفتاب کے بعد شام کو نمودار ہوتی ہے۔ بیشتر شام کی سرخی کے لئے مستعمل ہے (ن)

ع غروب آفتابِ درخشاں اگر ہو تو کس طرح پیدا نہ رنگِ شفق ہو

(ص ۱۹۵)

رنگِ کفک: مراد: ہاتھوں پر لگی مہندی کا رنگ۔

ع نے رنگِ کفک ہوں نہ ترا فندقِ پا ہوں

(ص ۱۸۸)

رنگ میں مل جانا: رنگت ایک جیسی ہونا (ج)

ع ہوگا تو جس رنگ میں، مل جائیں گے اُس رنگ سے

(ص ۲۲۸)

رنگ میں ہونا: مراد: کسی حالت میں ہونا۔

ع ہوگا تو جس رنگ میں، مل جائیں گے اُس رنگ سے

(ص ۲۲۸)

رنگ ورخ اڑنا: مراد: حیران رہ جانا یا حسن ماند پڑنا۔

ع رنگ و رُخ کیوں کہ نہ مرغانِ گلستاں کا اُڑے

(ص ۱۴۷)

رنگیں: رنگیلا، خوش طبع (آ)

ع لایا ہے معنی رنگیں سے یہ لعل خوش رنگ

(ص ۲۸۳)

رنگیں نوا: مراد: سریلی آواز۔

ع چھپ کے بیٹھے گا کہاں تو ہم سے اے رنگیں نوا

(ص ۲۲۸)

روبہ رو: مقابل، سامنے، آگے (ن)

ع مقابلے میں جو ہم تجھ کو رو بہ رُو کرتے

(ص ۲۱۲)

رو رہے ہو کہ صورت ہی ایسی ہے: اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ہر وقت روتی صورت بنائے رکھتا ہے (ن)

ع مثل ہے، رو رہے ہو کیوں، کہا صورت ہی ایسی ہے

(ص ۲۵۶)

رواق: مکان کا چھجا، سائباں، محل، ایوان (ن)

ع خالی آوازِ دمامہ سے نہ ہو کوئی رواق

(ص ۳۷۳)

روایت: کسی کی بات نقل کرنا (ن) دوسرے کے الفاظ بیان کرنا (ج) پرانا ذکر (آ)

ع آیتوں سے، روایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

روبرو: مقابل، سامنے، آگے (ن)

ع جو رُوبرو ہو اُسے صورتِ آشنا سمجھو

(ص ۲۰۰)

روپوش ہونا: مراد: غائب ہونا۔

ع آنکھ کے آگے ہی روپوش ہوا وہ دورِ وصال

(ص ۱۷۲)

روتی صورت: ہر وقت اندوہگین اور غمگین رہنے والا (آ)

ع صورتِ شمعِ سحر سوختہ، روتی صورت

(ص ۲۸۰)

روح: وہ لطیف بھاپ جو دل سے پیدا ہو کر انسان کی زندگی اور حس و حرکت کا باعث ہوتی ہے، ست، جوہر (ن)

ع جب تک کہ روح کو ہے علاقہ بدن کے ساتھ

(ص ۲۰۵)

روح اڑ کر: مراد: مرنے کے بعد روح کا فوراً سے پہنچنا۔

ع روح اس ماتم زدہ کی بعدِ مردن جوں پتنگ

(ص ۱۶۷)

روح افزا: فرحت بخشنے والا، تازگی بخشنے والا (ن)

ع رنگ یاں لعلِ رُوح افزا پر

(ص ۲۶۵)

روح القدس: حضرت جبرائیلؑ، وہ روح جو حضرت مریم پر ظاہر ہوئی اور وہ حاملہ ہوئیں (ج)

ع ڈالے جوں روح القدس تو جب کہ توسن آب میں

(ص ۳۴۰)

روح تن سے انتقال کرنا: مرجانا، دنیا سے رخصت ہو جانا (ج)

ع آخر کو رُوح تن سے گئی انتقال کر

(ص ۳۳۶)

روح تن سے نکلنا: جان نکل جانا، ڈر جانا، گھبرا جانا (ج)

ع روح جس طرح کسی شخص کی تن سے نکلے

(ص ۲۵۷)

روح فق ہونا: چہرے کا رنگ اُڑ جانا، ہکا بکا رہ جانا، غم سے ہو یا خوف سے (ن)

ع نہ کیوں کر فق ہو رُوحِ صبحِ عشرت جب کہ رنگ اس کا

(ص ۲۳۸)

روح کو راحت ہونا: دل خوش ہونا (ج)

ع قلب کو فرحت، روح کو راحت، عقل کو قوت، طبع کو جودت

(ص ۳۶۲)

رُودِ نیل: مراد: نیل کی ندی جس میں سے حضرت موسیٰؑ اپنے پیرو کاروں سمیت گزرے۔

ع موسیٰ ہی کے لئے نہ فقط رودِ نیل تھا

(ص ۱۴۹)

روداد: ماجرا، احوال، کیفیت، سرگزشت (ن)

ع اسکندرِ رومی کی بھی رُوداد غضب ہے

(ص ۲۳۹)

روڑا اٹکانا: روک پیدا کرنا، رخنہ ڈالنا (ن)

ع چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا

(ص ۱۳۳)

روزِ ازل: وہ زمانہ جس کی ابتداء معلوم نہ ہو (ن)

ع روزِ ازل سے زلفِ معنبر کا ہے اسیر

(ص ۲۰۸)

روزِ حشر: قیامت کا دن (ن)

ع وعدے پہ روزِ حشر کے پر کون اُدھار دے

(ص ۲۲۵)

روزِ سیہ: مراد: برے دن۔

ع عیاں ہے یوں مرے روزِ سیہ میں اخترِ دل

(ص ۱۷۴)

روزِ عید: مراد: عید کا دن، خوشی کا دن۔

ع بے یار روزِ عید شبِ غم سے کم نہیں

(ص ۱۸۴)

روزِ قیامت: دنیا کا وہ اخیرواں دن جس میں تمام مخلوق خدا کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا اپنا حساب دیکھے (آ)

ع کھینچتی روزِ قیامت سے بھی ہے آپ کو دور

(ص ۱۶۴)

روزِ محشر: قیامت کا دن (ج)

ع ابھی قصہ نہ ہو آخر کہ آخر روزِ محشر ہو

(ص ۱۹۷)

روزِ مصاف: مراد: لڑائی کا دن۔

ع فرقت کی رات کم نہیں روزِ مصاف سے

(ص ۲۱۸)

روز و شب: رات دن، ہمیشہ (ن)

ع گر یہی ہے بت پرستی روز و شب اے شیخ جی

(ص ۱۷۱)

روزِ وغا: مراد: جنگ کے دن۔

ع دکھلائے ہے روزِ وغا، نورِ سحر، رنگِ شفق

(ص ۳۰۰)

روزن: سوراخ، چھید، تقاضا (ن)

ع تیر مارے سے کہیں پڑتا ہے روزن آب میں

(ص ۱۸۵)

روزنِ دیوار: مراد: اوٹ، دیوار کا شگاف۔

ع جھانکتے تھے وہ ہمیں جس روزنِ دیوار سے

(ص ۱۳۹)

روزہ: صبح صادق سے لے کر شام تک کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرنا (ن)

ع کہ ہاتھ آیا تو روزی ہے اور نہیں تو روزہ

(ص ۲۰۵)

روزہ دار: روزہ رکھنے والا (ن)

ع جیسے اذاں بلند کوئی روزہ دار دے

(ص ۲۲۵)

روزی: نصیب، روزگار (ن)

ع اے ذوقؔ توکل ہے تو روزی کا ہے کیا فکر

(ص ۱۸۸)

روزے کی خشکی سے چھوارا ہونا: مراد: دن بھر خالی معدے کے باعث کمزور ہو جانا۔

ع ہاں مگر روزے کی خشکی سے چھوارا ہوگیا

(ص ۱۴۰)

رُوسیاہ: گناہ گار، سخت (ن)

ع کیا ہوا اے ذوقؔ، ہیں جوں مردمک ہم رُوسیاہ

(ص ۲۳۸)

رُوسیاہی: ذلت، رسوائی، بدنامی (ن)

ع اگر ہو روسیاہی کیسی بھی ان نام داروں کو

(ص ۲۳۲)

روشِ تلخیِ مرگ: مراد: موت کا سخت رویہ۔

ع شربتِ خضر بھی دے ہے روشِ تلخیِ رگ

(ص ۱۵۸)

روشِ نرد: مراد: جانباز، دلیر عاشق، چوسر کی گوٹ کی طرح۔

ع مرنے کو پھر کھڑا روشِ نرد ہوگیا

(ص ۱۲۷)

روشن دلی: عقل مند، زود فہم (ن)

ع روشن دلی سے اُس کی عدو تیرہ بخت ہے

(ص ۲۷۴)

روشن ضمیر: روشن دل (ن) عقل مند، زود فہم (ج)

ع کہ ہیں جو روشن ضمیر، اُن کا فروغ اُن کی فروتنی ہے

(ص ۲۱۹)

روشن گر: چمکانے والا (ج)

ع ہو جو روشن گرِ عالم ترا نورِ دانش

(ص ۲۸۹)

روشن ہونا: ظاہر ہو جانا، کھل جانا (ن)

ع خورشید سے افزوں ہو نشاں سجدے کا روشن

(ص ۳۱۵)

روشنائی: لکھنے کی سیاہی (آ)

ع اور سیاہی کو روشنائی دی

(ص ۲۶۴)

روشنی: نور، چمک، رونق (ن)

ع فروغِ عشق سے ہے روشنی جہاں کے لئے

(ص ۲۱۰)

روضہ: مراد: قبر۔

ع نسیم کیا ہے کہ روضے میں تفتہ جانوں کے

(ص ۱۷۴)

روضۃ الصفا: مراد: پاکیزگی کا گنبد۔

ع صفا ہو دل تو بہ از روضۃ الصفا سمجھو

(ص ۲۰۰)

روضۂ رضواں: رضواں کا باغ، جنت الفردوس (آ)

ع باغِ ارم یا روضۂ رضواں، خلدِ بریں یا جنتِ ماویٰ

(ص ۳۶۲)

روغن: کوئی چکنی سیال چیز، تیل، گھی، پالش (ج)

ع ڈالے روغن کی جگہ اس میں جو پیہہ ضیغم

(ص ۳۸۱)

روکش: مقابل، حریف (ن)

ع منہ ہے کیا شمع کا، ہو بزم میں تجھ سے روکش

(ص ۱۹۸)

روم: رومن کا مخفف، مرکبات میں استعمال ہوتا ہے (ج)

ع تاکہ تیر و ماہ روم و بلخ پر رکھیں مقام

(ص ۳۷۰)

رونا آنا: افسوس ہونا (ن)

ع کبھی افسوس ہے آتا، کبھی رونا آتا

(ص ۲۲۰)

رونق افسر: مراد: شاہی خوبصورتی۔

ع رونقِ افسر اسکندر و دارا ہوتا

(ص ۱۴۵)

رونق بڑھنا: رونق یا لطف زیادہ ہونا (ج)

ع تیرے جلوے سے چمن کی رونق اے گل رُو بڑھے

(ص ۲۳۳)

رونقِ نوکِ خار: مراد: کانٹے کے سرے کی طراوت۔

ع میرے ہی آبلوں کا خوں رونقِ نوکِ خار تھا

(ص ۱۴۶)

رونگٹے: انسان کے بدن کے باریک بال (ج)

ع رونگٹے یار کی پشت، لبِ شیریں پہ نہیں

(ص ۲۲۹)

رونگٹے کھڑے ہونا: بدن کے روئیں کھڑے ہونا، ڈرنا (ن)

ع جس کی آواز سے ہوں رونگٹے سوہاں کے کھڑے

(ص ۱۹۳)

رونمائی: وہ نقدی جو خاوند کے رشتہ دار دلہن کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں (ن)

ع رونمائی میں تجھے دے مہ و خورشید فلک

(ص ۳۲۰)

روئیدگی مو: بالوں کی نمو یا بڑھنا، بالوں کا اُگنا (ج)

ع گل خوردہ تن مرا دمِ روئیدگی مُو

(ص ۲۸۴)

روئے آتش ناک: مراد: آگ کی طرح سرخ روِ محبوب۔

ع واں بھی آتش ہو کسی کے روئے آتش ناک سے
(ص ۲۰۷)

روئے تاباں: چمکتا ہوا چہرہ (ج)

ع روئے تاباں پر تمہارے جب تھا تِل پیدا ہوا
(ص ۳۳۳)

روئے تابناک: روشن چہرہ (ج)

ع اس رُوئے تابناک پہ ہر قطرۂ عرق
(ص ۱۲۸)

روئے جاناں: مراد: محبوب کا چہرہ

ع روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں تو قرآں چھوڑ کر
(ص ۱۶۵)

روئے حور: بہشتی خوبصورت عورتوں کا چہرہ (ق)

ع جمع جب تک ہو نہ رنگِ سُرخ روئے حور کا
(ص ۱۳۹)

روئے زرد: مراد: بیمار/ عاشق کا چہرہ۔ پیلا چہرہ (ن)

ع یاں غم سے روئے زرد زرِ ورد ہوگیا
(ص ۱۲۸)

روئے زمین: زمین کی سطح (ن)

ع دکھلاتا آسماں سے ہے روئے زمیں کی سیر
(ص ۳۵۴)

روئے عرق فشاں: مراد: محبوب کا چہرہ۔

ع کہ جان دی ترے روئے عرق فشاں کے لئے
(ص ۲۱۱)

روئے کتابی: مراد: کتابی چہرہ۔

ع دکھلائے جو وہ روئے کتابی اے ذوقؔ
(ص ۲۶۲)

روئے نکو: مراد: معیوب چہرہ۔

ع کہ چشمِ بد سے ہے روئے نکو ترا محفوظ
(ص ۱۷۰)

رویت: دیدار، صورت نظر آنا، نظارہ (ن)

ع رہیں گے رُویت کے بل کہ منکر جو تیری صورت نہ دیکھ لیں گے
(ص ۲۳۰)

رہ نمائی: راہ نمائی، پیشوائی، امامت (آ)

ع رہ نمائی کی نہ رکھ چشم دِلا! رہ زن سے
(ص ۲۳۵)

رہائی: نجات (ن) چھٹکارا (آ)

ع خوں ریز کو ہو عہد میں تیرے نہ رہائی
(ص ۳۱۵)

رہبر: ہادی، رہنما، پیشوا (آ)

ع تری گم گشتگی اس راہ میں اے ذوقؔ رہبر ہو
(ص ۱۹۷)

رہبری: رہنمائی، ہدایت (آ)

ع جو اُس کے نزدیک رہبری ہے وہ اس کے نزدیک رہ زنی ہے
(ص ۲۱۹)

رہروانِ صبح: مراد: صبح کے مسافر۔

ع منزل پہ پہنچیں رات کو جوں رہروانِ صبح
(ص ۱۵۹)

رہزن: ڈاکو، لٹیرا (ج)

ع رہ نمائی کی نہ رکھ چشمِ دِلا! رہ زن سے
(ص ۲۳۵)

رہزنی: گمراہ کرنا، لوٹنا (ن)

ع جو اُس کے نزدیک رہبری ہے وہ اِس کے نزدیک رہ زنی ہے
(ص ۲۱۹)

رہنِ مے: مراد: کوئی شئے گروی رکھوا کر شراب لینا۔

ع کل جو اک پگڑی ہوئی تھی میکدے میں رہن مئے
(ص ۱۹۵)

ریاست: حکومت، وہ علاقہ جو رئیس کی حکومت میں ہو، کوئی آزاد علاقہ جو کسی جمہوری سلطنت کا حصہ ہو (ج)

ع توبہ ریاست، توبہ فراست، توبہ مقالت، توبہ سیاست
(ص ۳۶۵)

ریاضت: محنت، مشقت (ج)

ع درویش ہے وہی جو ریاضت میں چست ہو
(ص ۲۴۶)

ریاضی: ایک علم جس میں مقدار یا حجم یا ان کے ماپ کے متعلق بحث علامات کے ذریعے ہوتی ہے جو ان اعدادی سلسلہ وار اور وسعتی تعلقات کی تحقیق کرتا ہے جو اشیاء کے درمیان ہوتے ہیں (ج)

ع گو ریاضی میں ہیں صنّاع اگر بخت ہیں بد
(ص ۲۷۸)

ریختہ بال: مضبوط، پکا، پختہ (آ)

ع قصرِ دولت سے ترے مرغِ نظر ریختہ بال
(ص ۳۲۲)

ریزش: ناک سے پانی بہنے کا مرض، زکام، نزلہ گرنا (ن)

ع قطرۂ ریزش کریں جس طرح سے وقتِ زکام
(ص ۳۷۱)

ریسماں: رسی، ڈوری (آ)

ع نگاہِ مور کے رشتہ کو جائے ریسماں باندھا
(ص ۱۳۰)

ریش: بڑی اور لمبی ڈاڑھی والا (ج) ڈاڑھی (ن)

ع دستِ فراش میں جاروب ہے ریشِ فرعون
(ص ۲۸۸)

ریشِ سفید شیخ: مراد: بزرگ کی سفید داڑھی۔

ع ذوقؔ زیبا ہے جو ہو ریشِ سفید شیخ پر
(ص ۲۲۸)

ریگِ رواں: اڑنے والا ریت (آ) چمکتی ہوئی ریت جو پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے (ج)

ع رواں ریگِ رواں ہے جائے آبِ اشک مژگاں سے
(ص ۳۲۷)

ریم نکلنا: جو زخموں وغیرہ سے نکلے (ج)، پکا ہوا مواد (آ)

ع کیوں ریم سدا نکلے نہ آہن کے جگر سے
(ص ۲۴۰)

ز

زادہ حور: مراد: حور کا بیٹا۔

ع ہے تو وہ حور شمائل، نہیں پر زادۂ حور

(ص ۳۸۰)

زار: لاغر، ضعیف، ذلیل وخوار (آ)

ع لگے اس شعلہ خو کے کون مجھ سا زار دامن سے

(ص ۲۰۹)

زاغ: کوا (ج)

ع ناخن سے منقار کے میرے داغِ جنوں کو زاغ کھجائے

(ص ۲۵۹)

زال دینا: دنیا جس کی صحیح عمر کسی کو نہیں معلوم (ن)

ع زالِ دنیا ہے عجب طرح کی علامہ دہر

(ص ۲۲۷)

زانو: گھٹنا، ران، پہلو (ن) گود (ج)

ع رُخ سے گرم آئینہ ہو آئینہ سے زانو گرم

(ص ۱۷۶)

زاہد: وہ شخص جو دنیا سے الگ رہے اور عبادت و ریاضت میں وقت گزارے (ج)

ع رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو

(ص ۱۹۴)

زاہدِ خشک: وہ عابد جو عشق الٰہی کی دولت سے بے بہرہ ہو (ن)

ع جو پوچھے زاہدِ خشک اپنی دارو، میں کہوں مئے پی

(ص ۲۱۳)

زاہد گمراہ: مراد: بھٹکا ہوا متقی۔

ع زاہد گمراہ کے میں کس طرح ہم راہ ہوں

(ص ۱۹۱)

زائچہ: وہ کاغذ جو نجومی بچہ کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں (ن) جنم پتری (ج)

ع زائچہ میں دیتے ہوں صاحب رمل نسبت مدام

(ص ۳۷۰)

زائل ہونا: مراد: ختم ہونا۔ گھٹنے والا، کم ہونے والا (آ)

ع پیری میں بھی زائل نہ ہوئی رغبتِ معشوق

(ص ۱۷۱)

زبان آشنا ہونا: کسی مزے سے واقف ہونا (ج)

ع جن کی کہ آشنا ہے زباں لام و کاف سے

(ص ۲۱۸)

زبان پارسی: فارسی کی زبان جو آج کل ایران میں بولی جاتی ہے (ج)

ع زبانِ ریختہ بھی کی زبانِ پارسی اس نے

(ص ۲۱۷)

زبان پہ گرہ لگانا: مراد: خاموشی اختیار کرنا۔

ع لکنت وہیں زبان پہ دیوے لگا گرہ

(ص ۳۸۸)

زبان تالو سے لگنا: چپ ہونا (ج)

ع نہ شب ہجر میں لگتی ہے زباں تالو سے

(ص ۲۱۶)

زبان چلنا: مراد: باتیں بنانا۔

ع کیا زباں چلتی ہے اس بزم میں بدگویوں کی

(ص ۱۶۹)

زبانِ حال: مراد: موجودہ کیفیت۔ حالت سے ظاہر ہونا (ج)

ع ہوتے زبانِ حال سے ہیں لفظ وہ ادا
(ص۱۳۰)

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو: جو بات خلقت کی زبان پر ہوتی ہے عموماً سچ ہوتی ہے (ج)

ع زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو
(ص۲۰۰)

زبان دار: مراد: ایسی بات جو قابل گردن زدنی ہو۔

ع قصہ پہنچایا زبانِ دار پر منصور کا
(ص۱۳۹)

زبان درازی: گستاخی، بدزبانی (ن)

ع کرتی کیا کیا زباں درازی ہے
(ص۲۳۷)

زبان زد: مشہور ومعروف (آ)

ع تا زباں زد دہر میں ہو فلسفی کا یہ کلام
(ص۳۶۹)

زبان سے نکلا تیر: کوئی بات منہ سے نکل جائے (آ)

ع گیا زباں سے نکل اس کی جیسے تیر از شست
(ص۲۵۹)

زبان کا مزہ: چٹورپن، مزیدار چیزیں کھانے کی عادت (ن)

ع تری زباں کا مزہ تیری شعر خوانی میں
(ص۱۸۱)

زبان کھولنا: برا بھلا کہنا (ن)

ع زباں کھولیں گے مجھ پر بدزباں کیا بدشعاری سے
(ص۲۱۳)

زبان لال کرنا: زیادہ کہنے سے عاجز ہونا (ن)

ع صُم بکُم کہہ کے ہے گویا ہم نے زباں کو لال کیا
(ص۳۳۲)

زبس: بہت (ن)

ع دُرِ مضموں ہیں ترے ذوقؔ زبس بیش بہا
(ص۳۵۳)

زبوں: خراب، تباہ (ن)

ع اے ذوقؔ ترے واسطے یہ اور زبوں ہے
(ص۲۲۲)

زحاف: وہ تغیر جو اصول میں ہو گیا ہو خواہ کمی سے یا زیادتی سے (ن)

ع اور زحافوں کا عمل لے کر ردیف و قافیہ
(ص۳۶۹)

زحل: اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر اور نہایت سست ونحس خیال کیا جاتا ہے (آ)

ع نالہ کہتا ہے کہ تا چرخِ زُحل جاؤں گا
(ص۱۳۴)

زحمت کش: مراد: تکلیف دینے والا۔

ع دیویں موذی زحمت کش کو کیونکہ نہ ایذا جمعِ ضعیف
(ص۲۴۶)

زحیر: پیچش کا مرض (ن)

ع گئی جہاں سے یہ بیمارِیِ فواق و زحیر
(ص۲۹۱)

زخم اچھا ہونا: مراد: دکھ ختم ہونا۔

ع داغ ادھر تازہ ہوا گر زخم اُدھر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

زخم افزوں ہونا: مراد: گھاؤ بڑھنا۔

ع مزا اتنا ہی ذوق افزوں ہو، جتنے زخم افزوں ہوں

(ص ۱۷۳)

زخم بھرنا: گھاؤ کا اچھا ہو کر برابر ہو جانا (ن)

ع پر مرے زخم نہیں ایسے کہ بھر جائیں گے

(ص ۲۲۹)

زخم تازہ: وہ زخم جو ابھی لگا ہو (ج)

ع اک زخمِ تازہ روز ہے زخمِ کہن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

زخم جگر: غم، رنج (ج)

ع رفیق جب مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

زخم جگر کا رفو: مراد: زخم کا بھرنا

ع ظاہر ہمارے زخمِ جگر کا رفو ہے صاف

(ص ۱۷۱)

زخم دل: غم، رنج (ج)

ع زخمِ دل زہر مجھے ہنسنا ترا لگتا ہے

(ص ۲۱۶)

زخم رسیدہ: مراد: عاشق۔ گھاؤ پہنچا ہوا (ن)

ع گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مِل گیا

(ص ۱۳۳)

زخم سینہ: غم، رنج (ج)

ع اگر زخمِ سینہ سے پھاہا اُٹھاؤں تو خورشید کو تھرتھری سی چڑھاؤں

(ص ۱۹۵)

زخم کا انگور: گوشت جو زخم میں بھر جائے (ج)

ع پھر پھٹا زخم کا انگور، مبارک اے ذوق

(ص ۲۲۶)

زخم کاری: مہلک زخم، گہرا گھاؤ، زخم کامل، بھرپور زخم (آ)

ع دکھاتی اپنی گل کاری ہے کیا کیا زخمِ کاری سے

(ص ۲۱۳)

زخم کو پانی دینا: مراد: زخموں کو بڑھانا۔

ع کہ پانی زخم کو اے خستہ تن نہیں دیتے

(ص ۲۴۱)

زخم کہن: پرانا زخم (ج)

ع اک زخم تازہ روز ہے زخمِ کہن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

زخموں کی ترقی: مراد: زخموں کا زیادہ ہونا۔

ع دل پہ زخموں کی ترقی سے ہوئی اک اور بہار

(ص ۱۴۰)

زخم گلو: مراد: پیاس۔

ع گلو تک میرے اور زخمِ گلو کے تا بہ لب آیا

(ص ۱۲۶)

زخموں میں نمک پر کرنا: زخم میں نمک بھرنے سے زیادہ ایذاء ہوتی ہے (ن)

ع مرے زخموں میں پر کردو، نمک اب کیا بچاؤ گے

(ص ۲۵۹)

زخمی کرنا: خستہ، مجروح، چوٹ کھایا ہوا (ن)

ع مجھے زخمی کیا ہے کس نے ابرو کی اشارت سے

(ص ۲۱۷)

زنبور: مراد: بھڑ کی ایک قسم۔

ع وائے قسمت ہو اسی روزن میں گھر زنبور کا

(ص ۱۳۹)

زد: ضرب، چوٹ (ج)

ع زد رقم ساخت کعبہ وزم زم

(ص ۳۸۹)

زر: سونا، طلا، روپیہ، پیسا، دولت (ن)

ع زر سے ہے سروکار حسینوں کو جہاں میں

(ص ۱۷۲)

زربکف: مراد: امیر/رقیب۔ سونا ہاتھ میں لئے (ق)

ع وہ ہیں کیا جو زر بکف ہیں، یہ ہمیشہ سر بکف ہیں

(ص ۱۴۲)

زرتشتی: مراد: مذہب زرتشت کا پیروکار۔

ع کبھی میں زرتشتوں میں ایسا کہ سارے موبد

(ص ۲۷۸)

زرخالص: وہ سونا جس میں ذرا بھی ملاوٹ نہ ہو (ج)

ع نہیں ہے کم زرِ خالص سے زردیِ رخسار

(ص ۲۰۰)

زرگل: پھول کے اندر کا زیرہ (ن)

ع چمن میں یہ زرِ گل رہوے تا کجا محفوظ

(ص ۱۷۰)

زرد: پیلا (ج)

ع کہ جوں شاخِ خزاں دیدہ پہ کوئی زرد پتّا ہو

(ص ۱۹۹)

زرد ہونا: خون خشک ہو جانا، خوف یا رعب میں آنا (آ)

ع تو زمین زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا

(ص ۱۴۱)

زردیِ رخسار: مراد: چہرہ کا مرجھانا۔

ع نہیں ہے کم زرِ خالص سے زردیِ رخسار

(ص ۲۰۰)

زرکش: وہ کپڑا جو چاندی کے تاروں سے بنا ہو (ج)

ع کیمیا سے کبھی میں زرکشِ گنجِ دولت

(ص ۲۷۷)

زروئے زمین: مراد: دھرتی کی سطح سے۔

ع مانندِ گرد باد ز روئے زمیں جدا

(ص ۱۴۸)

زشت: برا (ج)

ع نہ رکھے خوبی و زشتی سے غرض آئینہ وار

(ص ۱۲۵)

زعم: خیال (آ) غرور، تکبر، فخر (ج)

ع انجم جنھیں سمجھتے ہیں لوگ اپنے زعم میں

(ص ۳۱۲)

زغن: چیل (ن)

ع دے اگر زاغ و زغن بیضہ تو ہو پیدا ہُما

(ص ۲۷۰)

زفیل: سیٹی، وہ آواز جو کبوتر باز منہ میں انگلی رکھ کر نکالتے ہیں (ن)

ع تیر کی تیرے صدا جیسے کبوتر کو زفیل

(ص۳۰۶)

زقوم: ایک درخت جسکا پھل دوزخیوں کو کھانے کو ملے (ج

ع کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم

(ص۱۲۶۹)

زکریا: مشہور پیغمبر کا نام جو آرہ سے چیر ڈالے گئے (ن)

ع دل نخل میں قد کے جوں زکرّیا چھپ کر چشمِ کافر سے

(ص۱۹۶)

زلالِ خضر: آبِ حیات (ج)

ع زلالِ خضر کا اک چشمہ سو بھی سب سے اخفا ہو

(ص۱۹۹)

زلزلہ: بھونچال (ن)

ع کس وقت زلزلہ سرِ دشتِ عدم نہیں

(ص۱۸۵)

زلزلہ چڑھنا: زلزلہ آنا (ج)

ع چڑھ جائے گا اک زلزلہ صحرائے عدم کو

(ص۳۴۴)

زلف: گیسو، گندھے ہوئے سر کے بال (ن)

ع رَسن انداز ہے چاہِ ذقنِ یار میں زُلف

(ص۱۷۷)

زلفِ پرعرق: مراد: بھیگے بال۔

ع مارے گر سیلی وہ زُلفِ پُر عرق

(ص۲۰۶)

زلفِ پریشاں: مراد: بکھرے بال۔

ع دل کو اے کافر تری زلفِ پریشاں چھوڑ کر

(ص۱۶۵)

زلفِ سرکش: مراد: باغی گیسو۔

ع جس ہاتھ میں خاتمِ لعل کی ہے گر اس میں زُلفِ سرکش ہو

(ص۱۹۶)

زلفِ سیاہ فام: مراد: کالے رنگ کے بال۔

ع کھینچے دلِ انسان کو نہ وہ زُلفِ سیہ فام

(ص۱۴۲)

زلفِ شب گوں: مراد: سیاہ بال۔

ع چھپ گیا مہ رُخ پہ تیرے زلفِ شب گوں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

زلفِ عنبریں: خوش بودار بال (ج)

ع بادِ زلفِ عنبریں میں رات یہ آہیں بھریں

(ص ۳۳۰)

زلفِ فتنہ زا: مراد: فسادی گیسو۔

ع اس زلفِ فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم

(ص۱۸۴)

زلف کا مارا: مراد: گیسوؤں کا شکار۔

ع اُس زلف کے مارے کی اگر خاک کو چاٹے

(ص۲۰۲)

زلف کی زندانیوں میں ہونا: مراد: محبوب کے گیسوؤں کا شکار رہونا۔

ع یارب ہیں کس کی زُلف کے زندانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

زلیخا: عزیزِ مصر کی بیوی جو حضرت یوسفؑ پر عاشق ہو گئی تھی (ج)

ع اے زلیخا چھوڑ دامن یوسفِ کنعان کا

(ص ۱۲۲)

زمانہ: جگ، دنیا، عالم، مخلوق، لوگ، خلقت (ج)

ع ذبحِ ابروئے خوں ریز اک زمانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

زمرد: سبز رنگ کا ہیرا (ج)

ع پائے ہے رنگِ زمرد، پارۂ سنگِ رُخام سے

(ص ۳۷۰)

زمرہ خدام: مراد: خادموں نوکروں کی جماعت۔

ع خدمتی ان کے جو ہیں زمرۂ خدّام میں خاص

(ص ۱۶۹)

زمزم: بیت اللہ کے کنویں کا نام اس کنویں کے پانی کو بھی زمزم کہتے ہیں (ن)

ع زمزم سے ہے مطلب، نہ صفا سے نہ حجر سے

(ص ۲۴۰)

زمزم و کوثر: بیت اللہ کے کنویں کا نام اس کنویں کے پانی کو بھی زمزم کہتے ہیں (آ)

ع غرقِ حیا ہیں زمزم و کوثر، سر بہ زمیں ہیں سدرہ و طوبیٰ

(ص ۳۶۴)

زمزمہ پیرائی: راگ گانا، نغمہ سرائی (ج)

ع مجھ سے کہا ہو زمزمہ پیرا تو بھی تو بول اے بلبلِ شیدا

(ص ۳۶۴)

زمزمہ سازی: نغمہ، سرور، گانا (ج)

ع بے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زم زم

(ص ۳۷۹)

زمزمہ سنج: راگ گانے والا (ج)

ع آج ہے بلبلِ تصویر تلک زمزمہ سنج

(ص ۲۸۳)

زمزمہ موج: مراد: لہروں کی آواز جو گیت معلوم ہوتی ہے۔

ع زمزمہ موجِ کا بربط سے ہوا ہے ہم دم

(ص ۳۷۹)

زمہریر: کرۂ ہوا کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے (ن)

ع زمہریر از پئے آرامِ جہاں ہو ییلاق

(ص ۳۷۴)

زمین پر پاؤں رکھنا: کسی اونچی چیز سے زمین پر اترنا (ج)

ع سچ ہے زمیں پہ پاؤں رکھے کیوں کر آسماں

(ص ۳۱۰)

زمیں پر پاؤں نہ رکھنا: مراد: غرور میں مبتلا ہونا۔

ع بل بے غرورِ حسن، زمیں پر نہ رکھے پاؤں

(ص ۲۰۸)

زمیں پر پیٹھ لگنا: آرام پانا (ج)

ع لگی بھی گر زمیں پر پیٹھ تیرے تفتہ جانوں کی

(ص ۲۱۳)

زمینِ شعر: مراد: وہ وزن جس پر شعر کہا گیا ہو۔ غزل کی ردیف قافیہ اور وزن (ن)

ع ہو زمینِ شعر میں عالم زمینِ شور کا

(ص ۱۳۹)

زمینِ شور: مراد: مصیبت، پُر ہنگام علاقہ۔

ع ہو زمینِ شعر میں عالم زمینِ شور کا

(ص۱۳۹)

زمیں میں غزل لکھنا: مراد: اُسی بحر قافیہ ردیف اور وزن میں غزل لکھنا۔

ع اسی زمیں میں غزل ایک اور بھی لکھ ذوقؔ

(ص۱۴۸)

زنّار: وہ دھاگا جو ہندو گلے میں ڈالے رہتے ہیں (ن) وہ دھاگا جو عیسائی، یہودی اور مجوسی کمر میں باندھتے ہیں (ج)

ع سمجھو مت زنّارِ تسبیحِ سلیمانی دروغ

(ص۱۷۱)

زنبق: ایک قسم کا سفید پھول جو نرگس کی قسم کا دھتورے کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے (آ)

ع ہونٹ گل برگ، دہن غنچہ و بینی زنبق

(ص۲۹۶)

زنبور: مراد: کاٹنے والی مکھی۔شہد کی مکھی (ن)

ع وائے قسمت ہو اسی روزن میں گھر زنبور کا

(ص۱۳۹)

زنبیل: مراد: کاسہ گدا۔ٹوکری جو کھجور کے پتوں سے بنی ہو (ج)

ع لاکھ بے ہوشوں سے جس کی بھری ہے زنبیل

(ص۳۰۴)

زنجیر: مراد: قید۔بیڑی (ن) سلاسل (آ)

ع زنجیر میں بھی نالۂ زنجیر کی طرح

(ص۱۷۵)

زنجیر کھڑکانا: مراد: فریاد کرنا۔ زنجیر کو دے دے مارنا تا کہ زنجیر سے آواز نکلے (ن)

ع بج گیا آخر گجر، زنجیر کھڑکاتے ہوئے

(ص۲۰۹)

زنجیر ہونا: مراد: رکاوٹ۔بیڑی (ن)

ع چینِ پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر

(ص۱۲۷)

زنخداں: ٹھوڑی (ج)

ع ہاتھ اپنا فکر میں زیرِ زنخداں ہی رہا

(ص۱۳۱)

زنداں: قیدخانہ (ن)

ع رُخصت اے زنداں! جنوں زنجیرِ دَر کھڑکائے ہے

(ص۲۲۰)

زندگانی: عمر (ن) زندگی (ج)

ع تلخ کامی میں ہی گزری زندگانی عمر بھر

(ص۱۹۵)

زندگی آخر ہونا: مراد: موت کا وقت قریب آنا۔

ع زندگی خضر کی آخر ہوئی سنتے سنتے

(ص۱۷۲)

زندگی بھر: عمر بھر (ن) تمام عمر (ج) جیتے جی (آ)

ع زندگی بھر رہی گر پاؤں میں زنجیرِ فراق

(ص۱۷۲)

زندہ دل: خوش مزاج (ن)

ع میں وہ ہوں زندہ دل کہ مری جانِ بے قرار

(ص۲۲۵)

زنگ: لوہے کا میل (ن)

ع زنگ سے دیکھ نہ پھر اس میں تو کینا بھر کے

(ص۲۱۲)

زنگار: تانبے کا زنگ یا کساؤ (ج)

ع کیا پسِ پردۂ زنگار نظر آتا ہے

(ص۳۵۳)

زنگی: ملک زنگ کا (ج)

ع آفتاب آسماں زنگی کے منہ کا خال ہے

(ص۲۴۵)

زنہار: ہرگز، کبھی نہیں (ج) حرف تنبیہہ (آ)

ع اُستخواں اس سوختہ جاں کے نہ کھانا زینہار

(ص۱۴۴)

زور آزمائی: طاقت آزمانا (ن) اپنے زور کا امتحان کرنا (آ)

ع زور آزمائیوں کے لئے ہے ہرن کی شاخ

(ص۲۸۵)

زورِ بازو: اپنی طاقت جسمانی، ہمت (ج)

ع محبت یہ نہیں ہے، زور بازو اس کو کہتے ہیں

(ص۱۸۲)

زور دینا: قوت دینا (ن) تقویت دینا (ج)

ع تائید تیری زور ضعیفوں کو دے اگر

(ص۲۸۵)

زورِ طبیعت آزمانا: نئے مضامین، نئے خیالات پیدا کرنے کی طاقت (ج)

ع کہ جس پہ زورِ طبیعت تم آزماتے ہو

(ص۳۴۵)

زور مارنا: مراد: پوری پوری کوشش کرنا۔

ع ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

(ص۱۳۸)

زور مٹ جانا: مراد: اثر ختم ہو جانا۔

ع نشانِ بے رواجی گر دکھائے زور مٹ جائے

(ص۱۲۱)

زورِ وحشت: مراد: دیوانگی کا غلبہ۔

ع پھروں کھینچے ہوئے کوسوں میں اپنے زورِ وحشت ہیں

(ص۲۰۹)

زوروں پر چڑھنا: قوت میں بھرنا (آ)

ع دکھا نہ جوش و خروش اتنا زور پر چڑھ کر

(ص۱۶۳)

زورق: ایک قسم کی ٹوپی جو درویش پہنتے ہیں (ج)

ع ناف اک عکس ذقن اس میں بجائے زورق

(ص۲۹۷)

زہاب: مراد: ممنوع۔

ع مطبخ میں اس کے پشۂ نمرود ہو زہاب

(ص۲۷۴)

زہد: مراد: پرہیز گاری۔

ع نے زہد سے ہے کام، نہ زاہد سے کہ ہم تو

(ص۱۵۷)

زہد فروش: پرہیز گاری، تقویٰ (ج)

ع کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک

(ص ۲۸۰)

زہرآب: پانی جس میں زہر ملا ہو (ج)

ع کاسے میں فلک کے رہے ایک بوند نہ زہراب

(ص ۱۵۷)

زہر بھری آنکھ: شوخ آنکھ، غصہ بھری ہوئی آنکھ (ن)

ع تیری اس زہر بھری آنکھ کے بیمار کو رنج

(ص ۱۵۸)

زہر کھانا: کوئی ایسی چیز کھانا کہ جس سے جان جاتی رہے، مرنا (آ)

ع کہ یہ کھانا مرے آگے ہے بدتر زہر کھانے سے

(ص ۳۵۶)

زہر کی گانٹھ: فتنہ انگیز (ن) مفسد، شریر (ج)

ع یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ، بچھو اس کو کہتے ہیں

(ص ۱۸۲)

زہر کے گھونٹ: بہت ناگوار، تلخ (ن)

ع زہر کے گھونٹ ہیں، پر رکھتے ہیں شربت کے مزے

(ص ۲۲۵)

زہر کے گھونٹ پینا: دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا (ن)

ع پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے

(ص ۲۶۰)

زہر لگنا: برا لگنا، بے حد ناگوار گزرنا (ن)

ع زخمِ دل زہر مجھے ہنسنا ترا لگتا ہے

(ص ۲۱۶)

زہر مار: وہ چیز جو زہر کو مارے (ج)

ع مارسیہ کے سر میں اسی طرح زہر مار

(ص ۳۸۸)

زہر میں بجھا ہوا: مراد: زہر کی تاثیر رکھنے والا۔

ع اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

زہر نوش: مراد: عاشق، خودکش۔

ع کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں پہنچا ذوقؔ ورنہ

(ص ۱۴۲)

زہرہ: ایک ستارے کا نام ہے جو تیسرے آسمان پر ہے (ن)

ع عطارد میر منشی، زہرہ ناظر آسماں پر

(ص ۳۱۶)

زہے نصیب: خوش قسمتی، خوشی، خوش اقبالی (ج)

ع اپنے زہے نصیب کہ ہوں یہ ستم نصیب

(ص ۱۵۶)

زیارت: کسی متبرک مقام یا چیز یا آدمی کا دیکھنا (ن)

ع قصد جب تیری زیارت کا کبھو کرتے ہیں

(ص ۱۸۵)

زیاں: ضرر، نقصان (ج)

ع تڑپ کر دامنِ زیں کو نہ آلودہ کرے خوں سے

(ص ۱۳۰)

زیب: زینت، آرائش، خوشنمائی، رونق (ن)

ع بے مکیں ہوتی نہیں زیب، مکاں کی اے ذوقؔ

(ص ۱۴۰)

زیبا: موزوں، خوش نما (ن)

ع ہوئے جو یک رنگ، ان کو زیبا نہیں جہاں میں رعونت اصلاً

(ص ۱۶۳)

زیبا ہونا: زیب دینے والا، موزوں، خوش نما (ن)

ع جو مانگوں موت دردِ عشق سے ، مجھ کو نہیں زیبا

(ص۱۸۹)

زیبندہ: زیب دینے والا (آ) خوبصورت (ج)

ع زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسماں

(ص۳۱۲)

زیر آسماں: مراد: فلک تلے۔

ع ہوش کا دعوئ ہے بے ہوشوں کو زیرِ آسماں

(ص۱۸۲)

زیر بغل: مراد: چھپا کر۔

ع شیشۂ بادہ لئے زیرِ بغل جاؤں گا

(ص۱۳۴)

زیردستی: ماتحت، کمزور (آ) عاجز، مغلوب (ن)

ع زیردستی پر بھی ہے موذی سے لازم احتراز

(ص۳۳۰)

زیر دنداں: مراد: دانتوں کے نیچے۔

ع رکھتی شعلے سے ہے انگشت بہ زیرِ دنداں

(ص۳۸۴)

زیر زمیں: زمین کے نیچے قبر میں (ج)

ع کہ کھا کے، گاوِ زمیں نہ ہیبت کہیں بہ زیر زمیں ہو، لرزاں

(ص۳۶۱)

زیر لب: مراد: مسکان۔

ع بھر آیا منہ میں خوں گر یک تبسم زیر لب آیا

(ص۱۲۶)

زیر مغیلاں: مراد: خاردار درخت کے نیچے۔

ع جاہے اب زیرِ مغیلاں ترے دیوانوں کی

(ص۲۵۴)

زیر نگیں: ماتحت، حکومت میں، تصرف میں (ج)

ع رکھتا دُر زیرِ نگیں ہے صفحاتِ صفہاں

(ص۳۸۴)

زیروزبر کا اختلاف: مراد: معمولی سی ناموافقت۔

ع جن میں نہ اختلاف زبر کا، نہ زیر کا

(ص۱۳۰)

زینہ: سیڑھی (ن)

ع چڑھ سَر کے بل اس زینے پہ تابامِ محبت

(ص۱۵۷)

﴿ ژ ﴾

ژالہ: اولا، پالا (ج)

ع بہ گیا ژالہ ہوا لگ کے نہ پگھلا گوہر

(ص۲۸۶)

ژالہ بہنا: مراد: اولے پگھلنا۔

ع بہ گیا ژالہ، ہوا لگ کے، نہ پگھلا گوہر

(ص۲۸۶)

ژند: پارسیوں کی مقدس کتاب (ج)

ع ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت

(ص۲۷۸)

﴿ س ﴾

سات آسماں: مسلمانوں اور فقہا کے اعتقاد میں آسمان سات ہیں (ج)

ع ہوں سات آسماں کی جگہ ستّر آسماں

(ص۳۱۰)

سات سُر: موسیقی کے ساتوں سر (ن)

ع نغمۂ ہندی کا ہووے سات سُر سے انتظام

(ص۳۷۰)

ساتوں اقلیم: ہفت اقلیم (ن)

ع ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بہ خطِ استوا

(ص۲۷۰)

ساچق: رسمِ حنابندی۔ برات سے ایک روز پیشتر کی رسم جس میں دلہا کے ہاں سے مہندی، نُقل، مصری، میوہ، سہاگ پُڑا، پھُلیل، جوڑا، عطر وغیرہ آرائش کے ساتھ کچھ آدمی لے کر جاتے ہیں (آ)

ع فائق ہو کیا سبوچۂ ساچق پر آسماں

(ص۳۱۰)

ساحت: عمارت کا اندرونی حصہ، صحن (ج)

ع اشہب یوم سبک سیر ہے سوئے ساحت

(ص۲۸۰)

ساحل: سمندر یا دریا کا کنارہ (ج)

ع سخن و اہلِ سخن سب سرِ ساحل تھے کھڑے

(ص۳۸۵)

سادہ پن: سادگی، بھولا پن (ن)

ع ہے اُن کا سادہ پن بھی تو اک بانکپن کے ساتھ

(ص۲۰۴)

سادہ دلی: بھولا پن، بیوقوفی (ج) صفائی، بے ریائی (آ)

ع سادہ رُخوں سے کی جو محبت تیری ہی تھی یہ سادی دلی

(ص۳۳۴)

سار بانی: مراد: اونٹ چلانا۔

ع اگر مل جائے گی مجنوں کو فرصت سار بانی کی

(ص۲۵۲)

ساری و طاری: چھا جانے والا، غالب ہونے والا (ج)

ع علمِ حقیقی، علم مجازی، تیرے حلول و ساری و طاری

(ص۳۶۴)

ساز: سرور کے آلات جیسے سارنگی طبلہ، ہارمونیم، ستار وغیرہ (ج)

ع لو گے جس سازِ خدا ساز کو آغوش میں آج

(ص۳۷۹)

ساز کا پردہ: ساز کی ترتیبِ معمولی کا کوئی جزو جو معین آواز دیتا ہے (ن)

ع تار ہر ساز کے پردے میں محبت کے سبب

(ص۲۳۵)

ساطور: بڑی چھری، خنجر (ن)

ع استخواں سے ہو مری دستہ تری ساطور کا

(ص۱۳۹)

ساعدِ سیمیں: خوبصورت کلائی، سفید کلائی (ج)

ع تو ہیں دندانِ صفا ساعدِ سیمیں کی صفت

(ص۲۸۲)

ساغر توڑنا: مراد: شراب کا پیالہ توڑنا۔

ع گر چاک پر پھرے تو میں ساغر کو توڑ دوں

(ص ۱۸۲)

ساغرِ دل: مراد: دل کا جام۔

ع ساغرِ دل کی تو واقف نہیں کیفیت سے

(ص ۱۶۹)

ساغر کش: شرابی (ج)

ع نشہ ٹوٹے ترے ساغر کشِ وحشت کا کیا ممکن

(ص ۱۹۷)

ساقِ سیمیں: پنڈلی، گھٹنے اور ٹخنے کے بیچ کا حصہ (آ)

ع وہ ران روشن، وہ ساقِ سیمیں، وہ پائے نازک، حنا میں رنگیں

(ص ۳۶۰)

ساقی: شراب پلانے والا، معشوق (ن)

ع ساقی بطِ شراب ہے تجھ بن پڑی ہوئی

(ص ۱۶۶)

ساقیا: اے ساقی (ن)

ع ساقیا عید ہے، لا بادے سے مینا بھر کے

(ص ۲۱۲)

سالِ عروسی: مراد: شادی، نکاح کا سال۔

ع قلم میں سالِ عروسی کا پھول دیوے بہار

(ص ۳۷۸)

سال گرہ: آدمی کی پیدائش کی تاریخ جو ہر سال آئے۔ اس دن جشن کیا جاتا ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ ہندوستان میں عمر کے ہر سال کے لئے ایک کلاوے میں گرہ دی جاتی ہے اس لئے سال گرہ نام ہوا (ج)

ع فرخ یہ تجھ کو سال گرہ ہو ہزار سال

(ص ۳۸۹)

سالک: راہ چلنے والا، وہ شخص جو تقربِ خدا تعالیٰ کا طالب ہو اور عقلِ معاش بھی رکھتا ہو (ن)

ع تا کہ سالک مسلکِ تقویٰ میں کرتا ہو سلوک

(ص ۳۷۰)

سامان: اسباب (ن)

ع دل عاشق کے جلانے کا ہے سارا ساماں

(ص ۱۷۶)

سامری: اس شخص کا نام جس نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اس کی پرستش کرائی (ن)

ع مے ملا کر ساقیانِ سامری فن آب میں

(ص ۱۸۵)

سان: مراد: وہ پتھر جس پر چھری یا چاقو تیز کرتے ہیں (ج)

ع قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تو نے سان پر

(ص ۱۶۳)

سانپ: ایک رینگنے والا جانور جو پتلا اور لمبا ہوتا ہے (ج)

ع سانپ سا پانی ییں اے سروِ خراماں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

سانپ کو کوڑا بنانا: بہادری کا کام کرنا، زبردست شے کو زیر کرنا۔

ع بنائے سانپ کا کوڑا، وہ شیر پر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

ساون: ہندی قمری چوتھا مہینہ (ن) برسات کا دوسرا مہینہ، ۱۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک کا زمانہ (آ) ہندوؤں کا چوتھا مہینہ (ج)

ع ساون میں دیا پھر مہِ شوال دکھائی

(ص ۳۱۴)

سائباں: شامیانہ (آ)

ع بنا ہے سائباں وہ سایۂ دیوار دامن سے

(ص ۲۱۰)

سائر: پھرنے والا، گردش کرنے والا (ن)

ع سبعہ سیارہ ہوں سائر تا سرِ ہفت آسماں

(ص ۳۶۹)

سایہ: چھاؤں، پرچھائیں (ن)

ع نے سایہ ہے، نہ پھول، نہ بوئے ثمر لذیز

(ص ۱۶۲)

سایہ افگن: سایہ ڈالنے والا (ن)

ع سایہ افگن جس پہ تو اپنے قدِ رعنا سے ہو

(ص ۱۹۹)

سایۂ خدا: بادشاہ (ن) ظل الٰہی (آ)

ع رُخ تیرا آفتاب ہے اے سایۂ خدا

(ص ۳۱۹)

سایہ ڈالنا: مہربانی کرنا (آ)

ع ڈالے جو سایہ نعش پہ اس بے کفن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

سبحان اللہ: کوئی خوشنما چیز یا پاکیزہ شکل دیکھ کر یہ کلمہ کہتے ہیں (ن)

ع وہ کہے صلِ علیٰ، یہ کہے سبحان اللہ

(ص ۳۲۰)

سبحان ربی الاعلیٰ: پاک ہے وہ ذات جو بلند ہے۔

ع قد وہ سبحان ربی الاعلیٰ

(ص ۲۶۵)

سبحۂ صد دانہ: مراد: سو دانوں کی تسبیح۔

ع سبحۂ صد دانہ بھی پڑ جائے گر میرے گلے

(ص ۱۹۹)

سبحہ کا تار: مراد: تسبیح کی مالا۔

ع میں وہ آلودہ دامن ہوں، بنائیں تار سبحہ کا

(ص ۲۰۹)

سبز پری: ہر خوبصورت سبز چیز (ج)

ع چرخِ مینائی پہ اک سبز پری کا عالم

(ص ۲۸۰)

سبز قدم: منحوس (ج)

ع دیتے تھے یہاں راہ نہ اس سبز قدم کو

(ص ۳۴۴)

سبز ہونا: ہرا ہونا، پھولنا پھلنا (ن) بہبودی ہونا (ج)

ع ہو قطعِ نخلِ اُلفت اگر، پھر بھی سبز ہو

(ص ۱۹۴)

سبزۂ خط: رخساروں پر بالوں کے اگنے سے جو سبزی نمودار ہوتی ہے اس کو سبزہ خط کہتے ہیں (ن)

ع میں سبزۂ خط اور عرقِ بنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

سبطین: امام حسن و حسینؓ (ج)

ع سبطینِ نبیؐ یعنی حسنؓ اور حسینؓ

(ص ۲۶۳)

سبعۂ سیارہ: سات سہیلیوں کا جھمکٹا، ستارے حسب ذیل ہیں۔قمر، عطارد، زہرہ، شمس، ثریا، پروین، سات شمسی (آ)

ع سبعہ سیارہ ہوں سائر تا سرِ ہفت آسماں

(ص ۳۶۹)

سبق آموز: مراد: سبق سکھانے والا۔

ع وہ چشمِ فسوں گر سبق آموزِ فسوں ہے

(ص ۲۲۲)

سبق لینا: سیکھنا،نصیحت پکڑنا (آ)

ع کتابِ محبت میں اے حضرتِ دل بتاؤ تو تم لیتے کتنا سبق ہو

(ص ۱۹۵)

سبقت کرنا: ابتداء کرنا (ن) پیش قدمی کرنا (آ)

ع کرتے جوں کوہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت

(ص ۱۹۲)

سبک: ہلکا، خفیف (ج)

ع کردیا گریے نے آخر سبک ایسا ہم کو

(ص ۱۹۳)

سبک بار: ہلکے بوجھ والا، کنایتہً فارغ البال (ن)

ع ہے سبک باری جنھیں بارِ ہوس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

سبک دوش: جس کے پاس کچھ سمجھ بوجھ نہ ہو، آزاد (ن)

ع ڈبوئیں آشنا کو گر سبک دوش اپنی صحبت میں

(ص ۱۹۷)

سبک سیر: تیزفتار (ج)

ع اشہب یوم سبک سیر ہے سوئے ساحت

(ص ۲۸۰)

سبوسبو کرنا: مراد: شراب کی انتہائی شدید طلب ہونا۔

ع اُٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

(ص ۲۱۲)

سبوچہ: چھوٹا گھڑا یا مٹکا (ج)

ع دیکھ نقلوں کو سبوچوں میں یہ حیران ہے خلق

(ص ۳۸۰)

سبیل: رستہ، طریقہ، تدبیر (ج)

ع خونِ شہیدِ خنجرِ مژگاں سبیل تھا

(ص ۱۴۹)

سپاس: تعریف، شکرگزاری (ج)

ع تو صدا نہ ہو بلند اس سے بہ جز حمد و سپاس

(ص ۲۹۵)

سپر: ڈھال، پناہ، حفاظت (ج)

ع اس کی مستک پہ سپر اور وہ نگارِ خرطوم

(ص ۳۸۵)

سپند کرنا: مراد: نظر بد دور کرنا۔

ع ہمیشہ خال رخِ آتشیں کرے ہے سپند

(ص ۱۷۰)

سپہر کہن: مراد: پرانا آسمان۔

ع سر مارتی یہ آہ سپہرِ کہن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

سپہرِ ہشتمیں: آٹھواں آسمان (ج)
ع ہو ثوابت کا سپہرِ ہشتمیں پر ازدحام
(ص ۳۶۹)

ستارہ چمکنا: ستارہ کا روشن ہونا، اقبال یاور ہونا (ن)
ع صبحِ اقبال و سعادت کا ستارہ چمکا
(ص ۲۸۸)

ستارہ سحری: صبح کا ستارہ (ج)
ع بہار کو ہیں دکھاتے ستارۂ سحری
(ص ۳۳۸)

ستائش: سراہنا، تعریف کرنا (ج)
ع لب بہ ستائش دل بہ نیائش، جلوہ طرازِ عرشِ معلّی
(ص ۳۶۴)

ستر: شرم گاہ (ج)
ع مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت
(ص ۲۸۱)

ستم: ظلم، بے انصافی (ن)
ع تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ
(ص ۲۰۲)

ستم اٹھنا: ظلم برداشت ہونا (ج)
ع لکھئے اسے خط میں کہ ظلم اُٹھ نہیں سکتا
(ص ۱۲۲)

ستم ایجاد: ایسا ظالم جس کی ذات سے ظلم کی بنیاد پڑی ہو، بڑا ظالم (کنایتہً) معشوق (ن)
ع سر تا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
(ص ۲۳۸)

ستم شریک: مراد: ظلم میں شامل۔
ع ستم شریک ہوا کون آسماں کے لئے
(ص ۲۱۰)

ستم گر: ظالم (ن)
ع نہیں آتا، نہ آئے رحم اے ذوقؔ اس ستم گر کو
(ص ۲۱۳)

ستون: رکن، منارہ (ن)
ع جو نالہ ہے، ایوانِ محبت کا ستوں ہے
(ص ۲۲۲)

سجادہ نشیں: کسی بزرگ کی گدی پر بیٹھنے والا یا خلیفہ (ن)
ع گو تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشیں
(ص ۲۷۹)

سجدۂ در: مراد: دروازے پر سر جھکانا۔
ع ترے جو سجدۂ در سے جبیں ہو خاک آلودہ
(ص ۲۱۰)

سجدۂ سہو: وہ دو سجدے جو نماز میں کوئی بات بھول جانے کی وجہ سے کئے جائیں ان سے نماز مکمل ہو جاتی ہے (ج)
ع پوچھے مُلا سے، جسے کرنا ہو سجدہ سہو کا
(ص ۲۳۸)

سجدہ گاہ: سجدہ کرنے کی جگہ (ن) ماتھا ٹیکنے کا مقام (آ)
ع یہ آستانِ دولت ہے سجدہ گاہِ عالم
(ص ۳۶۸)

سچا: ہر معدنی جوہر کو جو اصل ہو سچا لیتے ہیں، خالص (ن)
ع کور کیا جانے یہ سچا ہے کہ جھوٹا گوہر

(ص ۲۸۷)

سحاب: بادل (ج)

ع تیرے سحاب لطف سے سیراب ہو اگر

(ص ۲۸۵)

سُحباں: عرب کا مشہور فصیح و بلیغ شاعر جس کے باپ کا نام وائل تھا، اس کو سحبان وائل بھی کہتے ہیں (ن)

ع گو فصاحت میں تو سحباں ہے ولے بے تقدیر

(ص ۲۷۸)

سحر: صبح (ن)

ع کبھی جو شکل تمہاری سحر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

سخت جانی: سنگ دلی، جفاکش (ن)

ع مثالِ آئینہ سخت جانی سے سینہ دیوارِ آہنی ہے

(ص ۲۱۹)

سخت گھڑی: منحوس وقت، مشکل کا وقت (ن)

ع کم بخت ہم اس سخت گھڑی کو نہیں پاتے

(ص ۲۳۰)

سخن: کلام، بات چیت (ن)

ع رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوقؔ

(ص ۱۵۸)

سخن رس: بات کی تہ کو پہنچنے والا، جلد سمجھنے والا، ہوشیار (ج)

ع کہ سخن فہم و سخن رس کا ہے وہ قدر شناس

(ص ۲۹۵)

سخن شناس: بات کی تہہ کو پہنچنے والا، قدر دانِ سخن (ن)

ع سخن شناس انہیں دیکھ کر یہ کہتے ہیں

(ص ۳۷۶)

سخن کوتاہ کرنا: مراد: بات ختم کرنا۔

ع ذوقؔ کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ

(ص ۳۱۹)

سخن ور: خوش بیاں، خوش گفتار (آ)

ع ہو قیدِ تفکر سے کب آزاد سُخن ور

(ص ۲۳۴)

سخن ور: شاعر، فصیح (ن)

ع ترا مدّاح دائم خسروا! ذوقؔ سخن ور ہو!

(ص ۳۱۷)

سخی: فیاض (ن)

ع جھکتے ہیں سخی وقتِ کرم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

سدِ سکندر: کانسے کی دیوار جو سکندر نے شمالی وحشیوں کے روکنے کے واسطے علاقہ ترکستان یعنی تاتار اور چین کے بیچ میں بنائی تھی، کمال مضبوط اور پائیدار (ن)

ع کھلایا سدِ سکندر میں چین کا گل زار

(ص ۳۷۷)

سدا: ہمیشہ (ن)

ع سدا تپش پہ تپش ہے، دلِ تپاں کے لئے

(ص ۲۱۰)

سدرہ: ایک قسم کا درخت بعض بیری کے درخت کو کہتے ہیں (ج)

ع ہے شاخِ سدرہ ایک کنار کہن کی شاخ

(ص ۲۸۵)

سدرہ وطوبیٰ: وہ درخت سدرہ جو آسمانوں پر ہے اور حضرت جبرائیل کی جائے رہائش جس سے آگے وہ نہیں جا سکتے کہتے ہیں شبِ معراج پیغمبرﷺ اس سے آگے گئے تھے (ج)

ع غرق حیا ہیں زمزم وکوثر، سر بہ زمیں ہیں سدرہ وطوبیٰ

(ص ۳۶۴)

سر اٹھانا: مراد: منظر عام پر آنا۔

ع سَر اٹھایا یہ ہوائی نے کہ آخر کو ہوا

(ص ۳۸۰)

سر اُڑنا: سر کٹ جانا (ن)

ع سر مرا اُڑ کر تری تلوار سے

(ص ۲۰۷)

سرباز: جان پر کھیلنے والا، بہادر (ن)

ع کہ اُڑائیں ترے سَر باز شہادت کے مزے

(ص ۲۲۶)

سرِبازار: بازار میں (ج)

ع دل کو سرِ بازار جہاں کر نہ اُچاٹ

(ص ۲۶۲)

سربازی: بے خوف ہو کر بہادری کا کام کرنا (ن)

ع تو سَر بازی کا اپنے کیا تماشا اپنا سر دیکھا

(ص ۳۳۴)

سربستہ: مخفی، پوشیدہ (ج)

ع یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سر بستہ ہو

(ص ۱۹۶)

سربکف: جان دینے پر تیار (ج)

ع کہ وہ سر بکف نہ ہوتا، جو نہ دستِ جود ہوتا

(ص ۱۴۱)

سر بہ سر: اس سرے سے اس سرے تک، سرتاپا (آ)

ع مانندِ عشقِ پیچاں پھر سر بہ سر ہری ہو

(ص ۳۶۸)

سر بہ مہر: مہر کیا ہوا، بند (ن)

ع کیا ہوا، داغِ محبت سے ہوا دل سَر بہ مہر

(ص ۱۹۶)

سرپٹ: گھوڑے کی نہایت تیز رفتاری (آ)

ع گاہ سر پٹ، گہ اڑان اور گاہ میٹھا پوئیہ

(ص ۳۷۲)

سر پر چاند پڑنا: مراد: بہت قریب نظر آنا چاند کا۔

ع جھومر کا نظر سر پہ ترے اب تو پڑا چاند

(ص ۱۶۱)

سر پر خاک اڑانا: ماتم کرنا، نوحہ کرنا (ن)

ع آئے تھے سر پہ خاک اُڑانے، اُڑا چلے

(ص ۲۰۸)

سرِ پرغرور لٹکنا: مراد: گھمنڈی شخص کا سرتن سے جدا کرنا۔

ع کہ اس میں لٹکے سر پُر غرور کی قندیل

(ص ۱۷۴)

سر پر قیامت برپا کرنا: سر پر ہنگامہ برپا کرنا (ن)

ع سر پہ برپا کہیں کشتوں کے قیامت نہ کرے

(ص ۲۰۷)

سر پر سے وارنا: اپنے ذمے عذاب لینا (ن)

ع پانی دو پلا وار کے سر پر سے کسو کے

(ص ۲۵۳)

سر پر ہاتھ رکھنا: مراد: واویلا کرنا، دہائی دینا۔

ع ورنہ جگر کو روئے گا تو دَھر کے سر پہ ہاتھ

(ص ۲۰۳)

سر پیچ: پگڑی، دستار، عمامہ (آ)

ع تیرے آویزۂ سر پیچ کا اے قبلۂ خلق

(ص ۲۸۸)

سرتابہ قدم: سر سے پیر تک، بالکل، تمام (ج)

ع اللہ اللہ رے حسن اس کا کہ سرتابہ قدم

(ص ۲۷۹)

سر تن سے جدا: سر کاٹنا (ج)

ع جدا گر سَر ہو تن سے اور جدا ہوں ہاتھ شانوں سے

(ص ۲۱۰)

سر ٹکرانا: سر سے ٹکریں لگانا (ن)

ع ٹکرا کے اپنا سر درِ بیت الحزن کے ساتھ

(ص ۲۰۵)

سر جھکانا: سر نیچا کرنا، سجدہ کرنا، انکسار کرنا (ن)

ع تسلیم کو ہے جس کی جھکاتا سر آسماں

(ص ۳۱۰)

سر چڑھ کر: سر پر آ کر، بے باک ہو کر (ن)

ع کہ دُور آپ کو کھینچے ہے تیرے سر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

سر حاضر ہونا: جان دینے میں عذر نہیں ہے (ن)

ع گر جھکی تیغ تری، سر ابھی حاضر ہے کہ ہم

(ص ۲۳۶)

سر دینا: سر قربان کرنا، جان پر کھیلنا (ن)

ع جان دیتا ہے اگر وہ تو یہ سَر دیتی ہے

(ص ۲۲۷)

سرِ خفی: مراد: پوشیدہ راز۔

ع اے ذوق ہم اس سرِ خفی کو نہیں پاتے

(ص ۲۳۰)

سرِ دست: اسی وقت، ابھی (ن)

ع دلکشی پر ہے سرِ دست کمر بستہ و چاق

(ص ۳۷۳)

سرسبزی: تازگی، طراوت، کامیابی (ن)

ع کشتِ فلک میں پیدا سرسبزی و تری ہو

(ص ۳۶۸)

سر سہرا ہونا: کسی پر کام کا مدار یا کامیابی کا انحصار ہونا (ج)

ع آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

(ص ۳۱۹)

سر سے پاؤں تک: ابتداء سے انتہا تک، تمام (ن)

ع اگرچہ سر سے عاشق پاؤں تک دستِ تمنا ہو

(ص ۱۹۹)

سر سے تنکا اتارنا: مراد: مجبوراً کوئی معمولی سا احسان کرنا۔

ع ارے احسان مانوں سر سے میں تنکا اتارے کا

(ص ۱۳۸)

سر سے قدم تک جبیں ہونا: مراد: سراپا نیاز ہونا۔

ع مانندِ سایہ سر سے قدم تک جبیں ہوں میں

(ص ۱۷۷)

سر سے کھیلنا: آسیب زدہ کا سر ہلا ہلا کر کچھ کہنا (ن)

ع دہان و گیسو کا تیرے مارا، نہ منہ سے بولے، نہ سر سے کھیلے

(ص ۲۵۶)

سرِ شوریدہ: مراد: عاشق کا سر۔

ع سرِ شوریدہ اُٹھا سکتا نہیں بارِ فراق

(ص ۱۷۲)

سر کٹانا: سر علیحدہ کرانا، جان دینا، مرنا (ج)

ع کٹا کر اپنا سر نوکِ سناں پر تاج کرتے ہیں

(ص ۳۴۳)

سر کٹنا: سر قلم ہونا، ہلاک ہونا (ن)

ع سر کٹ کے سرافراز ہیں ہم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

سر کشف: مراد: سر کھولنے والا۔

ع سر کشف وار، چھپاتا ہے فلک زیرِ سپر

(ص ۲۸۲)

سر کو ٹپکنا: سر دے دے مارنا (ن)

ع نہیں تدبیر کچھ بنتی، پڑے سر کو پٹکتے ہیں

(ص ۱۹۰)

سر کی قسم: سوگند سر (آ)

ع رستہ نہیں ہے آپ کے سر کی قسم پرے

(ص ۳۵۱)

سر کی قسم لینا: ایک قِسم کی قَسم (ج)

ع میں لوں گا ترے سَر کی قسم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

سر کے بل: سر کے سہارے، ادب اور تعظیم کے ساتھ (ن)

ع سراپا شوق جائیں سر کے بل ہم جن کے جلسے میں

(ص ۱۷۳)

سر لاف و گزاف: بے ہودہ (ن)

ع کب وہ گزرتے ہیں سرِ لاف و گزاف سے

(ص ۲۱۸)

سر لشکر: فوج کا سردار (ن)

ع مُوئے سَر مارانِ سیہ کا ایک سراسر لشکر ہے

(ص ۲۴۶)

سرِ مرقد: مراد: قبر کے سرہانے۔

ع دیکھ لو تم سرِ مرقد سے اُٹھا کر تعویذ

(ص ۱۶۱)

سرِ مو: بال کی نوک کے برابر، رتی بھر (ن) ذرا سا (آ)

ع زباں بہر سرِ مُو آکے گر کرے گفتار

(ص ۳۷۷)

سرِ میداں: لڑائی میں، کھلم کھلا (ج)

ع چمکائے اک ذرا سرِ میداں جو تو اُسے

(ص ۲۷۵)

سر میں سفیدی آنا: بوڑھا ہونا (ج)

ع صبحِ صادق کے ہے گو سر میں سپیدی آگئی

(ص ۲۶۹)

سرنہوڑانا: مراد: سرجھکانا۔

ع اس سرکشی پہ سر کو وہ نہواڑے جائے ہے

(ص۲۱۷)

سرا: مہمان خانہ (آ) مسافرخانہ (ن)

ع سرا کو جیسے تھکا اونٹ دم بہ دم دیکھے

(ص۲۵۴)

سراپا: سر سے پاؤں تک (ج)

ع بن گیا ہوں میں سراپا اک انار آتشیں

(ص۱۸۹)

سراسر: تمام، بالکل (ن)

ع رشتۂ عمر کیا قطع سراسر اے ذوقؔ

(ص۱۶۹)

سراغ: کھوج، نشان، ٹھکانہ (ن)

ع عنقا مرے سراغ سے دور اور شکستہ پر

(ص۱۶۶)

سرفراز: سربلند، متکبر (ن)

ع سر کٹ کے سرافراز ہیں ہم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

سرائے دہر: مراد: زمانہ کا مسافرخانہ۔

ع ہم اس سرائے دہر میں کیا آئے، کیا چلے

(ص۲۰۸)

سرایت کرنا: رچنا، جذب ہونا (ن)

ع سرایت کچھ جو خونِ کوہ کن کر جائے پتھر میں

(ص۲۱۰)

سربازِ عشق: مراد: محبت میں جان پر کھیلنے والا۔

ع محفوظ قطع سے سرِ شمعِ حرم نہیں

(ص۱۸۶)

سربستہ: مخفی، پوشیدہ، چھپا ہوا (ن)

ع یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سربستہ ہو

(ص۱۹۶)

سرپٹ: گھوڑے کی نہایت تیز رفتاری، دوڑ (آ)

ع گاہ سرپٹ، گہ اُڑان اور گاہ میٹھا پوئیہ

(ص۳۷۲)

سرچڑھ کر: ازخود ظاہر ہو کر، ذمہ پڑ کر (آ)

ع یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولے جادو اس کو کہتے ہیں

(ص۱۸۲)

سرچشمۂ آب: مراد: وہ مقام جہاں سے ایسا پانی ملے جس کو پی کر ہمیشہ کی زندگی مل جائے۔

ع ہو مبارک خضر کو سر چشمۂ آب بقا

(ص۱۵۶)

سرخوش: شراب سے مست (ن) مگن (آ)

ع پوشیدہ ان نگاہوں سے سرخوش ہیں رات دن

(ص۱۷۵)

سرِ دشتِ عدم: مراد: غیر موجودگی کے صحرا کے کنارے۔

ع کس وقت زلزلہ سرِ دشتِ عدم نہیں

(ص۱۸۵)

سرزمیں: اقلیم، ولایت، حدود (ج)

ع بن گئے تخمِ اُمید اس سرزمیں کے واسطے

(ص ۲۵۱)

سرسبز ہونا: مراد: آباد یا خوش۔

ع ہوتا میں سرسبز کیوں کر گلشنِ ہستی میں ذوقؔ

(ص ۱۷۰)

سرِ گردابِ فنا: مراد: نیستی کے بھنور کے کنارے۔

ع آن پہنچی سرِ گردابِ فنا کشتی عمر

(ص ۱۹۲)

سرگرداں: حیران، پریشان، آوارہ پھرنے والے (ج)

ع مُوکشاں لاتی ہے در پر ترے ہو سرَ گرداں

(ص ۳۸۵)

سرگرم: مستعد، چالاک (ن)

ع نہ ہوتا گر وہ شوخ خود نما سرگرم آرائش

(ص ۲۱۳)

سرگرمیٔ مضموں: مراد: بیان میں گرم جوشی۔

ع سرگرمیٔ مضموں کا اگر رنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

سرِ مجروح: مراد: زخمی سر۔

ع سرِ مجروح کو ٹھکرا کے گیا وہ اور میں

(ص ۱۷۶)

سرنگوں: سرنیچا کئے ہوئے، سر کے بل، شرمندہ (ج)

ع کہ روز تجھ کو خوشی ہو افزوں، حسود ہوں سرنگون ومحزوں

(ص ۳۶۲)

سرنوشت: تقدیر کا لکھا (ج)

ع جوں خط سرِ نوشت ہیں پیشانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

سرخرو: ہشاش، بشاش، خوش وخرم (آ)

ع اور اُٹھے صبحِ حشر شفق وار سُرخ رُو

(ص ۳۱۴)

سرخیٔ پاں: مراد: پان کے پتے کا لال رنگ۔

(ع سرخی پاں دیکھ لے زاہد جو دنداں پر ترے

(ص ۱۶۵)

سرخیٔ رُخسار: مراد: گالوں کی سرخ رنگت۔

ع زلف اس کی سُرخی رُخسار سے

(ص ۲۰۷)

سرد: ٹھنڈا، بے جان، ناخوش، بےمزہ (ن)

ع ایک جانب سے جو ہے سرد تو ہے یک سو گرم

(ص ۱۷۶)

سرد مہری: بےمروتی، بےرحمی (ج)

ع سرد مہری کا تری ہو جو خنک دل کشتہ

(ص ۳۳۸)

سرد ہو جانا: مراد: جذبات کا ختم ہو جانا۔ مرجانا (ن)

ع سرد ہونے پہ بھی گرمی وفا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

سرد ہونا: مرجانا (ج)

ع ہوں سرد ہوچکا، نہ دوبارہ حلال کر

(ص ۳۳۵)

سراج: مراد: روشنی۔ چراغ، سورج (ج)

ع سراجِ دینِ نبیؐ سایۂ خدائے قدیر

(ص۲۹۳)

سرزنش: ملامت، برا بھلا کہنا، تنبیہ کرنا (ج)

ع سرزنش عہد نے کی تیری یہاں تک معدوم

(ص۳۸۴)

سرزنش خار: مراد: کانٹے کی چبھن۔

ع نہ ڈرے سرزنشِ خار سے صحرا میں ذرا

(ص۲۴۱)

سرسوں ہتھیلی پر جمانا: کوئی کام اس طرح آناً فاناً کر دینا جس سے عقل حیران ہو جائے۔ نہایت مشکل کام کا کمال عیاری اور پھرتی سے کر دینا (ن)

ع نرگس نے تو سرسوں ہی ہتھیلی پہ جمائی

(ص۳۱۵)

سرشک شوربہ: مراد: آنسوؤں کی یخنی۔

ع ہو کیوں سرشکِ شوربہ لختِ جگر لذیز

(ص۱۶۲)

سرطان: آسمان کے چوتھے برج کا نام (ن)

ع جب کہ سرطان و اَسَد مہر کا ٹھہرا مسکن

(ص۳۲۳)

سرعت: جلدی، تیزی، پھرتی (ن)

ع سرعت ہے ابھی نبض میں جوں موج رم برق

(ص۲۰۳)

سرفراز: معزز، ترقی یافتہ (آ) سربلند، ممتاز (ن)

ع کہ دوست تیرے سرافراز اور عدو ہوں خوار

(ص۳۷۸)

سرکار: دربارِ شاہی، عدالت (ن) سلطنت (ج)

ع حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے، ہندو بڑھے

(ص۲۳۳)

سرکش: باغی، نافرمان (ن)

ع اے قاتل حلقِ بریدہ سے یک شعلۂ دل جو سرکش ہو

(ص۱۹۶)

سرکنا: مراد: پیچھے ہٹنا، ایک طرف ہو جانا۔

ع نہ سرکا! یہ حمائل اے بتِ بے پیر! پہلو سے

(ص۳۴۹)

سرمایۂ امید: مراد: آس کی پونجی۔

ع سرمایۂ امید ہے کیا پاس ہمارے

(ص۲۴۰)

سرمایۂ ہمت: مراد: حوصلہ۔

ع عزیز اصلاً نہیں سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے

(ص۲۱۰)

سرمہ: سیاہ رنگ عنصر جسے پیس کر آنکھوں میں لگاتے ہیں (ج)

ع اس نے خط جو قلم سرمہ سے لکھا ہم کو

(ص۱۹۱)

سرمہ چشم: پیارا، عزیز (ن)

ع سرمۂ چشم بتِ سیم بدن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

سرمۂ چشمِ کواکب: مراد: خوش قسمت۔

ع سُرمۂ چشمِ کواکب کیوں بنے ہے دُودِ آہ

(ص۲۴۷)

سرو: مشہور درخت کا نام (ن) شمشاد، صنوبر (آ)

ع چشمِ ثمر ہے سرو سے اُن کو جو بے وقوف

(ص۱۷۹)

سروِچمن: کنایۃً محبوب، معشوق (ن)

ع کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سروِ چمن کے ساتھ

(ص۲۰۴)

سروقد: معشوق (ن) سیدھے قد کا (آ)

ع رکھتے امیدِ دوستی اس سرو قد سے ہیں

(ص۱۷۹)

سرود: گیت، نغمہ، راگ (آ)

ع گوشِ شقایق محو سرود و دیدۂ نرگس مستِ تمنا

(ص۳۶۲)

سروکار: مراد: معاملہ۔ علاقہ، لگاؤ، غرض، مطلب (ن)

ع زر سے ہے سروکار حسینوں کو جہاں میں

(ص۱۷۲)

سریر: مسند، شاہی گدی (ن)

ع سریر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو

(ص۳۱۶)

سریر آرا: تخت آراستہ کرنے والا، تخت نشیں (ن)

ع سریر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو

(ص ۳۱۶)

سریع السیر: تیز چلنے والا (ج)

ع مری منزل میں تو ماہِ سریع السیر ہے جاناں

(ص۱۳۸)

سستی: کاہلی، ڈھیلا پن (ن)

ع اے ذوقؔ مگر سستی بنیاد غضب ہے

(ص۲۳۹)

سعدِ اکبر: ستارہ مشتری (ن)

ع سعدِ اکبر کہ جسے کہتے ہیں قاضی فلک

(ص۳۷۳)

سعد و نحس: مراد: مبارک اور نامبارک۔

ع میرے سعد و نحس کچھ معلوم تا وہ دن کرے

(ص۲۳۶)

سعید: مبارک، نیک (ج)

ع یہ ایسا ماہِ مبارک، یہ ایسا کارِ سعید

(ص۱۵۶)

سعیر: ایک دوزخ جس میں بت پرست جائیں گے (ج)

ع کہ جس کی آنچ ترے دشمنوں کو نارِ سعیر

(ص۲۹۲)

سفاک: ظالم، قاتل (ج)

ع سرمہ ہے سفاک، شہرہ ہے نگاہِ یار کا

(ص۱۴۴)

سفال: مٹی کا برتن، ٹھیکری (ن)

ع جام جہاں نما ہے برابر سفال کے

(ص۳۱۲)

سفیدی: صبح کی روشنی (ج)

ع کیا طباشیر سفیدیِ سحر دیتی ہے

(ص ۳۵۵)

سفینا: کشتی (ن)

ع تم ڈبو دو انہیں دریا میں سفینا بھر کے

(ص ۲۱۲)

سقف: مکان کی چھت (ن)

ع باتیں کرے ہے سقفِ سپہرِ کہن کے ساتھ

(ص ۲۰۵)

سکندر: یونان کے بادشاہ کا نام جو فیلقوس کا بیٹا تھا اس نے یونان سے ہندوستان بلکہ چین تک کے ممالک فتح کر لئے تھے (ن)

ع رونقِ افسر سکندرِ دارا ہوتا

(ص ۱۴۵)

سکہ کشورستانی: وہ منقش لوہا جس سے روپے اشرفی پیسے وغیرہ پر مہر کرتے ہیں۔ ڈھلا ہوا زر جو ملک میں چلے (ن)

ع سکندر تا ہو نامی سکۂ کشور ستانی سے

(ص ۳۱۶)

سگِ دنیا: دنیا کا طالب، لالچی (ن)

ع دروازہ گھر کا اُس سگِ دنیا پہ بھیڑ تو

(ص ۱۹۴)

سگِ دیوانہ: باؤلا کتا، بدمزاج آدمی (ن) تندمزاج (آ)

ع سگِ دیوانہ بن گیا ہے گھر

(ص ۲۶۴)

سگال: خیال، فکر، گفتگو (ج)

ع یہ جو ہے ذوق ثنا خواں ترا، اور مدح سگال

(ص ۳۰۳)

سلاسل: بیڑیاں، زنجیریں (آ)

ع نالہ دیوانہ تھا جو پا بہ سلاسل ہوتا

(ص ۱۲۷)

سلام کرنا: آداب بجالانا (ج)

ع کیا ہم نے سلام اے عشق تجھ کو

(ص ۳۲۸)

سلامت روی: میانہ روی، کفایت سے گزارا کرنا (ج)

ع ہو سلامت روی اس کی بہ سلامت منضم

(ص ۳۷۸)

سلب کرنا: جذب کھینچنا (ج)

ع حکمِ شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبۂ شوق

(ص ۲۸۱)

سلسبیل: بہشت کی ایک نہر کا نام (ن)

ع سلسبیل آ کے اگر خلد سے ہو آبِ سبیل

(ص ۲۹۴)

سلطان خاور: بادشاہ (ن)

ع سریر آرائے گردوں جب تلک سلطانِ خاور ہو

(ص ۳۱۶)

سلف: گزرا ہوا، آباؤ اجداد (ج)

ع کیا شاہانِ سلف نے مسخر ایک جہاں

(ص ۲۹۱)

سلک: ریشم، لڑی (ج)

ع سِلک دُرِ سخن میں دلا صبح تا بہ شام

(ص ۳۸۹)

سلگنا: جلنا، دھواں نکلنا (ن)

ع بھڑکا دے کہیں دل کو، مدت سے سلگتا ہے

(ص ۲۳۵)

سلمنا: ہم نے مان لیا (ن)

ع جو عشق کہے ذوقؔ کہو سَلّمنا

(ص ۲۶۳)

سلمیٰ: ایک عورت جو اپنی خوبصورتی کے لئے مشہور تھی، کنایۃً معشوق، محبوبہ (ج)

ع شور میں لیلیٰ، نور میں سلمیٰ، لہجے میں شیریں، جلوے میں عذرا

(ص ۳۶۳)

سلیماں: حضرت داؤدؑ کے بیٹے اور قومِ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے، تمام جن وانس ان کے تابع تھے (ن)

ع ہے دُرِّ تاجِ سلیماں بیضہ، بیضہ مور کا

(ص ۱۳۹)

سلوک کرنا: نیکی کرنا (ن)

ع سلوک سینے سے بھی کچھ تو کر لے چلتے ہاتھ

(ص ۲۰۴)

سَم: زہر (ن)

ع ہے زہر نہ کھانا مجھے سم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

سَم: علم موسیقی میں تال، سُر (ج)

ع کہ سوا راگ کی سم کے ہے کوئی اور بھی سم

(ص ۳۷۹)

سُم: گھوڑے یا گدھے کا پاؤں جو سخت ہوتا ہے (ج)

ع دوڑے یوں جیسے ہوا، سُم بھی نہ پانی سے ہو تر

(ص ۳۰۶)

سماق: نہایت سخت قسم کا سنگِ مرمر (ج)

ع نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(ص ۳۷۴)

سمت: جانب، طرف (ج)

ع سمتِ قبلہ پہ ہے ابر آیا سرِ دوشِ ہوا

(ص ۳۸۵)

سمجھ پر پتھر پڑنا: سخت بے وقوفی کرنا، عقل جاتی رہنا (ج)

ع پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی، ہم سمجھے تو کیا سمجھے

(ص ۲۴۴)

سمرن: مالا، وہ بلوا کانچ جس کے دانے بطور تسبیح ہندو استعمال کرتے ہیں جس میں ۳۳ دانے ہوتے ہیں (ن)

ع ٹوٹ کر جو تری سُمرن سے گرا تھا گوہر

(ص ۲۸۸)

سمک: وہ مچھلی جو زیرِ زمین ہے پہلے یہ خیال تھا کہ زمین ایک گائے کی پُشت پر ہے اور گائے ایک مچھلی کی پُشت پر ہے (ن)

ع گرامیں پُشتِ سمک تک ہو تہِ پہلو گرم

(ص ۱۶۷)

سمند: وہ بادامی رنگ کا گھوڑا جس کی ایال اور دم اور

زانو سیاہ ہوں۔ زانو اور ہاتھ پاؤں کے بال سیاہ ہوں تو بھی سمند ہی ہے، گھوڑا (ن)

ع اور بھی چمکا سمندِ وحشت اپنا دشت میں

(ص ۲۱۳)

سمندِ ناز: مراد: اداؤں کی سواری۔

ع سمندِ ناز پہ کون آیا فتنہ گر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

سمندِ وحشت: مراد: بے حد دیوانگی۔

ع سمندِ وحشت اپنا چوبِ گل کے تازیانے سے

(ص ۲۲۲)

سموم: گرم ہوا جو قاتل ہو (ن)

ع ترا بیمارِ غم تجھ بن سمومِ جاں گزا سمجھے

(ص ۲۴۴)

سمیت: ساتھ، ہمراہ، اکٹھا (ن)

ع نام کو اشیا میں ، نَے تلخی رہی، نَے سَمیت

(ص ۲۶۹)

سن رہ جانا: بے حس و حرکت عضو (ن)

ع رہ جاؤں سن نہ کیوں کر یہ تو بری سنائی

(ص ۲۳۲)

سناں: تیر کی نوک، بھالا، نیزے کے اوپر کا حصہ (ن)

ع معراج سمجھ ذوقؔ تو قاتل کی سِناں کو

(ص ۱۷۵)

سنانِ ترک: تاتار یا ترکستان کا باشندہ، یافث بن نوح کے ایک بیٹے کا نام جس سے ترکوں کا سلسلہ چلتا ہے، سپاہی، بہادر (مجازاً) معشوق، مسلمان، ملچھ، لٹیرا (ج)

ع سنانِ ترک نظر پر سپر کو دیکھتے ہیں

(ص ۳۳۹)

سنائی: عرب کا ایک قصیدہ گو شاعر۔

ع احسنت کہیں سن کے بہائی و سنائی

(ص ۳۱۵)

سنبل: ایک خوشبودار گھاس کا نام بالچھڑ اس کو سنبل الطیب بھی کہتے ہیں (ن)

ع شاخِ سنبل کو سدا سمجھیں ہیں وہ گیسوئے باغ

(ص ۱۷۰)

سنبلہ: چھٹے برج کا نام (ج)

ع سنبلہ کو تا منجم کھوے ہے شاید عقیم

(ص ۳۷۰)

سنسان ہاموں مراد: ویرانہ۔

ع خوب روئے آج ہم سنسان ہاموں دیکھ کر

(ص ۱۶۳)

سنگ: پتھر (ن)

ع کہ رنگ ہی سے گراں بہا ہیں، عقیق و یاقوت سنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

سنگِ آستاں: گھر کی دہلیز، ایران میں عموماً دہلیز پتھر کی ہوتی ہے (ن)

ع تو بوسے ہم نے بھی اس سنگِ آستاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

سنگِ تربت: وہ پتھر جو قبر پر لگایا گیا ہو (ن)

ع حذر دوزخ کرے جس کے شرارِ سنگِ تربت سے

(ص۲۱۶)

سنگِ جراحت: ایک قسم کا پتھر جس کو پیس کر زخم پر چھڑکنے سے خون بند ہو جاتا ہے (ن)

ع جراحت کو مرے کیا کام ہے سنگِ جراحت سے

(ص۲۱۷)

سنگِ حوادث: حادثہ کا سنگ سے استعارہ کرتے ہیں (ن)

ع ساقیا دی ہے یونہی سنگِ حوادث نے شکست

(ص۲۴۲)

سنگِ خارا: ایک قسم کا سخت پتھر۔

ع میرے گریہ سے جو پانی سنگِ خارا ہو گیا

(ص۱۴۰)

سنگِ سماق: ایک قسم کا نہایت سخت سنگ مرمر مگر بعض لغت نویسوں نے نرم بھی لکھا ہے (آ)

ع نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(ص۳۷۴)

سنگِ طفلاں: پتھر جو بچے دیوانوں پر پھینکتے ہیں (ج)

ع سیبِ جنت تک نہ کھاؤں سنگِ طفلاں چھوڑ کر

(ص۱۶۵)

سنگِ فساں: وہ پتھر جس پر چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں (ج)

ع نہیں سنگِ فساں کچھ کم مجھے سنگِ جراحت سے

(ص۲۱۷)

سنگ لاخ: پہاڑی زمین، پتھری زمین (ن)

ع سنگ لاخ اس کے تو اب قافیے کیا پتھر تھے

(ص۲۴۲)

سنگِ مزار: مراد: کتبہ۔ سنگ لوح (ن)

ع شرارِ سنگ کی مانند اُڑے گا سنگِ مزار

(ص۱۷۳)

سنگِ موسیٰ: ایک قسم کا سیاہ خوش نما پتھر (آ)

ع اگر سنگِ موسیٰ کا تعویذ رکھ دے تو بس درمیاں سے وہ رکھتے ہی شق ہو

(ص۱۹۵)

سنگِ یدہ: مراد: ہاتھ سے مارا جانے والا پتھر۔

ع کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر

(ص۲۹۰)

سنگار: مراد: سجنا سنورنا۔

ع ترا سنگار بھی ہے وہ بلا کہ جائے گھر

(ص۱۷۴)

سنگدل: کنایۃً بے رحم، جفا کار (ن)

ع مری چھاتی پہ پتھر سنگ دل دو چار بھاری سے

(ص۲۱۳)

سنی سنائی: سنی ہوئی بات (ن)

ع ہم کہویں آنکھوں دیکھی، وہ سب سنی سنائی

(ص۳۵۷)

سُو: جانب، طرف، سمت (ج)

ع مشتعل ہووے اگر سُوئے گلستانِ جہاں

(ص۳۸۵)

سَو جا: مراد: سینکڑوں جگہوں سے۔

ع دل کا یہ حال ہے پھٹ جائے ہے سو جائے سے اور

(ص۱۸۵)

سَوسَو: بہت، کثرت سے (ج)

ع گرچہ ہوں وادی عنقا سے پرے سو سو قاف

(ص۲۵۲)

سومن: بہت بھاری (ن)

ع غم نہیں ہم کو وہ سومن ہے کہ اک مثقال ہے

(ص۲۴۶)

سوفسطائی: حکیموں کا وہ گروہ جن کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق سے بالکل منکر ہیں (آ)

ع کبھی میں نفی حقائق میں تھا سوفسطائی

(ص۲۷۷)

سوا: زیادہ بڑھ کر (ن)

ع سمجھیں عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا

(ص۱۷۵)

سوا: حروف استثنا، علاوہ (ج)

ع کچھ بخت سے میرے جو سوا ہے، وہ سیاہی

(ص۲۳۴)

سوار ہونا: چڑھنا، اوپر بیٹھنا، جانا، رخصت ہونا (ج)

ع جس وقت سہرہ باندھ کے دُولہا ہوا سوار

(ص۳۱۱)

سواری: گھوڑے پر چڑھنے کا کام، سوار ہونے کی چیز (ن)

ع کرتا ہے وقتِ سواری شکلِ چاؤش اہتمام

(ص۳۷۰)

سوال ٹالنا: مراد: نظر انداز کرنا۔

ع سوال بوسہ کو ٹالا جوابِ چینِ ابرو سے

(ص۱۸۲)

سوال کرنا: پوچھنا، مانگنا، طلب کرنا، درخواست کرنا (ج)

ع نامہ جواب نامہ ہے اپنا، واں جو کسی نے سوال کیا

(ص۳۳۳)

سوتی بھیڑ جگانا: نئے سرے سے فساد اٹھانا (آ)

ع جو سوتی بھیڑ باعث غوغا جگائے پھر

(ص۱۹۴)

سوختن: جلا ہوا (ج)

ع رکھتی ہے کیا چمن ہوس سوختن کی شاخ

(ص۲۸۴)

سوختنی: جلانے کے قابل، جلنے کے قابل (ن)

ع جب تلک جلنے کا یہ سوختنی خوب نہیں

(ص۱۸۳)

سوختہ جاں: افسردہ (ن)

ع کیا یہ سوختہ جاں تو نے مجھ کو سرد مہری سے

(ص۱۹۷)

سوختہ کوکب: مراد: بدقسمت۔

ع تیرہ بختانِ محبت سوختہ کوکب بنے

(ص۲۴۷)

سودا زدہ: سودائی، دیوانہ (ن)

ع فندقِ پائے نگاریں کا ہوں میں سودا زدہ

(ص۳۳۲)

سودا خیز: مراد: دیوانگی، پیدا کرنے والا۔

ع نقطۂ خال اُس کا سودا خیز ہے

(ص۲۰۶)

سودا کو گرم کرنا: مراد: دیوانگی کو بڑھانا۔

ع سر میں سودا کو مرے کرتی ہے گل کی بو گرم

(ص۱۷۷)

سودا ہونا: جنون ہو جانا (ن)

ع محبت ہے کہ سودا ہوگیا ہے

(ص۲۵۸)

سودائی: دیوانہ، خبطی، عاشق (ن)

ع ناصحو جاؤ نہ چھیڑو کسی سودائی کو

(ص۲۰۰)

سوراخ: چھید (ن)

ع دل عاشق میں کرے کیوں کہ نہ آنسو سوراخ

(ص۲۸۷)

سورۃ: قرآن مجید کے ایک سو چودہ بابوں میں سے ہر ایک کو سورت کہتے ہیں۔

ع سمجھیں عزیز سورۃ یوسف سے بھی سوا

(ص۱۷۵)

سورۃ زلزال: قرآنِ پاک کی ۹۳ویں سورۃ کا نام، جو ۱۶ ویں پارہ میں ہے، جس میں ایک رکوع اور ۸۰ آیات شامل ہیں، جسے حفاظت اور دفعِ چشمِ بد کے لئے اکسیر تصور کیا جاتا ہے۔

ع لوحِ بالیں پر بھی لکھا سورۂ زلزال ہے

(ص۲۴۵)

سورۃ طٰہٰ: قرآن کی ایک سورت کا نام جس کی ابتداء میں یہ لفظ ہے، پیغمبرؐ (ن)

ع زیب نما یم سورۂ یٰسیں، حُسن عزایم سورۂ طٰہٰ

(ص۳۶۵)

سورۃ یٰسین: قرآنِ پاک کی ۳۶ویں سورۃ کا نام، جو ۲۳ویں پارہ میں ہے، جس میں ۵۰ رکوع اور ۸۳ آیات شامل ہیں، جسے قرآنِ پاک کا دل بھی کہا جاتا ہے۔

ع زیبِ نمایم، سورۂ یٰسیں، حسنِ عزایم سورۂ طٰہٰ

(ص۳۶۵)

سوز و گداز: وہ کیفیت جس سے متاثر ہو کر رقت طاری ہو (ن)

ع کیا سوز و گداز دل فرہاد غضب ہے

(ص۲۳۹)

سوزش: جلن (ن) درد، تکلیف، رنج، غم (ج)

ع لے وام، داغِ دل سے مرے سوزش، آفتاب

(ص۲۲۵)

سوزن گم گشتہ: مراد: گمی ہوئی سوئی۔

ع شمع ہے اک سوزنِ گم گشتہ اس کا شانے میں

(ص۱۸۱)

سوزنِ مژگان یار: مراد: محبوب کی پلکیں۔

ع اچھا کیا نہ سوزنِ مژگان یار نے

(ص۱۷۱)

سوزنی: ایک قسم کا دھرایا روئی بھرا ہوا کپڑا جس پر سوئی کا کام کیا ہوا ہو۔ ایسے کپڑے کا لباس ہو یا فرش دونوں کو سوزنی کہتے ہیں (ن)

ع تھا سوزنیِ خار کا صحرا میں جہاں فرش

(ص۳۱۴)

سوسن: ایک قسم کا پھول جو نیلا ہوتا ہے، شعرا اس کے پھول کو زبان سے تشبیہ دیتے ہیں (ن)

ع کھینچے ہیں شام و سحر تصویرِ سوسن آب میں

(ص۳۳۹)

سوفار: تیر کا وہ سوراخ یا شگاف جو تیر کی گز میں جس طرف کمان میں رکھتے ہیں اس جانب ہوتی ہے اور اسے چلے میں رکھ کر چھوڑتے ہیں (ن)

ع پیکان تو دل دوز ہے، سوفار ہے باہر

(ص۱۷۵)

سوفسطائی: حکما کا ایک گروہ جن کے اصول کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق کو نہیں مانتے (ن)

ع کبھی میں نفیٔ حقائق میں تھا سوفسطائی

(ص۲۷۷)

سوکھ کر کانٹا ہو جانا: نہایت دبلا ہونا (ن)

ع سوکھ کر ایسا ہوا دُبلا کہ کانٹا ہوگیا

(ص ۳۳۰)

سوگند کھانا: قسم (ن) عہد کرنا، حلف اٹھانا (آ)

ع کھائے ہے وقتِ شرف، عزو شرف کی سوگند

(ص۳۲۲)

سوہان: لکڑی یا ریت صاف کرنے کا آلہ (ج)

ع کہ شکلِ سوہان پڑ گئے ہیں ہزاروں کانٹے مری زباں پر

(ص۳۳۶)

سوئے باغ: مراد: باغ کی طرف۔

ع آنکھ اُٹھا ہرگز کبھی دیکھا نہ گل چیں سوئے باغ

(ص۱۷۰)

سوئے گرداب: مراد: بھنور کی طرف۔

ع لے گیا خطِ ذقن دل کو سوئے گرداب کھینچ

(ص۱۵۹)

سوئے گردوں: مراد: آسمان کی طرف۔

ع آہ کی اک دل سے ہم نے سوئے گردوں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

سویدا: سیاہی مائل، دل کا سیاہ نشان (ج)

ع اور جوں خیمۂ لیلیٰ ہے سویدا ہم کو

(ص۱۹۱)

سہا: ایک چھوٹے ستارہ کا نام جو بنات النعش کے تین ستاروں میں سے دوسرے ستارے کے ساتھ ہے (ن)

ع ماہ و ثریا و سہا نورِ سحر رنگِ شفق

(ص۲۹۹)

سہاگ: شادی کی حالت (ج)

ع دولہا دُلھن کی ہے یہ علامت سہاگ کی

(ص۳۱۱)

سہاگ پڑا: کاغذ کا وہ خوش نما پڑا جس میں خوشبو کی چیزیں رکھ کر دلہن کے لئے بھیجتے ہیں۔ ساچق کے سامان میں سہاگ پڑا بھی ہوتا ہے (ن)

ع آیا ہے اک سہاگ پڑا بن کر آسمان

(ص۳۱۱)

سہرا باندھنا: سہرا سر پر رکھنا، دولھا بننا (ن)

ع جس وقت سہرہ باندھ کے دولہا ہوا سوار
(ص۳۱۱)

سہرا گانا: سہرا گا کر پڑھا جائے (ج)

ع گائیں مرغانِ نوا سنج نہ کیوں کر سہرا
(ص۳۲۰)

سہراب: ایران کے ایک مشہور پہلوان کا نام۔

ع کھینچ کر سہراب کو یوں لائے تو رستم کا پاس
(ص۱۶۸)

سہل: حقیر، آسان، سادہ (ن)

ع سمجھو نہ سہل تم خفقاں کو حکیم جیو
(ص۱۹۰)

سہم الموت: مراد: موت کا خوف۔

ع ہو دشمنِ سرکش کے لئے سہم الموت
(ص۳۲۱)

سہیل یمن: ایک نہایت تاباں مشہور ستارے کا نام جو ملک یمن میں طلوع ہوا کرتا ہے، اسکی تاثیر سے چمڑے میں خوشبو پیدا ہو جاتی اور کل حشرات الارض مر جاتے ہیں (آ)

ع چشمک زنی کرے ہے سہیلِ یمن کے ساتھ
(ص۲۰۴)

سی مرغ: ایک پرند کا نام جس میں بقول بعض تیس پرندوں کا رنگ اور بقول بعض تیس پرندوں کے برابر قد ہوتا ہے (ن)

ع اک مرغِ ہوا کیا ہے کہ سی مرغ نہ چھوڑے
(ص۳۱۵)

سیار: بہت سیر کرنے والا، گردش کرنے والا سیارہ (آ)

ع انجمِ ثابت و سیار سعادت سے بہم
(ص۳۷۳)

سیاست: انتظام، معاملات ملکی، حکومت، سلطنت (ج)

ع توبہ ریاست، توبہ فراست، توبہ مقالت، توبہ سیاست
(ص۳۶۵)

سیال: پتلا، رقیق، بہنے والی چیز (ن)

ع کیا تماشا ہے کہ ہے آب سے آتشِ سیال
(ص۳۰۳)

سیاہ: مراد: بدقسمت۔

ع مجنوں سیاہ خیمۂ لیلیٰ کے گرد پھر
(ص۱۵۶)

سیاہ بخت: بدنصیب (ن) بدقسمت (ج)

ع سیاہ بختوں کی بالینِ گور کی قندیل
(ص۱۷۴)

سیاہ پوش: ماتمی (ن) جو سیاہ لباس پہنتے ہیں (ج)

ع سیاہ پوش ہوئے ماتمِ جوانی میں
(ص۱۸۰)

سیاہ تاب: وہ چیز جس کی سیاہی میں چمک ہو (ن)

ع نگہ کی تیغ کو ہونے سیاہ تاب تو دے
(ص۲۱۴)

سیاہ نامے کی طولانی: مراد: برے کاموں کی طویل فہرست۔

ع اپنے سیاہ نامے کی طولانیوں میں ہم
(ص۱۷۵)

سیاہی: مراد: گناہ گار۔

ع ہو سیاہی کو سفیدی کفن کا کاغذ
(ص۱۶۱)

سیبِ جنت: مراد: بہشت کا میوہ۔
ع سیب جنت تک نہ کھاؤں سنگِ طفلاں چھوڑ کر
(ص۱۶۵)

سیخِ آہن: لوہے کی وہ لانبی اور گول سیخ جس پر کباب لگاتے ہیں (ن)
ع سیخِ آہن کی طرح ہوں گے بدن پر مُو گرم
(ص۱۷۶)

سید: حضرت فاطمہؓ کی اولاد جو حضرت علیؓ سے ہے (ن)
ع اے سیّد جلال کے خورشیدِ پُر جلال
(ص۳۱۳)

سیدھی نگاہیں: مہربانی، شفقت (ج)
ع دشمن کی نہ جا سیدھی نگاہوں پہ کہ جو تیغ
(ص۲۰۲)

سیر: تفریح، پھرنا، گشت، ہواخوری (ن)
ع سیر کے قابل ہے یہ، پر سیر کی فرصت نہیں
(ص۱۷۹)

سِیَر: سیرت کی جمع، خصلتیں، عادتیں (ن)
ع ہم آدمی کے صفات و سیر کو دیکھتے ہیں
(ص۱۸۱)

سیرِ چمن: مراد: باغ کی ہواخوری
ع جب کبھی سیرِ چمن کی اے صنم تیرے بغیر
(ص۱۷۰)

سیرِ صحرا: مراد: ریگستان کی ہواخوری۔
ع سیرِ صحرا کی ہوس کیوں نہ کرے پائے جنوں
(ص۱۷۲)

سیراب ہونا: لبریز (ن)
ع ہزاروں تشنہ جگر کس سے ہوئیں گے سیراب
(ص۲۱۴)

سیروں لہو بڑھنا: مراد: بے حد خوش ہونا۔ خون سے بھرنا (ن)
ع جس کے اک قطرے سے سیروں جسم میں لوہو بڑھے
(ص۲۳۴)

سیڑھی: زینہ (ن)
ع کس وصف کی ہو سیڑھی ہاتھی پہ تیرے موزوں
(ص۳۶۹)

سیستاں: مشہورِ زمانہ رستم پہلوان کا وطن۔
ع میں رستمِ معانی اور سیستاں سخن ہے
(ص۳۶۷)

سیسہ پلانا: کسی چیز کو مضبوط کر دینا، کسی چیز کو وزنی کر دینا (ن)
ع لگے سیسہ پلانے مجھ کو آنسو
(ص۲۲۳)

سیف: تلوار (ن) تیغ، لمبی تلوار (آ)
ع عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لئے
(ص۲۱۱)

سیفِ زباں: تیز زبان، وہ شخص جس کے کلام میں اثر ہو (ن)
ع کہہ بیٹھیں نہ کچھ، سیفِ زباں ہیں تری آنکھیں

(ص۱۹۰)

سیلِ آب: پانی کی رو، طغیانی (ن)

ع پتھروں میں ٹھوکریں کھاتا ہے ناحق سیلِ آب

(ص۱۸۲)

سیلِ حوادث: مراد: مصیبتوں کا طوفان۔

ع پھرتا ہے سیلِ حوادث سے کوئی مردوں کا منہ

(ص۱۸۵)

سیم بر: مراد: حسین محبوب۔

ع کیا چاہیے گزک تجھے اے سیم بر لذیز

(ص۱۶۲)

سیم تن: معشوق کی صفات، گورا، چٹا، حسین کنایتاً معشوق (ج)

ع ستم نے سیم تنوں کے کیا ہے ناک میں دم

(ص۳۵۹)

سیم وزر: چاندی (ن) دولت، روپیہ، پیسہ (آ)

ع لے لے کے ماہ و مہر سے سیم و زر آسماں

(ص۳۱۰)

سیماب: پارہ، بےقرار، مضطرب (ن)

ع بجائے مغز ہے، سیماب استخواں کے لئے

(ص۲۱۱)

سیمیا: وہ علم جس کے ذریعے اشیاء موہوم دکھائی جاسکتی ہیں اور روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا جاسکتا ہے (ج)

ع سیمیا سے کبھی تصویر کشِ موہومات

(ص۳۷۷)

سیمیں: مراد: سفید رنگ کا خوبصورت محبوب۔ چاندی سے منسوب (ج)

ع پُر نور ہے ترا رخِ سیمیں بسانِ صبح

(ص۱۵۹)

سِیُم: تیسرا (ج)

ع ہے سِیُم میں ترے آنے کا جو دھڑکا ہم کو

(ص۱۹۳)

سینکڑوں: کثرت ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے (ج)

ع سینکڑوں خاک کئے ہم نے جلا کر تعویذ

(ص۱۶۱)

سینۂ بسمل: مراد: دل عاشق۔

ع اے ذوقؔ دل ہے سینۂ بسمل میں لوٹتا

(ص۱۵۱)

سینہ پھٹنا: دل پر صدمہ عظیم گزر جانا (ن)

ع پھٹے جاتے تھے ہمسایوں کے سینے

(ص۲۶۰)

سینہ چاک: غمگین عاشق (ن)

ع گندم ہے سینہ چاک فراقِ بہشت میں

(ص۲۰۴)

سینۂ دریا: مراد: دریا کا صدر۔

ع آبلے سینۂ دریا میں ہوں سب جل کے حباب

(ص۱۷۶)

سینہ زنی: چھاتی پیٹنا، ماتم کرنا (ن)

ع سر پہ بیمار کے یہ سینہ زنی خوب نہیں

(ص۱۸۳)

سینہ سپر: معرکہ میں ڈٹا رہنے والا (ن)

ع تیغ گم سے ہو نہ کیوں سینہ سپر مردِ وفا

(ص۲۳۶)

سینہ صاف: جس کا سینہ صاف ہو منافق نہ ہو (ن)

ع انوار سے عرفان کے روشن وہ تیرا سینہ صاف

(ص۳۱۷)

سینۂ صد چاک: مراد: عاشق کا دل، بے حد غم زدہ دل۔

ع آہیں تو کھینچیں سینۂ صد چاک سے بہت

(ص۳۸۷)

سینہ فگار: رنجیدہ، مغموم، کنایۃً عاشق (ج)

ع نخلِ قامت جب ترے سینہ فگاروں کے لگے

(ص۲۱۳)

سینہ کاوی: محنت شاقہ (آ)

ع کہ سینہ کاوی میں یاں نام ور کو دیکھتے ہیں

(ص۳۳۹)

سینہ کوٹنا: چھاتی پیٹنا، ماتم کرنا (ج)

ع بے درد سینہ کوٹنا خالی نہیں مرا

(ص۲۴۸)

سینہ میں سانس اڑنا: مراد: دم اٹکنا۔

ع سینے میں ہوگی سانس اَڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

سینے کا چاک سینا: مراد: جراحت زدہ دل کے زخم سینا۔

ع سینے کا چاک سینے کی فرصت کہاں کہ ہیں

(ص۱۷۵)

سیہ بختی: بدنصیبی (ن)

ع سیہ بختی کا میری تجھ پہ سب کھل جائے گا عقدہ

(ص۲۲۴)

سیہ رو: کالا کلوٹا، رسوا، خوار (ن)

ع ہو تیرا سیہ روصبحِ ہجراں مجھ سے رخصت مہوش ہو

(ص۱۹۶)

سیہ کرنا: کالا، تاریک (ج)

ع کرنے کو سیہ نہ ورق چرخ کو اے دل

(ص۲۰۲)

سیہہ: خارپُشت (آ)

ع کانٹا ہے گھر میں سیہہ کا یا گل کنیر کا

(ص۱۳۰)

ش

شاباش: کلمہ تحسین وآفریں، خوش رہو (ن)

ع شاباش جس کو کہتے ہیں، وہ شادباش ہے

(ص۲۳۲)

شاخِ ثمرور: مراد: پھلدار ٹہنی۔

ع لیتے ہیں ثمر شاخِ ثمرور کو جھکا کر

(ص۲۰۳)

شاخِ خزاں: مراد: بے رونق شاخ۔

ع کہ جو شاخِ خزاں دیدہ پہ کوئی زرد پتا ہو

(ص۱۹۹)

شاخِ زر: سونے کی سلاخ جو خزانے میں رہتی ہے (ن)

ع منظور اگر خزانے میں ہو تجھ کو شاخِ زر
(ص۲۸۶)

شاخِ سدرہ: مراد: انتہائی بلندی۔

ع ذہن عالی ہے ترا طائرِ شاخِ سدرہ
(ص۲۸۱)

شاخِ سرآہو: ہرن کا سینگ (ن)

ع ضعف سے مدت میں جوں شاخِ سرآہو بڑھے
(ص۲۳۴)

شاخِ طوبیٰ: نہایت خوشبودار، بہشت کے درخت کا نام جس کی شاخیں ہر ایک اہل جنت کے مکان پر چھائی ہوئی ہوں گی، اس کی خوشبو سے تمام مکانات معطر ہوں گے اور اس میں طرح طرح کے میوے اتریں گے۔

ع کرے پرواز مرغِ جاں اگرچہ شاخِ طوبیٰ تک
(ص۱۹۹)

شاخِ گلبن: پھلواری (ج)

ع شاخِ گلبن میں بڑھے گل، گل میں رنگ و بو بڑھے
(ص۲۳۳)

شاخِ نبات: مصری کے کوزہ میں وہ کڑی جو کوزہ بنانے کے واسطے اس کے آبخورہ میں لگادیتے ہیں (ن)

ع شاخِ نبات کو نئے قلیاں نہ منہ لگائے
(ص۲۸۴)

شاد: خوش، خرم (ن)

ع جو شاد ہیں زمانے کے ہاتھوں سے، ہیں ضعیف
(ص۲۳۲)

شادباش: شاباش، آفرین (ج)

ع شاباش جس کو کہتے ہیں، وہ شادباش ہے
(ص۲۳۲)

شادکام: خوشحال، کامیاب (ن)

ع اور ہوا خواہوں کے دل ہوویں ہمیشہ شاد کام
(ص۳۷۲)

شاد ہونا: خوش یا خوشحال ہونا (آ)

ع شادی صحت سے اس کی آج ہو کر شاد شاد
(ص۲۷۰)

شاداب ہونا: تروتازہ، سرسبز، سیراب، ہرابھرا (ن)

ع شاداب آبِ لعلِ یمن سے ہو مثلِ گل
(ص۲۸۶)

شاداں: خوش و خرم (ج)

ع ہاں وزن کو سن کر جس کے شاداں روحِ خلیل واخفش ہو
(ص۱۹۶)

شادیِ شہادت: مراد: شہید ہونے کی خوشی۔

ع رقعہ شادیِ شہادت کا ہو خوں سے رنگیں
(ص۱۶۱)

شادی کا دن: مراد: یوم جشن۔ خوشی کا روز (آ)

ع روز مرگِ عاشق ناشاد ہے شادی کا دن
(ص۱۳۴)

شادی مرگ: وہ موت جو خوشی سے ہو (ج)

ع تا نہ شادی مرگ ہوجائے کوئی مسکیں گدا
(ص۲۷۲)

شادیِ وصل: مراد: ملنے کی خوشی۔

ع شادیِ وصل کی لذت، غمِ فرقت کے مزے

(ص۲۲۶)

شادیانہ ہونا: مراد: خوشی ہونا۔

ع ہمارے کلبۂ احزاں میں شادیانہ ہوا

(ص۱۴۸)

شاستر: ہندوؤں کی مذہبی کتاب۔

ع کبھی یہ آگہیِ شاستر و بید وپُران

(ص۲۷۸)

شاطر: چالاک، عیار (ن)

ع اے شاطرِ زمانہ تصدق ہوا ہے چرخ

(ص۳۱۳)

شاعر پیشہ: عروضی جاننے اور شعر کہنے والا (آ)

ع اور یہ بھی جانتا ہے، ہیں جو شاعر پیشہ لوگ

(ص۲۷۲)

شافیِ مطلق: اصلی صحت دینے والا، خدا تعالیٰ (ن)

ع رکھے صحت سے ہمیشہ شافیِ مطلق تجھے

(ص۲۷۱)

شاق: دشوار، مشکل، ناگوار، دوبھر (ن)

ع لیکن اس وقت میں تنقیہ بہت اس کو ہے شاق

(ص۳۷۳)

شاگرد: استاد سے سیکھنے والا طالب علم (ن)

ع ہاروت سے واں لاکھوں ہیں شاگرد کہ جس جا

(ص۲۲۲)

شاگردِ رشید: ہدایت یافتہ اور لائق شاگرد (ن)

ع ہے یہ انساں بڑے اُستاد کا شاگردِ رشید

(ص۲۰۷)

شامِ روزِ جزا: روزِ قیامت (ن) یوم الحساب (آ)

ع کہ شامِ روزِ جزا تک نہ جس کا اُترے خمار

(ص۳۷۶)

شام و پگاہ: رات دن، دونوں وقت (ج)

ع پر یہ دعا ہے ذوقؔ کی حق میں ترے شام و پگاہ

(ص۳۱۸)

شام و سحر: دونوں وقت، ہر وقت (آ)

ع تجھ ہی سے قائم شام و سحر ہے، تجھ ہی سے دائم تازہ و تر ہے

(ص۳۶۵)

شامت کا مارا: مراد: عاشق۔ مصیبت زدہ (ج)

ع اُتارا تن سے سر تو نے تو اس شامت کے مارے کا

(ص۱۳۸)

شامی کباب: وہ کباب جو گوشت کو پیس کر اور انڈے ملا کر مسالا بھر کر گھی میں تلے جاتے ہیں۔ یہ شام کے ملک کی ایجاد ہیں (ج)

ع شامی کباب وار ہے کیا سر بسر لذیذ

(ص۱۶۲)

شان و شکوہ: شوکت، عظمت (ن)

ع مانا اگر بلندی شان و شکوہ میں

(ص۱۳۱۲)

شانہ: مراد: کاندھا، مونڈھا (ج)

ع لگائی زلف کو انگشت شانے نے، پکارا دل

(ص۱۲۶)

شانہ: کنگھا (آ)

ع زلف واں **شانے** نے کھینچی، درد ہے یاں شانے میں

(ص۱۸۱)

شاہِ دین پناہ: وہ جو دین کا معاون ہو (ن) مسلمان بادشاہوں کا لقب (آ)

ع دوست دارِ ملک و دولت خواہِ شاہ دیں پناہ

(ص۲۷۳)

شاہ زادے: ملک زادہ، پیارا بیٹا (ن)

ع شہا! ہے آج اس شاہ زادے کی شادی

(ص۳۷۷)

شاہِ ہفت کشور: مراد: سات سلطنتوں کا بادشاہ۔

ع الٰہی یہ بہادر شاہ، شاہِ ہفت کشور ہو

(ص۳۱۶)

شاہد: گواہ، شہادت دینے والا، دیکھنے والا (ن)

ع کہے طوبیٰ لگ ہر شاہدِ طوبیٰ قامت

(ص۲۸۱)

شاہی: بادشاہت، حکومت (آ) صفت شاہانہ (ج)

ع تاجِ شاہی میں لگے لعل تو کیا پتھر تھے

(ص۳۵۷)

شاہین: ایک سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام (آ)

ع اُڑ کے صورتِ شاہیں کرے یہ اس کو آشکار

(ص۳۷۶)

شب برات: ماہ شعبان کی پندرھویں رات، مسلمانوں کے عقائد کے مطابق خدا کے حکم سے اس شب عمر کا حساب اور تقسیم رزق کا کام ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس شب کو آتش بازی چھوڑنے اور روٹی حلوے پر بزرگوں کی فاتحہ کر کے تقسیم کرتے ہیں۔ یہ خوشی کا تہوار ہے اسی وجہ رات کی خوشی کو شب برات اور دن کی خوشی کو عید سے تعبیر کیا کرتے ہیں (ن)

ع شبِ برات کی وہ روشنی کہ صلِ علیٰ

(ص۳۷۷)

شب تارِ فراق: مراد: جدائی کی تاریک رات۔

ع نظر آتی ہے دِلا جب سے شبِ تارِ فراق

(ص۱۷۲)

شب ٹھنکیرنا: مراد: تھوڑے تھوڑے کر کے ستارے کھانا، یہاں تک کہ رات ختم ہو جائے۔

ع گردوں کو لگ گیا جو مزہ شب ٹھنکیر کا

(ص۱۳۰)

شبِ دیجور: اماوس کی رات، سیاہ تاریک رات (ج)

ع اور بہ رنگِ شبِ دیجور ترے سب بدخواہ

(ص۳۸۶)

شبِ غم: شب فرقت (ن) جدائی کی رات (ج)

ع درازی میں شب غم کی اگر بہلائے دل مجنوں

(ص۱۹۹)

شبِ فرقت: مراد: جدائی کی رات۔

ع شب فرقت میں جلا کرنے سے ہر شب کے صنم

(ص۱۴۵)

شب گوں: مراد: رات کی طرح سیاہ۔ کالا، سیاہ (ن)

ع نہ شب آنکھوں میں خواب آیا خیالِ خالِ شب گوں سے
(ص ۲۱۵)

شب ماہتاب: چاندنی رات (ن)

ع وہ شب ماہتاب کی باتیں
(ص ۱۷۸)

شب وروز: رات دن، شبانہ روز (ن) ہر وقت (ج)

ع کس طرح جی بچے جلادِ فلک تو شب و روز
(ص ۱۷۲)

شب وصال: وہ رات جب کسی کامل فقیر کا انتقال ہو، معشوق سے ملنے کی رات (ج)

ع یہ کیا شبِ وصال کہ دونوں بہم تو ہیں
(ص ۳۵۱)

شب یلدا: اندھیری رات جو کاٹے نہ کٹے (ن)

ع تیری زلفوں کی بلائیں شبِ یلدا لے کر
(ص ۱۶۴)

شباب: جوانی، بیس برس سے چالیس برس کی عمر تک کا زمانہ (ن)

ع جنت ہے زندگی میں زمانہ شباب کا
(ص ۱۴۹)

شباہت: مشابہت، مطابقت (ج) صورت، شکل (آ)

ع یہ سنتے ہی میں نے بالبدایت لکھا وہ مطلع شفق شباہت
(ص ۳۶۱)

شبدیز: مشکی گھوڑا، کالے رنگ کا گھوڑا (آ) خسرو کے ایک گھوڑے کا نام (ج)

ع شاہا عجب نہیں ترے شبدیز کے لئے
(ص ۳۱۲)

شبستان: مراد: رات گزارنے کی جگہ۔

ع ہو شبستاں میں ترے دست و بغل عیش و طرب
(ص ۳۸۲)

شبنم: اوس (ن)

ع نہ شبنم کو کہو بلبل کے آنسو
(ص ۲۰۱)

شبنم: ایک قسم کا سفید اور نہایت باریک کپڑا (ن)

ع ہمیشہ آب پیکاں سے ہے شبنم اس گلستاں میں
(ص ۱۸۷)

شبیہہ: مشابہ، مشابہت، صورت، مثل (ج)

ع رکھ دیں تری شبیہہ جو کنعانیوں میں ہم
(ص ۱۷۵)

شپر: چمگادڑ (ن)

ع مہ ہو دوائے دیدۂ شپر، مہر ضیائے حیرتِ حربا
(ص ۳۶۵)

شتاب: جلد، جھٹ پٹ، بلاتوقف (ن)

ع لکھ غزل بحر بدل قافیہ گر ذوقؔ شتاب
(ص ۲۴۲)

شتابا: وہ کاغذ جس میں باروت کو تر کر کے خشک کرتے اور فلیتہ باروت کی جگہ استعمال کرتے ہیں (ن)

ع تو شتابے سے بھی جل اُٹھے زیادہ وہ شباب
(ص ۲۹۸)

شُتُر: اونٹ(ج)

ع عزیزو ناقہ لیلیٰ کے دیکھو گے شُتر غمزے

(ص۲۵۲)

شجرزقوم: ایک درخت جس کا پھل دوزخیوں کو کھانے کو ملے گا(ج)

ع شجرِ زقوم دوزخ میں بھی خشک دود ہوتا

(ص۱۴۲)

شجرطور: مراد: وہ درخت جس کے پاس حضرت موسیٰ نے نورِالٰہی کی جھلک دیکھی۔

ع شجرِ طور کا جوں وادیِ ایمن میں ہو نور

(ص۳۸۱)

شداد: قوم عاد کے ایک بادشاہ عظیم القدر کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت کے نمونے پر ایک باغ بنوایا تھا جو باغِ ارم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ باغ بارہ کوس کی وسعت میں بہت عمدہ اور عالی شان عمارتوں اور قسم قسم کے درختوں سے زینت دیا گیا تھا۔ جب باغ تیار ہو چکا یہ بادشاہ باغ دیکھنے گیا جیسے ہی دروازے پر قدم رکھا اس کی روح پرواز ہوگئی(ن)

ع نہ فرعون و شدّاد و نمرود سمجھے

(ص۲۵۰)

شدت گریہ: مراد: رونے کی زیادتی۔

ع شدتِ گریہ سے تھا رات یہ اشکوں کا ہجوم

(ص۲۲۹)

شر: بدی، شرارت(ن)

ع چاہتے ہیں اور شراے شوخِ آتش خو بڑھے

(ص۲۳۴)

شراب الیہود: یہود کا شراب پینا، چونکہ مسلمانوں کے خوف سے یہودی چھپ کر پیتے تھے(ن) پوشیدہ شراب پینا(ج)

ع شراب الیہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

شراب خانہ: شراب پینے کی جگہ، شراب بنانے کی جگہ(ن)

ع کہ قصرِ ذوقؔ بھی آخر شراب خانہ ہوا

(ص۱۴۸)

شراب ناب: خالص شراب(ج)

ع لبریز شرابِ ناب دکھا تو ساغرِ چشم کافر کو

(ص۱۹۶)

شراب وکباب: مراد: عیش وعشرت۔

ع کر شراب و کباب کی باتیں

(ص۱۷۸)

شرارسنگ: مراد: پتھر کی چنگاری۔

ع شرارِ سنگ کی مانند اُڑے گا سنگِ مزار

(ص۱۷۳)

شرار کا تبسم: مراد: عارضی فانی شے۔

ع چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

(ص۱۲۸)

شربت: شکر، مصری یا قند میں پکا ہوا عرق، شکر خواہ قند وغیرہ جو پانی میں گھولتے اور اس کو شربت کہتے ہیں(ن)

ع مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں

(ص۱۷۹)

شربت خضر: مراد: آبِ حیات۔

ع شربتِ خضر بھی دے ہے روشِ تلخیِ مرگ

(ص۱۵۸)

شربت قند: مراد: میٹھا مشروب یا پانی۔

ع شربتِ قند دیا کرکے یہ آتش خو گرم

(ص۱۷۶)

شرح: تفسیر بیان، اظہار، کھولنا (ج)

ع شرحِ جاں سوز سے میری نئے قلیاں کی طرح

(ص۳۸۳)

شرح جنوں: مراد: دیوانگی کا اظہار۔

ع گر شرحِ جنوں کیجئے رقم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

شرح بخت برگشتہ: مراد: بدنصیبی کا بیان۔

ع شرح بختِ برگشتہ گر کروں رقم پھر کر

(ص۱۶۷)

شرر: آگ کی چنگاری (ن)

ع پتھر ہیں پہاڑوں کے اُڑے جاتے شرر سے

(ص۲۴۰)

شررِ آتش دل: مراد: شکوہ۔

ع آہ کے ساتھ جو نکلا شررِ آتشِ دل

(ص۱۴۱)

شرر بارِ فراق: جدائی کی چنگاریاں برسانے والی آگ۔

ع شمع ساں آہ نہیں میری شرر بارِ فراق

(ص۱۷۲)

شرع: مراد: مذہب اسلام۔ قانون محمدیؐ (ن) وہ راہِ راست جو خدائے تعالیٰ نے بندوں کے لئے مقرر کی، قانونِ اسلام جو قرآن کے موافق ہے (ن)

ع کرے ہے شرع کا پاسِ نمک مدام شراب

(ص۱۵۶)

شرف: ترجیح، فوقیت، خوبی (ن)

ع عیدِ قرباں سے شرف پیدا سدا وہ دن کرے

(ص۲۳۶)

شرف ہونا: ترجیح ہونا، بزرگی حاصل ہونا (ن)

ع ہے تجھ کو زمانے میں شرف دو از دہ ماہ

(ص۳۲۱)

شرم سے پانی پانی ہونا: شرمندگی سے پسینے پسینے ہوجانا (ن)

ع پانی پانی ہوگیا اے شوخِ پُرفن! آب میں

(ص۳۳۹)

شرم وحجاب: مراد: حرمت اور حیا۔

ع چھوڑ شرم و حجاب کی باتیں

(ص۱۷۸)

شرمساری: خجالت، انفعال، لاج، شرم (آ)

ع ---جھک کے اپنا شرم ساری سے

(ص۲۱۳)

شرمندہ ہونا: نادم ہونا (ن) احسان اٹھانا (آ)

ع کیوں جی کے ہجر میں ہوئے شرمندہ یار سے

(ص۱۷۵)

شش جہت: چھ اطراف، شمالی جنوب مشرق مغرب اوپر نیچے، کنایۃً ہر جگہ (ج)

ع اب ان کو شش جہت میں ہفت دریا لوگ کہتے ہیں
(ص ۲۰۸)

شش وپنج: ادھیڑ بن، فکر و اندیشہ، گھبراہٹ (ن)

ع فتنے کو اُٹھنے میں جوں نرد ہے کیا کیا شش و پنج
(ص ۲۸۳)

شطرنج: ایک بازی کا نام (ن)

ع صفحۂ تقویم کا گویا ہے بساطِ شطرنج
(ص ۲۸۳)

شعاع: سورج کی روشنی (ج)

ع تابشِ حسن سے مانندِ شعاعِ خورشید
(ص ۳۱۹)

شعاعِ خورشید: مراد: آفتاب کی کرن۔

ع دُختِ (رز) میری نظر میں ہے شعاعِ خورشید
(ص ۱۵۵)

شعرتر: بامزہ شعر (ج)

ع مری طرح سے کوئی ذوق شعرِ تر تو کہے
(ص ۲۳۶)

شعرخوانی: شعر پڑھنا (ن)

ع تری زباں کا مزہ تیری شعر خوانی میں
(ص ۱۸۱)

شعلۂ آتش: آگ کی لپیٹ (ج)

ع برقِ جہان و آبِ روان و شعلۂ آتش، موجۂ دریا
(ص ۳۶۶)

شعلۂ آواز سے جل جانا: مراد: آواز کی تیزی سے جل بھن جانا۔

ع محتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤں گا
(ص ۱۵۵)

شعلۂ آہ: آہ کی گرمی (ن)

ع شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
(ص ۲۲۹)

شعلہ بھڑکنا: شعلہ کا تیز ہونا (ن)

ع شعلہ بھڑکے نہ کیوں کہ محفل میں
(ص ۲۳۹)

شعلۂ جوالہ: مراد: غمِ عشق۔ گرد گرد پھرنے والا شعلہ (آ)

ع جب تلک شعلۂ جوالہ نہ گرداب بنا
(ص ۱۴۱)

شعلہ جھلملانا: ٹمٹمانا، چراغ یا ستارے چمکنا (ج)

ع جھلملاتا سا ہے اک شعلہ نفس کے بوجھ سے
(ص ۳۵۵)

شعلہ چمکنا: مراد: آگ کی لہر اٹھنا۔

ع ساتھ آہ کے اس طرح سے اک شعلہ سا چمکا
(ص ۱۴۶)

شعلہ خو: تیز مزاج، غضبناک، بدمزاج، معشوق (ن)

ع لگے اس شعلہ خو کے کون مجھ سا زار دامن سے
(ص ۲۰۹)

شعلہ دوست: مراد: آگ کی آنچ کا رفیق۔

ع پروانہ گر نہیں تو نہیں، پر ہوں شعلہ دوست

(ص ۱۸۷)

شعلہ رخسار: خوبصورت، حسین، سرخ چہرے والا معشوق (ج)

ع جب ترا شعلۂ رُخسار نظر آتا ہے

(ص ۳۵۲)

شعلہ زن: وہ چیز جس سے شعلے نکلیں (ن)

ع پھر آہِ سرد دل میں ہوئی میرے شعلہ زن

(ص ۱۳۶)

شعلہ عریاں رہنا: مراد: روشنی کا پھیلنا یا نہ رکنا۔

ع جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

شعلہ فشاں: شعلہ برسانے والا (ج)

ع نخلِ فوارہ بھی پانی میں رہے شعلہ فشاں

(ص ۳۸۵)

شعلۂ نارِ محبت: مراد: محبت کا جذبہ۔

ع شعلۂ نارِ محبت مشتعل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

شغال: گیدڑ (ن)

ع جا بیٹھے چھپ کے شیر بھی گھر میں شغال کے

(ص ۳۱۲)

شغل: کام میں مشغول، مشغلہ (ن)

ع کیا خوب شغلِ عشق میں اپنی بسر ہوئی

(ص ۲۳۳)

شغلِ طرفہ تر: مراد: عجیب مشغلہ۔

ع مانندِ شمع گریہ ہے کیا شغلِ طرفہ تر

(ص ۲۴۷)

شغل عشق بازی: محبت میں زندگی بسر کرنا، حسن پرستی، عیاشی (ن)

ع ہم ہیں اور شغل عشق بازی ہے

(ص ۲۳۷)

شفا: صحت، تندرستی (ن)

ع عیسٰی اگرچہ پاس ہے، ممکن نہیں شفا

(ص ۲۳۳)

شفا ہو جانا: تندرست ہونا، صحت ہونا (ج)

ع ہوں خاک چاٹ کے کہتا، ابھی شفا ہو جائے

(ص ۳۴۴)

شفاف: نہایت صاف جس میں آر پار نظر آئے (ن)

ع نقرۂ خنگ ترا ایسا بہ رنگِ شفاف

(ص ۲۸۸)

شفائی: مراد: شفائی شاعر کا کلیات۔

ع قربان غزل کے تری 'دیوانِ شفائی'

(ص ۳۱۵)

شفق صبح: سرخی جو طلوعِ آفتاب سے پیشتر صبح کو نمودار ہوتی ہے (ن)

ع منفعل ہو شفقِ صبح جسے دیکھ اے ذوقؔ

(ص ۱۴۷)

شفقی رنگ: سرخ رنگ والا (ن)

ع جوں اشک عرق بھی شفقی رنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

شفیق: مہرباں، غمخوار، پیارا، ہمدرد (ن)

ع یہ ہی مرا رفیق ہے، یہ ہی مرا شفیق

(ص۱۶۰)

شفیق ومہرباں: مہربان، غم خوار، پیارا، ہمدرد (ن)

ع ہاں چناں چہ ایک میرے بھی شفیق و مہرباں

(ص۲۷۱)

شفیقانِ وطن: مراد: اہلِ وطن دوست۔

ع جیسے غربت میں شفیقانِ وطن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

شق ہونا: شگاف پڑنا (ن) پھٹ جانا (ج)

ع اگر سنگِ موسیٰ کا تعویذ رکھ دے تو بس درمیاں سے وہ رکھتے ہی شق ہو

(ص۱۹۵)

شق القمر: چاند کا شق ہو جانا پیغمبر ﷺ کا ایک معجزہ جس کی حقیقت کے متعلق مختلف حدیثیں ہیں (ج)

ع یہ ہم کو جلوۂ شق القمر دکھاتے ہو

(ص۳۴۴)

شقاق: مراد: فتنہ فساد۔

ع اُٹھ گیا مدرسۂ دہر سے یہ شر و شقاق

(ص۳۷۵)

شقاوت: بدنصیبی (ج)

ع دل عدوئے سنگ دل کا تھا شقاوت سے جو سخت

(ص۲۷۰)

شقایق: شقیقہ کی جمع، پھول (ج) گل لالہ (ن)

ع گوشِ شقایق محو سرود و دیدۂ نرگس مستِ تمنا

(ص۳۶۲)

شکار افگن: شکاری جو بیچنے کے لئے شکار کرے (ج)

ع نہ بچا اس شکارِ افگن سے

(ص۳۲۰)

شکایت: گلہ، شکوہ، دکھ (ن)

ع نہ شکایت ہے کرم کی، نہ ستم کی خواہش

(ص۲۲۰)

شکر: کھانڈ، قند، چینی (ج)

ع شکر تو تھے پسینے سے شکر تری ہوئے

(ص۲۴۳)

شکر بجالانا: کسی کے اچھے سلوک کی تعریف کرنا (ن)

ع کھا کے زخمِ تیغِ قاتل جو بجا لاوے نہ شکر

(ص۱۷۹)

شکرتری: سفید کھانڈ (ج)

ع شکر تو تھے پسینے سے شکر تری ہوئے

(ص۲۴۳)

شکر کرنا: احسان ماننا، راضی بہ رضا ہونا (ن)

ع شکر کر چھوڑ دیا اس نے نوشتہ لے کر

(ص۱۶۴)

شکرِ نعمت: مہربانی اور عنایت کا شکر (ن)

ع کیوں کہ واجب نہ خلائق پہ ہو شکرِ نعمت

(ص۲۸۲)

شکست: ٹوٹ پھوٹ (ن)

ع کہ شکستوں سے بنایا ہے سراپا ہم کو

(ص۱۹۲)

شکستِ توبہ: توبہ توڑنا، توبہ ٹوٹنا (ن)

ع شکستِ توبہ لئے، ارمغاں مغاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

شکست دینا: ہرا دینا (ن)

ع کہ نفس، دشمنِ سرکش ہے، اس کی دیجئے شکست

(ص ۲۵۹)

شکستنی: مراد: ٹوٹنے والا۔

ع کہ کوئی کیسا بھی خوش شمائل صنم ہے آخر شکستنی ہے

(ص ۲۱۹)

شکستہ پر: مراد: ٹوٹے پروں والا۔

ع بلبل ہوں صحنِ باغ سے دُور اور شکستہ پر

(ص ۱۶۵)

شکستہ حال: بے چارہ محتاج، غریب (ج)

ع نامہ بر کا اس قدر اپنے شکستہ حال ہے

(ص ۲۴۵)

شکستہ دل: غمگین، رنجیدہ (ن)

ع مرے پاؤں کے چھالے ہوتے ہیں کیا کیا شکستہ دل

(ص ۲۱۰)

شکل: مراد: طرح۔صورت (ن)

ع اس شکل سے ہوا وہ طلب گارِ دیدِ یار

(ص ۱۳۳)

شکل برگ گل: مراد: پھول کی پتی کی صورت۔

ع تو ہر اک فلسِ ماہی شکلِ برگِ گل معطر ہو

(ص ۱۹۷)

شکم: پیٹ، بطن (ن)

ع لیتا ہے کام منہ کا شکم میں یہ ناف سے

(ص ۲۱۸)

شکن آستیں: مراد: بازو کی سلوٹ۔

ع نے چینِ زلف، نے شکنِ آستیں ہوں میں

(ص ۱۷۷)

شکن در شکن: پیچ دار (ج)

ع زیرِ شکنجہ زلف شکن در شکن میں ہے

(ص ۲۴۸)

شکن کا سزاوار: مراد: تباہ ہونے کے قابل۔

ع ہے صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

شکنجہ: مجرموں کو سخت سزا دینے کا آلہ (ن)

ع زیرِ شکنجہ زلف شکن در شکن میں ہے

(ص ۲۴۸)

شکیل: خوبصورت، خوش وضع (ن)

ع اللہ اللہ رے زہے شکلِ شہنشاہِ شکیل

(ص ۳۰۵)

شگفتہ: کھلا ہوا، پھیلا ہوا، خوش، شاد، مسرور (ج)

ع ہو گرمیٔ وفا سے شگفتہ نہ گل کا دل

(ص ۳۵۵)

شگفتہ دل: خوش مزاج (ن)

ع میں وہ شگفتہ دل کہ نہ دوزخ میں تنگ ہوں

(ص ۱۸۷)

شگوں: فال نیک و بد (آ)

ع طائر کے عوض، رنگِ پریدہ سے شگوں ہے

(ص ۲۲۲)

شلتاق: خواہ مخواہ کا جھگڑا، مقدمہ بازی، فساد، لڑائی (ج)

ع دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلتاق

(ص ۳۷۵)

شمار: گنتی، تعداد (ن) تخمینہ (ج)

ع دبیر چرخ سے بھی ہوسکا نہ اس کا شمار

(ص ۳۷۷)

شمائل: عادتیں، خصلتیں (ج)

ع ہے تو وہ حور شمائل، نہیں پر زادۂ حور

(ص ۳۸۰)

شمر: یزید کے ایک سپہ سالار کا نام جو قاتلِ حضرتِ امام حسینؑ تھا (ن)

ع بچائے حق تعالیٰ اس یزیدی شمر مشرب سے

(ص ۱۹۷)

شمس وجوزا: سورج، آفتاب (ج)

ع ماہ بہ سرطاں، زہرہ بہ میزاں، تیر بہ قوس وشمس بہ جوزا

(ص ۳۶۵)

شمشاد: ایک لمبا خوبصورت درخت، کنایتاً، معشوق کا لمبا قد (ج)

ع طرّہ شمشاد دکھاتا ہے تری زلفوں کو

(ص ۳۲۹)

شمشیرِ اجل: مراد: موت کا کاری وار۔

ع پائے کوباں تہِ شمشیرِ اَجل جاؤں گا

(ص ۱۳۴)

شمشیرِ جفا: مراد: بے وفائی کے زخم۔ زیادتی کی تلوار (ق)

ع کھینچ کر عشقِ ستم پیشہ نے شمشیرِ جفا

(ص ۱۳۷)

شمشیرِ فراق: مراد: جدائی کا شکار ہونا

ع حلق پر پھیرے ہے مجھ کشتہ کے شمشیرِ فراق

(ص ۱۷۲)

شمعِ حرم گل کرنا: مراد: زنان خانہ کا چراغ بجھانا۔

ع کافر تو بتا شمعِ حرم کیوں کہ کروں گل

(ص ۱۷۵)

شمع ساں: مراد: موم بتی کی طرح۔

ع شمع ساں آہ نہیں میری شرر بارِ فراق

(ص ۱۷۲)

شمعِ طور: مراد: کوہِ طور۔

ع ہے مرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا

(ص ۱۴۸)

شمعِ کافوری: سفید رنگ کی شمع (ج)

ع کہ آہِ سرد میری شمعِ کافوری سے ہم سر ہو

(ص ۱۹۷)

شمعِ مردہ: چراغ افسردہ (آ) بجھی ہوئی شمع (ن)

ع جوں شمعِ مردہ کشتۂ زُلفِ سیاہ کو

(ص ۲۲۵)

شمہ: تھوڑی مقدار (ج)

ع کہہ کے اک شمّہ ترے وصف کا اے نیک شِیم

(ص ۳۸۲)

شمیم: خوشبودار ہوا (ن)

ع اس کی شمیم فیض سے ہوجائے مشک ناب
(ص۲۷۴)

شمیم مضامیں پھیلانا: مراد: بات کا پھیلنا۔

ع پھیلاؤں گر شمیمِ مضامیں کو ہند میں
(ص۳۸۷)

شناور: تیرنے والا (ج)

ع تو آہن ساتھ کیوں لکڑی کے دریا میں شناور ہو
(ص۱۹۷)

شنگ: معشوق (ن) چالاک (ج)

ع وہ شوخ اگر لائے تو میں شنگ نکالوں
(ص۱۸۸)

شنگرف: ایک سرخ رنگ کی چیز جس کو گندھک اور پارے کی آمیزش سے تیار کرتے ہیں اور حل کر کے نقاشی و مصوری وغیرہ کے کام میں لاتے ہیں (آ)

ع کھینچے تو شنگرف سے خونِ شہیداں چھوڑ کر
(ص۱۶۵)

شوال: مسلمانوں کا دسواں قمری مہینہ (ن)

ع ساون میں دیا پھر مہِ شوال دکھائی
(ص۳۱۴)

شوخ: مراد: محبوب، چنچل (آ)

ع لبوں پر جاں عبث ہے منتظر، وہ شوخ کب آیا
(ص۱۲۵)

شوخ چشم: ڈھیٹ، بے حیا (ن) بے ادب، گستاخ (آ)

ع ابرو پہ تیرے خال ہے، کیا زاغِ شوخ چشم
(ص۲۸۵)

شوخ خودنما: مراد: مغرور محبوب۔

ع نہ ہوتا گر وہ شوخِ خود نما سرگرمِ آرائش
(ص۲۱۳)

شوخ خوش دماغ: مراد: محبوب۔

ع اس شوخِ خوش دماغ سے دور اور شکستہ پر
(ص۱۶۶)

شوخ ستم گر: مراد: ظالم محبوب۔

ع اس شوخِ ستم گر کو مری مرگ ہے منظور
(ص۲۰۲)

شوخ کج ادا: بے مروت (ن) بے وفا، آسمان کی صفت (ج) بداخلاق، طوطا چشم (آ)

ع اس شوخِ کج ادا کی تراش و خراش ہے
(۲۳۳)

شوخ گلستاں رو: مراد: حسین محبوب۔

ع بن گیا عکس سے اس شوخِ گلستاں رُو کے
(ص۱۶۱)

شوخی: چلبلا پن (ن) چالاکی، طراری، شرارت (ج)

ع چشمِ بددور سدا چشم تری شوخی سے
(ص۱۷۶)

شور اٹھانا: غل مچانا، شور کرنا (ن)

ع جو ٹٹیوں پہ ہوئی روشنی تو شور اُٹھا
(ص۳۷۷)

شورالغیاث: مراد: رہائی کا ہنگامہ۔

ع ہے شورِ الغیاث، صریرِ قلم نہیں

(ص۱۸۵)

شوربختی: بدنصیب (آ)

ع باندھوں میں مضموں جو اپنی شور بختی کا کوئی

(ص۱۳۹)

شورجنوں: مراد: پاگل پن کی دھوم۔

ع سن کے مجنوں نے مرے شورِ جنوں کو یہ کہا

(ص۱۳۶)

شورفغاں: مراد: آہ وزاری فریاد۔ غل واویلا (آ)

ع اتنا تو شورِ فغاں ہو کہ چمن میں بلبل!

(ص۱۲۶)

شورِقلقل: صراحی سے پانی یا شراب نکلنے کی آواز (ج)

ع شورِ قلقل لب پہ ہے مینائے مے کے قہقہا

(ص۲۷۰)

شورقیامت: بےحد شور، قیامت کے دن کا شور (ج)

ع مگر شورِ قیامت کو تری آوازِ پا سمجھے

(ص۲۴۴)

شورماتم: مراد: کسی عزیز کے مرنے کے سوگ میں با آواز بلند گریہ وزاری کرنا۔

ع ہے بجائے شورِ ماتم غل مبارک باد کا

(ص۱۳۴)

شورمحشر: بےحد شور و غل (ج) کمال شور و غل (ن)

ع شورِ محشر مجھے سوتے سے جگائے تو سہی

(ص۲۴۳)

شورِواویلاوحسرت کرنا: مراد: فریاد اور ماتم کرنا۔

ع آہ کرتا شورِ واویلا و وا حسرت نہیں

(ص۱۷۹)

شورہاؤہو: کراہنے کی آواز کا غل (ج) آہ آہ (ج)

ع سنیں جو میکدے میں شورِ ہاؤ ہو میرا

(ص۱۲۹)

شورابہ: آب شور، کھار ملا ہوا پانی (آ)

ع دوں چکھا شورابۂ اشک اپنا گر میں تشنہ کو

(ص۱۹۹)

شورابۂ سرشک: مراد: آنسوؤں کا کھارا پانی۔

ع شورابہ سرشک سے دھوتا ہوں زخمِ دل

(ص۱۸۴)

شوریدہ سر: دیوانہ، مجنوں، سودائی (ج) آشفتہ سر (آ)

ع دل شوریدہ سَر نے خاک اُڑا کر

(ص۳۳۷)

شوق جراحت: مراد: چیر پھاڑ کی خواہش۔

ع کہتا ہے مرا شوقِ جراحت کہ صد افسوس

(ص۲۰۳)

شوقِ سجدہ: مراد: خدا کے آگے سر جھکانے کا شوق۔

ع اس در پہ شوقِ سجدہ سے فرشِ زمیں ہوں میں

(ص۱۷۷)

شوقِ لقا: مراد: ملاقات کا خواہش مند۔

ع ایماں ہے تیرا شوقِ لقا جس کو یہ نہ ہو

(ص۱۵۶)

شوق مدعا: مقصد، مطلب، مراد (ن)

ع پر شوقِ مُدّعا ہے کہ دوڑائے جائے ہے
(ص۲۱۷)

شوقِ نظارہ: مراد: آرزوئے دید۔

ع شوقِ نظارہ ہے جب سے اُس رُخِ پُرنور کا
(ص۱۳۸)

شوقِ وصالِ یار: مراد: محبوب سے ملنے کی آرزو۔

ع شوقِ وصال دل میں لئے یار کا چلے
(ص۲۰۸)

شوق ہونا: کسی کام کرنے کو بے اختیار جی چاہتا (ن)

ع شوق ہے اس کو بھی طرزِ نالہ عُشّاق سے
(ص۱۶۵)

شوکت العقرب: بچھو کا ڈنک (ن)

ع سمجھ تو شوکت العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے
(ص۲۱۷)

شہ: شاہ کا مخفف (ن) بادشاہ، سلطان (آ)

ع وہ بہادر شہِ غازی کہ بہ رنگِ نیساں
(ص۲۸۷)

شہ رگ: رگ جان (ج)

ع شہ رگ پہ اپنی زندگی و موت میں ہے لاگ
(ص۳۳۶)

شہ سوار: گھوڑے کی سواری کا ماہر (ن)

ع جولاں سمندِ ناز کو اے شہ سوار دے
(ص۲۲۵)

شہ گام: گھوڑے کا ایک خاص قدم، تیز قدم (ن)

ع جنوں کی شاہ رہ پر اور ہی شہ گام چلتا ہے
(ص۲۲۲)

شہ نجف: حضرت علیؓ کا لقب۔

ع با حرمتِ نبی ﷺ و بہ حقِ شہِ نجف
(ص۲۹۶)

شہا: اے بادشاہ (ج)

ع بحر و بر میں ہیں شہا تیرے مہیائے نثار
(ص۲۸۷)

شہابِ ثاقب: شہاب وہ چمکتا ستارہ جو رات کو ٹوٹتا ہے (ن)

ع ہوائی کہتی تھی جا کر شہابِ ثاقب سے
(ص۳۷۷)

شہادت دینا: گواہی دینا (آ)

ع دی شہادت نشے کی سُرخی سے چشمِ یار نے
(ص۱۴۰)

شہادت طلب کرنا: مراد: حق پر مارے جانے کا خواہشمند۔

ع کیا کرے جب کہ طلب کوئی شہادت نہ کرے
(ص۲۰۷)

شہباز: باز سے کچھ بڑا شکاری پرندہ ہے، بڑا باز (ج)

ع برسرِ پرواز ہوں جب تیرے شہبازِ سَہام
(ص۳۷۲)

شہپر: پرند کے بازو کا سب سے بڑا پر (ج)

ع یہ تیرا خنجر ہے یا کہ شہپر کہ جس کے لگتے ہی دم میں اُڑ کر

(ص۳۶۱)

شہد: وہ میٹھا شیرہ جو مہال کی مکھیاں جمع کرتی ہیں (ن)

ع شہد میں پھنس کے مگر پائے مگس ٹوٹ گئے

(ص۲۲۹)

شہر: وہ جگہ جہاں بہت سے آدمی مکانات میں رہتے ہوں (ج)

ع کارواں شہرِ سمرقند کا رکھتا اتراق

(ص۳۷۴)

شہراہ: شارعِ عام (ن)

ع جنوں کی شاہ رہ پر اور ہی شہ گام چلتا ہے

(ص۲۲۲)

شہرت: چرچا، نیک نامی، رسوائی، بدنامی (ن)

ع شہر میں تجھ کو اگر ہے اپنی شہرت کی طلب

(ص۱۵۶)

شہرہ: نیک نامی، افواہ، چرچا، رسوائی، بدنامی (ج)

ع سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا

(ص۲۳۲)

شہلا: نرگس کی ایک قسم جس میں بجائے زردی کے سیاہی ہو (ج)

ع برگِ گلِ تر، لالۂ احمر، سرو صنوبر، نرگس شہلا

(ص۳۶۳)

شہنائی: سرنائی، سورنائی (آ)

ع شہنائی کی صدا کو جو سُن سُن کر آسماں

(ص۳۱۱)

شہنشاہ: بڑا بادشاہ جس کے ماتحت اور کئی بادشاہ ہوں (ن)

ع تجھ کو شاہنشاہ دوراں اپنا فرزند لئیق

(ص۲۷۲)

شہوار: بادشاہوں کے قابل۔

ع گرہ دے کر نہ باندھے گوہرِ شہوار دامن سے

(ص۲۱۰)

شہوت پرست: عیاش، زانی، نفس پرست (ج)

ع حوروں پہ مر رہا ہے، یہ شہوت پرست ہے

(ص۲۴۶)

شہودی: شہود سے نسبت رکھنے والا (جو تصوف کا ایک سلسلہ ہے)

ع گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت

(ص۲۷۷)

شہید تفتہ جاں ہونا: مراد: مقتول عاشق۔

ع ابھی کیا سرد قاتل یہ شہیدِ تفتہ جاں ہوتا

(ص۱۴۳)

شہید کرنا: قتل کرنا (ن)

ع کرتے ہیں شہید اس کو، اے ذوق کئی عاشق

(ص۲۳۵)

شہید ناز: مراد: عاشق، ادائے محبوب کا مارا۔

ع کس کے شہیدِ ناز کی خاک کا یہ غبار تھا

(ص۱۴۶)

شہید ہونا: مراد: فدا ہونا۔ مارا جانا (ن)

ع میں جو شہید ہوں لبِ خندانِ یار کا

(ص ۱۲۸)

شیب: بڑھاپا(ن) بالوں کی سفیدی (ج)

ع شیب زمانہ کے لئے کیفیتِ شباب

(ص ۲۷۴)

شیخ: بوڑھا آدمی، پیر، مرشد، بزرگ (ن)

ع کر دعا میرے لئے شیخ مناجات میں یہ

(ص ۲۰۵)

شیخ الرئیس: بوعلی سینا (ج)

ع کبھی میں شیخِ شیوخ اور کبھی شیخِ رئیس

(ص ۲۷۷)

شیخ جی: مراد: مذہب کا ٹھیکیدار طبقہ جو خود عمل سے عاری ہے۔

ع حرم بھی شیخ جی صاحب شراب خانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

شیخ صاحب: پیشوا، خانقاہ کا سردار، سجادہ نشین (ن)

ع شیخ صاحب کے ہیں نزدیک وہ خاصانِ خدا

(ص ۱۶۹)

شیخ مناجاتی: خدائے بزرگ کا گن گانے والا (آ)

ع راتوں کو نہ ہُو حق کر، اے شیخِ مناجاتی

(ص ۲۵۴)

شیخی بگھارنا: خودستائی کرنا (ن) اترانا، ڈینگ مارنا (ج)

ع تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے

(ص ۱۶۰)

شیخی جھڑنا: غرور ٹوٹنا، گھمنڈ جاتا رہنا (ج)

ع ساری وہ شیخی ان کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ص ۱۶۰)

شیدا: دیوانہ، عاشق، مدہوش، عشق میں ڈوبا ہوا (ن)

ع جمالِ یار کا شیدا میں غائبانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

شیر برفیں: شیر جو سرد ملکوں میں بچے سردیوں میں بناتے ہیں (ج)

ع عجب کیا شیرِ برفیں ہو اگر شیرِ علم میرا

(ص ۳۲۷)

شیر پر چڑھنا: مراد: بہادری کا کام کرنا یا منہ زور کو زیر کرنا۔

ع بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

شیر جنگ: بہادر جو بہت سی جنگیں جیتا ہوا ہو۔

ع چاہے ہے شیر جنگ وہ تجھ سے مگر خطاب

(ص ۲۷۵)

شیر خوش غلاف: تلوار جو خود بخود درمیاں سے نکل نکل پڑے۔

ع درویشِ تن برہنہ ہے، شمشیر خوش غلاف

(ص ۲۱۸)

شیرژیاں: بہادر (ن)

ع کئی شیرِ ژیاں شکار کئے

(ص ۳۲۰)

شیر علم: شیر کی تصویر جو جھنڈے پر بناتے ہیں (ج)

ع عجب کیا شیرِ برفیں ہو اگر شیرِ علم میرا
(ص ۳۲۷)

شیر قالیں: شیر کی تصویر جو اکثر قالین پر بناتے ہیں (کنایۃً) نمائشی (ن)

ع رہے مانندِ شیرِ قالیں کے
(ص ۳۲۰)

شیر کا بال: شیر کی مونچھ کا بال کہتے ہیں اس کے کھانے سے جگر کٹ جاتا ہے، اسے جادوٹونوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے (ج)

ع جو رگِ پاں ہے، وہ مجھ کو شیر کا سا بال ہے
(ص ۲۴۵)

شیر کا برقع: مراد: فقیری۔ درویشی (آ)

ع نامرد کے لئے نہیں برقع یہ شیر کا
(ص ۱۳۰)

شیر گردوں: برج اسد، سورج (ج)

ع شیرِ گردوں بھی اُس کے لشکر میں
(ص ۳۲۰)

شیریں: میٹھا (ن)

ع جانِ شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
(ص ۲۲۶)

شیریں تر: مراد: زیادہ میٹھا۔

ع مرگ کی تلخی سے شیریں تر کوئی شربت نہیں
(ص ۱۷۹)

شیریں سخنی: مراد: اچھی اور میٹھی بات کہنا۔

ع ماجرا خامہ نے شیریں سخنی کا تیری
(ص ۳۸۵)

شیشہ بادہ: مراد: مے، شراب۔

ع شیشۂ بادہ لئے زیرِ بغل جاؤں گا
(ص ۱۳۴)

شیشہ دل: دل کا استعارہ نازک ہونے کی وجہ سے شیشے سے کرتے ہیں (ج)

ع پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہے وہ مست
(ص ۱۹۲)

شیشۂ سبز فلک: مراد: آسمان کا سبز کانچ۔

ع شیشۂ سبزِ فلک سے نہ طلب کر مئے عیش
(ص ۱۷۸)

شیشہ کی طرح پھولنا: مغرور ہونا، تکبر ہونا (ج)

ع شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ
(ص ۲۰۲)

شیشۂ مے: مراد: شراب کی بوتل۔

ع یہ نہیں شیشۂ مئے، ہے کسی میخوار کا دل
(ص ۱۸۳)

شیشہ میں بند ہونا: مطیع ہونا، مسخر ہونا (ج)

ع دریا پری حباب کے شیشے میں بند ہو
(ص ۲۰۱)

شیشہ وساغر: مراد: کانچ کی صراحی اور شراب کا پیالہ

ع باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں
(ص ۱۸۳)

شیطان کا مارا جانا: مراد: ابلیس کا پکڑا جانا یا پکڑ ہونا۔

ع گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
(ص۱۴۲)

شیطان کے سر پہ ایک اور شیطان چڑھنا: مراد: بدی پر بدی ہونا۔

ع سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا
(ص۱۲۸)

شیلان: میز پوش (ج)

ع تیرے شیلانِ کرم پر ہے زمانہ مہماں
(ص۳۷۴)

شیم: عادتیں، خصلتیں (ج)

ع ہو بہادر نہ کیوں وہ نیک شیم
(ص۳۲۰)

شیون: غم، ماتم، سوگ (ج)

ع تنگ ہم سایوں کو اے ذوقؔ نہ کر شیون سے
(ص۲۳۶)

شیوہ: طور طریق، انداز (ن)

ع پشّے سے سیکھے شیوۂ مردانگی کوئی
(ص۲۲۵)

﴿ ص ﴾

صاحب: مالک، آقا (ن)

ع جھجکا مستی میں وہ صاحبِ ہوسِ جام شراب
(ص۱۵۵)

صاحبِ خبرت: مراد: عقل مند شخص۔

ع کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت
(ص۲۷۸)

صاحبِ ذہن وذکا: مراد: عقل مند۔

ع کاملِ فہم و فراست، صاحب ذہن و ذکا
(ص۲۷۲)

صاحبِ عالم: شہزادگانِ دہلی کا لقب (آ)

ع وصفِ عالی صاحبِ عالم
(ص۳۲۰)

صاحبِ فراش: وہ بیمار جو بستر سے نہ اُٹھ سکے (ن)

ع بیمارِ عشق جو ترا صاحبِ فراش ہے
(ص۲۳۳)

صاحبِ نظر: دانا، دور اندیش (ج)

ع تا تجھے جانیں کہ یہ صاحب نظر اچھا ہوا
(ص۱۳۷)

صارم: تیز تلوار۔

ع جانبِ اعدا تو سرِ میداں کھینچ لے جس دم صارمِ برّاں
(ص۳۶۵)

صاف: بے داغ، بے کدورت، بے کینہ (آ)

ع دیکھا جہاں سے صاف ہی اہلِ صفا چلے
(ص۲۰۸)

صاف جواب: دوٹوک جواب (ن)

ع جواب صاف ہے پر طاقت و تواں کے لئے
(ص۲۱۱)

صاف گفتگو: مراد: سیدھی سچی بات۔

ع اس بت کی میرے ساتھ نہیں گفتگو ہے صاف

(ص۱۷۱)

صافی طینت: ضمیر، سرشت، خصلت، عادت (آ)

ع فہم میں لے کر صافیِ طینت، رکھ کے نظر میں اوجِ قرینت

(ص۳۶۴)

صانع: پیدا کرنے والا، بنانے والا (ن)

ع صانع نے اپنے نور کے سانچے میں ڈھال کے

(ص۳۱۲)

صبا: وہ ہوا جو مشرق سے چلے (ن)

ع کبھی کرتی ہے قدم رنجہ جو گلشن میں صبا

(ص۱۵۸)

صباحت: ملائمت کا نقیض، گوراپن، خوبروئی، جمال (ج)

ع کانِ ملاحت، بحرِ صباحت، جوئے فصاحت، گلشن راحت

(ص۳۶۳)

صبحِ صادق: وہ صبح کی روشنی جو آفتاب نکلنے سے پیشتر مشرق کی طرف افق کے کناروں پر نمودار ہو (ن)

ع کہ پہلے صبحِ کاذب ہے تو پیچھے صبحِ صادق ہے

(ص۲۵۶)

صبح کاذب: وہ صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا اور تھوڑی دیر کے بعد سپیدہ صبح نمودار ہوتا ہے۔ (ن)

ع مانندِ صبح کاذب ابھی ہے اُدھیڑ تو

(ص۱۹۴)

صبحِ محشر: روزِ قیامت (ن)

ع صبحِ محشر کو بھی اُٹھیں نہ ترے متوالے

(ص۲۲۰)

صبحِ ہجراں: مراد جدائی کا دن۔

ع ہو تیرا سیہ رُو صبحِ ہجراں مجھ سے رخصت مہوش ہو

(ص۱۹۶)

صبر و تاب: مراد: برداشت کی طاقت۔

ع ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

(ص۱۷۸)

صبوحی: وہ شراب جو صبح کو پی جائے (ن)

ع ساقیا ہوں جو صبوحی کی نہ عادت والے

(ص۲۲۰)

صبوحی کش: بادہ نوش، شرابی (ن)

ع یقیں ہے صبحِ قیامت کو بھی صبوحی کش

(ص۲۱۲)

صبیح: گوراچٹا، ملیح کی ضد، خوبصورت (ن)

ع ناف اس صبیح کی ہے کوئی نسترن کا پھول

(ص۲۸۴)

صحبت: دوستی، یاری (ن)

ع صحبتِ عیسیٰ بنائے خر کو انساں کس طرح

(ص۲۴۷)

صحبتِ خوبانِ گل عذار: مراد: محبوب کا ساتھ۔

ع لگے ہے صحبت خوبانِ گل عذار میں دل

(ص۱۷۴)

صحبت صافی دلاں: مراد: مخلصوں کی رفاقت۔

ع صحبتِ صافی دلاں سے ہوں مکدر تیرہ دل

(ص۱۸۵)

صحبتِ معشوق: مراد: محبوب کی رفاقت۔

ع پھر رنج ہمیں دینے لگی صحبتِ معشوق
(ص۱۷۱)

صحت: بدن میں کوئی بیماری یا کمزوری نہ ہونا، شفا (ج)

ع ہے نوشتے میں ترے بیمار کے صحت کہاں
(ص۱۸۰)

صحرانوردی: جنگلوں میں پھرنا (ن)

ع ہمیشہ کام مجنوں کو رہا صحرا نوردی سے
(ص۲۵۵)

صحن: آنگن (ن)، مکان میں کھلا حصہ جس میں چھت نہ ہو (آ)

ع خانۂ ہستی کا اپنے صحن ہے دشتِ عدم
(ص۱۸۰)

صحنِ باغ: مراد: محبوب کا آنگن۔

ع بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
(ص۱۶۵)

صحنِ چمن: تختۂ گلشن (آ)

ع مجھے صحن چمن ہی عرصہ گاہ حشر ہو تجھ بن
(ص۱۹۷)

صدآفریں: کلمہ تحسین و آفرین، شاباش، مرحبا، کیا کہنا (ن)

ع زبانِ تیغ سے بھی آفریں صد آفریں نکلے
(ص۲۳۲)

صد برگ: مراد: دل۔ وہ پھول جس کی بہت سی پنکھڑیاں ہوں (آ)

ع آگے تھا صد برگ اب یہ گل ہزارا ہوگیا
(ص۱۴۰)

صدپارہ: ٹکڑے ٹکڑے ہونا (ج)

ع صد پارہ دل ہے گنجفہ عشق و ہر ورق
(ص۱۴۹)

صدحیف: مراد: بہت افسوس۔

ع صد حیف کہ مجنوں کا قدم اُٹھ نہیں سکتا
(ص۱۲۲)

صدسال: سو برس (ج)

ع لب تلک بھی اُس کو آنا اب رہِ صد سال ہے
(ص۲۴۵)

صدشکر: خدا کا بہت بہت شکر ہے، خیریت گزرنے پر کہتے ہیں (ج)

ع پھر نظر آنے لگے خواب پریشاں صد شکر
(ص۱۷۲)

صدکانِ گہر: بہت حسین معشوق (ج)

ع اک گہر بھی نہیں صد کانِ گہر میں چھوڑا
(ص ۳۲۰)

صدا: آواز، آہٹ (ن)

ع صدا ہے خوں میں بھی منصور کے انا الحق کی
(ص۲۳۶)

صدائے جرس: مراد: قافلہ کے چلنے کے وقت نکالی جانے والی آواز۔

ع بے شکست ایک صدائے جرسِ جامِ شراب
(ص۱۵۵)

صدرِ اعلیٰ: بڑا جج (ج)

ع قمر دستورِ اعظم، صدرِ اعلیٰ، سعدِ اکبر ہو
(ص۳۱۶)

صدف: ایک قسم کا سمندری گھونگا جس میں سے موتی نکلتا ہے(آ)

ع جگر چاکِ عدو میں صدف آسا گوہر
(ص۲۸۸)

صدق وصفا: سچائی، خلوص(ن)

ع زاہد کو اگر صدق و صفا بھی ہے تو کیا ہے
(ص۲۱۸)

صدقہ: خیرات(آ)

ع کہیں ہم کو ملا یہ نور صدقہ اس ستارے کا
(ص۱۳۸)

صدقہ ہونا: واری جانا، نثار ہونا، فدا ہونا(ج)

ع ترا حسن وہ بت مہ جبیں کہ ہے صدقہ جس پہ زماں زمیں
(ص۳۴۶)

صدقے جانا: نثار ہونا، قربان ہونا(ج)، تصدق ہونا، واری جانا(ن)

ع اے ذوقؔ صدقے جایئے پیکِ خیال کے
(ص۱۶۸)

صدمہ: ٹھیس، چوٹ، ضرب(ج)

ع کہ اک صدمہ سا پہنچے ہے دم رفتار دامن سے
(ص۲۱۰)

صدہا: سینکڑوں۔

ع فرش پر تیلیوں میں اُلجھے جو صدہا گوہر
(ص۲۸۸)

صراحی: شراب یا پانی رکھنے کی ایک قسم کا ظرف(ج)

ع دابے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی
(ص۲۲۶)

صراط: راستہ(ن)

ع صراطِ عشق پر از بس کہ ہے ثابت قدم میرا
(ص۱۲۱)

صرّاف: سونا چاندی پرکھنے والا(ن)

ع گہر کو جوہری، صراف زر کو دیکھتے ہیں
(ص۱۸۱)

صرصر: بادِ تند، آندھی(ن)

ع مل جائے سارا خاک میں صرصر کا زور و شور
(ص۲۸۶)

صرف: ایک علم کا نام جس سے کلمہ کی تقسیم، تعلیل، اشتقاق اور اس کی اصل اور گردان کا حال معلوم ہوتا ہے، اُردو صیغوں کی گردان(ن)

ع کیا صَرف ہوا ہے طرب و عید سے عالم
(ص۳۱۴)

صرف: خرچ، بسر کرنا(ن)

ع اک دم نہ ترا صرفِ مناجات ہوا
(ص ۲۶۲)

صرفہ کرنا: کفایت شعاری، کنجوسی کرنا، کفایت کرنا(آ)

ع کرے جو صرفہ نہ قاتل نمک فشانی میں
(ص۱۸۱)

صریح: ظاہر، آشکار، صاف (ن)

ع صریح چشمِ سخن کو تری کہے نہ کہے

(ص ۲۱۱)

صریحاً: کھلم کھلا (ن)، صاف طور پر (ج)

ع وہ صریحاً تو کہہ نہیں سکتے

(ص ۲۲۴)

صریرِ خامہ: قلم چلنے کی آواز (ن)

ع لوں صریرِ خامہ سے میں کام بانگِ صورکا

(ص ۱۳۸)

صغار: چھوٹے لڑکے، چھوٹی لڑکیاں (ن)

ع نہالِ ابرِ کرم اس کے ہیں صِغار و کبار

(ص ۳۷۶)

صغریٰ: مراد: ہر چھوٹی چیز۔

ع اگر پیالہ ہے صغریٰ، تو سبو ہے کبریٰ

(ص ۲۹۰)

صف: قطار (ج)

ع کم نہیں مژگاں کی صف دیوار سے

(ص ۲۰۷)

صفا: پاکیزگی، چمک، مجلّا (آ)

ع صفا میں تیرے رُخ سے آئینہ کیا خاک ہمسر ہو

(ص ۱۹۷)

صفا رکھنا: صفائی، ستھرائی، پاکیزگی (ج)

ع دل ہے، آئینہ صفا چاہیے رکھنا اس کا

(ص ۲۱۲)

صفات: خوبی، خاصیت، تعریف (ن)

ع ہم آدمی کے صفات و سیر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

صفائے دل: مراد: دل کا صاف کرنا۔

ع صفائے دل کی یہی ہے صورت کہ دل میں آنے نہ دے کدورت

(ص ۱۶۲)

صفحۂ آئینہ: مراد: شیشے کی سطح، شیشہ کا ورق۔

ع صفحہ آئینہ تصویرِ چمن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

صفحۂ جہاں: مراد: دنیا۔

ع گو صفحۂ جہاں سے ہو مثلِ نگیں جدا

(ص ۱۴۸)

صفحۂ دہر: مراد: زمانہ۔

ع صفحہ دہر پہ یک دل نہ ہوا ایک سے ایک

(ص ۱۷۳)

صفحۂ محشر: مراد: روزِ قیامت/ اعمال نامہ۔

ع غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہیں

(ص ۱۸۵)

صفرا: زرد رنگ، سونا (ج)

ع پائی یہ اصلاح سُفرا نے کہ دنیا میں کہیں

(ص ۲۶۹)

صفوت: بہترین، برگزیدگی (ج)

ع اے شہنشاہِ صفا ذہن و سراپا صفوت

(ص ۲۸۳)

صفیر: مراد: دلکش آواز۔ پرندوں کی آواز، سیٹی (ج)

ع مستی میں گر بلند ہو میری صفیرِ خواب

(ص۲۷۴)

صفیرِ خوابِ غفلت: مراد: خراٹے، بے پروائی کی نیند میں سیٹی کی آواز۔

ع تیرے مستوں کی صفیرِ خوابِ غفلت ہو تو ہو

(ص۱۹۵)

صلِّ علیٰ: واہ واہ، سبحان اللہ کیا کہنا، مسلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھیں یا خوشبو سونگھیں تو یہ فقرہ کہتے ہیں (ج)

ع شاید اس دیکھ کر صلِّ علیٰ کہنے کو ہیں

(ص۱۸۳)

صلاح پوچھنا: مشورہ لینا، رائے لینا (ن)

ع پوچھے بلاکشوں کی کسی سے بلا صلاح

(ص۱۵۹)

صلاح پھیر دینا: مراد: تجویز بدلنا۔

ع گر پھیر دے نہ وہ صنمِ کج ادا صلاح

(ص۱۵۹)

صلاح ٹھہرنا: مشورہ قرار پانا (ن)

ع ٹھہری ہے اُن کے آنے کی یاں کل پہ جا صلاح

(ص۱۵۹)

صلاحِ نیک: مراد: اچھا مشورہ۔

ع ہے تو صلاحِ نیک میں کیا پوچھتا صلاح

(ص۱۶۰)

صلح: مصالحت، دوستی (ن)

ع صلح بھی ٹھہری تو پھڑکا ہی کے چھوڑا ہم کو

(ص۱۹۴)

صلصل: فاختہ (ج)

ع نغمۂ بلبل، نالۂ صلصل، قہقۂ قلقل، بر لبِ مینا

(ص۳۶۳)

صلوٰۃ سننا: مراد: گالی سننا۔

ع نہیں تو اب کوئی صلوٰۃ سن کے جاتے ہو

(ص۱۹۸)

صلہ ہونا: عوض (ن)

ع تمنا نہیں ہے کہ امدادِ دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مزدِ قلق ہو

(ص۱۹۵)

صم بکم: بہرے، گونگے یہ لفظ قرآن شریف کے پارہ اول میں آتے ہیں (ن)

ع صُم بُکم کہہ کے ہے گویا ہم نے زباں کو لال کیا

(ص۳۳۲)

صنّاع: مراد: ماہر۔ ہنرمند (ج)

ع گو ریاضی میں ہے صناع اگر بخت میں بد

(ص۲۷۸)

صندل گھسنا: عورتوں کا باہم مساحقت کرنا، طبق زنی کرنا، چپٹی لڑنا (آ)

ع لگاؤں گھس کے جو صندل تو کہتے ہو کہ مجھے

(ص۳۴۵)

صندلی: صندل کے رنگ کا، سرخی لئے ہوئے زرد،

حنائی رنگ سے مشابہ (آ)

ع کہ قتل مجھ کو کیا کسی نے دکھا کے رنگ اپنا صندلی ہے

(ص۳۵۸)

صندوق: اسباب رکھنے کا ظرف، وہ بکس جس میں مردے کو رکھتے ہیں (ن)

ع صندوق تیرے کشتے کو پینس سے کم نہیں

(ص۲۱۷)

صنع: کاری گر (ن)

ع صنعِ آتش باز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل

(ص۲۷۱)

صنعا: علاقے کا نام جسے اب یمن سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ع شیخِ صنعا سا مسلماں رندِ بد مشرب بنے

(ص۲۴۷)

صنم: مراد: محبوب۔ بت (ن)

ع الٰہی کان میں کیا اس صنم نے پھونک دیا

(ص۲۱۱)

صور: وہ صور جس کو حضرت اسرافیلؑ محشر کے دن پھونکیں گے (ن)

ع لب پہ رکھ کر پھونکئے، پیدا ہو نالہ صور کا

(ص۱۳۹)

صورت: شکل (ن)

ع درہم کی شکل صورتِ درہم سے کم نہیں

(ص۱۸۴)

صورت آشنا: شناسا، جان پہچان (ن)

ع جو رُوبرو ہو اُسے صورتِ آشنا سمجھو

(ص۲۰۰)

صورت پرست: ظاہر پرست، بت پرست (ج)

ع آئینہ خاک صاف ہے، صورت پرست ہے

(ص۲۴۶)

صورتِ تصویرِ آئنہ: مراد: شیشے کی تصویر کی طرح۔

ع ہیں آئینے میں صورتِ تصویرِ آئینہ

(ص۱۷۵)

صورت درگوردُور: دعائے بد، دنیا سے اجڑنا (آ)

ع جیتے جی ہی کہتے ہو صورت تری در گور دُور

(ص۱۶۷)

صورت کدہ: مراد: دنیا۔ وہ جگہ جہاں تصویریں لگی ہوں (ج)

ع ذوقؔ اس صورت کدے میں ہیں ہزاروں صورتیں

(ص۱۸۰)

صورت گر: مراد: اللہ تعالیٰ۔

ع کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں

(ص۱۸۰)

صورتِ لات: عرب کے تین مشہور بتوں یعنی منات و عزیٰ میں سے تیسرے بت کا نام جسے شعیبؑ کی قوم پوجتی تھی اور زمانۂ جاہلیت تک اس کی پرستش برابر جاری رہی (آ)

ع صورتِ لات وشکلِ منات ورشکِ یعوق وغیرتِ عزّیٰ

(ص۳۶۳)

صورت ہونا: حالت ہونا (ن)

ع یہاں تو کوئی صورت بھی ہے، واں اللہ ہی اللہ ہے

(ص۲۵۵)

صورتِ معشوق: مراد: چہرۂ محبوب۔

ع پھر خواب میں آتی ہے نظر صورتِ معشوق

(ص۱۷۱)

صوفی: وہ شخص جو اپنے دل اور خیالات کو ماسوا اللہ سے محفوظ رکھے (آ)

ع تا دل نہ کرے صاف مئے صاف سے صوفی

(ص۱۳۱)

صوفی صافی: پارسا، متقی (ج)، فقراء کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے دل کو غیر حق سے پاک صاف رکھے (آ)

ع کبھی علامہ، کبھی صوفی صافی طینت

(ص۲۷۷)

صہبا: شراب سرخ (ن)

ع تو کیوں حق حق کرے وہ شیشہ، جس شیشے میں صہبا ہو

(ص۱۹۹)

صہیل: مراد: گھوڑے کی آواز۔

ع دم نہ مارے کبھی سن پائے جو گھوڑے کی صہیل

(ص۳۰۶)

صیاد: شکاری، چڑی مار، ماہی گیر، معشوق (ن)

ع ترے اسیر جو صیّاد کرتے ہیں فریاد

(ص۱۸۰)

صید: مراد: عاشق۔ شکار (ج)

ع میں ہوں وہ صید کہ پھر دام میں پھنستا جا کر

(ص۱۳۲)

صیدِ تیر خوردہ: مراد: عاشق کا دل۔ تیر لگا ہوا شکار (ج)

ع اس صیدِ تیر خوردہ کو تو نے کیا نہ ذبح

(ص۱۲۸)

صیدِ حرم: حرم کے جانور جن کا شکار کرنا حرام ہے (ن)

ع بے خوف ہیں اب صیدِ حرم اور زیادہ

(ص۲۰۳)

صید فگن: مراد: شکار کرنے والا۔ شکاری (ن)

ع دکھلائے جو وہ صید فگن چشم کی شوخی

(ص۲۰۲)

صید کرنا: شکار کرنا (ن)

ع تیرِ مژہ سے صید کیا طائر جاں کو

(ص۱۷۲)

صیدِ محبت: مراد: عاشق۔

ع کٹ سکا صیدِ محبت کا نہ قاتل سے گلا

(ص۱۷۶)

صیدِ ناتواں: مراد: کمزور شکار۔

ع یہ صیدِ ناتواں مثلِ پر اُفتادہ اُڑ جائے

(ص۲۱۰)

صیدِ نیم جاں: مراد: محبوب، ادھ موا شکار۔

ع سرِ فتراک سے یوں تو نے صیدِ نیم جاں باندھا

(ص۱۳۰)

صیدی: وہ شخص جو کبوتر بازی، پتنگ بازی، بیٹر بازی،

میں دوسرے شخص کے مقابل ہو، حریف، دشمن (ن)

ع رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح

(ص ۱۹۴)

صیقل: جلا، صفائی، زنگ دور کرنا (آ)

ع صیقل نہ ہو گر تیغ پر، جوہر پہ ہو کس کو نظر

(ص ۲۱۸)

صیقل گر: ہتھیار صاف کرنیوالا، سان چڑھانے والا (ن)

ع ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسماں

(ص ۳۱۲)

ض

ضبط: تحمل، برداشت (ن)

ع منظور مجھ کو ضبط، مرے دل کو اضطراب

(ص ۱۸۷)

ضبطِ آہ: مراد: کراہنے کی آواز کو برداشت کرنا۔

ع ہوتا ہے دل جلوں سے کہیں ذوقؔ ضبطِ آہ

(ص ۱۴۹)

ضبط فُغاں کرنا: مراد: آہ وزاری کی روک تھام۔

ع کبھی کرتا ہوں فغاں اور کبھی ضبطِ فغاں

(ص ۱۷۸)

ضبط کرنا: روکنا (آ)

ع نہ کرتا ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا

(ص ۱۴۳)

ضبط نہ ہونا: مراد: برداشت نہ ہونا۔

ع موجِ دُخاں سے ضبط نہ ہو پیچ و تاب کا

(ص ۱۴۹)

ضحاک: بہت ہنسنے والا، ایران کے ایک ظالم بادشاہ کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے اور آدمیوں کے دماغ ان کی غذا تھی (ن)

ع شانۂ ضحاک کی مانند ایک ایک اس کی موج

(ص ۳۷۱)

ضد دلانا: ہٹ کی تحریک کرنا (ج)

ع چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلاوے اس کو

(ص ۱۹۷)

ضدی: اڑیل، بہت اصرار کرنے والا۔

ع چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلاوے اس کو

(ص ۱۹۷)

ضرب: تکلیف، چوٹ، مار، صدمہ (ن)

ع دل سنگین خسرو پر بھی ضرب اے کوہ کن پہنچی

(ص ۱۴۲)

ضربت: چوٹ کھانا (ج)

ع پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت

(ص ۲۸۲)

ضرر: نقصان (ن)

ع اب تو اکسیر بھی دیجئے تو ضرر دیتی ہے

(ص ۲۲۷)

ضعف: سستی، ناتوانی، کمزوری (ن)

ع جا سکتے ضعف سے نہیں کوچے میں اُس کے ذوق

(ص ۱۷۵)

ضعفِ تن: مراد: جسم کی کمزوری۔

ع تھے علاجِ ضعفِ دل اور ضعفِ تن کی فکر میں

(ص ۱۸۹)

ضعفِ دماغ: دماغ کی ناتوانی (آ)

ع یہ حال ہے مرا ضعفِ دماغ سے کہ مجھے

(ص ۳۲۳)

ضعف سے دم نہ ہونا: مراد: کمزوری کے مارے ہمت نہ ہونا

ع نہیں جو ضعف سے دم دل سے یہ کہے ہے آہ

(ص ۱۸۱)

ضعیف: ناتواں (ج)

ع اور اس ضعیف سے کل کام دو جہاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

ضلال: گمراہی، تباہی، گناہ (ج)

ع بیخ و بنیانِ ضلال و کفر، شکلِ انہدام

(ص ۳۷۰)

ضلالت: گمراہی، تباہی، گناہ (ج)

ع جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ اے ظلِ خدا

(ص ۳۰۷)

ضمیر صاف: وہ قوت جو بُرے کاموں سے روکے (ن)

ع تیرے ضمیر صاف کو پہنچے ہے جامِ جم کہاں

(ص ۳۱۸)

ضیافت: دعوت، مہمانی، کھانا کرنا (ج)

ع نہیں دیتا بہ ضیافت سرِ خارِ مژگاں

(ص ۳۸۴)

ضیغم: شیر، اسد (ج)

ع صحرا میں تیز ناخنِ ضیغم سے کم نہیں

(ص ۱۸۴)

ط

طارم: لکڑی کا گھر، بالا خانہ، گنبد، آسمان (ج)

ع دھوم ہے جس کی گئی تا سرِ ہفتم طارم

(ص ۳۸۱)

طاس: بڑا تھال، برتن جس میں پانی ٹھنڈا کیا جائے (ج)

ع طاسِ قلیاں میں رکھا ہے اس نے ابرِ مردہ کو

(ص ۱۸۵)

طاعت: فرمانبرداری، بندگی (ن)

ع اثرِ کفر ہے طاعت سے بھی اپنی پیدا

(ص ۱۹۲)

طاق: مراد: لاثانی، ماہر۔

ع سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

(ص ۱۲۲)

طاق: مراد: اکیلا۔ فرد (ج)

ع تا کہ یہ گبر اور ہنود طاق پرست، یون باز

(ص ۳۲۲)

طاقِ ابرو: ابرو کا طاق کی محراب سے استعارہ کرتے ہیں (ن)

ع ہندوئے چشم طاق ابرو میں

(ص ۲۳۷)

طاق پر رکھنا: کسی کام کا خیال چھوڑ دینا، الگ رکھنا (ج)

ع طاق پر رکھ کتابِ اندیشہ

(ص ۲۶۴)

طاقتِ پائے جنوں: مراد: دیوانگی کا زور۔

ع طاقت پائے جنوں کم نہ اگر ہوجاتی

(ص ۱۴۶)

طاقت طاق ہونا: بالکل طاقت نہ رہنا (ن)

ع کہ عقول عقلا کی تھی جہاں طاقتِ طاق

(ص ۳۷۳)

طاقت وتواں: بل، قوت، قدرت (ن)

ع جواب صاف ہے پر طاقت و تواں کے لئے

(ص ۲۱۱)

طاقہ: اونی یا ریشمی کپڑے کا تھان (آ)

ع طاقۂ اطلسِ گردوں ترا وقفِ خلعت

(۲۸۱)

طالب: خواستگار، طلب کرنے والا (ن)

ع سر تا قدم ہیں شوق ترے طالب جمال

(ص ۳۱۲)

طالع یاور: مراد: خوش قسمتی۔

ع رکھے جب ایسے طالع یاور ہلال عید

(ص ۳۱۸)

طاؤس باندھنا: مراد: محبوب کے عطا کردہ زخم سنبھالنا۔

ع پر طاؤس اس زخمی نے ہے اے دوستاں باندھا

(ص ۱۳۱)

طائرِ بے بال و پر: مراد: بے سروسامان۔

ع کہاں جاؤں گا اُڑ کر، طائرِ بے بال و پر میں ہوں

(ص ۲۲۴)

طائرِ جاں: مراد: روح۔

ع تیرِ مژہ سے صید کیا طائرِ جاں کو

(ص ۱۷۲)

طائرِ خیال: مراد: خیالی دنیا میں کھونا یا خیالات کی پرواز۔

ع واں طائر خیال اُڑے تھا، مرا جہاں

(ص ۱۴۹)

طائرِ دل: مراد: دل کا پرندہ۔

ع اے ذوقؔ میرے طائر دل کو کہاں فراغ

(ص ۱۶۶)

طائرِ روح: روح کا استعارہ طائر سے کرتے ہیں کیوں کہ اڑ جاتی ہے (ج)

ع قصدِ پرواز کرے کیوں نہ مرا طائر روح

(ص ۱۴۰)

طائرِ سدرہ: جبرئیل (ن)

ع مردار ہیں وہ، طائرِ سدرہ ہی کیوں نہ ہوں

(ص ۱۷۸)

طائرِ شاخِ سدرہ: حضرت جبرائیلؑ (ج)

ع ذہنِ عالی ہے ترا طائرِ شاخِ سِدرہ
(ص۲۸۱)

طائرِ قبلہ نما: وہ مقناطیسی سوئی جس سے قبلہ کا رخ معلوم ہوتا ہے۔ یہ سوئی بیشتر طائر کی صورت میں بنائی جاتی ہے (ن)

ع آشیانے میں ہے رقصاں طائر قبلہ نما
(ص۲۷۰)

طائرِ نکہت: مراد: خوشبو کا پرندہ۔

ع کیا اُڑ کے تجھ سے طائر نکہت بھلا چلے
(ص۲۰۸)

طائرانِ صبح: مراد: صبح کے پرندوں کا چہچہانا۔

ع قابل ہیں ذبح کرنے کے یہ طائرانِ صبح
(ص۱۵۹)

طباشیر: ایک سفید رنگ کی دوائی جو بانس کے درخت پر جم جاتی ہے (ج)

ع کیا طبا شیر سفیدی سحر دیتی ہے
(ص۳۵۵)

طبع: مزاج، سرشت، فطرت (ج)

ع توسن طبع نے اب تیز نکالا ہے قدم
(ص۳۸۰)

طبع رسا: تیز طبیعت، ذہین (ج)

ع رفعت پہ تیرے فیل کی طبعِ رسا نے رات
(ص۳۸۸)

طبع رواں: مراد: شاعر کی شعر کہنے کی طرف مائل طبیعت۔

تیز طبیعت یا ذہن (ج)

ع تڑپ اٹھتا ہے کرے جنبش اگر طبعِ رواں
(ص۳۸۵)

طبق: آسمان کا گنبد (ج) پرت (آ)

ع تا کہ ہوں ارض و سما دونوں طبق، زیرِ طبق
(ص۲۹۸)

طبلہ: ڈبا، صندوقچی (ن)

ع طبلۂ عطار کی صورت معطر ہر مشام
(ص۳۷۱)

طبیب: بدن کا علاج کرنے والا، ڈاکٹر (ن)

ع جوں پنج شاخہ تو نہ جلا اُنگلیاں طبیب
(ص۲۰۳)

طبیعت لڑنا: ذہن لڑنا، طبیعت کا کسی بات کو پہنچنا (ن)

ع واہ کیا کیا طبیعت اپنی بھی
(ص۲۴۰)

طپاں: تڑپنے والا (ج)

ع تپ محبت میں سخت جانی کا یہ اثر ہے دلِ طپاں پر
(ص۳۳۶)

طپنچہ: چھوٹی بندوق۔

ع دم میں تھا اپنے طپنچے پر چڑھاتا چقماق
(ص۳۷۳)

طپیدن: مراد: اضطراب، بے چینی، بیقراری۔

ع نو گرفتار ہیں سر گرمِ طپیدن، صیاد

(ص۲۲۹)

طرّار: تیز زبان، فرفر زبان چلانے والا (آ)

ع کوئی کیسا ہی اگر طرّار و خوش تقریر ہو

(ص۲۷۳)

طراوت: سرسبزی، تازگی (آ)

ع ہوا میں یہ ہے طراوت کہ دودِ گلخن بھی

(ص۲۹۰)

طرب: خوشی، انبساط (ن)

ع عیش و طرب کو مژدہ کہ کرتا جہاں میں ہے

(ص۳۱۱)

طرح دینا: بنیاد ڈالنا (ن)

ع وہ طرح بھی دے جائیں تو میں جنگ نکالوں

(ص۱۸۸)

طرفہ: نیا، انوکھا، عجیب، نادر (ج)

ع کرد تعمیر طرفہ مسجد و چاہ

(ص۳۸۹)

طرفۃ العین: پلک جھپکانے میں، ذرا سی دیر میں (آ)

ع طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں

(ص۳۸۵)

طرّہ: کاکل (آ)

ع اس کی خرطوم ہے گر طرّہ لیلٰی کی مثال

(ص۲۸۲)

طرّہ شمشاد: زلف، کاکل، سر کے بل کھاتے ہوئے بال، بالوں کی لٹ (ن)، ایک خوش قد درخت جو سرو کی قسم ہے اس درخت کی لکڑی سے کنگھیاں بھی بنائی جاتی ہے۔ معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں (ن)

ع طرّہ بھی سرِ طرّہ شمشاد غضب ہے

(ص۲۳۹)

طریق: مذہب، شریعت، رواج، دستور (ن)

ع اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

(ص۱۷۸)

طریقت: تصوف، تزکیہ باطن (ج) شریعت کا نقیض (آ)

ع سبزۂ خط سے خضر طریقت رکھا رسمِ خط ہے جُدا

(ص۳۳۴)

طعام: کھانا (ن)

ع مطبخ عالی سے تیرے سب کو پہنچے ہے طعام

(ص۹۳۷۱)

طُعمہ: رزق، لقمہ، نوالہ (ج)

ع ایک طُعمہ مچھلیاں دو کشمکش آپس میں ہے

(ص۲۵۷)

طغرا: خطِ پیچیدہ جس میں القاب اور نام بادشاہوں کا فرمان کے اوپر لکھا جاتا ہے، مُہروں پر اس خط میں نام کندہ کرتے ہیں (ج)

ع ترے ہے خامہِ طغرا نگار میں یہ زور

(ص۲۹۳)

طغیانی: زیادتی، بغاوت، حد سے گزرنا، سیلاب (ن)

ع بہ جائیں کاش گریے کی طغیانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

طفلِ معصوم: لڑکا، بچہ (ج)

ع طفلِ معصوم کا ہے خواب مری موت و حیات
(ص۳۸۳)

طفلِ مکتب: ناتجربہ کار(ن)، طالب علم(آ)

ع طفلِ مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے
(ص۲۵۳)

طفلی: لڑکپن، نادانی، کم سنی(ن)

ع ہوگیا طفلی ہی سے دل میں ترازو تیر عشق
(ص۱۶۵)

طلاق: نکاح فسق ہونا(ج)

ع زالِ دنیا کو جوتھا بیٹھ رہا دے کے طلاق
(ص۳۷۳)

طلائی: زرد رنگ، سنہرا، سنہری(آ)

ع بنوائے اُس میں پھول طلائی و نقرئی
(ص۳۱۰)

طلبِ حق: مراد: انصاف کی جستجو۔

ع طلب حق میں اگر بادیہ پیما ہوتا
(ص۱۴۵)

طلب کرنا: بلانا، مانگنا، دعویٰ کرنا(آ)

ع مئے عشرت طلب کرتے تھے ناحق آسماں سے ہم
(ص۱۴۹)

طلب گارِ فراق: مراد: جدائی کا خواہش مند۔

ع ایک مدت سے مرا دل ہے طلب گار فراق
(ص۱۷۲)

طلسم طرفہ تر: مراد: عجیب تماشا(آ)

ع طلسم طرفہ تر آنسو نے میرے مردماں باندھا
(ص۱۳۰)

طلسم وہم مکدّر: اجزائے سماوی وارضی کی ترکیب سے بنایا ہوا تماشا(آ)

ع سارے طلسم وہمِ مکدر کو توڑ دوں
(ص۱۸۲)

طلسمات ٹوٹنا: حیرت میں ڈالنے والا منظر(ن)

ع جو طلسمات نہ ٹوٹے تھے، کبھو ٹوٹ گئے
(ص۲۲۸)

طلعت: مراد: محبوب۔ چہرہ، رُخ، شکل(ج)

ع آتا نہیں مہِ طلعت کیا دیر لگائی ہے
(ص۲۳۵)

طُمطراق: شان وشوکت(ج)

ع نہ طمطراق نے کرّ و فر کو دیکھتے ہیں
(ص۱۸۱)

طناب: خیمے کی لمبی رسی جس سے زمین ماپتے ہیں(ج)

ع تعمیر بے بنا ہے یہ اور خیمہ بے طناب
(ص۲۷۳)

طناز: نازونخرے سے چلنے والا، شوخ وبیباک(ج)

ع قہر انداز، بلا ناز، قیامت طناز
(ص۲۸۰)

طنبور: آلہ موسیقی(ن)

ع اس کا طنبور جو دیتا تھا سُروں کو بہتات
(ص۳۷۳)

طنز: طعنہ(ن)

ع جب ضعف سے مجھ کو غش آیا تو طنز سے وہ یوں کہنے لگا

(ص۱۹۶)

طنطنہ: رعب داب، دبدبہ، کروفر، شان وشوکت، غصہ(ج)

ع پہنچا یہ طنطنۂ کوس کا گردوں پہ دماغ

(ص۳۷۸)

طنبور: ایک قسم کا انگریزی ڈھول، طبل، انگریزی باجا(آ)

ع اُس کا طنبور جو دیتا تھا سُروں کو بہتات

(ص۳۷۳)

طنین: بھنبھناہٹ، گھنٹی کا بجنا(ج)

ع صدائے صورِ قیامت ہے، ہر مگس کی طنین

(ص۳۲۳)

طواف کرنا: مراد: عقیدت۔ کسی چیز کے گرد پھرنا(ن)

ع کرتی طواف تھی ترے عاشق کے ڈھیر کا

(ص۱۳۰)

طوبیٰ: بہشت کا ایک درخت(ج)

ع ہوائے طوبیٰ جنت نہیں ہے مستوں کو

(ص۲۵۳)

طور: وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰؑ کی خواہش پر اللہ نے نور کی تجلی دکھائی اور پہاڑ جل کر راکھ ہوگیا(ج)

ع طور پر جاکے نہ سائل کبھی موسیٰ ہوتا

(ص۱۴۵)

طوطا: ایک پرند کا نام جس کے پر سبز چونچ سرخ اور گلے میں طوق ہوتا ہے، سوا، مٹھو، سوگا(آ)

ع کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

(ص۱۳۲)

طوطی: ایک خوش آواز چڑیا کا نام جو توت کے موسم میں اکثر دکھائی دیتی ہے اور شہتوت رغبت سے کھاتی ہے اس وجہ سے اسکا نام طوطی رکھا گیا(ن)، طوطا، فصیح اللسان شخص(ج)

ع عارض پہ خط ہے طوطیِ تصویر باغ حسن

(ص۱۷۷)

طوطی بولنا: مراد: شہرت ہونا، شہرہ آفاق ہونا(آ)

ع خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیّاد کا

(ص۱۳۴)

طوف: طواف کرنا، گرد پھرنا(ن)

ع طوف گرداب صفت چاہیے اپنا ہم کو

(ص۱۹۲)

طوفان آنا: شدت سے ہوا چلنا، شدت سے مینہ برسنا(ج)

ع آئے طوفاں جو ترے قہر کا طغیانی پر

(ص۲۸۲)

طوفان بپا کرنا: فساد کھڑا کرنا، شور وغل مچانا(ن)

ع دریائے قہر تیرا جو طوفاں کرے بپا

(ص۳۱۲)

طوفِ حرم: کعبہ کا طواف(ن)

ع اے خوش نصیب تجھ کو یہ طوفِ حرم نصیب

(ص۱۵۶)

طوق: بھاری حلقہ مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن نہ اٹھاسکیں(ن)

ع یہ طوق اس واسطے چھوٹا ہو قمری کی گردن میں
(ص ۱۹۱)

طوقِ فاختہ: قمری اور کبوتر کی قسم کے ایک پرند کا نام جسکا رنگ خاکی سرخی مائل ہوتا ہے اور گردن میں طوق ہوتا ہے (ن)

ع لپٹ کر مثلِ طوق فاختہ عنقا کی گردن کو
(ص ۱۹۸)

طوق گردن: مراد: گلے کا پھندا۔

ع عجب کیا ہے جو سمجھے طوقِ گردن چشمِ سوزن کو
(ص ۱۹۸)

طوق گردن میں پہنانا: منت کی چوڑی ہنسلی جو بچوں کے گلے میں پہناتے ہیں (ج)

ع بہانہ کرکے منت کا پنھایا طوق گردن میں
(ص ۱۹۱)

طول: لمبائی، درازی، وسعت (ن)

ع گر یہی اے ذوق طولِ نامہ اعمال ہے
(ص ۲۴۶)

طولانی: بہت لمبا (ن)

ع اپنے سیاہ نامے کی طولانیوں میں ہم
(ص ۱۷۵)

طومار: مبالغہ بیان یا تحریر کی نسبت بولتے ہیں (آ)

ع دن قیامت کا بڑا ہے (میرا طومار عمل
(ص ۲۳۷)

طوئی: دعوت، ضیافت، شادی (ج)

ع آج اس شاہ کے فرزند کی ہے شادی طوئی
(ص ۳۷۸)

طویلہ: اصطبل، گھوڑوں کے گھانس کھانے کی جگہ (ج)

ع بناوے تیرے طویلے کے واسطے خرزیں
(ص ۳۲۳)

طیؔ: مراد: طے کرنا، تمام کرنا۔

ع سرعتِ طیؔ منازل کا لکھوں گر اس کے وصف
(ص ۳۷۲)

طیراً ابابیل: مراد: اُڑتے ہوئے ابابیل۔

ع معجزاً طیراً ابابیل آیا وقتِ انہزام
(ص ۳۷۲)

طیراں: اُڑنا پرندوں کا (ج)

ع طائر قبلہ نما خاک کرے گا طیراں
(ص ۳۸۴)

طینت: طبیعت، عادت، سرشت (ج)

ع کہ باطن میں نہیں کچھ رتبہ اس کو نیک طینت سے
(ص ۲۱۷)

طیور: پرندے (ج)

ع ہوئے ہوا میں وہ صورت طیور کی قندیل
(ص ۱۷۴)

﴿ ظ ﴾

ظالم: ظلم کرنے والا، سنگدل (ج)

ع ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے
(ص ۲۱۶)

ظاہر آرا: مراد: دکھاوے کے مذہبی اعمال اپنانا۔

ع ظاہر آرا نہ کتابوں سے ہو، ڈر دوزخ سے
(ص ۱۶۱)

ظاہر لباس: مراد: دکھاوے کا بھیس۔

ع جا ان لباسیوں کے نہ ظاہر لباس پر

(ص۱۷۹)

ظاہر و باطن: اندر باہر، زبان پر اور دل میں ہر طرح (ج)

ع تمہارے پردے۔۔۔ کہ جو ہے ظاہر وہی ہے باطن

(ص۲۵۰)

ظرف: برتن، حوصلہ (ن)

ع جو دیکھے تیرے ظرف کو، اس کی نگاہ میں

(ص۳۱۳)

ظریف صحبت: ہنسی دل لگی کرنے والی (ج) بذلہ سنج (آ)

ع انیسِ خلوت، جلیسِ جلوت، حریفِ حکمت، ظریفِ صحبت

(ص۳۶۰)

ظفردم: فتح کامیابی (ن)

ع تیغ اُس کی وہ ظفر دم و نصرت اثر کہ ہے

(ص۲۷۴)

ظلِ الٰہ: مراد: اللہ کا سایہ، بادشاہوں کا لقب۔

ع ظلِ الٰہ ، خسروِ دیں دار، دیں پناہ

(ص۲۷۴)

ظل عاطفت: سایہ، مہربانی، شفقت (ن)

ع ہم سرِ ابرِ بہاری تیرا ظلِ عاطفت

(ص۲۷۵)

ظل ھما: ہما کا سایہ کہتے ہیں ہما کا سایہ جس شخص پر پڑے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے (ج)

ع گلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظلِ ہما سمجھے

(ص۲۴۵)

ظلم: بے انصافی، آفت، مصیبت، کمزور کو ستانا (ن)

ع دے گی اس ظلم کی محشر میں گواہی مقراض

(ص۱۶۹)

ظلمات: تاریکیاں، اندھیرے (ن)

ع جا چھپا شرم سے ظلمات میں جو آبِ حیات

(ص۳۳۱)

ظلوم: سخت ظالم (ج)

ع ہوا مسجودِ ملائک یہ ظلوم اور جہول

(ص۲۷۹)

ظہورِ حُسن: مراد: دلربائی کا جلوہ۔

ع ہر سمت جلوہ گر ہے اُسی کا ظہور حسن

(ص۱۹۰)

ظہورِ قدرت: مراد: اللہ تعالیٰ کی ذات کا اظہار۔

ع یہیں بتوں میں خدا کا اپنے ظہورِ قدرت نہ دیکھ لیں گے

(ص۲۳۰)

ع

عاجزی: انکسار (ج)

ع عاجزی سے رہے، آئے نہ ہوا میں کم زور

(ص۱۴۰)

عار: ننگ، عیب (ن)

ع کہ جیب و آستیں سے ننگ جس کو عار دامن سے

(ص۲۱۰)

عارض: رخسارہ، گال (ن)

ع دھیان میں ہر دم ترے عارض کا تل رہنے لگا
(ص۱۴۷)

عارضِ گل: مراد: پھول کی پتی، پھول کے گال۔

ع ترے رُخسار کا پرتو پڑے گر عارضِ گل پر
(ص۱۳۷)

عارف: پہنچانے والا، خداشناس (ج)

ع کہے عارف کہ یہ کثرت میں ہے ظاہر وحدت
(ص۲۸۳)

عاری ہوجانا: تنگ آجانا، تھک جانا، عاجز آجانا (ن)

ع عاری عبائے ہوش و قبائے خرد سے ہیں
(ص۱۷۹)

عاشق بے چارہ: مراد: بے بس چاہنے والا۔

ع اُس عاشق بے چارہ کا ہے آج بُرا حال
(ص۲۰۲)

عاشقِ بے دم: مراد: تھکا ماندہ خستہ طالب۔

ع کون سا ہمدم ہے تیرے عاشقِ بے دم کے پاس
(ص۱۶۷)

عاشق پیچیدہ مویاں: مراد: ایسا عاشق جو راہ عشق میں اپنے حال سے بے خبر ہوجائے، الجھے بالوں والا عاشق۔

ع میں ہمیشہ عاشقِ پیچیدہ مویاں ہی رہا
(ص۱۳۱)

عاشق پُرغم: مراد: غمگین طالب۔

ع کاسئہ زانو ہے تیرے عاشقِ پُرغم کے پاس
(ص۱۶۷)

عاشق جانباز: مراد: وہ عاشق جو جان کی مطلق پروانہ کرے۔

ع ہائے وہ عاشق جاں باز کہ اک مدت تک
(ص۱۲۶)

عاشق رُسوا: مراد: بدنام عاشق۔

ع عاشق رسوا کو کیا خط میں تکلف چاہیے
(ص۱۵۹)

عاشقِ محزوں: مراد: غمگین چاہنے والا۔

ع نہ ٹھہرا ہے زمیں پر عاشقِ محزوں نہ ٹھہرے گا
(ص۱۴۵)

عاشقانہ: عشق کے مضمون کا (ن)

ع کہ اس میں تیرا ہر اک شعر عاشقانہ ہوا
(ص۱۴۸)

عاشقانہ غزل: مراد: ایسی غزل جس میں محبت کا بیان ہو۔

ع عاشقانہ کوئی اک اور غزل پڑھ تو گرم
(ص۱۷۶)

عاشور: ماہ محرم کی دسویں تاریخ، یہ تاریخ مسلمانوں کے ہاں متبرک سمجھی جاتی ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی شہادت بھی اسی دن ہوئی (ن)

ع عید کے دن کو نہ کیوں عاشور کا وہ دن کرے
(ص۲۳۷)

عاصی: گنہگار، نافرمان (ن)

ع جب یہ عاصی عرق شرم سے تر جائیں گے
(ص۲۳۰)

عاطفت: مہربانی، عنایت (آ)

ع ہم سرِ ابرِ بہاری تیرا ظلِ عاطفت
(ص۲۷۵)

عافیت: امن، سلامتی (ج)

ع کہ با فراغ کرے کنجِ عافیت میں نشست
(ص۲۵۹)

عاق کرنا: ماں باپ سے سرکش، نافرمان، باغی (آ)

ع مادرِ شب، پسرِ مہ کو کرے شرم سے عاق
(ص۳۷۴)

عالم: جہان، زمانہ، دنیا (ج)

ع فقیر وجد میں جب ہاتھ اُٹھائے عالم سے
(ص۲۰۴)

عالمِ اشیا: سبھوں کا عالم جس میں امور وابستہ ہیں (ن)

ع میلِ عناصر سوئے طبائع ربطِ قوی یا عالم اشیاء
(ص۳۶۲)

عالم افروز: مراد: آفتاب۔ جہاں کو روشن کرنے والا (آ)

ع ہر سال حمل میں مہرِ عالم افروز
(ص۳۲۱)

عالم بالا: فرشتوں کا عالم (ج)

ع کرے آہ رسا میری جو سیرِ عالم بالا
(ص۲۴۴)

عالمِ برزخ: وہ حالت جس میں روحیں مرنے کے بعد قیامت تک رہیں گی (ج)

ع کبھی تھی عالم برزخ میں مجھے اک حیرت
(ص۷۷)

عالم پیری: مراد: بڑھاپے کا زمانہ۔

ع ہم وہ ہیں رند کہ اس عالم پیری میں بھی ہے
(ص۱۹۳)

عالم تصویر: سکوت اور حیرت کا منظر (ن)

ع خوبیاں یوں تو ہیں اس عالم تصویر میں سب
(ص۱۸۳)

عالم تہ و بالا کرنا: اندھیر مچنا (ج)

ع خوں کے دریا بہ گئے عالم تہ و بالا ہوئے
(ص۳۵۸)

عالمِ خاک: دنیا (ن)

ع عالم خاک میں، پر ہے تگ و دو کا مشتاق
(ص۳۷۳)

عالم دکھانا: جوبن دکھانا (ج)

ع چمپئی رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم
(ص۲۷۹)

عالمِ رویا: خواب کا عالم، خواب کی حالت (ن)

ع کہ جیسے عالم رویا میں چشمِ کور بینا ہو
(ص۱۹۸)

عالمِ کون وفساد: مراد: جہانِ فانی جہاں چیزیں بنتی بگڑتی ہیں

ع پھر نہ ہو فاسدمزاجِ عالمِ کون و فساد
(ص۲۷۶)

عالم میں چرچا ہونا: تمام دنیا میں مشہور ہونا (ج)

ع تیرے جانے کا تو اک عالم میں چرچا ہوگیا
(ص۳۳۰)

عالم نواز: مراد: دنیا کو نوازنے، بچانے سرفراز کرنے والا۔
ع محمد اکبرِ عالم نواز و عرش وقار
(ص ۳۷۶)

عالی پایہ: بڑے رتبے والا (ج)
ع کیوں نہ پائیں تجھ کو عالی پایہ، عالی حوصلا
(ص ۲۷۲)

عالی شان: بڑی شان والا، اعلیٰ مرتبہ کا (ج)
ع پائے آرائش جو عالی شاں مکاں، دیوانِ عام
(ص ۲۷۲)

عالی مقام: بلند مرتبہ، رئیسوں کے القاب (ن)
ع حال اہلِ قاف وہ اے خورو عالی مقام
(ص ۳۷۲)

عام: معمولی، مستعمل، خاص کی ضد (ج)
ع کہ جہان عام ہے، ہوتا ہے وہاں عام میں خاص
(ص ۱۶۹)

عبا: ایک لمبا کوٹ یا چغہ جو پاؤں تک جاتا ہے (ج)
ع عاری عبائے ہوش و قبائے خرد سے ہیں
(ص ۱۷۹)

عبادت گہِ زنداں: مراد: شرابیوں کا معبد۔
ع کیا عبادت گہِ زنداں کے کلس ٹوٹ گئے
(ص ۲۲۹)

عبث: فضول، بیکار، ناحق، بے وجہ (ن)
ع بھرتا ہے عبث ذوقؔ دمِ اُلفتِ معشوق
(ص ۱۷۲)

عبرت: زمانہ کے واقعات سے نصیحت حاصل کرنا (آ)
ع نہیں ہونے کا عاشق اور کوئی اس پہ عبرت سے
(ص ۲۱۷)

عبیر: ایک خوشبو دار سفوف یا برادہ جو مُشک، گلاب، صندل وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے (آ)
ع اُڑتی پھرے ہے بوئے عبیرِ کفن کے ساتھ
(ص ۲۰۵)

عتاب کی باتیں سننا: غصہ، غضب (ن) ناراضگی (ج)
ع کس مزے سے عتاب کی باتیں
(ص ۱۷۸)

عترت: رشتہ دار، قریبی، اولاد (ج)
ع تیرا حامی ہے نبی ﷺ اور نبی ﷺ کی عترت
(ص ۲۸۲)

عجب: انوکھا (ج)
ع ہیں عجب پیچ و تاب کی باتیں
(ص ۱۷۸)

عجب ہونا: انوکھا (ج)
ع اور اس پر اب تلک جیتا ہوں میں، کوئی عجب میں ہوں
(ص ۱۸۹)

عدالت: گواہی کے قابل ہونا، عادل ہونا، انصاف (ن)
ع تری عدالت میں ہے یہ قدغن، کتاں کو دیکھے نہ ماہ روشن
(ص ۳۶۱)

عداوت: دشمنی (ن)، مخالفت (ج)
ع اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اس ظالم کی

(ص۱۹۳)

عدس: مسور (ج)

ع گلی کے دونے میں لگا شاخِ عدس کی تیلیاں

(ص۳۰۸)

عدم: نیستی، نہ ہونا (ن)

ع کمندِ نام و شہرت کھینچ لاتی ہے عدم سے بھی

(ص۱۹۸)

عدن: بہشت، وہ باغ جس میں حضرت آدمؑ کو گیہوں کھانے سے پہلے رکھا گیا تھا (ج)

ع عدنِ علم میں ہے قلب مصفا گوہر

(ص۲۸۸)

عدو: دشمن، مخالف (ن)

ع جسے یاں دوست اپنا ہم نے جانا، وہ عدو نکلا

(ص۱۴۹)

عدوئے نیش زن: کسی کے حق میں برائی کرنے والا (ن)

ع عدوئے نیش زن کے گھر سے کب وہ مہ جبیں نکلے

(ص۲۳۱)

عدیل: نظیر، برابر، مثال (ج)

ع آج تک عدل میں تیرا نہ ہوا کوئی عدیل

(ص۳۰۶)

عذاب: وہ تکلیف جو بداعمالی کی وجہ سے دی جائیگی (ج)

ع وگر ہے آگ میں دینا یونہی، عذاب تو دے

(ص۲۱۴)

عذار: رخسارہ، گال (ج)

ع ہے اگر لیلیٰ سیاہی تو ورق عذرا عذار

(ص۳۲۱)

عذرا: وامق کی معشوقہ کا نام (ج)

ع شور میں لیلیٰ، نور میں سلمیٰ، لہجے میں شیریں، جلوے میں عذرا

(ص۳۶۳)

عذوبت: لذت، مٹھاس (ج)

ع لے عذوبت اس کے آبِ فیض سے گر وامِ ابر

(۳۰۸)

عراق: (ملک کا نام) موسیقی کے ایک راگ کا نام جسے چاشت کے وقت گاتے ہیں (ج)

ع چھیڑ دے زابل و تبریز و خراسان و عراق

(ص۳۷۳)

عربدہ: جنگ جوئی، فتنہ (ن)

ع زمانہ عربدہ پرواز و بختِ بد ناساز

(ص۳۲۳)

عرس: کسی بزرگ کی سالانہ فاتح جو مقررہ تاریخ کو ہو (ج)

ع عرس کی شب بھی مری گور پہ دو پھول نہ لائے

(ص۱۳۸)

عرش: تخت، تختِ الٰہی (آ)

ع تو پہنچے عرش تلک کودتے اُچھلتے ہاتھ

(ص۲۰۴)

عرشِ اعظم: خداتعالیٰ کا عرش (ن)

ع ان کے بے پر عرشِ اعظم پر اُڑاتے ہیں مرید

(ص۱۶۶)

عرشِ معلّیٰ: عرش اعظم، فلک افلاک (آ)

ع لب بہ ستائش، دل بہ نیائش، جلوہ طرازِ عرشِ معلّیٰ

(ص۳۶۴)

عرصہ تنگ کرنا: عاجز کرنا، ناچار کرنا (ن)

ع عرصہ، مطلب کا دیکھ، تنگ نہ کر

(ص۲۶۴)

عرصۂ عشرت: مراد: خوشی کا زمانہ۔

ع جہاں میں عرصۂ عشرت سے سودا چند ہے غم کا

(ص۱۳۷)

عرصہ گاہِ حشر: مراد: قیامت کا میدان۔

ع مجھے صحن چمن ہی عرصہ گاہِ حشر ہو تجھ بن

(ص۱۹۷)

عرفان: خداشناس (ن)، شناخت، پہچان، واقفیت (آ)

ع انوار سے عرفان کے روشن وہ تیرا سینہ صاف

(ص۳۱۷)

عرق: کشید کے ذریعے سے نکالا ہوا پانی، دواؤں کی بھاپ سے بنایا ہوا پانی (ن)

ع جوں اشک عرق بھی شفقی رنگ نکالوں

(ص۱۸۸)

عرقِ انفعال: شرمندگی، عرقِ بہار (ج)

ع قطرے جبیں پہ ہیں عرقِ انفعال کے

(ص۳۱۳)

عرق بنگ: مراد: نشہ آور بوٹی، بھنگ کا پانی۔

ع میں سبزۂ خط اور عرقِ بنگ نکالوں

(ص۱۸۸)

عرق عرق ہونا: شرمندگی ناتوانی یا خوف کے مارے پسینوں میں نہا جانا (ج)

ع کہ میری تر دامنی کے آگے عرق عرق پاک دامنی ہے

(ص۲۱۸)

عرق کے قطرے: مراد: پسینہ کی بوندیں۔

ع رخِ روشن پہ عیاں ہیں جو عرق کے قطرے

(ص۱۴۰)

عروض: ایک علم جسمیں نظم کے قواعد مذکور ہوتے ہیں (ج)

ع کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ

(ص۲۷۸)

عز: عزت (ن)

ع ہر سال تجھ کو عید ہو فرخ بہ عزّ و جاہ

(ص۲۷۵)

عزاداری: ماتم داری (آ)، ماتم کرنا (ن)

ع عزاداری میں ہے کس کی یہ چرخِ ماتمی جامہ

(ص۱۴۳)

عزلت: گوشہ نشینی، تنہائی (ج)

ع ہے دل صاف کو عزلت میں بھی گردوں سے غبار

(ص۲۸۶)

عزلت گزیں: مراد: ختم ہونا۔ عابد، گوشہ نشیں (ج)

ع فتنہ تیرے عہد میں جب سے ہوا عزلت گزیں

(ص۲۷۶)

عزم بالجزم: مصمم قصد، یقینی ارادہ (آ)

ع عزم کو ہے ترے ہر عزم میں عزمِ بالجزم

(ص۲۸۲)

عزمِ سفر: سفر کا ارادہ (ج)

ع تم نے کل عزمِ سفر کا ہم کو بھیجا تھا پیام

(ص۳۳۰)

عزیٰ: ایک درخت کا نام تھا عرب میں جس کی پرستش اہل عرب بڑے اعتقاد سے کرتے تھے۔ بتوں کی طرح اس کو بھی پوجتے تھے، خالد بن ولیدؓ نے پیغمبر خدا کے حکم سے اس درخت کو جلا دیا (ن)

ع صورتِ لات و شکل منات و رشک یعوق و غیرت عزیٰ

(ص۳۶۳)

عزیز: پیارا، محبوب (ن)

ع عزیزو اس کو نہ گھڑیال کی صدا سمجھو

(ص۲۰۰)

عزیز: مراد: شاہِ مصر جس نے حضرت یوسفؑ کو مصر کا گورنر مقرر کیا۔

ع سمجھیں عزیز سورۂ یوسف سے بھی سوا

(ص۱۷۵)

عزیمت: عزم، ارادہ (ج)

ع کبھی افسون و عزیمت، کبھی تعویذ و طلسم

(ص۲۷۷)

عسس: مراد: ساقی / پیالہ۔ شہر کے گشت کرنے والا عہدہ دار (آ)

ع رات بھر گشت کرے ہے عسسِ جامِ شراب

(ص۱۵۵)

عش عش کہنا: کسی چیز پر لوٹ ہو کر بے اختیار تعریف کرنے لگنا بہت پسند آنے کی جگہ بولتے ہیں (ن)

ع پر برشِ تیغِ ناز پہ اپنی کہتے دل میں عش عش ہو

(ص۱۹۶)

عشاق: عاشق کی جمع (آ)

ع تیز جو کرنے لگا عشاق پر تیغ نگاہ

(ص۱۴۴)

عشرِ عشیر: دسویں کا دسواں، بہت تھوڑا (ج)

ع عقولِ عشرہ کے انوار جس کے عشرِ عشیر

(ص۲۹۲)

عشرت: عیش نشاط، سیر تماشے، خوشی، مسرت (ج)

ع ہاتھی لڑتے نہ سمجھنا، یل عشرت نے بہ زور

(ص۳۸۰)

عشرہ: مہینے کے دس روز (ج)

ع کہ ہووے عہد کا اک دن تو عشرہ ہو محرم کا

(ص۱۳۷)

عشق بازی: عشق، محبت کرنا، حسن پرستی، عیاشی (ج)

ع بس کہ مجھ کو عشق بازی کا ہے ذوق

(ص۳۵۹)

عشق پیچاں: مراد: داڑھی کے بال۔

ع لپٹے ہے کب عشقِ پیچاں سنبلِ پُرخم کے پاس

(ص۱۶۸)

عشق پیچاں: ایک بیل کا نام، اردو میں عشق پیچر کہتے (ن)

ع مانندِ عشق پیچاں پھر سر بہ سر ہری ہو

(ص ۳۶۸)

عشقِ غارت گر: مراد: تباہ و برباد کرنے والی محبت۔

ع عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

(ص ۱۹۵)

عشق کا تودہ: مراد: محبت کا انبار۔

ع عشق کا تودہ بنا انساں کی مشتِ خاک سے

(ص ۲۰۷)

عشق کی کمک: مراد: محبت کی مدد۔

ع ہم عشق کی کمک سے، جنوں کی مدد سے ہیں

(ص ۱۷۹)

عشق کے ڈھب پر چڑھنا: محبت کے قابو میں آنا (آ)

ع عشق کے ڈھب پہ نہ کوئی بجز انسان چڑھا

(ص ۱۲۸)

عشقِ گل رخاں: وہ شخص جس کے رخسارے گلاب کے مانند سرخ ہوں، خوبصورت، معشوق (ج)

ع دنیا میں جب سے آئے،، رہا عشقِ گل رُخاں

(ص ۲۰۸)

عصا: لاٹھی، چھڑی (ن)

ع عصا ہے پیر کو اور سیف ہے جواں کے لئے

(ص ۲۱۱)

عصمت: پارسائی، پرہیزگاری (آ)

ع عصمت بھی ہے کیا شے کہ الگ یوسفِ کنعاں

(ص ۱۴۶)

عطار: عطر فروش (ن)

ع طبلۂ عطار کی صورت معطر ہر مشام

(ص ۳۷۱)

عطارد: دوسرے آسمان پر ایک ستارہ ہے جس کو دبیر فلک بھی کہتے ہیں، علم و عقل اس سے متعلق ہے، شرف اس کا برج سنبلہ میں ہے (ن)

ع عطارد میر منشی، زہرہ ناظر آسماں پر ہو

(ص ۳۱۶)

عطرداں: مراد: وہ ظرف جس میں خوشبو رکھی جائے۔

ع عطر داں میں گل نرگس وہ بھرے عطرِ سہاگ

(ص ۳۷۹)

عظمت: بڑائی، برتری (ن)، بزرگی، شان و شوکت (ج)

ع اس کے ہر نام میں عظمت ہے نہ اک نام میں خاص

(ص ۱۶۹)

عظمت سمجھنا: مراد: مقام اور بڑائی جاننا۔

ع سمجھے مئے خانے کی عظمت تو نہ بیٹھے ہرگز

(ص ۱۵۵)

عقاب: ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور بلند پرواز پرندکا نام جو آدمی کے برس دن کے بچے تک کو اٹھا کر لے جاتا ہے (آ)

ع اُڑنے میں یوں وہ جیسے کہ پرواز میں عقاب

(ص ۲۷۵)

عقائد: جمع عقیدہ کی، مذہبی اصول (ج)

ع کبھی تعلیم عقائد بہ کتاب و سنت
(ص۲۷۶)

عقبیٰ: اگلا جہان، دوسرا جہاں، عاقبت (ج)

ع باطنِ صافی، جانِ موّافی، پردہ بہ دنیا، جلوہ بہ عقبیٰ
(ص۳۶۴)

عقد: نکاح (ن)

ع ہنگام بزمِ عقد ستاروں کے واسطے
(ص۳۱۱)

عقدِ پروین: ستارے جو قریب قریب نظر آتے ہیں (ج)

ع عقد پرویں ہے کہ اس حقہ پرویں میں ملک
(ص۲۱۲)

عقدہ کشائی: مشکل حل کرنا (ن)

ع دشمن کی ترے ہو نہ کبھی عقدہ کشائی
(ص۳۱۵)

عقدہ کھلنا: مشکل مسئلہ حل ہو جانا (ن)

ع سیہ بختی کا میری تجھ پہ سب کھل جائے گا عقدہ
(ص۲۲۴)

عقدۂ مشکل: دشوار بات، مشکل بات (ج)

ع ذوقؔ وا کیوں نہ ترا عقدۂ مشکل ہوتا
(ص۱۲۷)

عقرب: بچھو (ن)

ع شوکتِ عقربِ جرّ ارہ کے مانند رہے
(ص۲۸۲)

عقل کے بخیے اُدھیڑنا: عقل زائل کر دینا (ن)

ع دے گا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو
(ص۱۹۴)

عقول: عقل کی جمع، خردمند (ن)

ع دہ عقول و نہ سپہر و ہفت اختر، شش جہت
(ص۲۷۵)

عقولِ عشرہ: مراد: دس فرشتے۔

ع عقولِ عشرہ کے انوار جس کے عشرِ عشیر
(ص۲۹۲)

عقول عقلا: عقل کی جمع، دانائیاں (ج)

ع کہ عقول عقلا کی تھی جہاں طاقت طاق
(ص۳۷۳)

عقیق: ایک سرخ رنگ کا پتھر جس پر اکثر مہریں کھودتے یا انگوٹھیوں میں لگاتے ہیں، سرخی کے باعث لب معشوق کو بھی اس سے تشبیہ دیتے ہیں، آگ کا اس پر کم اثر ہوتا ہے (آ)

ع کہ رنگ ہی سے گراں بہا ہیں، عقیق و یاقوت سنگ ہو کر
(ص۱۶۳)

عقیم: جس کا بچہ پیدا نہ ہوتا ہو، بانجھ جس کا نطفہ قرار نہ پائے یا جس میں نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو (آ)

ع سنبلہ کو تا منجم کھوے ہے شاید عقیم
(ص۳۷۰)

عکس: پرتو، سایہ، پرچھائیں (ن)

ع بن گیا عکس سے اس شوخِ گلستاں رو کے
(ص۱۶۱)

عکس افگن: عکس ڈالنے والا (ج)

ع عکس افگن گر رُخِ روشن تمہارا ہوگیا

(ص۱۴۰)

عکسِ خال: مراد: تل کا سایہ۔

ع عکسِ خال اپنا جو سمجھا مکسِ جامِ شراب

(ص۱۵۵)

علاج: بیمار کی دوا دارو کرنا (ن)

ع ہے جراحت کا مری سودۂ الماس علاج

(ص۲۰۷)

علاقہ ہونا: تعلق ہونا، واسطہ ہونا (ج)

ع جب تک کہ روح کو ہے علاقہ بدن کے ساتھ

(ص۲۰۵)

علاّمہ: نہایت عالم (ج)

ع کبھی علامہ، کبھی صوفیِ صافی طینت

(ص۲۷۷)

علامہ دہر: زمانے کا سب سے بڑا عالم یا فاضل شخص (ج)

ع زالِ دنیا ہے عجب طرح کی علامہ دہر

(ص۲۲۷)

علتِ غائی: نتیجہ، ماحصل، مقصودِ اصلی مستعمل ہے (ن)

ع علتِ غائی پہ دیویں اہلِ دانش انصرام

(ص۳۷۰)

عَلف: چارہ، گھاس (ج)

ع بے عَلف ناقۂ لیلیٰ ہے مگر قیس غریب

(ص۳۸۴)

علق: مراد: جونک۔

ع خونِ فاسد کو بھی ہر گز نہ کرے نوش علق

(ص۲۹۸)

علمِ تصوف: خدا کے قریب ہونے کا علم، علمِ معرفت (ج)

ع کچھ سود و صفا علمِ تصوف نہیں کرتا

(ص۱۳۱)

علمِ سرودی: مراد: علمِ موسیقی۔

ع کبھی میں علمِ سرودی میں تھا ایسا مشغول

(ص۲۷۷)

علمِ عشق ہونا: مراد: محبت کو جاننا۔

ع علم جس کا عشق اور جس کا عمل وحشت نہیں

(ص۱۷۹)

علمِ قیافہ: وہ علم جس سے آدمی کے حالات جسمیں علامات، صورت اور ساخت جسم سے شناخت کی جائیں (آ)

ع کبھی تھا علمِ قیافہ میں یہ ادراک مجھے

(ص۲۷۷)

علم وادب: مراد: دستور اور تعلیم۔

ع ہے اور علم و ادب مکتبِ محبت میں

(ص۱۵۰)

علُوِ جاہِ کامل: مراد: عظیم شان وشوکت۔

ع کرے ناقص ارادہ گر علوّ جاہِ کامل کا

(ص۲۲۲)

علی الحساب: بلا حساب، پیشگی طور پر (ن)

ع روزِ حساب تک تو پئے جا علی الحساب

(ص۲۷۳)

علیہ الرحمۃ: خدا کی رحمت ہو (ج)

ع نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت

(ص۲۷۹)

عماری: ہاتھی کے اوپر کی رتھ (آ) ہاتھی کا ہودہ (ج)

ع تو جو محرابِ عماری میں ہوا جلوہ نما

(ص۳۰۶)

عماں: یمن کے ایک شہر کا نام۔

ع ہو قلزمِ عماں پہ لب جو متبسم

(ص۳۱۴)

عمرِ اَبد: مراد: ہمیشہ کی زندگی۔

ع بہتر سمجھتے ہم اسے عمرِ اَبد سے ہیں

(ص۱۷۹)

عمرِ دو روزہ: چند روز کی عمر (ن)

ع تری عمرِ دو روزہ غافل اک پتلی ہے دو کل کی

(ص ۲۳۷)

عمرِ رفتہ: مراد: گزری ہوئی زندگی کا زمانہ۔

ع یہ عمر رفتہ کی اپنی صدائے پا سمجھو

(ص۲۰۰)

عمرِ طبیعی: انسان کی معمولی عمر جو ۵۵ سال ہے (ج)

ع اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات

(ص۲۲۵)

عمر گزارنا: زندگی بسر کرنا (ج)

ع گزرتی عمر ہے یوں دورِ آسمانی میں

(ص۱۸۰)

عمل چل جانا: افسوں کارگر ہونا (ج)

ع لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا

(ص۱۴۳)

عمل وحشت ہونا: مراد: دیوانگی کا کام۔

ع علم جس کا عشق اور جس کا عمل وحشت نہیں

(ص۱۷۹)

عُناب: ولایتی بیر (آ)

ع تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت

(ص۲۷۹)

عنادل: عندلیب کی جمع، بلبلیں (آ)

ع ہنس ہنس کے ہے جو پائے عنادل میں لوٹتا

(ص۱۵۱)

عناں: لگام، باگ (ج)

ع جی میں ہے توسنِ خامہ کی عناں پھیر کے ہیں

(ص۳۸۱)

عنبر: ایک قسم کی خاص نرگس جو نرگسِ شہلا کے برخلاف اندر سے زرد ہوتی ہے (آ)

ع بھنورا عجب ہے یوں دل عنبر میں گھر کرے

(ص۲۴۹)

عنبر: مراد: خوشبو۔ ایک مشہور خوشبو کا نام جو آگ پر موم کی طرح پگھل جاتی ہے اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے (ن)

ع بلکہ جل کر سوختہ عنبر بھی سارا ہوگیا

(ص۱۴۰)

عندلیب: مراد: رہائشی یا مقیم۔ بلبل (ن)، ہزارداستان (ج)

ع رہے ہے کیوں کہ گلستاں سے عندلیب جدا

(ص ۱۴۹)

عنقا: ایک لمبی گردن کا پرند جو بعض کے نزدیک صرف فرضی وجود رکھتا ہے اس کو کسی نے کبھی دیکھا نہیں اسی واسطے نایاب، ناپید اور نادر الوجود چیزوں کو عنقا سے تعبیر کرتے ہیں (ن)

ع خاک گم ہو کے گیا ڈھونڈنے عنقا ہم کو

(ص ۱۹۲)

عنقریب: پاس یا نزدیک، جلد ہی (ج)

ع کہ ہونے والے ہیں ہم سب سے عنقریب جدا

(ص ۱۵۰)

عنکبوت: مکڑی (ج)

ع پردہ سا عنکبوت کا چرخِ کہن میں ہے

(ص ۲۴۸)

عود: ایک لکڑی کا نام جس کا دھواں خوشبو دیتا ہے (ن)

ع کہ سنے عود کو غرق تو جلاوے اس کو

(ص ۱۹۷)

عودِ قماری: ایک اچھی قسم کا عود جو قمار سے آتا ہے (ج)

ع باد بہاری، مشکِ تتاری، عود قماری، عنبر ارا

(ص ۳۶۶)

عوض: بدلا، معاوضہ (ن)

ع نہیں جاتے اُٹھائے داغ، کاش اُن کے عوض ہوتے

(ص ۲۱۳)

عوضِ خوں: مراد: قتل کا بدلہ یا دیت۔

ع ہر بنِ مُو سے عوضِ خوں کے نکلتا ہے دُھواں

(ص ۳۸۲)

عہد شکن: قول پر قائم نہ رہنے والا (ن)

ع سنگِ غیرت سے کئی آئینے اے عہد شکن

(ص ۲۲۹)

عہد و پیاں ٹوٹنا: قول و قرار کا قائم نہ رہنا (ن)

ع عہد و پیاں مرے سب اب کے برس ٹوٹ گئے

(ص ۲۲۹)

عیادت: بیمار کی خبر پوچھنا (ن)

ع وہ عیادت کو مری آئے تو کیوں کر آئے

(ص ۱۹۸)

عیاذاً باللہ: خدا کی پناہ (ج)

ع آتشِ قہر و غضب تیری عیاذاً باللہ

(ص ۳۸۵)

عیار: مراد: دشمن۔ چالاک، ہوشیار (ن)

ع اسے عیّار پایا، یار سمجھے ذوقؔ ہم جس کو

(ص ۱۴۹)

عیاں راچہ عیاں: ظاہر، آشکار (ج)

ع آئے کوسوں سے نظر جب تو عیاں راچہ عیاں

(ص ۳۸۵)

عید: مسلمانوں کے جشن کا روز جو یکم شوال کو ہوتا ہے ہر سال عود کرتی ہے اس وجہ سے عید کہلائی (ن)

ع ساقیا عید ہے، لا بادے سے مینا بھر کے

(ص۲۱۲)

عیدِ قرباں: مسلمانوں کا وہ تہوار جس میں قربانیاں اور حج کرتے ہیں (آ)

ع ہے عیدِ قرباں میں تیری میموں، رکھا بزرگوں نے شیر گردوں

(ص۳۶۱)

عید منانا: خوشی کرنا، عید کا تہوار کرنا، جشن کرنا (ن)

ع عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی

(ص۳۱۵)

عید گاہ: وہ مقام جہاں جا کر عید کی نماز پڑھتے ہیں (آ)

ع تا عید و عید گاہ ہو اور خطبہ و نماز

(ص۲۷۵)

عیسیٰ: مراد: علاج کرنے والا۔ ایک پیغمبر جو بیت الحم میں پیدا ہوئے مسلمانوں اور عیسائیوں کے اعتقاد میں وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے انہیں روح اللہ کہتے ہیں ---مسلمانوں کے اعتقاد میں وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے ---وہ پھر قیامت کے قریب نزول فرمائیں گے (ج)

ع چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسیٰ

(ص۱۲۶)

عیسیٰؑ مریمؑ: مراد: مسیحا۔ حضرت عیسیٰؑ (ن)

ع خضر ہے ملنے کو آیا عیسیٰ مریمؑ کے پاس

(ص۱۶۷)

عین الیقین: وہ معاملہ جس پر آنکھوں سے دیکھ کر یقین کیا جائے (ج)

ع یقیں ہے، مجھے بلکہ عین الیقین ہے

(ص۲۴۲)

عینک: وہ ایک یا دو شیشے جو پڑھنے کے لیے آنکھ پر لگاتے ہیں (ج)

ع یہ خوب عینک خوش نما چشمِ حقیقت بیں پہ ہے

(ص۲۱۸)

﴿ غ ﴾

غارت کرنا: تباہ کرنا، برباد کرنا، خراب کرنا (ج)

ع قصرِ تن کو ذوقؔ سب غارت کرے گا ایک دن

(ص۳۳۰)

غارت گر: لٹیرا، راہ زن (ج)

ع ہم سے ظاہر و پنہاں جو اُس غارت گر کے جھگڑے ہیں

(ص۳۴۱)

غافل ہونا: بے خبر، غفلت کرنے والا، بے پروا (ن)

ع غافل جو دم کی آمد و شد سے نہ ہووے تو

(ص۱۵۶)

غالب آنا: بھاری ہونا، فتح پانا (آ)

ع اس لئے ہر امر میں تقدیر غالب آئے ہے

(ص۲۷۶)

غائبانہ: غیر موجودگی میں، پیٹھ پیچھے (آ)

ع جمالِ یار کا شیدا میں غائبانہ ہوا

(ص۱۴۸)

غبارِرہ: مراد: راستے کی مٹی۔

ع قدرت حق سے عجب کیا جو مری رہ کا غبار

(ص۱۴۵)

غبرا: مراد: زمین۔ مٹی کے رنگ کا (ج)

ع صفحۂ غبرا پہ کھائے نقطۂ رمال رشک

(ص۳۷۲)

غرا: مراد: مغرور۔

ع کبھی میں شاعرِ غرّا و ادب دانِ بلیغ

(ص۲۷۸)

غراب: کوا، زاغ (ج)

ع جانبِ غرب ہے پروانۂ غرابِ ظلمت

(ص۲۸۰)

غربت: مراد: وطن سے دوری۔ اپنی جگہ سے دور ہونا (ن)

ع جیسے غربت میں شفیقانِ وطن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

غرض: مقصد، حاجت، ارادہ، خواہش، مطلب (ن)

ع غرض تھی کیا ترے تیروں کو آبِ پیکاں سے

(ص۲۱۱)

غرفہ: دریچہ، کھڑکی، جھروکا (ن)

ع تم مسی مل کر نہ غُرفہ سے نکالا منہ کرو

(ص۲۰۱)

غرفہ نشیں: مراد: محبوب دریچہ میں بیٹھنے والا۔

ع تیری ہی آرزوئے وصل میں اے غرفہ نشیں

(ص۱۷۲)

غرق: ڈوبا ہوا، مصروف، منہمک (ج)

ع تیرا خنجر ہے نہنگ ایسا کہ غرقِ زہراب

(ص۳۸۱)

غرقاب: پانی میں ڈوبا ہوا (آ)

ع اے گریہ نہ رکھ میرے تنِ خشک کو غرقاب

(ص۱۴۳)

غرقی: پانی میں ڈوبی ہوئی زمین (ن)

ع کہ سنے عود کو غرقی تو جلاوے اس کو

(ص۱۹۷)

غرور: تکبر، گھمنڈ (ن)

ع غرورِ حسن سے کس کا سلام لیتے ہیں

(ص۱۸۰)

غرہ بتانا: ٹال جانا (ن)

ع چاند ہوتا ہے تو وہ غرّہ بتاتا ہے مجھے

(ص۲۵۹)

غزال: ہرن (ن)

ع وحشی کو تیری چشم کے مژگان ہر غزال

(ص۱۸۴)

غزالاں: مراد: محبوب۔

ع سبزۂ تربت مرا وقفِ غزالاں ہی رہا

(ص۱۳۱)

غزالِ ختن: کنایۃً معشوق (ج)

ع آنکھیں دکھا رہا ہے غزالِ ختن مجھے

(ص۳۵۴)

غزالِ رم دیدہ: مراد: وحشت زدہ ہرن۔

ع غزالِ رم دیدہ بن گیا ہے، جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے
(ص۱۶۳)

غزل خوانی: غزل پڑھانا (ن)

ع ذوق موقوف کر اندازِ غزل خوانی کو
(ص۲۸۷)

غزل کہنا: غزل بنانا (آ)

ع کہہ بہ تبدیلِ قوافی غزل اک اور بھی ذوق
(ص۲۲۹)

غزل کی زمیں: بحر یا وزن جس میں غزل کہی جائے اور جس میں قافیہ ظاہر کرنے کے لیے مصرع دیا جائے (ن)

ع تو کربلا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں
(ص۳۲۳)

غزل لکھنا: مراد: غزل تخلیق کرنا۔

ع کرکے بحر و قافیہ تبدیل لکھ اور اک غزل
(ص۱۶۸)

غسل: تمام بدن کو دھونا (ن)

ع رات یاروں کے وہاں غسل و وضو ٹوٹ گئے
(ص۳۵۶)

غسل صحت: بیماری سے صحت پا کر نہانا (آ)

ع غسلِ میت ہی ہمارا، غسلِ صحت ہو تو ہو
(ص۱۹۴)

غسل کرنا: مراد: صحت یاب ہونے کے بعد نہانا۔

ع اے دلِ مجروح لے تو غسل کر، اچھا ہوا
(ص۱۳۶)

غسل میت: مردہ کا غسل (آ)

ع غسلِ میت ہی ہمارا، غسلِ صحت ہو تو ہو
(ص۱۹۴)

غش آنا: بے ہوش ہو جانا (ن)

ع جب ضعف سے مجھ کو غش آیا تو طنز سے وہ یوں کہنے لگا
(ص۱۹۶)

غش کھانا: بے ہوش ہونا، عاشق ہونا (ج)

ع یہ کس کو دیکھ فلک سے گرا ہے غش کھا کر
(ص۳۳۸)

غش ہونا: بے ہوش ہونا، عاشق ہونا (ج)

ع جس بات پر تمہاری سب غش ہیں، ہم سے پوچھو
(ص۳۵۷)

غصہ: خفگی، غضب، قہر (ج)

ع غصہ ہے ترا قہر، ترا قہر قیامت
(ص۲۳۹)

غصہ کو زیر کرنا: مراد: غصہ پر فتح پانا۔

ع جو مارے نفس کو اور کر لے اپنے غصے کو زیر
(ص۱۶۴)

غضب آنا: آفت آنا، شامت آنا (ن)

ع غضب آیا، ہلیں گر اس کی مژگاں
(ص۲۲۳)

غضب کرنا: ظلم کرنا (ج)

ع تو نے غضب کیا دل شیدا اُٹھا لیا
(ص۳۳۴)

غضب لانا: مصیبت آنا، آفت لانا (ن)

ع کیا غضب لائیں، خدا جانے، جو ہوں پیروں کے پیر

(ص ۱۶۶)

غضب ناک: غصے میں بھرا ہوا (آ)

ع اے شوخ تری چشم غضب ناک کے ہوتے

(ص ۲۳۹)

غضنفر: شیر کنایتہً بہادر (ن)

ع اُس غضنفر شکار نے پیہم

(ص ۳۲۰)

غفلت: چوک، بھول، بے خبری (ج)

ع پر مزے دار بنادیتے ہیں غفلت کے مزے

(ص ۲۲۶)

غفلت شعار: غفلت کرنیوالا (ن)

ع گزرتی ہے مزے میں زندگی غفلت شعاری سے

(ص ۲۱۳)

غفلت کیش: مراد: لاپروائی کی عادت والا۔

ع تو مرے حال سے غافل ہے پر اے غفلت کیش

(ص ۲۲۰)

غُل: شور (آ)، ہنگامہ (ج)

ع ہے بجائے شورِ ماتم غل مبارک باد کا

(ص ۱۳۴)

غل برپا ہونا: شور اٹھنا، غوغا برپا ہونا، ہلڑ مچنا (آ)

ع غل دیکھ بپا خانۂ زنجیر میں کیا ہے

(ص ۳۴۸)

غل کرنا: ہنگامہ، شور (ن)

ع یہ غل کیا کہ وصل کی شب چونک اُٹھے وہ ذوق

(ص ۱۵۹)

غلاف: میان تلوار کا (ج)

ع باہر ہوئی نکل کے ہے اپنے غلاف سے

(ص ۲۱۸)

غلط فہمی: ایک دوسرے کی بات کو نہ سمجھنے کی غلطی (ج)

ع غلط فہمی ہماری تھی کہ ان کو آشنا سمجھے

(ص ۳۵۴)

غلطاں: لوٹتا ہوا، تڑپنے والا (ج)

ع غلطاں بہ زیرِ گنبدِ گردوں ہوا کرے

(ص ۳۸۹)

غلطیدہ: مراد: لوٹتا ہوا، لڑھکتا ہوا۔

ع کون غلطیدہ تھا خاکِ سر کو پر تیری

(ص ۱۹۳)

غمِ حبیب: مراد: محبوب کا دکھ۔

ع نہ کرسکا مرے دل سے غمِ حبیب جدا

(ص ۱۵۰)

غم خانہ: غم کا گھر، ماتم کدہ (ن)

ع دودِ دل سے ہے یہ تاریکی مرے غم خانے میں

(ص ۱۸۱)

غم خوار: ہمدرد، دکھ درد کا شریک (ج)

ع ترے بیمارِ غم کے ہیں جو غم خوار

(ص ۲۲۳)

غم عشق: مراد: محبت کا درد۔

ع ان شکریں لبوں سے غم عشق ناصحا

(ص ۱۶۲)

غم فراق: مراد: جدائی کا دکھ۔

ع غمِ فراق نے تیرے مجھے ہلاک کیا

(ص ۱۴۸)

غم فردا: مراد: آنے والے کل کا دُکھ۔

ع فکرِ امروز ہے نے ہے غمِ فردا ہم کو

(ص ۱۹۲)

غم کا آسمان ٹوٹنا: مراد: خدا کا غضب نازل ہونا یا بے حد دکھی ہونا۔

ع دلِ محزوں کے اوپر ہائے غم کا آسماں ٹوٹا

(ص ۱۵۱)

غم کی پھانس: مراد: انتہائی دکھ۔

ع کیا نکالے سوزنِ الماس سے دل غم کی پھانس

(ص ۱۹۶)

غم کے ہاتھ سے چھٹ جانا: مراد: دکھوں سے نجات پانا۔

ع کہتے ہیں مر جائیں گر چھٹ جائیں غم کے ہاتھ سے

(ص ۱۷۹)

غم گسار: مراد: بھلے بُرے وقت میں ساتھ دینے والا۔

ع کہ غم گسار ہوں میں تیرا اور تو میرا

(ص ۱۲۹)

غم گیں: مغموم (ج)

ع دن رات اک انبارِ غم میرے دلِ غم گیں پہ ہے

(ص ۲۱۸)

غماز: چغل خور (ج)

ع کوئی غماز نہیں میری طرف سے اے ذوقؔ

(ص ۲۲۸)

غمزہ: چشم و ابرو کا اشارہ (ن) نخرہ، ادا (ج)

ع اک غمزہ تری چشمِ فسوں کار کا کافر

(ص ۲۲۲)

غنچہ: کلی، بے کھلا پھول (ن)

ع تو کہے غنچہ کہ اس لب پہ دھڑی خوب نہیں

(ص ۱۸۸)

غنچوں کا چٹکنا: مراد: کلی کا کھلنا۔

ع ہے جو غنچوں کا چٹکنا انگلیوں کی سی چٹک

(ص ۱۴۴)

غنچوں کے دہن وا ہونا: مراد: کھلا ہوا پھول۔

ع ہیں دہن غنچوں کے وا کیا جانے کیا کہنے کو ہیں

(ص ۱۸۳)

غنچۂ تصویر: مرقع (ج)

ع جو کہ عقدہ وا نہ ہو جوں غنچۂ تصویر آہ

(ص ۲۴۷)

غنچہ دہاں: چھوٹے سے منہ کا (ج)

ع اپنے بوسے آپ وہ غنچہ دہاں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

غنچہ لب: مراد: معشوق۔

ع ہے غنچہ لب پہ غنچہ دل گیر باغِ حسن

(ص ۱۷۷)

غنچہ وار: مراد: کلی کی طرح۔

ع گر گلستانِ جہاں میں تنگ ہے تو غنچہ وار

(ص ۱۵۷)

غنم: دشمن (ج)

ع سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہے مانندِ غنم

(ص ۳۸۰)

غنی: دولت مند، بے پروا، بے نیاز (ن)

ع جہاں میں مانندِ کیمیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے

(ص ۲۱۹)

غنیمت سمجھنا: خوش قسمتی سمجھنا، قدر کرنا (ج)

ع سمجھوں غنیمت اس دم خنجر کو کیوں نہ میں

(ص ۱۸۴)

غواص: مراد: گہرائی سے موتے نکالنے والا۔ غوطہ خور (ج)

ع تب بحرِ فکر میں دل غواص ہو کے اُترا

(ص ۳۶۷)

غوامض: چھپی ہوئی باتیں (ن) گہری باتیں (آ)

ع ہوں نظر سے کبھی باہر نہ غوامض کے طیور

(ص ۳۷۴)

غوجیا: مراد: غوطہ خور، متلاشی۔

ع کلیاتِ خمسہ ہوں منطق میں ایسے غوجیا

(ص ۳۷۰)

غور: فکر، تامل، خبر گیری، پرداخت (ن)

ع غورِ نبض و فکرِ بحراں، فکرِ الوانِ قوام

(ص ۳۶۹)

غوطہ لگانا: ڈبکی لگانا (ج)

ع غوطہ دریائے سخن میں ہے لگانا بہتر

(ص ۲۸۷)

غوطے دینا: مراد: بھگونا۔ ڈوبکیاں دینا (ن)

ع غوطے کیا کیا ہے ترا دستِ حنائی دیتا

(ص ۱۳۲)

غوغا: شور (آ)

ع جو سوتی بھیڑ باعثِ غوغا جگائے پھر

(ص ۱۹۴)

غیر: اجنبی، بیگانہ (ن)

ع منظور گر ہے قتل مرا غیر سے نہ پوچھ

(ص ۱۶۰)

غیر عشق: مراد: محبت کے علاوہ۔

ع طبیب اور مرض غیرِ عشق سمجھا ہے

(ص ۱۴۸)

غیرت چمن: مراد: وہ بات جس پر باغ کو شرم / رشک آئے۔

ع اے غیرتِ چمن درِ زنجیرِ باغِ حسن

(ص ۱۷۷)

غیرت سے مرنا: حیا سے جان دے دینا (آ)

ع اے خدنگِ یار، مرہم جائیں غیرت سے نہ کیوں

(ص ۲۱۴)

ف

فاتحہ: کسی مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے

سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھنا (ن)

ع یعنی میری فاتحہ کا کون سا وہ دن کرے

(ص ۲۳۷)

فاتحہ خواں: مراد: مردے کی فاتحہ پڑھنے افسوس کرنے والا۔

ع اگر ہو فاتحہ خواں عشق مرقد پر شہیدوں کے

(ص ۲۱۷)

فاحشہ: بدکار عورت (ن)

ع حذر اس فاحشہ سے سے کرتے ہیں حرمت والے

(ص ۲۲۰)

فاختہ: مراد: عاشق۔ قمری اور کبوتر کی قسم کے ایک پرند کا نام جس کا رنگ خاکی سرخی مائل ہوتا ہے (ن)

ع فاختہ سوزِ محبت سے ہوئی جل کر خاک

(ص ۱۷۶)

فاسد: تباہ، برباد، شریر (آ)

ع پھر نہ ہو فاسد مزاجِ عالمِ کون و فساد

(ص ۲۷۶)

فاش: ظاہر، کھلا (آ)

ع ہو جاتا رازِ دل تو نگاہوں میں فاش ہے

(ص ۲۳۳)

فال: پیشین گوئی، نیک و بد بات کا شگون (آ)

ع عشق کی جو انتہا پر میرے قصدِ فال ہے

(ص ۲۴۵)

فانوسِ خیالی: ایک قسم کا کاغذی قندیل جس میں ہاتھی، گھوڑے، کاغذ کے، کُتر کر لگا دیتے ہیں۔ وہ گردش کرتے ہیں تو ان کا سایہ قندیل کے کاغذ پر پڑ کر بہت اچھا معلوم ہوتا ہے (ج)

ع کیوں نہ فانوسِ خیالی ہو بگولا ہم کو

(ص ۱۹۲)

فانی: فنا ہونے والا، مرنے والا (آ)

ع کچھ ہو بلا سے اپنی کہ ہیں فانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

فائز: پہنچنے والا، کامیاب (ج)

ع خلق کریم و نفسِ نفیس و ابرِ مفیض و فائزِ رحمت

(ص ۳۶۴)

فائق ہونا: فوقیت رکھنے والا (ن)

ع فائق ہو کیا سبوچہ ساچق پر آسماں

(ص ۳۱۰)

فتراک: چمڑے کے تسمے جو زین کے دائیں بائیں جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہیں۔ (ن) شکار بند (آ)

ع ذبح کیوں کرتے ہی فتراک سے باندھا ہم کو

(ص ۱۹۳)

فتنہ اٹھنا: شرارت ہونا، فساد ہونا، جھگڑا اٹھنا (ج)

ع فتنے کو اُٹھنے میں جوں نرد ہے کیا کیا شش و پنج

(ص ۲۸۳)

فتنہ خوابیدہ: مراد: سویا ہو (ہنگامہ)۔

ع کرے سو فتنہ خوابیدہ کو بیدار دامن سے

(ص ۲۱۰)

فتنۂ دوراں: مراد: محبوب۔ زمانے کا ہیر پھیر (ج)

ع ہے فتنۂ دوراں وہ قد و قامتِ معشوق

(ص ۱۷۱)

فتنہ گر: فسادی، معشوق (ج)

ع ولیکن جیسے تم ہو فتنہ گر، ایسے نہ ہوتے تھے

(ص ۳۴۹)

فتنۂ محشر: مراد: قیامت کا ہنگامہ۔

ع فتنۂ محشر تری رفتار سے

(ص ۲۰۷)

فتیلا: مراد: دبی ہوئی خواہش۔ چراغ کی بتی، موم بتی (ج)

ع لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

فراست: دانائی، عقلمند، فہم (ج)

ع توبہ ریاست، توبہ فراست، توبہ مقالت، توبہ سیاست

(ص ۳۶۵)

فراش: فرش بچھانے والا، جھاڑو دینے والا (آ)

ع دستِ فراش میں جاروب ہے ریشِ فرعون

(ص ۲۸۸)

فراغ: نجات، فراغت، آسودگی (ن)

ع کوسوں ہے وہ فراغ سے دور اور شکستہ پر

(ص ۱۶۶)

فراقِ بہشت: جنت سے دوری (ن)

ع گندم ہے سینہ چاک فراقِ بہشت میں

(ص ۲۰۴)

فربہ: مراد موٹا۔ بہت چربی والا (ج)

ع زیادہ ہوتا ہے پیری میں فربہ نفسِ امّارہ

(ص ۱۹۸)

فرخندہ: مبارک، خوش (ن)

ع ماہِ فرخندہ لقب، شاہ محمد اکبر

(ص ۳۸۳)

فرخندہ اختری: مبارک (ن) مسعود، خجستہ (آ)

ع جب چھائی آسماں پر فرخندہ اختری ہو

(ص ۳۶۹)

فردِ خیالی: مراد: بے مثال خیال۔

ع بیتِ زلالی لب بہ تکلم، فردِ خیالی رنگِ تبسم

(ص ۳۶۳)

فردوس: بہشت، بہشت کا طبقۂ اعلیٰ (ن)

ع فردوس میں کب اس کو تمنائے جائے ہے

(ص ۲۱۷)

فرزیں: عاقل، شطرنج کا وزیر (آ)

ع پاتا شطرنج میں فرزیں کا نہ رتبہ بیذق

(ص ۲۹۸)

فرس: شطرنج کا وہ مہرہ جو ڈھائی گھر چلتا ہے (آ)

ع ورنہ اب تک تو سنا تھا فرسِ جامِ شراب

(ص ۱۵۵)

فرسنگ: کوس، تین میل کی مسافت (آ)

ع اپنا گھر تو سوجھتا ہے سینکڑوں فرسنگ سے

(ص ۲۲۸)

فرشِ زمیں ہونا: مراد: زمیں کے ساتھ لگنا۔ دفن ہونا (ج)

ع اس در پہ شوقِ سجدہ سے فرش زمیں ہوں میں
(ص ۱۷۷)

فرش سوزنی: وہ زمین جس پر اینٹیں بچھا دی گئی ہوں یا کنکر کوٹے گئے ہوں (ج)

ع کہ جا بہ جا خارزارِ وحشت سے زیر پا فرشِ سوزنی ہے
(ص ۲۱۹)

فرش گل: پھولوں کی سیج (ن)

ع فرشِ گل پر مجھ کو ہجرِ یار سے
(ص ۲۰۶)

فرصت: مہلت، فراغت، چھٹکارا، چھٹی (ن)

ع سینے کا چاک سینے کی فرصت کہاں کہ ہیں
(ص ۱۷۵)

فرعون: مراد: مغرور ترین شخص۔ ولید بن معصب بن ریان بادشاہِ مصر کا تخت جو کا فر اور حضرت موسیٰؑ کا ہمعصر تھا یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا تھا جس کے سبب سے دریائے نیل میں غرق ہو کر مرا (آ)

ع کبھی فرعون نہ دعوائے خدائی کرتا
(ص ۱۲۵)

فرغل: لمبا کوٹ، روئی دار البادہ، کپڑا جو بچوں کو پہناتے ہیں اور جنہیں ٹوپی بھی لگی ہوتی ہے (ن) جاڑے کا لباس (آ)

ع دوشِ گردوں پہ ہو تا فرغل سنجاب غمام
(ص ۳۷۵)

فرقت: جدائی، علیحدگی، ہجر (ن)

ع فرقت کی رات کم نہیں روزِ مصاف سے
(ص ۲۱۸)

فرقداں: مراد: جدائی کے مارے ہوئے۔

ع یہ خالِ پیشانی کیوں تمھارا نہ فرق لے جائے فرقداں پر
(ص ۳۳۶)

فرماں بر: تابع، مطیع، نوکر، ملازم (ن)

ع تابع زمانہ جس کا ہے، فرماں بر آسماں
(ص ۳۱۰)

فرنگی زاد: مراد: انگریز کا لڑکا۔

ع نہیں بگھی میں وہ فرنگی زاد
(ص ۱۸۷)

فرو: مراد: اندر کی طرف مُڑنا۔ تحت، زیر، کم (آ)

ع ہو کے ناخن کبھی سینے میں فرو ٹوٹ گئے
(ص ۲۲۸)

فروبستہ: مراد: رُکی ہوئی، اَٹکی ہوئی۔

ع گر دلِ خنک کی جان، فروبستہ کچھ کے ہو
(ص ۳۸۸)

فروتنی: عاجزی (ن)

ع کہ ہیں جو روشن ضمیر، ان کا فروغ اُن کی فروتنی ہے
(ص ۲۱۹)

فروغ: مراد: افزائش۔ چمک (ن)، رونق، نام و نمود (ج)

ع جہاں ہے خانہ عشرت جبھی ہو اس کا فروغ
(ص ۱۷۴)

فرہنگ: دانش، عقل، فہم (آ)

ع تیری تدبیر پُر از دفترِ ہوش و فرہنگ
(ص ۲۸۲)

فریاد: مدد مانگنے کے لیے شور کرنا (ن)

ع کون فریاد سنے زلف میں، تو نے دل کی

(ص ۱۳۸)

فریدوں: فارس کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جو دانشمندی میں شہرہ آفاق ہے (ن)

ع ہے تیری نسبت سے فریدوں کمتر از دُو ہمتاں

(ص ۳۱۷)

فساں: سان یا اوزار تیز کرنے کا پتھر (ج)

ع سنگِ تعویذ بھی چکر میں ہو مانندِ فساں

(ص ۳۸۳)

فُستق: پستہ۔

ع سیب فردوس زنخداں لب خنداں فُستق

(ص ۲۹۷)

فِسق: نافرمانی، بدکاری (ج)

ع فسق کو ہے ضعف اور تقوے کو ہر دم تقویت

(ص ۲۷۵)

فصاحت: خوش کلامی (ج)

ع گو فصاحت میں توسحباں ہے ولے تقدیر

(ص ۲۷۸)

فصد: نکالنا رگ سے (ن) مشتر زنی (آ)

ع فصد کی منع، اطبا نے پئے رفعِ خناق

(ص ۳۷۴)

فصلِ ربیع: وہ فصل جو موسم سرما کے شروع میں بوئی جاتی ہے۔ اور موسم گرما کے آغاز میں کاٹی جاتی ہے۔ اسمیں گیہوں، جو، چنا، مسور، پوست، وغیرہ ہوتے ہیں (ج)

ع فصلِ ربیع و موسم اُردی، معتدل اک جا گرمی و سردی

(ص ۳۶۲)

فصیح: شیریں زبان، خوش گفتار (آ)

ع ہو تیرا فیض سخن گر معنیِ نطقِ فصیح

(ص ۳۴۰)

فصیل: شہر کی چار دیواری (آ)

ع کہ بجز حفظِ خدا جس کی نہ خندق، نہ فصیل

(ص ۳۰۴)

فضل و دانش: علم، ہنر (ج)

ع آسمانِ فضل و دانش، کوکب برجِ فرش

(ص ۲۷۵)

فضیحت: ذلت، بدنامی (آ)

ع مرے ہمدرد ہوں بے درد فضیحت والے

(ص ۲۲۰)

فعل ماضی: گزشتہ، گزرا ہوا زمانہ (ن)

ع حال و مستقبل کا داخل فعل ماضی میں ہو نا

(ص ۳۷۲)

فغاں: شور، دہائی، فریاد، نالہ (ن)

ع فغاں ہے میرے لئے اور میں فغاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

فغفور: چین کا شہنشاہ (ج)

ع رکھے گا فغفورِ چین خانہ تو حکم دے اے شہِ زمانہ

(ص ۳۶۱)

فقر: بے نیازی، درویشی (ن)

ع دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے
(ص۱۳۱)

فقط: صرف، تنہا، بس (ن) محض، نرا، اکیلا (آ)

ع قمر ہی داغِ غلامی فقط نہیں رکھتا
(ص۱۸۰)

فقیر: محتاج، درویش، خاکسار (ن)

ع رکھتے فقیر کام نہیں رد و کد سے ہیں
(ص۱۷۹)

فقیرانہ: مراد: فقیروں جیسی۔

ع کرے ہے دل سے دعا یہ سدا فقیرانہ
(ص۲۹۳)

فکر: اندیشہ، دھیان، سوچ، خیال، غور (ن)

ع گاہ تدبیر لحد میں، گہ کفن کی فکر میں
(ص۱۸۹)

فکرِ چارہ سازیِ دل: مراد: دل کے علاج کا خیال۔

ع کہاں دماغ، رکھیں فکرِ چارہ سازی دل
(ص۱۷۰)

فکر میں ہاتھ زیرِ زنخداں رہنا: مراد: سوچ بچار کرتے ہوئے ہاتھ تھوڑی کے نیچے ہونا۔ گہری فکر میں ہونا (آ)

ع ہاتھ اپنا فکر میں زیرِ زنخداں ہی رہا
(ص۱۳۱)

فکرت: فکر (ن)

ع کیئے خموشی فکرت نے وا لبِ گفتار
(ص۳۷۸)

فلاخن: وہ آلہ جس میں پتھر یا ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں (ن)

ع دستِ دہقاں میں فلاخن شعلۂ جوالہ ہو
(ص۳۷۲)

فلاطوں: یونان کے ایک بڑے مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد اور سقراط کا شاگرد تھا۔۔۔تیز ذہن (ن)

ع وہ فلاطوں ہے تو اپنے قابل صحبت نہیں
(ص۱۷۹)

فلسِ ماہی: مچھلی کا سفنا (ن)

ع تو ہر اک فلسِ ماہی شکلِ برگِ گل معطر ہو
(ص۱۹۷)

فلسفہ: حکمت، دانائی، استدلال (ج)

ع علم ترا وہ درسِ فلاطوں، فلسفہ جس کی ابجدِ اولیٰ
(ص۳۶۵)

فِلفِل: مرچ (ج)

ع آتا اپنا اشکِ سوختہ مانندِ فِلفِل ہے
(ص۲۵۶)

فلک: مراد: اللہ تعالیٰ۔ آسمان (ن)

ع پنجۂ شانہ کو دیتا ہے فلک کب ناخن
(ص۱۲۵)

فلک بہ رنگِ گل نیلوفر: مراد: نیلوفر کے پھول کی طرح آسمان۔

ع فلک بہ رنگِ گل نیلوفر ہو پانی میں
(ص۱۸۰)

فلک سیر: تیز رَو گھوڑا (آ)

ع اس فلک سیر کو گل گشت میں گر تو شاہا
(ص ۳۷۵)

فلک کا رنگ: مراد: آسمان کے تیور۔

ع فلک کے رنگ سے ظاہر ہیں ماتمی آثار
(ص ۱۷۴)

فلک وارستہ پھرنا: آسمان کی طرح آزاد پھرنا۔

ع فلک وارستہ پھرنے دے ہے کوئی پر خروشوں کو
(ص ۱۳۰)

فلیت: مراد: موم بتی کی رسی۔

ع کر ڈالے پارہ پارہ فلیتوں کے واسطے
(ص ۳۱۰)

فنا: نیستی، ہلاکت (آ)

ع سمجھ کر موجِ دریائے فنا کو خنجرِ برّاں
(ص ۱۳۱)

فندق: معشوق کی مہندی لگی ہوئی انگلی کا سرا (ن)

ع نے رنگِ کفک ہوں نہ تیرا فندقِ پا ہوں
(ص ۱۸۹)

فوارہ: اوپر کو پانی پھینکنے کا آلہ (ن)

ع کتنے پانی میں ہیں فوارے بھلا دیکھیں تو
(ص ۲۰۱)

فواق: مراد: ہچکی۔

ع گئی جہاں سے بیماریِ فواق و زحیر
(ص ۲۹۱)

فوج: آدمیوں کا گروہ (ن)

ع غرق جوں فرعونیاں ہو فوج دشمن آب میں
(ص ۳۴۰)

فوق: بلند، ترجیح، سبقت، بڑائی، برتری (ن)

ع گردوں کو ہے فوق اس سے زمانے میں کہ دوں ہے
(ص ۲۲۲)

فولاد: اعلیٰ قسم کا لوہا اس میں لوہے کے ساتھ ایک حصہ کاربن کا ملایا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ نہایت سخت ہو جاتا ہے۔ اسکی تلواریں چھریاں، چاقو وغیرہ بنتے ہیں، بہت سخت، مضبوط (ج)

ع دیکھ لو ہوتے ہیں فولاد میں جوہر پیدا
(ص ۱۴۰)

فہم: عقل، سمجھ، دانائی، دانش (ج)

ع فہم میں لے کر صافی طینت، رکھ کے نظر میں اوجِ قرینت
(ص ۳۶۴)

فی الجملہ: تمام، حاصل کلام، (ج)

ع نہ ہو لفظ مغلق، نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں اَدَق ہو
(ص ۱۹۶)

فی الحقیقت: سچ مچ، اصل میں (ن)

ع فی الحقیقت یہ وہ شادی ہے کہ اس کے رُو بہ رُو
(ص ۲۷۱)

فی النار: مراد: بد دعا ہے کہ دوزخ کی آگ میں پڑے (ج) دوزخ اور اسکی آگ میں جلے، دوزخ میں پڑے اکثر کسی کافر یا ملعون کے مرتے یہ کہتے ہیں (آ)

ع پر جو سرگرم شرارت تھے نہ فی النار ہوئے

(ص ۳۵۸)

فی النار والسقر ہو جانا: مراد: دوزخ اور جہنم میں۔ دوزخ کی آگ میں پڑ جانا (آ)

ع کہ برق دیکھے تو فی النار و السقر ہو جائے

(ص ۲۵۲)

فیاض: مراد: اللہ تعالیٰ، سخی، دریادل (ج)

ع دیکھو فیاضِ ازل نے کیا دیا آنکھوں کو فیض

(ص ۳۳۷)

فیروز: فاتح (ج)

ع شاہا تجھے با دولت و بخت فیروز

(ص ۳۲۱)

فیروزی: فیروز کے رنگ کا، نیلگوں (آ)

ع کہتی ہے یہ فیروزی رنگِ نو روز

(ص ۳۲۱)

فیض: فائدہ، نفع، بھلائی (ن)

ع آخر کو فیضِ بیعتِ دستِ سبو سے آج

(ص ۱۳۳)

فیض رساں: فائدہ پہنچانے والا (ن)

ع ہو فیض رساں جب ترے باطن کی صفائی

(ص ۳۱۵)

فیض گستری: فیض پہنچانا (ن)

ع ابر کرم کی تیری، جب فیض گستری ہو

(ص ۳۶۸)

فیل بان: مراد: ہاتھی سوار۔

ع کہ فیل کوہ، کجک تیشہ، فیل باں، فرہاد

(ص ۲۹۳)

فیلسوفان: دانا، فریبی، چالباز، دغاباز (ن)

ع فیلسو فانِ جہاں علم و عمل میں لیویں کام

(ص ۳۷۰)

فیہ شفا للناس: مراد: اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

ع شان میں جس کی شہا فیہ شفا للناس

(ص ۲۹۵)

فیہ نظر: مراد: اس میں نظر ہے۔

ع کہنا فیہِ نظر عین خطا ہے اس میں

(ص ۱۷۷)

﴿ ق ﴾

قاب قوسین: وہ کمان کا فاصلہ، سورۃ النجم میں یہ الفاظ اس موقعہ پر استعمال ہوئے ہیں جب حضرت جبرائیلؑ پیغمبر ﷺ کے قریب ہوئے لیکن عام طور پر خدا کے قرب سے مراد لی جاتی ہے (ج)

ع وہ چشم وابرو تمہارے زیبا کہ قاب قوسین جن سے ادنیٰ

(ص ۳۳۶)

قابل: لائق (ن)

ع ذوق ہر بت قابلِ بوسہ ہے اس بت خانے میں

(ص ۱۸۲)

قابل رفو نہ ہونا: مراد: نہ بھرنے والے زخم۔

ع نہیں ہے چاکِ جگر قابلِ رفو میرا

(ص ۱۲۹)

قابلِ صحبت: مراد: دوستی کے لائق۔

ع وہ فلاطوں ہے تو اپنے قابلِ صحبت نہیں

(ص ۱۷۹)

قابو پہ چڑھنا: کسی کے بس میں ہوجانا (ج)

ع اس کے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا

(ص ۱۲۸)

قاتل: جان سے مارنے والا (ج)

ع قتیلِ ناز بتاتے نہیں تجھے قاتل

(ص ۱۸۰)

قاتل کا داماں: مراد: محبوب کا دامن۔

ع کیا ہی پچھتاتا تھا میں قاتل کا داماں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

قادرِ قیوم: مراد: ہمیشہ قائم رہنے والے کا ہر شے پہ قادر ہونا، اللہ کی صفات۔

ع عطا کرے تجھے عالم میں قادرِ قیوم

(ص ۲۹۴)

قارون: حضرت موسیٰؑ کے چچا زاد بھائی کا نام ۔۔۔ اس نے اس قدر روپیہ جمع کیا تھا کہ چالیس خچر اس کے خزانوں کی کنجیوں کو لے کر چلا کرتے تھے (آ)

ع اگر ہاتھ آ جائے گنجینۂ قاروں نہ ٹھہرے گا

(ص ۱۴۵)

قاری: قرآن شریف پڑھنے والا (ج)

ع کبھی میں قاریٔ قرآن بہ علم قرآت

(ص ۲۷۷)

قاصد: نامہ بر، پیغام لے جانے والا (ن)

ع تیرے پرزے نہ کئے خط کی طرح اے قاصد

(ص ۱۶۴)

قاصر: ناچار، مجبور (آ)

ع کیا لکھوں تعریف تیری، میری قاصر ہے زبان

(ص ۲۷۳)

قاضی: مسلمان جج جو شرع کی رو سے فیصلہ کرے (ج)

ع ہو معرکے میں عشق کے قاضی نہ کیوں کہ موت

(ص ۲۲۱)

قاضیِ چرخ: مشتری ستارہ جو سعدِ اکبر ہے (ن)

ع قاضیِ چرخ بھی جو تو ہے تو کیا، گر تیرے

(ص ۲۷۸)

قاعدۂ اب وجد: مراد: حروفِ ابجد کا دستور۔

ع ابجد کا قفل قاعدۂ اَبّ و جد سے ہیں

(ص ۱۷۹)

قاف تا بہ قاف: تمام جہاں میں، ساری دنیا میں (ج)

ع پہنچے ہے جس کی روشنی اک قاف سے لے تا بہ قاف

(ص ۳۱۷)

قافِ عشق: مراد: عشق کے بعد کی بات / آخری مرحلہ۔

ع بعدِ قافِ عشق تھا جو درس مکتب خانہ تھا

(ص ۱۵۳)

قافلۂ عمر روانہ ہونا: مراد: جوانی کا جانا اور بڑھاپے کا آنا۔

ع اور اپنا قافلۂ عمر بھی روانہ ہوا

(ص۱۴۸)

قافلۂ عیش: مراد: خوشی کا گروہ۔

ع بے خبر قافلۂ عیش گزر جاتا ہے

(ص۱۵۵)

قافیہ تنگ کرنا: مراد: گفتار میں عاجز کر دینا، دوسرے شخص کے واسطے حالت مقابلہ میں کوئی قافیہ نہ چھوڑنا، ایسے قافیے باندھنا جس کے جواب میں دوسرا عاجز آجائے۔

ع کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ

(ص۲۷۸)

قالب: تن، بدن (ن)

ع تنگ آ کے جو قالب میں سے دم نکلے تو جانوں

(ص۱۴۶)

قامت: مراد: دراز قد۔ قد (ج)، جسم (ن)

ع تیرے قامت سے جو ہو برپا قیامت سرو پر

(ص۱۳۹)

قامتِ رعنا: مراد: محبوب کا دلکش قد۔

ع یاد میں اس قامتِ رعنا کے روتا ہوں زبس

(ص۱۴۷)

قاموس: ایک عربی لغت جس کا مصنف محمد بن یعقوب فیروز آبادی ہے (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا 'قاموس' میں تصحیح لغت

(ص۲۷۷)

قانع: قناعت کرنے والا، تھوڑی چیز پر صبر کرنے والا (ن)

ع نہیں ہے قانع کو خواہشِ زر، وہ مفلسی میں بھی ہے تونگر

(ص۲۱۹)

قانون: قاعدہ، ضابطہ، دستور (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا 'قانون' سے تشریح علاج

(ص۲۷۷)

قائل ہونا: مان جانا، تسلیم کرنا (ج)

ع قائل ہماری آنکھ کے سب جوہری ہوئے

(ص۲۴۳)

قایم: برقرار، سیدھا (ج)

ع تجھ ہی سے قائم شام و سحر ہے، تجھ ہی سے دائم تازہ و تر ہے

(ص۳۶۵)

قبا: ایک قسم کا آگے سے کھلا دوہرا جامہ یا اچکن، روائیدار سینہ کشادہ جامہ (آ)

ع عاری عبائے ہوش و قبائے خرد سے ہیں

(ص۱۷۹)

قباحت: برائی، نقص، عیب (ج)

ع مرے لئے تو ہر اک طرح سے قباحت ہے

(ص۳۴۵)

قبچاق: ایک صحرا کا نام۔

ع گرقشوں ہووے جلوہ ریز بہ دشتِ قبچاق

(ص۳۷۵)

قبلۂ خلق: کعبہ، وہ سمت جدھر نماز پڑھتے ہیں (ن)

ع تیرے آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق

(ص۲۸۸)

قبلہ رُو: وہ شخص یا چیز جو قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے ہو (ن)

ع دیوانِ خاص میں متجلی ہو قبلہ رُو

(ص ۳۱۸)

قبولِ تنگ: مراد: مشکلات کا عادی، پریشانی کو تسلیم کرنا۔

ع کہ قبولِ تنگ رہنا نہیں بے کشود ہوتا

(ص ۱۴۲)

قتل: خون کرنا، جان سے مار ڈالنا (ن)

ع شاید کہ قتل ذوقؔ کا دل میں ارادہ ہے

(ص ۱۷۱)

قتل کا بیڑا اٹھانا: کسی کو قتل کرنے کا ذمہ لینا (ج)

ع ہمارے قتل کا بیڑا کہیں اُٹھاتے ہو

(ص ۳۴۴)

قتیلِ ناز: مقتول، شہید (ن)

ع قتیلِ ناز بتاتے نہیں تجھے قاتل

(ص ۱۸۰)

قد: قامت، جسم کی لمبائی (ن)

ع دل نخل میں قد کے جوں زکرؔیا چھپ کر چشمِ کافر سے

(ص ۱۹۶)

قد پر زہر کھانا: مراد: قامت دیکھ کر شرمندہ ہونا۔

ع یہ جتنے سرو ہیں، سب اس کے قد پر زہر کھاتے ہیں

(ص ۱۷۳)

قدِ رعنا: خوبصورت، موزوں قد (ج)

ع سایہ افگن جس پہ تو اپنے قدِ رعنا سے ہو

(ص ۱۹۹)

قدِ طوبیٰ: قامت، جسم کی لمبائی (ن)

ع گرد باد اس خاک پر ہم سر قدِ طوبیٰ سے ہو

(ص ۱۹۹)

قدِ موزوں: مراد: جسم کی مناسب یا دل پسند لمبائی۔

ع ہم جو نالاں ہیں کسی کا قدِ موزوں دیکھ کر

(ص ۱۶۳)

قد و قامت: جسامت (ن)، ڈیل، ڈول (ج)

ع جو۔۔۔ وہ قدِ قامت سدا کہنے کو ہیں

(ص ۱۸۳)

قدح: شراب کا پیالہ (ج)

ع کیا ہووے گا دو چار قدح سے مجھے ساقی

(ص ۲۰۲)

قدح کش: شراب خوار، شرابی (ن)

ع برسات میں عید آئی، قدح کش کی بن آئی

(ص ۳۱۴)

قدر: مرتبہ (ن)، رتبہ، وقعت، منزلت (ج)

ع سمجھتا قدر ہے ناقص کب اس غزل کی ذوقؔ

(ص ۱۷۴)

قدرِ سخن: مراد: کلام کی منزلت۔

ع ان دنوں گرچہ دکن میں ہے بڑی قدرِ سخن

(ص ۱۶۵)

قدرتِ حق: مراد: خدائے تعالیٰ۔

ع قدرتِ حق سے عجب کیا جو مری رہ کا غبار

(ص ۱۴۵)

قدسی: پاک، پاکیزہ (ج)

ع تیری محافظ آیۂ کرسی، تیری معاون آیتِ قدسی

(ص ۳۶۵)

قدغن: حکم، تاکید، روک ٹوک، ممانعت، قید (آ)

ع تری عدالت میں ہے یہ قدغن، کتاں کو دیکھے نہ ماہِ روشن

(ص ۳۶۱)

قدم اٹھانا: مراد: سفر کا ارادہ کرنا۔

ع دشتِ جنوں میں، میں جو اُٹھاؤں ذرا قدم

(ص ۱۸۳)

قدم اُکھڑنا: مراد: ہار جانا، ہمت پست ہو جانا۔

ع اور قدم اُکھڑا تو کیا دیکھا بھنور پڑنے لگا

(ص ۱۵۲)

قدم بڑھنا: مراد: ساتھ دینا۔

ع کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

قدم رنجہ کرنا: مراد: تشریف لانا، کسی کے گھر جانا۔

ع کبھی کرتی ہے قدم رنجہ جو گلشن میں صبا

(ص ۱۵۸)

قدم کو لغزش ہونا: لڑکھڑانا، راہ راست سے پھرنا (ج)

ع جا بہ جا عالمِ مستی میں قدم کو لغزش

(ص ۲۸۰)

قدم گڑنا: ثابت قدم رہنا (ن)

ع بل بے گریہ، گُل زمیں ہو کر قدم گڑنے لگا

(ص ۱۵۲)

قدم لینا: تعظیم کرنا (ن)، استاد ماننا، بڑا ماننا (ج)

ع مجنوں ہی لے گا ان کے قدم، ایسے شخص ہیں

(ص ۱۸۸)

قدموں میں قدم رہ جانا: مراد: چل نہ سکنا۔

ے میرے قدموں ہی میں رہ جائیں گے، جائیں گے کہاں
دشت میں میرے قدم آبلۂ پا لے کر

(ص ۱۶۴)

قدیم: ہمیشہ کا، ازلی جس کی کوئی ابتدا نہ ہو، پرانا (ج)

ع کیا جانیں ہم زمانے کو، حادث ہے یا قدیم

(ص ۱۷۵)

قرأت: مراد: قرآنِ پاک درست تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھنا۔ حرفوں کا مخرج صحیح ادا کرنا (آ)

ع کبھی میں قاریٔ قرآن بہ علمِ قرأت

(ص ۲۷۷)

قرار: مراد: ساکن ہونا، آرام و سکون (آ)

ع فلک نے بھی قرار اصلاً نہ پایا

(ص ۱۳۶)

قران السعدین: دو اچھے ستاروں کا سنجوگ، ساعتِ سعید (آ)

ع اس لئے عیش و طرب مثلِ قران السعدین

(ص ۳۷۸)

قرآن: مراد: محبوب کا مقدس چہرہ۔ مسلمانوں کی مقدس کتاب کلام اللہ (ج)

ع واہ کیا خوب ہے سونا سرِ قرآن چڑھا

(ص ۱۲۹)

قرآن کا جامہ پہن کر آنا: اپنے کو نہایت ثقہ، مہذب، قابلِ اعتبار، نیک، پارسا اور لائق اعتماد بنانا (آ)

ع پہن کر جامہ بھی آئے وہ اگر قرآن کا

(ص۱۲۲)

قربِ حرم: مراد: کعبہ کی چار دیواری کے پاس۔

ع قربِ حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

قربان جانا: تصدق ہونا (ن)

ع قربان جایئے ترے جاہ و جلال کے

(ص۳۱۳)

قربانی: وہ چیز جو خدا کی راہ میں بہ نظر تصدق دی جائے (ج)

ع قربِ حرم میں بھی ہیں تو قربانیوں میں ہم

(ص۱۷۵)

قرص: ایک قسم کی شیرینی جو اکثر سا چق میں آتی ہے (آ)

ع قُرص سے خورشید کے جب تک نہ کر لے ناشتا

(ص۲۶۹)

قُرصِ عنبر: مراد: خوشبو کا ایک دائرہ۔

ع کہ قُرصِ عنبر اگر ہے زمیں، تو گرد، عبیر

(ص۲۹۰)

قرطاسِ غلط بردار: ایک قسم کا کھردرا ریگ مال کی مانند کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا صاف ہو جاتا ہے (ن)

ع حرف، قرطاسِ غلط بردار سے

(ص۲۰۷)

قرعہ ڈالنا: فال نکالنا (ج)

ع رمّال قُرعہ ڈالے جو اس عقدے پر تو ہو

(ص۳۸۷)

قرین: پاس، نزدیک، ملحق، ملا ہوا (ج)

ع طالع ہوئے نہ اپنے سعادت سے ہم قریں

(ص۲۴۴)

قرینت: مراد: قریب۔

ع فہم میں لے کر صافی طینت، رکھ کے نظر میں اوجِ قرینت

(ص۳۶۴)

قرینہ: سلیقہ، خوش اسلوبی، ڈھنگ (ج)

ع قرینے سے ہوئے سب بے قرینے

(ص۲۶۰)

قسامِ ازل: مجازاً خدا تعالیٰ (ج)

ع واہ قسامِ ازل، صدقے ہم اس قسمت کے

(ص۱۹۴)

قسم کھانا: حلف اٹھانا (ن)، عہد کرنا، قول دینا (آ)

ع دوستوں سے فائدہ کیا، ہے قسم کھانی دروغ

(ص۱۷۱)

قسمت کا لکھا: نوشتۂ تقدیر، مشیتِ ایزدی (ج)

ع جو کہ قسمت کا لکھا تھا، وہ لکھا ہے اس میں

(ص۱۷۷)

قسمت لڑنا: تقدیر موافق ہونا۔ حسب مراد کوئی کام بننا (آ)

ع قسمت اے ذوقؔ کہیں اپنی لڑی خوب نہیں

(ص۱۸۸)

قسمت یاور ہونا: تقدیر اچھی ہونا (ج)

ع اب قوی ہیں ترے طالع، تری یاور قسمت

(ص۲۸۱)

قشلاق: وہ گرم مقام جہاں بادشاہ سردیوں کا موسم

گزاریں (ج)

ع جس نے توراں سے کیا ہند میں آکر قشلاق

(ص ۳۷۴)

قصاب: مراد: جان لیوا۔ گوشت بیچنے والا (ن)

ع تیرہ بختوں کے پئے ذبح تو قصاب بنا

(ص ۱۴۱)

قصد: ارادہ، نیت، مطلب (ن)

ع قصد کعبے کا تھا پھرے اُلٹے

(ص ۲۰۰)

قصرِ تن: بدن (ج)

ع قصرِ تن کو ذوق سب غارت کرے گا ایک دن

(ص ۳۳۰)

قصصِ ممنوعہ: مراد: وہ کہانی جسے سنانے پر پابندی ہو۔

ع یہ مقالات مثالِ قصصِ ممنوعہ

(ص ۲۷۹)

قصہ آخر ہونا: قصہ تمام ہونا، جھگڑا ختم ہونا (ن)

ع ابھی قصہ نہ ہو آخر کہ آخر روزِ محشر ہو

(ص ۱۹۷)

قصہ اُٹھنا: فساد برپا ہونا، جھگڑا پیدا ہونا (ج)

ع اُٹھا ہے قصہ یہ بعد انفصال کے کیسا

(ص ۱۲۴)

قصہ پاک ہونا: جھگڑا جاتا رہنا (ن) عذاب دور ہونا (آ)

ع یا مجھی کو موت آجائے کہ قصہ پاک ہو

(ص ۲۰۱)

قصہ پرسوز: مراد: دادبھری کہانی۔

ع ہمارا قصۂ پُرسوز لحظہ بھر تو کہے

(ص ۲۳۶)

قصہ چکانا: فیصلہ ہونا، جھگڑا طے ہونا (ج)

ع تیغِ نگہ تری کہیں قصہ چکا چکے

(ص ۳۵۵)

قضا: حکمِ خدا، مشیتِ الٰہی (ن)

ع اور ابھی دیکھئے کس کس کی قضا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

قضائے مبرم: مراد: قسمت۔ خدا کی مضبوط منشا (ج)

ع اور ترا جوہرِ شمشیر قضائے مُبرم

(ص ۳۸۱)

قط گیر: وہ لکڑی یا ہاتھی کی چپٹی چیز جس پر قلم کی نوک رکھ کر کاٹتے ہیں (آ)

ع کہ مثلِ قط گیر خط پہ خط ہیں ہنوز باقی ہر استخواں پر

(ص ۱۶۶)

قطاس: مراد: دم کے بال۔

ع دمِ تزئیں ترے گھوڑے پہ لگے جائے قطاس

(ص ۲۹۵)

قطب تارا: مراد: نعمت۔ ایک ستارہ جو قطب شمالی کی طرف زمیں کے محور کے سرے پر ہے۔ اس لیے یہ حرکت کرتا ہوا معلوم نہیں ہوتا لیکن یہ بالکل سیدھ میں نہیں اس لیے بہت تھوڑی حرکت کرتا ہے جو معمولی طور پر معلوم نہیں ہوتی (ج)

ع رکھے ہے حکم گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا
(ص ۱۳۸)

قطب شمال: بایاں ہاتھ، قطب شالی کی سمت چونکہ عرب کے لوگ کعبہ کو ایک شخص قرار دے کر یہ تصور کرتے ہیں کہ اس کا منہ مشرق کی جانب اور پشت مغرب کی جانب ہے اور وہاں سے قطب شمالی بائیں ہاتھ واقع ہے۔ اس لیے قطب شمالی کی سمت کو شمال کہتے ہیں (ن)

ع روشن سوا جمال سے قطب شمال کے
(ص ۳۱۳)

قطبین: محور کے دونوں سرے جس پر زمین گھومتی ہے۔ شمالی سرے کو قطب شمالی اور جنوبی کو قطب جنوبی کہتے ہیں (ن)

ع حرکتِ چرخ گر انبار کی قطبین پہ شاق
(ص ۳۷۳)

قطرہ: بوند (آ)

ع کرے چشمک زنی خورشید پر ہر قطرہ شبنم کا
(ص ۱۳۷)

قطرہ افشاں: قطرہ چھڑکنے والا (ن)

ع قطرۂ افشاں تا بخارِ ابر ہوں بن کر غمام
(ص ۳۶۹)

قطرۂ باراں: مینہ، بارش، برستا ہوا، برسنے والا (ج)

ع گلِ بشگفتہ میں یہ قطرۂ باراں سے بہار
(ص ۲۸۷)

قطرۂ خوں: پانی کی بوند، رقیق شے کی بوند (ن)

ع دل میں تھے قطرۂ خوں چند سو مانندِ انار
(ص ۱۹۲)

قطرۂ عرق: مراد: پسینا۔ بوند پانی یا کسی رقیق شے کی (ج)

ع اس روئے تابناک پہ ہر قطرۂ عرق
(ص ۱۲۸)

قطرۂ عرق جمع ہونا: مراد: آنسوؤں کا بہنا۔

ع اس خالِ رُخ پہ جمع ہوئے قطرۂ عرق
(ص ۱۷۵)

قطرہ فشانی: قطرہ چھڑکنا (ج)

ع باد بہ وقتِ تیز روانی، ابر، بہ وقتِ قطرہ فشانی
(ص ۳۶۶)

قطرہ قطرہ: تھوڑا تھوڑا کر کے (ج)

ع قطرہ قطرہ آنسو، جس کی طوفاں طوفاں شدت ہے
(ص ۲۵۴)

قطرۂ یم: سمندر کا قطرہ (ج)

ع ابرِ نیساں سے گریں لاکھ اگر قطرۂ یم
(ص ۳۷۸)

قطع: طور، طریق، انداز، شکل صورت، وضع (ج)

ع وہی زیبا ہے اُس کے واسطے، جو قطع ہے جس کی
(ص ۲۰۹)

قطع تعلق: کچھ غرض نہ رکھنا، چھوڑنا (ن)، تعلق چھوڑنا (ج)

ع پاس کیا قطعِ تعلق میں کہ یکساں سمجھے
(ص ۱۶۹)

قطع کرنا: چھوڑنا، تراشنا (ج)

ع کی قطع نخلِ آرزوئے کوہ کن کی شاخ

(ص ۳۳۵)

قفا: گردن کا پچھلا حصہ، کسی چیز کا پچھلا حصہ (ج)

ع ہیں ڈال دیتے دے کے بسوئے قفا گرہ

(ص ۳۸۸)

قفس: پنجرا، جال، پھندہ (ن)

ع قفس کو لے اُڑیں صیاد اسیرِ مضطرب تیرے

(ص ۲۱۳)

قفس ٹوٹنا: مراد: قید سے آزادی ملنا۔

ع مضطرب ہو کے یہ تڑپے کہ قفس ٹوٹ گئے

(ص ۳۵۷)

قفلِ دُرجِ دہاں: مراد: منہ کے ڈبے کا تالا۔

ع نہ کہیئے کیوں کہ خموشی کو قفلِ دُرجِ دہاں

(ص ۱۷۰)

قفلِ وسواس: گورکھ دھندا، قفل ابجد (آ)

ع دل پُر وسوسہ کا عقدہ ہے قفلِ وسواس

(ص ۳۵۳)

ققنس: ایک خیالی پرندہ جس کی بابت مشہور ہے کہ ہر قسم کے راگ گاتا ہے اس کی چونچ میں ۳۶۰ سوراخ ہوتے ہیں جب مرنے کے قریب ہوتا ہے تو سوکھی لکڑیاں جمع کر کے ان میں بیٹھ کے دیپک راگ گاتا ہے جس سے لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے اور جل کر راکھ ہو جاتا ہے جب راکھ پر مینہ برستا ہے تو اس راکھ سے انڈا پیدا ہوتا ہے اور اس میں سے پھر ققنس پیدا ہوتا ہے (ج)

ع صورتِ ققنس وار، آوازِ جرس کی تیلیاں

(ص ۳۰۷)

قُل ہونا: فاتحہ ہونا، مرجانا (ج)

ع قُل ہو زہد کا، قُلیا ہوئی زاہد کی تمام

(ص ۲۸۰)

قلاب: مچھلی پکڑنے کا کانٹا، حلقہ، کڑی (ج)

ع آہنی قُلاب بھی میرے قفس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

قلابے ملانا: مراد: بات بڑھا چڑھا کے بیان کرنا۔

ع قلابے آسمان و زمیں کے نہ تو ملا

(ص ۱۶۰)

قلانچیں بھرنا: ہرن یا خرگوش وغیرہ کا چھلانگیں مارنا (ج)

ع جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ

(ص ۴۰۲)

قلبِ مصفیٰ: مراد: صاف دل۔

ع پاک سرشت و نیک نوشت و جسمِ مطہر، قلبِ مصفیٰ

(ص ۳۶۵)

قلزم: وہ سمندر جو عرب اور مصر کے مابین واقع ہے (ن)

ع ہو قلزم عماں پہ لبِ جُو متبسم

(ص ۳۱۴)

قلعی کھل جانا: پوشیدہ عیب ظاہر ہو جانا (ج)

ع ــــــ تو قلعی کھل جائے

(ص ۲۵۸)

قلق: بے تابی، رنج، الم، حسرت، پچھتاوا (ن)

ع پھر کر اِدھر اُدھر بھی نہ اپنا گیا قلق

(ص ۱۷۲)

قُلقُل: صراحی سے پانی یا شراب کے نکلنے کی آواز (ج)

ع لبیک و اذاں، ناقوس و جرس، یا خندۂ قُلقُل، نالۂ نے

(ص ۱۹۶)

قلم: لکھنے کا قلم، خامہ (ن)، لکھنے کا آلہ (ج)

ع سو بار جوں قلم ہو زباں شمع کی قلم

(ص ۱۵۶)

قلم بند: تحریر شدہ، لکھا ہوا (ج)

ع دل بستگی کا اپنے قلم بند کرکے حال

(ص ۳۸۶)

قلم دان: چھوٹا سا بکس جس میں قلم دوات رکھتے ہیں (ن)

ع کشتی کی طرح میرا قلم دان بہ گیا

(ص ۱۳۳)

قلم زن: لکھنے والا، نقاش (ن)

ع قلم زن تا ہو مشک افشاں و کاغذ خط سے مشک آگیں

(ص ۳۱۷)

قلم کا شگاف: چیر، درز، وہ خط جو قلم میں ڈالتے ہیں (ن)

ع لیکن دوئی عیاں ہے قلم کے شگاف سے

(ص ۲۱۹)

قلم کا کام چلنا: مراد: تحریر کو شہرت ملنا، ذریعہ معاش بننا۔

ع بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوقؔ

(ص ۱۲۷)

قلمِ مُو: بالوں کا قلم، برش (آ)

ع لکھے گویا قلمِ مو سے ہیں شاخ و گل و برگ

(ص ۳۳۷)

قلم ہونا: درخت کی شاخ کا کٹنا (ج)، قطع ہونا (آ)

ع جوں شاخ بڑھے ہو کے قلم اور زیادہ

(ص ۲۰۲)

قلماق: ترکوں کی ایک قوم (ج)

ع ہم عدد جس سے نہ اُذبک ہو نہ ہسر قلماق

(ص ۳۷۴)

قلمی شورا: صاف کیا ہوا شورہ جس کی قلمیں بن جاتی ہیں (ن)

ع کہ جیسے آگ دکھلانے سے قلمی شور اُڑ جائے

(ص ۲۳۸)

قلندر: وہ شخص جو روحانی ترقی یہاں تک کر گیا ہو کہ اپنے وجود اور دنیا کے تمام تعلقات سے بے خبر ہو کر ہمہ تن خدا کی ذات کی طرف متوجہ ہو۔

ع یاں قلندر ہیں، نہیں کوڑی کفن کے واسطے

(ص ۲۵۵)

قلیا تمام ہونا: خاتمہ ہونا، تمام ہونا (ج)

ع قل ہوا زہد کا، قلیا ہوئی زاہد کی تمام

(ص ۲۸۰)

قلیاں: حقہ، گڑگڑی (ن)

ع طاسِ قلیاں میں رکھا ہے اس نے ابرِ مردہ کو

(ص ۱۸۵)

قلیل: تھوڑا، چھوٹا، چھوٹا سا قد (ج)

ع باقی چراغِ صبح صفت دم قلیل تھا
(ص۱۴۹)

قم: جی اُٹھ، اٹھ کھڑا ہو(ن)

ع کہیئے کہ یہ 'قم' عشق کے ماروں سے تو کہئے
(ص۲۲۷)

قم باذن اللہ: حضرت عیسیٰ کا معجزہ تھا۔ مردے کو یہ کلمہ کہہ کر زندہ کرتے تھے۔ اس کو قم عیسیٰ بھی کہتے ہیں(ن)، خدا کے حکم سے جی اٹھ(ج)

ع ہماری لاش پہ آوازِ ' قم باذن اللہ'
(ص۱۹۸)

قمارخانہ: جوا کھیلنے کا مکان(ن)

ع جو دل قمار خانے میں بُت سے لگا چکے
(ص۲۲۱)

قمارِ عشق: مراد: محبت کی بازی۔

ع لیکن قمارِ عشق میں ہمت نہ ہار دے
(ص۲۲۵)

قماری: مراد: خوش آواز۔

ع لحن قماری، شکلِ مسجع، صوتِ عنادل، وردِ مہلل
(ص۳۶۲)

قمچی: بید، چھڑی(آ)

ع زُلف کی قمچی سے دل ڈرتا نہیں
(ص۲۰۷)

قمر: چاند(ن)

ع قمر ہی داغِ غلامی فقط نہیں رکھتا
(ص۱۸۰)

قمری: فاختہ کی قسم کا ایک پرندا، شعراء اسے سرو کا عاشق باندھتے ہیں(ج)

ع کہ تھا بلبل کی قسمت کا پڑا قمری کی گردن میں
(ص۱۹۱)

قناعت: زیادہ طلبی اور حرص سے بچا رہنا(ن)

ع گر خدا دیوے قناعت ماہِ دو ہفتہ کی طرح
(ص۱۶۵)

قند: سفید شکر، کھانڈ(ج)

ع شربتِ قند دیا کر کے یہ آتش خو گرم
(ص۱۷۶)

قندیل: ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ یا بلب جلاتے ہیں، کاغذ یا ابرک سے منڈھا ہوا فانوس(ج)

ع کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل
(ص۱۷۴)

قندیل روشن کرنا: مراد: چراغ جلانا۔

ع یہ روشن آپ نے کیوں پیشِ کور کی قندیل
(ص۱۷۴)

قوا: قوت کی جمع، قوتیں، طاقتیں(ج)

ع بخشے پیرانِ کہن کو نوجوانوں کے قوا
(ص۲۷۰)

قواعد: دستور، قاعدے، قانون، ضابطہ(ج)

ع پکارے سب کو، قواعد ہے فوج میں شاید
(ص۳۷۷)

قوام: نظام، کسی چیز کی سلطنت اور بناوٹ، چاشنی (ج)
ع غورِ نبض و فکر بحراں، فکرِ الوانِ قوام
(ص ۳۶۹)

قوتِ بازو: بازو کی قوت، زور (ج)
ع دکھلائے تو جو قوتِ بازو تو ٹوٹ جائے
(ص ۲۸۵)

قوتِ بینائی: بصارت، بصیرت (ج)
ع چار آنکھیں ملیں اس قوتِ بینائی کو
(ص ۲۰۱)

قوس: کمان، ایک برج آسمان کا (ج)
ع ماہ بہ سرطاں، زہرہ بہ میزاں، تیر بہ قوس و شمس بہ جوزا
(ص ۳۶۵)

قول: بات، کہاوت، مقولہ (ن)
ع حرفِ زبانی ہو فقط، قول ان کا سچ ہو یا غلط
(ص ۲۱۸)

قول دینا: عہد کرنا، پکا وعدہ کرنا (ن)
ع ہزاروں دے چکے وہ قول، لاکھوں کھا چکے قسمیں
(ص ۱۸۴)

قول کا سچا: بات کا پکا (ن)
ع نہیں وہ قول کا سچا، ہمیشہ قول دے دے کر
(ص ۱۴۲)

قول وقسم: عہد و پیمان (ن)
ع مجھے ہو کس طرح قول وقسم کا اعتبار ان کے
(ص ۱۸۴)

قوی بازو: طاقتور، قوت والا (ن)
ع رقیب دیو ہیکل (اے ظفر) گو ہے قوی بازو
(ص ۲۳۸)

قوی دست: طاقتور (ج)
ع ہو قوی دست ترے زور سے اسلام اگر
(ص ۳۲۲)

قہر: غلبہ، زبردستی، غصہ (ج)
ع کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت سے ہٹے ہے
(ص ۲۰۳)

قہقری: پیچھے ہٹنے والا، پچھلے پاؤں چلنے والا (ج)
ع رفتارِ بختِ اعدا بر رجع قہقری ہو
(ص ۳۶۹)

قہقہہ مارنا: مراد: اونچی آواز سے ہنسنا۔ ٹھٹا مارنا (آ)
ع کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا
(ص ۱۴۲)

قئے: منہ کے رستے پیٹ میں سے کھانے کا نکل آنا (ج)
ع یہ شربت خضر ہے شہا وہ قئے ذباب
(ص ۲۷۵)

قیافہ: وہ علم جس سے انسان کے خط و خال وغیرہ سے اس کی عادتوں اور خصلتوں کا اندازہ کیا جاتا ہے (ج)
ع غیر قیافہ، غیر سرودہ، غیر تفاؤل، غیر بہ رویا
(ص ۳۶۵)

قیامت: روزِ محشر (ج)
ع نہ پوچھ، ہم جو قیامت سحر کو دیکھتے ہیں

(ص ۱۸۱)

قیامت برپا کرنا: مراد: مصیبت لانا۔

ع سر پہ برپا کہیں کشتوں کے قیامت نہ کرے

(ص ۲۰۷)

قیامت تک نام رہنا: مراد: روزِ جزا تک نام یادگار رہ جانا۔

ع رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق

(ص ۱۵۸)

قیامت زا: غضب کا، آفت کا (ن)

ع وہ تیر ہیں، یہ مرے نالہ قیامت زا

(ص ۱۷۴)

قیدِ حیات: مراد: زندگی ہونا۔

ع کہا یہ اس نے کہ قیدِ حیات میں انساں

(ص ۲۵۹)

قید سے چھوٹنا: اسیری سے آزاد ہونا (ج)

ع مشکل ہے ذوق قیدِ تعلق سے چھوٹنا

(ص ۲۰۵)

قیدِ علائق: مراد: تعلقات کی پابندی

ع نکلے کوئی کیا قید علائق سے کہ اے ذوق

(ص ۲۳۵)

قیدیٔ زنداں: اسیر، مقید، گرفتار، پابند، مجرم (ن)

ع زنداں سے کوئی قیدی زنداں نکل آیا

(ص ۱۴۶)

قیس: مجنونِ عامری کا نام جو لیلیٰ کا عاشق ہو گیا تھا۔

ع عشق کے ہاتھ سے نے قیس نہ فرہاد بچا

(ص ۱۳۷)

قیصر: روم کا ہر بادشاہ جس طرح قیصر کہلاتا ہے۔ اسی طرح ترکستان کا خاقان چین کا فغفور، ہند کا رائے یا راجہ، (آ)

ع رکھتے تھے جو کشورِ کسریٰ و قیصر زیرِ پا

(ص ۳۲۹)

قیفال: ایک رگ (ج)

ع شمعِ مردہ کی رگِ تار سے کھولیں قیفال

(ص ۳۰۱)

قیل وقال: بات چیت، گفتگو (ج)

ع یہ عجب مدرسہ ہے جس میں نہ ہے قال نہ قیل

(ص ۳۰۴)

قیمت: مول، دام، نرخ (ن)

ع تو مجھ سے قیمتِ دل و جاں پوچھتا ہے کیا

(ص ۲۲۱)

قینچی کی طرح کترنا: مراد: تیز کاٹنا۔

ع قینچی کی طرح کترے ہے چرخِ دو تا گرہ

(ص ۳۸۷)

﴿ ک ﴾

کاتبِ قدرت: خدا تعالیٰ (ن)

ع کاتبِ قدرت ہمارا خطِ پیشانی دروغ

(ص ۱۷۱)

کاٹ کھانے کو دوڑنا: تلخی اور تند مزاجی سے پیش آنا (ن)

ع کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے گھر

(ص ۲۶۵)

کاجل پھیلنا: کاجل کا آنکھوں میں زیادہ ہو جانا (ج)

ع چشمِ سرمست مئے ناز میں کاجل پھیلا

(ص ۲۸۰)

کاجل کا تل بنانا: سیاہ خال جو نظر بد سے بچانے کے لیے بچوں کے اور خوبصورتی کے لیے معشوقوں کے رخساروں پر بناتے ہیں (ج)

ع تم اپنے رُخ پہ یہ کاجل کا تل بناتے ہو

(ص ۳۴۴)

کارروائی: کام چلانا (آ) کسی کام کا کرنا یا جاری رکھنا (ج)

ع لے ساغرِ جمشید، کرے کارروائی

(ص ۳۱۵)

کارسازی: کام کرنا، کام سنوارنا، کام کی درستی (ج)

ع کارسازوں کی کارسازی ہے

(ص ۲۳۷)

کارِسعید: مراد: نیک کام۔

ع یہ ایسا ماہِ مبارک، یہ ایسا کارِ سعید

(ص ۱۵۶)

کارِسناں: مراد: تکلیف دینے کا کام۔

ع تن پہ ہر موسے مرے کارِ سناں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

کارِفُساں: مراد: جادو کا کام، فتنہ انگیزی کا کام۔

ع چشم کی گردش سے وہ کارِ فساں لینے لگا

(ص ۱۴۴)

کارگر ہونا: مفید، سودمند، باا‌ثر (ن)

ع زخم پر قسمت سے میری کارگر اچھا ہوا

(ص ۱۳۶)

کارلینا: مراد: کام لینا۔

ع لیا کرتے تھے کارِ توسنِ رہوار دامن سے

(ص ۲۱۰)

کاروانِ گل: مراد: پھولوں کا قافلہ۔

ع رواں ہوتا ہے اس بستاں سرا سے کاروانِ گل

(ص ۲۴۴)

کاسہ: پیالہ، کٹورا (ن)

ع کاسے میں فلک کے رہے ایک بوند نہ زہراب

(ص ۱۵۷)

کاسۂ چشم: آنکھ کا استعارہ کاسہ سے کیا ہے (ج)

ع دیکھتا ہوں کہ سرِ شاخِ مژہ کاسۂ چشم

(ص ۳۸۳)

کاسۂ زانو: مراد گھٹنے ٹیکنا، فریاد کرنا، محبت کی بھیک مانگنا۔

ع کاسۂ زانو ہے تیرے عاشقِ پُرغم کے پاس

(ص ۱۶۷)

کاسۂ زہراب: مراد: جان لیوا دشمن، زہریلے پانی کا کٹورا۔

ع آہ جس دن سے فلک کاسۂ زہراب بنا

(ص ۱۴۱)

کاسۂ سر: کھوپڑی (ن)

ع سیکڑوں کاسۂ سر دہر میں مانندِ حباب

(ص۲۲۸)

کاش: مراد: کیا اچھا ہوتا، افسوس اور تمنا کے کلمات (ن)

ع کاش میں عشق میں سرتابہ قدم دل ہوتا

(ص۱۲۷)

کاشانہ: رئیسوں کا گھر (ج)

ع شمع ہے اک سوزنِ گم گشتہ اس کاشانے میں

(ص۱۸۱)

کاغذ زری: سونے کے سکے کاغذ میں چھپے ہوئے، شاہی سند جس کی رو سے روزانہ وظیفہ خزانۂ عامرہ سے ملتا ہے (ج)

ع جس کی چمک سے کاغذ چوں کاغذِ زری ہو

(ص۳۶۸)

کاغذِ سوزن زدہ: مراد: غموں سے چھلنی سینہ۔

ع ہوئے گا کاغذ سوزن زدہ سینہ سارا

(ص۲۳۶)

کاف کن: مراد: روزِ اول، ازل۔

ع کافِ کُن کے ماسبق کیا جانے، کیا تھا، کیا نہ تھا

(ص۱۵۳)

کافر: مراد: عاشق، حق کو چھپانے والا۔

ع صید دلِ عاشق میں ہے مصروف وہ کافر

(ص۲۰۳)

کافرِ نعمت: نعمت کی ناشکری کرنے والا، بے وفا (ن)

ع کوئی بھی اس سے زیادہ کافر نعمت نہیں

(ص۱۷۹)

کافر ہونا: مراد: خدا کا منکر ہونا، منکرِ دین ہونا (آ)

ع زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں

(ص۱۳۳)

کافرستان: مراد: عاشق کا دل جو غیرِ محبوب کے ہر شے سے منکر ہو جاتا ہے، کافروں کے رہنے کی جگہ۔

ع ملکِ دل اپنا ہمیشہ کافرستاں ہی رہا

(ص۱۳۲)

کافور: مراد: خوشبو۔ ایک نہایت تیز خوشبو والا اور تلخ ذائقہ کا سفید مادہ جو اسی نام کے درخت سے نکلتا ہے (ن)

ع گرمیِ مرہم سے اُڑ جائے اثر کافور کا

(ص۱۳۹)

کاکل: سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بال (ج)

ع خط بڑھا، کاکُل بڑھے، زلفیں بڑھیں، گیسو بڑھے

(ص۲۳۳)

کاکلِ پیچاں: خمدار بال (آ)، گھونگریالے بال (ج)

ع دل کو اس کاکلِ پیچاں سے نہ بل کرنا تھا

(ص۱۳۷)

کاگا: کوا (ن)

ع کاگا نین نکاس دوں، پر یہ پاس لے جائے

(ص۲۶۶)

کالا منہ کرنا: عیب لگانا، بدنام کرنا (آ)

ع اور نہیں گر مانتے تو جاؤ کالا منہ کرو

(ص۲۰۱)

کالے کے آگے چراغ نہ جلنا: زبردست کے آگے کچھ پیش نہیں جاتی، کہتے ہیں کالے سانپ کی پھنکار سے چراغ

بجھ جاتا ہے (ج)

ع سچ کہا ہے، آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ

(ص۱۶۳)

کام چلنا: کارروائی ہونا، مطلب نکالنا (ن)

ع مگر ترچھی نظر سے تیری، اپنا کام چلتا ہے

(ص۲۲۱)

کام چور: سست کاہل الوجود، کام سے دل چرانے والا (آ)

ع کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب

(ص۱۵۶)

کام رکھنا: غرض یا مطلب ہونا (ج)

ع رکھتے فقیر کام نہیں ردّ و کد سے ہیں

(ص۱۷۹)

کام کر جانا: مراد: مخصوص کام کرنا، کامیاب ہو جانا۔

ع نیزہ تیرا لشکرِ اعدا میں کر جاتا ہے کام

(ص۳۷۱)

کام لینا: کوئی کام اختیار کرنا، کسی دفتر کا کام سنبھالنا (ج)

ع اور اس ضعیف سے کل کام دو جہاں کے لئے

(ص۲۱۱)

کام ہونا: مراد: مرنے کے قریب ہونا۔

ع ترے آتے ہی آتے کام آخر ہوگیا میرا

(ص۱۴۹)

کامل: مراد: سچا، پورا، تمام (ن)

ع جذبہ عشق زلیخا جو نہ کامل ہوتا

(ص۱۲۷)

کاملیت: مراد: مہارت، مکمل پن۔

ع کاملیت ہے کہاں ہو چکے کامل آگے

(ص۲۵۲)

کان بھرنا: بدگوئی کر کے کسی کے دل میں کسی کی طرف سے بل ڈالنا (ن)

ع کان اس کے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے

(ص۲۲۸)

کان پر جوں نہ چلنا: کسی بات کے سننے کا اثر نہ ہونا (ج)

ع پر نہیں کان پہ مجنوں کے ذرا جوں چلتی

(ص۲۴۹)

کان پڑی آواز سنائی نہ دینا: شور و غل میں کچھ سنائی نہ دینے کی جگہ (ن)

ع گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی

(ص۲۵۷)

کان دبانا: کانوں پر زور سے ہاتھ رکھنا کہ آواز نہ سنائی دے، خوف کرنا (ج)

ع تو ہم کو دیکھ کے تم کان کیوں دباتے ہو

(ص۳۴۴)

کان لگنا: مقرب ہونا، متوجہ ہونا (ن)

ع آتی ہے کان لگنے کی کیا کیا ہوس ہمیں

(ص۱۷۵)

کان میں پھونکنا: کسی کو اندر ہی اندر بہکا دینا (ج)

ع الٰہی کان میں کیا اس صنم نے پھونک دیا

(ص۲۱۱)

کان میں سیماب بھرنا: مراد: گونگا ہونا۔
ع کہ دے شبنم سے نہ بھر سیماب گل کے کان میں
(ص۳۴۲)

کان میں کہنا: چپکے سے کہنا، خفیہ سے کہنا (ج)
ع گلو، یہ کہہ گئی کیا کان میں تمہارے صبا
(ص۳۴۴)

کانٹا سا کھٹکنا: ناگوار گزرنا، بُرا لگنا (ج)
ع کانٹا سا ہے کھٹکتا مرا تن بدن مجھے
(ص۳۵۳)

کانٹوں میں کھینچنا: گنہگار کرنا، مصیبت و بلا میں ڈالنا (آ)
ع کیوں کھینچتا ہے کانٹوں میں اے ضعفِ تن مجھے
(ص۳۵۳)

کاوا لگانا: گرد پھرنا (ن)
ع کاوا لگاوے جس گھڑی چمکا کے تو اُسے
(ص۳۱۹)

کاوش: دشمنی، رنج، کد (ن)
ع جتنی وہ کاوش کرے، اتنا ہی یہ پیوستہ ہو
(ص۱۹۶)

کاوٗ کاوٗ: کاوش، خلش (ن)
ع منظور لوحِ دل پہ ہے گر مشقِ کاوٗ کاوٗ
(ص۱۸۶)

کاوہ: مراد: حلقہ باندھ کر پھرانا۔
ع تیرے توسن کے جو کاوے کے اُڑا جائے پھرت
(ص۲۸۲)

کاوے: تلاش، جستجو، گھوڑے کو اس طرح چکر دینے کا فعل جس سے اس کے قدموں کے نشانوں سے زمین پر ایک دائرہ پیدا ہو جائے (ن)
ع کاوے میں یوں وہ جیسے کہ طاؤس وقتِ رقص
(ص۲۷۵)

کاویانی: کاوہ کا جھنڈا (ج)، کاوہ، اصفہان کا ایک لوہار جس نے ضحاک کے برخلاف علمِ بغاوت بلند کیا اور اس کو قتل کر کے فریدوں کو بادشاہ بنایا (ج)
ع رہے نامِ فریدوں تا درفشِ کاویانی سے
(ص۳۱۶)

کاہ ربا: مراد: مقناطیسی قوت۔ گھاس کو کھینچنے والا (ن)
ع طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں
(۳۸۵)

کاہ کشاں: وہ لمبی راہ جو آسمان پر رات کو نظر آتی ہے، چونکہ اس طرح معلوم ہوتی ہے گویا کوئی اس راہ سے گھاس گھسیٹتا ہوا چلا گیا ہے اور نشان پڑ گئے ہیں اس واسطے یہ نام ہوا۔ حقیقت میں وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جو غایتِ بُعد کے سبب اس طرح نظر آتے ہیں (ن)
ع رشتۂ کاہ کشاں میں شبِ یلدا گوہر
(ص۲۸۹)

کاہش: تشویش، اندیشہ (ج)
ع کاہشِ رشک سے رکھتا ہوں استدقاق
(ص۳۷۴)

کاہو: ایک پودے کا بیج جو دوائیوں میں کام آتا

ہے(ج)

ع روز نسخے میں اگر خرفہ گھٹے، کاہو بڑھے

(ص۲۳۴)

کباب: قیمہ جس کی سیخ پر بھونتے ہیں کڑھائی میں تلی ہوئی گوشت کی گول ٹکیاں جن کو شامی کباب کہتے ہیں۔ کبھی قیمہ دال مسالا ملا کر گول انڈے کی صورت میں شوربا دے کر دیگچی میں پکاتے ہیں(ج)

ع نہ دے شراب، ڈبو کر کوئی کباب تو دے

(ص۲۱۴)

کباب ہونا: مراد: بھُن جانا۔

ع ہوتے ہیں جس سے طائرِ ہوش و خرد کباب

(ص۲۷۴)

کبادہ: مشق کرنے کا کمان، بہت کمزور کماں(ن)

ع جوں کبادہ لچکے ہے پائے مگس کے بوجھ سے

(ص۲۱۲)

کبار: کبیر کی جمع، بڑے آدمی، بزرگ آدمی(ن)

ع نہالِ ابرِ کرم اس کے ہیں صِغار و کبار

(ص۳۷۶)

کبریٰ: بہت بڑی، بہت بزرگ(آ)

ع اگر ہے پیالہ صغریٰ تو ہے سبو کبریٰ

(ص۲۹۰)

کبریت: گندھک جو کمیاب اور اکسیر کا جزوِ اعظم ہے(ن)

ع ہووے اس روغنِ کبریت سے مثلِ زر سرخ

(ص۲۹۴)

کبوتر: ایک پرندہ جو کئی رنگ کا ہوتا ہے لوگ اسے اڑانے یا خطوط لے جانے کے لئے پالتے ہیں(ج)

ع جل گیا بس یہ ہوا کبوترا کا ہوا بازو گرم

(ص۱۷۶)

کبود ہونا: مراد: درد کی شدت سے رنگ نیلا پڑ جانا۔

ع کہ جو صدمۂ تبسم سے بھی ہے کبود ہوتا

(ص۱۴۲)

کبھو: کبھی(ج)، کسی وقت، بعض اوقات(آ)

ع مگر تھا دل میں جو کانٹا، نہ وہ ہرگز کبھو نکلا

(ص۱۴۹)

کتا گھاس: ایک قسم کی گھاس جو اکثر آدمی کے کپڑوں میں چمٹ جاتی ہے(ن)

ع کہ اس کتے کی مٹی سے بھی کتا گھاس پیدا ہو

(ص۱۹۸)

کتاں: ایک قسم کا کپڑا جس کے متعلق خیال ہے کہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ چاند کی روشنی سے پھٹ جاتا ہے(ج)

ع تری عدالت میں ہے یہ قدغن، کتاں کو دیکھے نہ ماہِ روشن

(ص۳۶۱)

کتھا: قصہ، کہانی(آ)

ع کروں اک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت

(ص۲۷۸)

کٹار: تیز دھار والا خنجر جو چوڑا ہوتا ہے اور جس کو کمر میں باندھتے ہیں(ن)

ع خنجروں کے برگ نکلے، گل کٹاروں کے لگے

(ص۲۱۳)

کج خلقی: اکھڑپن، بدخوئی (ن)، بدمزاجی (ج)

ع کج خلقی اس کی طبعِ رواں میں نہیں ذرا

(ص۲۷۴)

کج سرشت: بداخلاق (آ)، بدمزاج (ج)

ع دوزخ میں بھی پڑیں تو نہ سیدھے ہوں کج سرشت

(ص۲۰۵)

کج فہم: مراد: بے عقل۔

ع کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

(ص۱۳۵)

کج کلاہی: بانکپن، خودنمائی، بادشاہی، بادشاہت (ج)

ع وہ گوش پر زیب کج کلاہی جو دیکھو بنتی تو یا الٰہی

(ص۳۶۰)

کجا: کدھر، کس جگہ (ج)

ع تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح

(ص۱۶۰)

کجی: مراد: خامی، ٹیڑھاپن۔

ع جائے نہ کجی طبعِ جفا پیشہ سے ہرگز

(ص۳۴۳)

کچا: آدھ گلا، جو بالکل گلا نہ ہو (ج)

ع قالبِ خاکی انساں کو بنا کر کچا

(ص۱۹۷)

کحلِ بصر: آنکھوں کا سرمہ (ن)

ع اک کحلِ بصر چشمِ غزالاں کے لئے ہے

(ص۲۳۴)

کدام: کون، کون سا (ج)

ع کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد

(ص۲۶۰)

کدورت: رنجش، ملال، کینہ، میلاپن (ج)

ع صفائے دل کی یہی ہے صورت کہ دل میں آنے نہ دے کدورت

(ص۱۶۲)

کذب: جھوٹ (ن)

ع صدق اور کذب پہ ہر نکتے کے ہے شرطِ نظر

(ص۲۸۷)

کرامت: بزرگی، عظمت (ج)

ع پیش آ اِکرام سے ساری کرامت ہے یہی

(ص۲۵۸)

کرسیِ زر: آفتابِ عالم تاب اور بادشاہوں کے جلوس کی کرسی (ن)

ع یوں کرسی زر پر ہے تری جلوہ نمائی

(ص۳۱۵)

کرگدن: گینڈا، ایک جانور جس کے ماتھے میں سینگ ہوتا ہے (ج)

ع ممکن نہیں کہ لائے ثمر کرگدن کی شاخ

(ص۲۸۴)

کَرَم: سخاوت، بخشش (ن)، مہربانی (ج)

ع بس کرم، سوزِ جگر! بھن جائیں گے دل اور جگر

(ص۲۲۱)

کِرم: کیڑا (ن)

ع گر پڑے ہے آگ میں پروانہ سا کرمِ ضعیف
(ص ۱۹۵)

کرمکِ شب تاب: مراد: جگنو۔

ع دیا جس وقت اُڑا، کرمکِ شب تاب بنا
(ص ۱۴۱)

کرن کی شاخ: شعاع جو آفتاب یا چاند سے نکلتی ہے (ن)

ع تیار ہو وہیں زرِ خور سے کرن کی شاخ
(ص ۲۸۶)

کرٗنا: انتظام کرنا (ج)

ع لیتی ہے جی کھول کر کیا کیا ڈکاروں کرٗنا
(ص ۲۶۹)

کروفر: شان وشوکت، رفعت، شکوہ (ج)

ع کہ طمطراق پہ ہم کرّوفر کو دیکھتے ہیں
(ص ۳۳۸)

کروی: گول، دائرہ نما (آ)

ع ٹپکے لبِ ساغر سے وہ قطرہ کروی شکل
(ص ۳۱۵)

کریم: بخشنے والا، گناہ سے درگزر کرنے والا (ج)

ع خلقِ کریم ونفسِ نفیس و ابرِ مفیض و فائزِ رحمت
(ص ۳۶۴)

کڑی چوٹ: ضربِ شدید، صدمہ سخت (آ)

ع سچ پوچھئے تو چوٹ ہمیں نے کڑی سہی
(ص ۲۵۲)

کڑی کہ بیٹھنا: مراد: سخت بات کہنا۔

ع کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد
(ص ۱۶۰)

کژدم: بچھو (ن)

ع رہا ٹیڑھا مثالِ نیشِ کژدم
(ص ۱۳۵)

کس قطار میں: مراد: کس شمار میں۔

ع ہزاروں، ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل
(ص ۱۷۴)

کس منہ سے: کس طرح، کیسے، ناممکن، کس وجہ سے، کسی ثبوت یا دلیل پر، کس برتے پر (ج)

ع کام چور اس کام پر کس منہ سے اُجرت کی طلب
(ص ۱۵۶)

کسبِ کمال: کمال یا ہنر حاصل کرنا (ج)

ع آ پھر کے شہر شہر میں کسبِ کمال کر
(ص ۳۳۶)

کسرِ شان: وہ بات جس سے آدمی کی عزت وآبرو میں حرف آئے، بے وقری (ن)

ع نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہو کسرِ شاں
(ص ۳۱۷)

کسریٰ: نوشیروان عادل کا نام، شاہانِ عجم کے ہر ایک بادشاہ کا لقب (ن)

ع نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہو کسرِ شاں
(ص ۳۱۷)

کسوتِ درویشی: مراد: فقیر کا لباس۔

ع قطع میں کسوتِ درویشی و شاہی مقراض

(ص۱۶۹)

کسوٹی پر کسنا: پرکھنا، سونے چاندی کا کسوٹی پر گھسنا (ج)

ع ذوقؔ اس زر کو کسوٹی پہ کسا لگتا ہے

(ص۲۱۶)

کُسوف: سورج گرہن (ن)

ع نہ کُسوف و نہ غروب و نہ ہبوط نہ زوال

(ص۳۰۲)

کسی کا منہ دیکھ کے اُٹھنا: سوتے ہوئے اٹھ کر کسی کی صورت دیکھنا، بعض کا خیال ہے کہ اگر کسی خوش نصیب کی صورت صبح سویرے دیکھی جائے تو تمام دن خوشی سے بسر ہوتا ہے۔ اگر کوئی بخیل سامنے آجائے تو رنج وغم میں دن تمام ہو جائے گا (ن)

ع آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں

(ص۱۹۱)

کسی کے سر چڑھ کر مرنا: اپنے مرنے کی ذمہ داری دوسرے پر ڈالنا (ج)

ع عجب مزا ہے جو مریے کسی کے سر چڑھ کر

(ص۱۶۳)

کشاکش: کھینچا تانی (ن)

ع ستم گروں کی کشاکش میں آبرو ہو سوا

(ص۱۶۴)

کشادِ کار: مطلب کا حاصل ہونا، کامیابی (ن)

ع ذوقؔ حیراں ہے بہت فکرِ کشادِ کار میں

(ص۱۳۴)

کشادہ دل: مراد: سخاوت یا فیاضی۔

ع کر کشادِ دل سے اپنے ذوقِ وسعت کی طلب

(ص۱۵۷)

کشت: کھیتی باڑی، زراعت (ج)

ع لیں ترے برقِ غضب کا کشتِ اعدا پر جو نام

(ص۳۷۲)

کشتِ امل: امید (ن)، شراب کے علاوہ ہر قسم کا نشہ (آ)

ع کشتِ اَمَل کو سرسبز آبِ گہر سے کردے

(ص۳۶۸)

کشت وخوں: دنگا، فساد، فتنہ، خونریزی (ن)

ع ملے اکسیر گر اس کشت وخوں سے میں نہ لوں ہرگز

(ص۱۳۸)

کُشتنی: گردن مارنے کے قابل (ن)

ع الٰہی کس بے گنہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے

(ص۲۱۹)

کشتہ: ذبح کیا ہوا، مقتول (ج)

ع کشتہ ہی ہوتا ہے اکسیر کہ مثلِ سیماب

(ص۱۹۲)

کشتیِ دُخانی: وہ کشتی جو بھاپ یا دھوئیں کے زور سے چلے (ن)

ع کہ جیسے جائے کوئی کشتیِ دُخانی میں

(ص۱۸۰)

کشتیِ عمر: مراد: زندگی کا زمانہ۔

ع آن پہنچی سرِ گردابِ فنا کشتیِ عمر

(ص۱۹۲)

کشش: جذب، میل، رغبت، میلان (ج)

ع کھینچ اے کششِ اُلفت! کیا دیر لگائی ہے

(ص ۲۳۵)

کشف وار: کھولنا، ظاہر کرنا، انکشاف (ج)

ع سر کشف وار چھپاتا ہے فلک زیرِ سپر

(ص ۲۸۲)

کشمکش: کھینچا تانی (ج)

ع ٹوٹا ہے کشمکشِ عیش سے جو صبح کا ہار

(ص ۲۸۷)

کشمیر: ایک مشہور سرسبز و شاداب کوہی مقام کا نام جو پنجاب کے شمال میں واقع ہے (آ)

ع کرے کیا گرم جوشی، ہو گیا کشمیر دل میرا

(ص ۳۳۱)

کشندہ: مارنے والا، قاتل (ن)، ہلاک کرنے والا (آ)

ع کچھ کشندہ سے نہیں خون کا دعویٰ ہم کو

(ص ۱۹۲)

کشودِ کار: مراد: کام کا آسان ہونا۔

ع کشودِ کار ہم نے پنجۂ تقدیر کو سونپا

(ص ۲۴۵)

کشور: ولایت (ن)

ع تو عجب کیا ہے کہ اس کشورِ برفانی میں

(ص ۳۷۵)

کعبتین: کعبہ کا تثنیہ۔ مکہ معظمہ اور بیت اللہ (ج)

ع وہ کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے

(ص ۲۲۱)

کعبہ: قبلہ، بیت اللہ (ن)، مکہ میں ایک مربع عمارت جس کی طرف مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اس کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے رکھی تھی۔

ع پہنچتے کعبے ہیں وہ مسلماں ہمیشہ چین و فرنگ ہو کر

(ص ۱۶۳)

کفِ آئینہ: مراد: شیشہ۔

ع وہ کفِ آئینہ سے ہو، جو ید بیضا سے ہو

(ص ۱۹۹)

کفِ پا: پاؤں کا تلوا (ن)

ع گرے گر سر پہ قطرہ، آبلہ زیرِ کفِ پا ہو

(ص ۱۹۹)

کفِ دریا: دریا کا جھاگ (ن)

ع کفِ دریا کو بنائے یدِ بیضا گوہر

(ص ۲۸۸)

کف لانا: جھاگ لانا، غصہ میں تھوک اُڑانا (ن)

ع ان کو کف لا کر ڈرانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ص ۲۳۷)

کفاف: معاش، روزی، وظیفہ (ن)

ع تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہے کفاف

(ص ۳۲۲)

کفایت: کافی ہونا (ج)

ع شوق کم ہے کفایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

کفشِ پا: پاؤں کی جوتی (ج)

ع کس کے کفشِ پا پہ دیکھے ہیں ستارے اے فلک

(ص ۲۱۳)

کفک: ہتھیلی، تلوا (ن)

ع نے رنگِ کفک ہوں، نہ ترا فندقِ پا ہوں

(ص ۸۸؛)

کفن: سفید کپڑا جس میں مردے کو لپیٹتے ہیں (ج)

ع ہوگیا میرا کفن جامہ مگر حدّاد کا

(ص ۱۳۴)

کفنانا: کفن دینا اور دفن کرنا مردے کا (ج)

ع اس شہیدِ ناز کو دیکھا ہے کفناتے ہوئے

(ص ۲۰۹)

کل حموض بارد: مراد: ہر کھٹی چیز سرد ہوتی ہے (ن)

ع ہم تو سنتے تھے سدا ''کل حُموض بارد''

(ص ۱۷۷)

کل نہ پڑنا: تڑپنا، لوٹنا، آرام نہ ملنا، اطمینان نہ ہونا (آ)

ع پھر اس بغیر کل نہ پڑی دو گھڑی کے بعد

(ص ۱۶۰)

کلاب: کانٹا، کنڈے دار آلہ (ج)

ع گزران ہے ہما کی سرِ روزیِ کلاب

(ص ۲۷۳)

کلال: مے فروش کی دکان (ن)

ع مٹی خمیر کی ہے یہ گھر میں کلال کے

(ص ۳۱۳)

کلام: عبارت جو مرکب ہو، شعر و سخن، نظم (ن)

ع تا زباں زد دہر میں ہو فلسفی کا یہ کلام

(ص ۳۶۹)

کلامِ دردمند: مراد: پُر درد بات چیت۔

ع جانے کب بے درد اندازِ کلامِ درد مند

(ص ۱۹۷)

کلامِ موعظت: نصیحت کرنا، پند و نصیحت (ن)

ع تا کہ واعظ کی زباں پر ہو کلامِ موعظت

(ص ۲۷۶)

کلاہ: ایک قسم کی ٹوپی جو لابنی ہوتی ہے، تاجِ شاہی (ن)

ع جیغہ تری کلاہ پہ ہو کیوں نہ خوش نما

(ص ۳۱۹)

کلائی: کہنی سے لے کر نیچے سے اوپر تک کا حصہ (ج)

ع شاخِ گلِ احمر کی نزاکت سے کلائی

(ص ۳۱۵)

کلبۂ احزاں: مراد: دل۔ غموں کا گھر، ماتم کدہ (ن)

ع ہمارے کلبۂ احزاں میں شادیانہ ہوا

(ص ۱۴۸)

کلبۂ تاریک: تنگ و تاریک کمرہ (ج)

ع تیرہ بختوں کا ہے وہ کلبۂ تاریک بلا

(ص ۲۳۶)

کلس: سنہری کلغی جو مندروں یا گنبدوں پر لگی ہوئی تھی (ن)

ع ٹوٹ جائے گا یہ گنبد اس کلس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

کلفت: تکلیف، مصیبت، بے چینی (ن)

ع گردِ کلفت کو دلِ عالم سے گویا دھو دیا

(ص ۲۷۰)

کلک: قلم، خامہ (ن)

ع گر کلکِ آہ کو پھیروں میں تو دُودِ دل سے پھر میرے

(ص ۱۹۶)

کلکِ چوب: مراد: سیاہی قلم۔

ع مے پرستوں کے کفن پر کلکِ چوبِ تاک سے

(ص ۲۰۸)

کلک نالہ گردوں: مراد: آسمان کو ہلا دینے والی آہ وزاری۔

ع اس میرے کلکِ نالۂ گردوں شگاف سے

(ص ۲۱۸)

کلی کا کنگنا: مراد: پھولوں کا گجرا۔

ع شاخِ گل پہنے کلائی میں کلی کا کنگنا

(ص ۳۷۹)

کلید: چابی (ن)

ع ہر نالہ اک کلیدِ درِ گنجِ راز ہے

(ص ۲۱۶)

کلیسا: قوم نصاریٰ کا معبد (ن)

ع تو نہ سر سنگِ درِ دیر و کلیسا ہوتا

(ص ۱۴۵)

کم خرچ بالا نشین: مراد: کم قیمت میں زیادہ اچھی اور پائیدار شے ملنا۔

ع مرا عشق کم خرچ بالا نشیں ہے

(ص ۲۴۲)

کم زور: مراد: قدرت اور طاقت نہ رکھنے والا۔

ع عاجزی سے رہے، آئے نہ ہوا میں کم زور

(ص ۱۴۰)

کم سخنی: بہت کم بولنے والا، چپ بے زبان (ن)

ع اے صنم دیکھ کہ ہر دم کی تری کم سخنی

(ص ۳۵۴)

کماں: مراد: تیر رکھنے کا آلہ۔

ع یہ تو جب ہوگا، کماں کے بس میں تیر جستہ ہو

(ص ۱۹۶)

کمر باندھنا: مستعد ہونا، آمادہ ہونا، بھروسا کرنا (ج)

ع قتلِ عاشق پہ کمر باندھی ہے اے دل اس نے

(ص ۳۴۸)

کمربستہ: تیار، تروتازہ صحیح وتندرست، چالاک (ن)

ع دل کشی پر ہے سرِ دست کمر بستہ و چاق

(ص ۳۷۳)

کمر پہ ہاتھ رکھنا: مراد: رعونت سے پیش آنا۔

ع اس ناز سے کھڑے تھے وہ رکھ کر کمر پہ ہاتھ

(ص ۲۰۴)

کمر لچکنا: کمر کا نزاکت یا بوجھ سے بل کھانا چلتے وقت (ن)

ع لچکے ہے یوں کمر تری وقتِ خرام ناز

(ص ۲۸۴)

کمر ہمت باندھنا: ہمت باندھنا (ن)، مستعد ہونا (ج)

ع باندھو کمرِ ہمت! کیا دیر لگائی ہے

(ص ۲۳۵)

کمک: حمایت، وہ فوج جو لڑائی میں مدد دینے کے لیے تیار کی جائے (ج)

ع پہنچا کمکِ لشکرِ باراں سے ہے یہ زور

(ص ۳۱۴)

کمند: ایک قسم کا پھندا، جال (ج)

ع بدنصیبی سے مری اس بام پر ٹوٹی کمند

(ص ۲۱۲)

کمند انداز: مراد: تیر کمان رکھنے، چلانے والا۔

ع کمندیں اور بھی یوں تو کمند انداز رکھتے ہیں

(ص ۱۹۰)

کمند آہ: مراد: زری کا جال۔

ع کمندِ آہ تو ہے بامِ آسماں کے لئے

(ص ۲۱۰)

کمند گردنِ دل: مراد: دل کی گردن کا پھندا۔

ع کمندِ گردنِ دل ہے جو حلقۂ زُلفِ پُرخم کا

(ص ۱۳۷)

کمی کرنا: کوتاہی کرنا، پہلو تہی کرنا (ن)

ع اے خنجر خوں خوار نہ برّش میں کمی کر

(ص ۲۰۳)

کمی گریہ: مراد: رونے کی کمی۔

ع کمی گریہ نے جلا مارا

(ص ۲۲۴)

کنارِ یم: مراد: دریا کا کنارہ۔

ع آ گیا ہے اپنا قطرہ بھی کنارِ یم کے پاس

(ص ۳۳۷)

کنارہ کرنا: علیحدہ ہونا، بچنا (ن)

ع کیا تو نے کنارہ ہم سے اور ہاتھوں سے وحشت کے

(ص ۲۰۹)

کنایت: پوشیدہ بات (ج)

ع کہتے ہیں کچھ کنایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

کنجِ تنہائی: کامل تنہائی سے مراد ہوتی ہے (ن)

ع کنجِ تنہائی میں دیتا ہوں دلاسے کیا کیا

(ص ۲۵۱)

کنجِ زنداں: مراد: جیل کا کونہ۔

ع میں وہ مجنوں ہوں جو نکلوں کنجِ زنداں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

کنجشک: چڑیا (ج)

ع کنجشک رشکِ باز ہے، رشکِ ہما غراب

(ص ۲۷۵)

کندہ کرنا: مراد: نقاشی کرنا۔

ع اسم کو میں نے ترے کندہ کیا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

کنعانی: شام کے صوبہ فلسطین کا نام، یہ مقام حضرت یعقوبؑ کا مسکن اور حضرت یوسفؑ کی پیدائش کی جگہ ہے (ن)

ع رکھ دیں تری شبیہہ جو کنعانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

کنکری: چونے کا سخت ٹکڑا جو سڑک پر کوٹتے ہیں (ن)، سنگریزہ (آ)

ع پابوسِ نقشِ پا سے تیرے جو کنکری ہو

(ص ۳۶۸)

کنگنا: وہ کلاوے کا ڈورا جو پھیروں کے وقت دولہا کی داہنی کلائی اور دلہن کی بائیں کلائی میں باندھا جاتا ہے (ن)

ع کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پر سہرا

(ص ۳۲۰)

کنول: ایک پھول کا نام گل نیلوفر، اس پھول کو دل سے تشبیہ دیتے ہیں (ن)

ع اک اک کنول کو وقتِ تماشائے روشنی

(ص ۳۱۰)

کنی: ذرّہ، ریزہ (ج)

ع کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کن خوب نہیں

(ص ۱۸۳)

کنے: پاس، قریب، نزدیک (ج)

ع اس کنے سب نہایتوں سے مجھے

(ص ۲۲۴)

کنیز: باندی، لونڈی (ن)

ع دولت اس کی ہو کنیز، اقبال ہو ادنیٰ غلام

(ص ۳۷۰)

کوبہ کو: آشفتہ سر، آوارہ (ج)

ع ہو رہا ہے کو بہ کو خانہ بہ خانہ، جا بہ جا

(ص ۲۷۲)

کوب: مار پیٹ (ج)

ع تاب کیا لائیں لکد کوبِ فرس کی تیلیاں

(ص ۳۰۷)

کوباں: مارتا ہوا (ج)

ع پائے کوباں، تہ شمشیرِ اجل جاؤں گا

(ص ۱۳۴)

کوتاہ: قلیل، مختصر (ج)

ع دن ہیں کوتاہ ہوئے اور ہوئی رات طویل

(ص ۳۰۶)

کوتاہ کرنا: مراد: ختم کرنا۔ کم کرنا (ج)

ع ذوقؔ کرتا ہے سخن تیرے دعا پر کوتاہ

(ص ۳۰۶)

کوتہی: لاپروائی، قصور (ج)

ع کوتہی جس پہ کرے کاہکشاں کی بھی کمند

(ص ۲۹۸)

کوٹ کے بھرنا: مراد: کثرت ہونا۔

آنکھوں کی جائے بھر دیئے موتی سے کوٹ کے

(ص ۲۴۸)

کوچہ: مراد: محبوب کی رہائش کا علاقہ، گلی (آ)

ع ہم ہیں اور سایہ ترے کوچے کی دیواروں کا

(ص ۱۲۶)

کود پڑنا: کسی معاملے میں ازخود بے جا دخل دینا (ن)

ع ترا مکان تو کیا، لامکاں میں کود پڑیں

(ص ۱۶۴)

کودک: طفل، بچہ، لڑکا (آ)

ع اگر سو ٹکڑے سنگِ کودکاں سے کاسۂ سر ہو

(ص ۱۹۷)

کور: بینائی سے محروم، اندھا (آ)

ع جو کور ہو عینک سے اسے کیا نظر آوے

(ص ۲۲۸)

کور باطن: کند فہم، کج فہم، دل کا اندھا، ناسمجھ (ج)

ع کور باطن کو ہو کیا جوہرِ دانش کی شناخت

(ص ۲۸۶)

کورا: نرا، بالکل (ج)

ع تمہارا دیکھ کر منہ صاف کورا کورا اُڑ جائے

(ص ۲۳۸)

کوڑا: چابک، تازیانہ (آ)

ع بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پر چڑھ کر

(ص ۱۶۴)

کوڑی: روپیہ (ج)

ع یاں قلندر ہیں ، نہیں کوڑی کفن کے واسطے

(ص ۲۵۵)

کوڑی کے مول: سستا، بےقدر (ج)

ع کیوں کوڑیوں کے مول دُرِ شاہوار دے

(ص ۲۲۵)

کوس: ایک فاصلہ جو ۲ ۱/۲ میل تک ہوتا ہے (ج)

ع سو کوس کیا نہ جاسکے مجنوں تو دو قدم

(ص ۲۱۷)

کوسنا: بددعا دینا، برا بھلا کہنا، پیٹنا، ماتم کرنا (ج)

ع کوسوں کیا تنگیِ زمانے کو

(ص ۲۰۰)

کوکب: ستارہ، اختر (ج)

ع اس میں کچھ اخگر رہے، باقی سو یہ کوکب بنے

(ص ۲۴۷)

کولا بجھا ہوا: جلی لکڑی کا بجھا ہوا ٹکڑا (ج)

ع تو پھر جلے گا جیسے کہ کولا بجھا ہوا

(ص ۱۳۶)

کونپلیں نکالنا: شگوفہ نکلنا، نئے پتے پھوٹنا (ج)

ع لائے نکال کونپلیں جس طرح گھن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

کوہِ رواں: چلنے والا پہاڑ، مجازاً گھوڑا (ج)

ع ڈالے وہ کوہِ رواں جب اپنا دامن آب میں

(ص ۳۴۰)

کوہِ غم اٹھانا: غم کا کوہ کے ساتھ استعارہ کرتے ہیں (ج)

ع کیا ہوا دل نے لیا گر ایک کوہِ غم اُٹھا

(ص ۲۱۳)

کوہِ قاف: وہ جگہ جہاں آدمی کا گزر نہ ہو سکے، قصے کہانیوں میں ایک پہاڑ جو دنیا کے گرد خیال کیا جاتا تھا اور جس پر دیو پریاں آباد تھیں (ج)

ع اس اپنے ناتواں کو پرے کوہِ قاف سے

(ص ۲۱۸)

کوہ کن: پہاڑ کھودنے والا، فرہاد کا لقب (ج)، فرہاد عاشق شیریں کا لقب جس نے کوہ بےستوں کو کھود کر جوئے شیر

نامی ایک نہر اپنی معشوقہ کے گھر تک پہنچائی تھی اور یہ سراسر خسرو پرویز کا دھوکا تھا (آ)

ع مزا چکھایا ہے کوہ کن کو جو عشق آیا ہے امتحاں پر
(ص ۱۶۶)

کوہِ مروہ وکوہِ صفا: مکہ معظمہ میں پہاڑیوں کے نام (ج)

ع گر ہووے کوہِ مَروہ و کوہِ صَفا گرہ
(ص ۳۸۷)

کہربا: ایک قسم کا زرد گوند، جس کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اسے کپڑے یا چمڑے پر رگڑ کر گھاس کے تنکے کے مقابل کریں تو مقناطیس کی مانند اس کو اُٹھالیتا ہے (ن)

ع زرد یوں ہی دانہ ہائے کہربا کہنے کو ہیں
(ص ۳۴۲)

کہسار: پہاڑی جگہ (ن)

ع نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے
(ص ۲۱۰)

کہن سال: بڑی عمر کا (ن)

ع تنِ پیرانِ کہن سال پہ ہر چین شکنج
(ص ۲۸۳)

کھٹائی میں ڈالنا: بکھیڑے میں پھنسانا، ٹال مٹول کرنا (آ)

ع بات کو ڈالنا کھٹائی میں
(ص ۱۸۷)

کھٹک جانا: ناگوار ہونا، برا لگنا (ج)

ع کھٹک جاتے ہمارے دل میں سو نشتر سے اوپر ہیں
(ص ۳۴۲)

کھٹکا: خلش (ج)

ع خلشِ خار کا کھٹکا ہے بغل میں موجود
(ص ۱۸۳)

کھجلانا: ناخن سے کھرچنا، کھجلی ہونا (ج)

ع کھجلائے وہ پری نہ کبھی زینہار پشت
(ص ۱۵۷)

کھرج: ایک قسم کا اونچا سُر (ج)

ع تار چھیڑو گے کھرج کا، تو سنو گے پنچم
(ص ۳۷۹)

کھسکو: جاؤ، دفعہ ہو (ن)، رخصت ہو (ج)

ع اُٹھیں گے یار کی ٹھوکر سے بس چلو کھسکو
(ص ۱۹۸)

کھکھیڑ: بے فائدہ، محنت یا مشقت کرنا (ج)

ع اے ذوقؔ یہ اُٹھا نہ سکے گا کھکھیڑ تو
(ص ۱۹۴)

کھل کھل: ہنسی یا قہقہے کی آواز، پھوہڑ پن کی ہنسی (ج)

ع جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل
(ص ۳۵۹)

کھلکھلانا: مراد: ہنسنا۔

ع دکھا کے تم لب و دنداں جو کھلکھلاتے ہو
(ص ۳۴۵)

کھنڈت: دست اندازی، مزاحمت (آ)

ع کروں اک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت

(ص۲۷۸)

کھوٹ: میل، آمیزش، عیب (ن)

ع زرد زاہد ہے تو کیا کھوٹ ابھی ہے دل میں

(ص۲۱۶)

کھوٹی کھری سنانا: کسی کے حق میں بُرا کہنا (ن)

ع کیا کیا نہ اس نے ہم کو کھوٹی کھری سنائی

(ص۲۳۲)

کھوج ملنا: سراغ، پتا، ڈھونڈنا (ن)

ع ملے کھوج ایک پروانے کا کیا اتنے چراغاں میں

(ص۱۸۷)

کَے: کتنے (ن)

ع گھر سے تمھارے گھر ہے مرا کَے قدم پرے

(ص۳۵۱)

کَے خسرو: ایران کا مشہور بادشاہ خسرو۔

ع دکھلاؤں تماشا ابھی کَے خسرو و جم کو

(ص۳۴۴)

کیسہ: جیب (ن)

ع کیسۂ گوہرِ انجم ترا صرف، انعام

(ص۲۸۱)

کیف: نشہ، سرور، کیفیت (ج)

ع کیا ہوا علم مقولہ سے اگر کیف کے ہے

(ص۲۷۸)

کیفی: سرشار، نشہ باز (ن)، مدہوش (ج)

ع میں وہ کیفی ہوں کہ پانی ہو تو بن جائے شراب

(ص۱۸۱)

کیفیت: حالت روضع جو کسی شے میں ہو، فارسی والے اس حالت کو بھی کہتے ہیں جو نشہ پینے سے حاصل ہوگا (ن)

ع دو جام مئے بھر کر چڑھا، پھر دیکھ کیفیت ہے کیا

(ص۲۱۸)

کیمیا: اکسیر، نہایت مفید، حصول مقاصد کا ذریعہ (ج)

ع تم اپنے عشق کو اے ذوق کیمیا سمجھو

(ص۲۰۰)

کیمیاگر: زرساز، مکار، چالاک (آ)

ع جہاں میں مانندِ کیمیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے

(ص۲۱۹)

کیمیاگری: نہایت مفید اور حسبِ مراد خیال کرنا (ن)

ع تیری گدا گری ہو، کیوں کیمیا گری ہو

(ص۳۶۸)

کیں: حسد، دشمنی (آ)

ع دل نہیں رکھتے کہ جاں ہو بغض و کیں کے واسطے

(ص۲۵۱)

کینا: کدورت (ن)

ع زنگ سے دیکھ نہ بھر اس میں تو کینا بھر کے

(ص۲۱۲)

کینہ وری: بغض، عداوت (ج)

ع ارے ظالم تری کینہ وَری نے

(ص۲۶۰)

کیواں: زحل جو بہت بلند ستارہ ساتویں آسمان پر واقع

ہے(آ)

ع آگے رتبے کے ترے خاک ہے جرمِ کیواں

(۳۸۵)

گ

گالی: فحش باتیں، بدزبانی، برا بھلا کہنا(ج)

ع جو دی ہیں گالیاں اس بد زباں نے آج، کیا کہئے

(ص۳۴۹)

گام: مراد: قدم۔

ع ہر گام پر رکھے ہے وہ یہ ہوشِ نقشِ پا

(ص۱۴۴)

گاوِخراس: کولھو کا بیل(ن)

ع ڈھانک دے آنکھوں کو اس کی روشِ گاوِ خراس

(ص۲۹۵)

گاوِزمیں: بقول ہندوؤں کے وہ گائے جس کے سینگ پر زمین کھڑی ہے جب گائے تھک کر ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر بدلتی ہے تو بھونچال آتا ہے(ج)

ع کہ کھاکے، گاوِزمیں نہ ہیبت کہیں بہ زیرِ زمیں ہو، لرزاں

(ص۳۶۱)

گاوِسپہر: آسمان کا ایک برج۔

ع پرویں کا خوشہ گاوِ سپہرِ کہن کی شاخ

(ص۲۸۵)

گاہ: کبھی(ج)

ع گرم جوشی سے کیا گاہ بتِ دل جو گرم

(ص۱۷۶)

گاہوارہ: مراد: جھولا۔

ع گاہوارے میں یہ لڑکا نہ سنبھلتے دیکھا

(ص۳۳۱)

گاہے: کسی وقت، بھولے بسرے(آ)

ع لڑتے ہیں گر نصیبوں سے گاہے فلک سے ہم

(ص۲۱۸)

گبر: آتش پرست(ن)

ع تا کہ یہ گبر اور ہنود طاق پرست پون باز

(ص۳۲۲)

گبرو: نوجوان(ن)

ع دل و دیں دیتے ہیں سب گبرو مسلمان چڑھا

(ص۱۲۹)

گٹکا: ایک طلسمی گولی، کہتے ہیں اس گولی کو منہ میں رکھنے سے اُڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے(ن)

ع جیسے اُڑ جائے دہن میں کوئی گٹکا لے کر

(ص۱۶۴)

گٹکری: وہ پیچدار آواز جو گانے والوں کے گلے سے لہرا کر نکلتی ہے(آ)

ع گٹکری کا سا ہے لچھا بہ گلوئے مینا

(ص۳۷۹)

گجر: علی الصباح، صبح سویرے(آ)

ع بج گیا آخر گجر، زنجیر کھڑکاتے ہوئے

(ص۲۰۹)

گداز: پگھلانے والا، نرم، ملائم (ن)

ع دل کے آئینے کو گر کردے گداز

(ص ۲۰۶)

گدائی: بھیک مانگنا (ج)

ع ہے بحر بھی کشتی بہ کف از بہر گدائی

(ص ۳۱۵)

گدایانہ: فقیروں کی طرح بھیک مانگنا (ج)

ع آئے تیرے درِ دولت پہ گدایا نہ اگر

(ص ۳۱۹)

گدھا: کم عقل، احمق، بے وقوف (ن)

ع رہ گیا یہ تو گدھا دَل دَل میں پھنس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۳)

گراں بار: بوجھ سے لدا ہوا، بار آور (ج)

ع سَر مرا تن پہ گراں بار نظر آتا ہے

(ص ۳۵۲)

گراں جاں: سخت جان والا، کاہل وہ جس کو زندگی دوبھر ہو (ن)

ع ترا مجنونِ زار اتنا گراں جاں ہے، نہ اُٹھنے دے

(ص ۲۱۰)

گراں خاطر: دوبھر، اجیرن، ناگوارِ طبع (ج)

ع وہ اسیری میں گراں خاطر ہوں میں، جاتا ہے ٹوٹ

(ص ۲۱۲)

گربہ: بلی (ج)

ع پنجۂ گربہ سرِ بچۂ موش و کنجشک

(ص ۲۸۲)

گرجنا: مراد: چلا کر بولنا۔

ع جوہری جس کو کہ بتلائے ہے گرجا گوہر

(ص ۲۸۹)

گِرد: آس پاس، اِدھر اُدھر (ن)

ع پھر خیالِ ہجر جاناں گردِ دل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

گردآلود: غبار آلود (ن)

ع گرد آلودِ یتیمی ہوا تنہا گوہر

(ص ۲۸۶)

گردباد: بگولا، ہوا جس میں گرد و غبار ملا ہو (ن)

ع گردباد اس خاک پر ہم سر قدِ طوبیٰ سے ہو

(ص ۱۹۹)

گردنامہ باندھنا: جادو کرنا، ایک قسم کا نقش و تعویذ جس کے گرداگرد یعنی اطراف میں دعائے مخصوص لکھ کر بھاگے ہوئے غلام یا لونڈی کا نام اس کے بیچ میں لکھتے اور اسے چرخے سے باندھ کر پھراتے یا پتھر کے نیچے دباتے یا کیل کے ساتھ مکان کے تھم میں ٹھونک دیتے خواہ زمین میں دفن کردیتے ہیں اور اس دعا کی برکت سے وہ واپس آجاتے ہیں (ج)

ع عجب اک گردنامہ، خط نے اے سروِ رواں باندھا

(ص ۱۳۰)

گرد ہونا: مراد: غائب ہوجانا۔ بے حقیقت ہونا (آ)

ع پر ہم نے خاک اُڑائی تو وہ گرد ہوگیا

(ص ۱۴۸)

گرداب: پانی کا چکر، وہ جگہ جہاں پانی گڑھا ہونے کے

سبب چکر کھاتا ہے (آ)

ع جب تک شعلہ نہ گرداب بنا

(ص ۱۴۱)

گرداں: پھرنے والا، گھومنے والا (ج)

ع مدام کانپے ہے شعلہ آسا، بزیرِ، فانوسِ چرخ گرداں

(ص ۳۶۱)

گردش: مراد: اونچ نیچ۔ پھیر (ن)

ع مرے طالع کی وہ گردش ہے جس سے

(ص ۱۳۶)

گردشِ چرخ: آسمان کی گردش، زمانہ کی گردش (ج)

ع گردشِ چرخ ہے اے ذوقؔ مہندس کے لئے

(ص ۳۵۶)

گردشِ چشم: مراد: آنکھ کا اشارہ۔

ع گردشِ چشم نے کیا دی ہے غضب سان چڑھا

(ص ۱۲۹)

گردن پہ چھری پھیرنا: مراد: جان لینا۔ ذبح کرنا (ن)

ع آپ گردن پہ چھری پھیر کے بسمل ہوتا

(ص ۱۲۷)

گردنِ تسلیم خم کرنا: مراد: کسی کی بات ماننا۔

ع کر گردنِ تسلیم کو خم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

گردنِ مینا: شراب کی صراحی کی گردن (ج)

ع جب تک کہ ہووے گردنِ مینا کی طرح سے

(ص ۲۸۶)

گردوں: مراد: قادرِ مطلق ذات۔ آسمان (ن)

ع ترے ہاتھوں کوئی آوارہ اے گردوں نہ ٹھہرے گا

(ص ۱۴۵)

گردہ: خمیری اور موٹی چھوٹی روٹی، کوئی گول چیز (ج)

ع پاتا گرداب سے ہے گردۂ نانِ آبی

(س ۳۲۲)

گرز: ایک ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول اور موٹا ہوتا ہے اور نیچے دستہ لگا ہوتا ہے (ج)

ع پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت

(ص ۲۸۲)

گرز بردار: گرز اٹھانے والا (ج)

ع گرز بردار ہے خورشید، کماں دار، ہلال

(ص ۳۱۹)

گرسنہ: بھوکا، لالچی، ندیدہ، حریص (ج)

ع دل کہ اس دہر میں ہے گرسنۂ ناز بتاں

(ص ۳۸۲)

گرفتارِ دامِ زلف: مراد: عاشق ہونا۔

ع چھٹتا ہے کون مر کے گرفتارِ دامِ زلف

(ص ۱۹۴)

گرفتارِ عذاب: مراد: گناہ کی سزا میں مبتلا۔

ع شرطِ ہمت نہیں مجرم ہو گرفتارِ عذاب

(ص ۱۶۴)

گرفتاری: نظر بندی (ج)

ع ہم گرفتار ہوئے دل کی گرفتاری سے

(ص ۲۳۷)

گرمِ اختلاط: گہری دوستی (ن)

ع حسن سے ہے تا دلِ آہن بھی گرم اختلاط

(ص ۱۴۴)

گرم آنسو بہانا: مراد: پراثر رونا۔

ع شمعِ نازاں نہ ہو اک رات بہا آنسو گرم

(ص ۱۷۶)

گرم پتھر: مراد: دشوار گزار راستہ۔

ع ہم برہنہ پا جنوں اور گرم پتھر زیرِ پا

(ص ۱۵۲)

گرم جوشی: محبت واختلاط (آ)

ع گرم جوشی سے کیا گاہ بتِ دل جو گرم

(ص ۱۷۶)

گرم جولاں: مراد: محوِ سفر۔ تیز دوڑنے والا (ن)

ع توسنِ وحشت ہمارا گرم جولاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

گرم رو: تیز رفتار، تیز رو، سرگرم، مستعد (ج)

ع ہم ہیں وہ گرم رو راہِ فنا جوں خورشید

(ص ۱۹۳)

گرم غزل: مراد: پراثر غزل۔

ع عاشقانہ کوئی اک اور غزل پڑھ تو گرم

(ص ۱۷۶)

گرمِ فغاں: رونے دھونے میں مصروف (ج)

ع ہو اگر گرمِ فغاں مرغِ چمن میری طرح

(ص ۲۱۴)

گرم گرم آنسو نکلنا: مراد: تازہ تازہ آنسو بہنا۔

ع آفتاب حشر ہے یارب کہ نکلا گرم گرم

(ص ۲۰۸)

گرمِ نظارہ: مراد: دیکھنے میں مصروف۔

ع گرم نظارہ رات دن جب کہ تھے اس پری کے ہم

(ص ۱۴۶)

گرم ہونا: مراد: غصہ ہونا۔

ع لطفِ بوسہ نہ رہا، ہم پہ ہوا جب تو گرم

(ص ۱۷۶)

گرمیِ بازار: رونق، چہل پہل، خریداروں کی کثرت (ن)

ع نہ رہتی یوسفِ کنعاں کی گرمیِ بازار

(ص ۲۱۲)

گرمیِ تپ: مراد: بخار کی حرارت۔

ع گرمیِ تپ سے ہوا سوزِ دروں جو افشا

(ص ۱۹۴)

گرمیِ سخن: مراد: بات کا اثر۔

ع متحمل نہیں گرمیِ سُخن کا کاغذ

(ص ۱۶۲)

گرمیِ فُغاں: مراد: آہ وبکا کی زیادتی۔

ع نہ ڈال آبلے اے گرمیِ فغاں منہ میں

(ص ۱۸۹)

گرمیِ مرہم: مراد: زخم کی تازگی۔

ع گرمیِ مرہم سے اُڑ جائے اثر کافور کا

(ص ۱۳۹)

گرمیِ نگاہ: مراد: نظر کی اثر انگیزی۔

ع گو گرمیِ نگاہ سے اے ذوق دیکھ لے

(ص ۱۷۷)

گرمیِ وحشت: مراد: دیوانگی کا ولولہ۔

ع گر نہ ہو گرمیِ وحشت سے دل آہو گرم

(ص ۱۷۶)

گرمیِ وفا: مراد: نباہ۔

ع سرد ہونے پہ بھی گرمیِ وفا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

گِرو: رِہن، شرط بازی (ج)

ع ایماں کو گِرو رکھ کے، اگر کفر کو لے مول

(ص ۱۵۷)

گرویدہ: کسی پر جان دینا، دلدادہ ہونا (آ)

ع کافر نہ ہو گرویدۂ اسلام محبت

(ص ۱۵۷)

گرہ اُڑانا: مراد: ختم کر دینا، مٹانا۔

ع اس کا شرارِ لعل جو دے ہے اُڑا گرہ

(ص ۳۸۸)

گرہ باز: وہ کبوتر جو بلندی پر چڑھ کر قلابازیاں کھائے (آ)

ع کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح

(ص ۳۸۷)

گرہ باندھنا: بخوبی یاد رکھنا (آ)

ع لے مشتِ زر ہے غنچۂ گل باندھتا گرہ

(ص ۳۸۸)

گرہ پر گرہ پڑنا: رنج پر رنج بڑھنا (ن)

ع ہیہات یاں گرہ ہے گرہ پر لگی ہوئی

(ص ۲۳۳)

گرہ پھوٹنا: مراد: گرہ کا کھلنا (ج)

ع وا کرسکے گی میری بھلا کیا صبا گرہ

(ص ۳۸۶)

گرہ دینا: مراد: یاد رکھنا۔ گانٹھنا (ج)

ع گرہ دے کر نہ باندھے گوہرِ شہوار دامن سے

(ص ۲۱۰)

گرہ ڈالنا: یاد رکھنا، سنبھال کر رکھنا (ج)

ع ہیں ڈال دیتے دے کے بسوئے قفا گرہ

(ص ۳۸۸)

گرہ رہنا: پاس رہنا، قبضہ میں رہنا (ج)

ع میرے گلو میں گر یہ ہمیشہ رہا گرہ

(ص ۳۸۶)

گرہِ زلف: مراد: بالوں کا جوڑا۔

ع بستگی دل کو ہے کیوں اس گرہِ زلف کے ساتھ

(ص ۱۹۱)

گرہ کھانا: مراد: چکر کاٹنا، گھومنا۔ کبوتر کا کلا کھانا (آ)

ع ہو گرد باد، دامنِ صحرا میں کھا گرہ

(ص ۳۸۸)

گرہ کھولنا: مراد: کام بننا۔

ع کھولے ہے کارِ بستہ کی میری صدا گرہ

(ص ۳۸۶)

گرہ کھولنا: مراد: دل کا میل صاف ہونا۔

ع وہ کھول دے دلوں کی بہ فضلِ خدا گرہ

(ص ۳۸۷)

گرہ مارنا: مراد: دائرہ بنانا۔

ع سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہے اژدھا گرہ

(ص ۳۸۸)

گرہ میں رکھنا: مراد: قبضہ میں رکھنا۔ موجود رکھنا (ن)

ع تا گرہ میں رکھے شب عقدِ ثریا گوہر

(ص ۲۸۹)

گرہ وا ہونا: مراد: راز کی بات کھلنا۔ گرہ کھلنا (ج)

ع اک گرہ وا ہو تو ہو صد گرہ اندر داماں

(ص ۳۸۲)

گریاں: روتا ہوا (آ)

ع کہ یہی لب مرا خنداں ہے، یہی ہے گریاں

(ص ۳۸۳)

گریباں: کپڑے پاجامہ کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے وہ حصہ لباس کا جو چھاتی پر رہتا ہے (ن)

ع مگر تارِ نفس سینے میں سمجھو یا گریباں میں

(ص ۱۸۷)

گریبانِ صبح: مراد: صبح کا آغاز، وقتِ سحر کہ جس کے بعد سویرا پھیلتا ہی چلا جائے۔

ع کروں میں کیا کہ گریبانِ صبح کے مانند

(ص ۱۲۹)

گریز: اجتناب، پرہیز (آ)

ع لازم ہے صبر، صبر اگر کر گیا گریز

(ص ۱۸۶)

گریزاں رہنا: مراد: دور رہنا۔ بھاگنا (آ)

ع وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

گریہ: رونا، زاری (ن)

ع ہے روغنِ نفطاب مرے گریہ میں اے چشم

(ص ۲۰۳)

گریہ روکنا: مراد: آنسو ضبط کرنا۔

ع کیا روکا اپنے گریے کو ہم نے کہ لگ گئی

(ص ۱۶۰)

گریۂ مستانہ: شراب کی مستی میں رونا (ن)

ع گلشن کو دے جو گریۂ مستانہ میرا آب

(ص ۲۷۳)

گریہ ندامت: مراد: شرمندگی کا رونا۔

ع ہوئے ہیں تر گریۂ ندامت سے اس قدر آستین و دامن

(ص ۲۱۹)

گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو: جو کام آسانی اور نرمی سے نکلے اس میں سختی نہیں کرنا چاہیے (ن)

ع گُڑ دیئے سے جو مرے تو دے نہ اس کو زہر، دیکھ

(ص ۲۰۵)

گزران: گزارا، بسر اوقات (ج)

ع گزران ہے ہما کی سرِ روزیِ گلاب

(ص۲۷۳)

گزک: وہ چیز جو شراب کے ساتھ تبدیلِ ذائقہ کے واسطے کھاتے ہیں (ج)

ع دل لگانے کا مزا ہے کہ گزک میں اُس کے

(ص۲۱۶)

گزند: ایذا، دکھ، تکلیف (ن)

ع تیرے دورانِ حفاظت میں کہاں رنج و گزند

(ص۲۸۸)

گزیدہ: ڈسا ہوا (ج)

ع چین ملا نہ گور میں مارِ گزیدہ ساں اسے

(ص۱۴۶)

گستاخی: شوخی، بے ادبی، بے شرمی (ج)

ع غنچہ ہنستا ہے ترے آگے جو گستاخی سے

(ص۲۲۷)

گشت کرنا: چکر لگانا، گھومنا، دورہ کرنا (آ)

ع رات بھر گشت کرے ہے عسسِ جامِ شراب

(ص۱۵۵)

گلِ احمر: گلاب کا پھول (ن)

ع شاخِ گلِ احمر کی نزاکت سے کلائی

(ص۳۱۵)

گل بازی: پھولوں کے ساتھ کھیلنا، پھول ایک دوسرے کی طرف پھینکنا (ج)

ع ہم گئے جس کی طرف جوں گلِ بازی اس نے

(ص۱۹۲)

گل بدن: خوبصورت، معشوق (ج)

ع دکھلا نہ خالِ ناف تو اے گل بدن مجھے

(ص۳۵۳)

گل برگ: مراد: خوشی کا پیام۔ گلاب کی پتی (ن)

ع یوں اسیرانِ قفس تک کوئی پہنچا گلِ برگ

(ص۱۶۱)

گلِ بن: گلاب کے پودے کی جڑ (ج)

ع میں ہوں وہ گل کہ پہنچوں نہ گل بن سے خاک پر

(ص۳۵۵)

گل تر: تازہ پھول، خوبصورت چہرہ (ج)

ع گلِ تر تا ہو گل داں میں تری ہو تا گلِ تر میں

(ص۳۱۶)

گل چیں: مالی، فائدہ اٹھانے والا (ج)

ع ہوسِ سیرِ چمن مجھ کو نہیں اے گل چیں

(ص۱۷۲)

گل چھرے اڑانا: عیش اڑانا (ج)

ع اُڑائے خوب گل چھرّے نکل مجنوں نے زنداں سے

(ص۲۴۸)

گل حکمت کرنا: مٹی اور کپڑے سے بھاپ بند کرنا (ج)

ع گلِ حکمت کئے کتنے ہی خم خاک فلاطوں سے

(ص۲۱۵)

گلِ خندہ زن: مراد: کھلتی ہوئی کلی۔

ع تیر اس کا بن گیا ہے گلِ خندہ زن کی شاخ

(ص۳۳۵)

گلِ خود رَو: ایسے پھول جو جنگل وغیرہ میں خود بخود اگیں، جنگلی پھول (ج)

ع خاکِ عاشق سے نکلتا ہے گلِ خود رو گرم

(ص ۱۷۷)

گل خوردہ: داغ کھائے ہوئے، داغ لگایا ہوا (ن)

ع گل خوردہ تن مرا دمِ روئیدگیِ مُو

(ص ۲۸۴)

گلِ داؤدی: ایک قسم کا بڑا پھول جو بہت سے رنگوں کا ہوتا ہے۔ پودے کی شاخیں توڑ کر عموماً ایک یا دو پھول درمیانی شاخ پر رہنے دیتے ہیں تو بہت بڑا پھول ہو جاتا ہے پودے کو خشک ٹہنی گاڑ کر باندھ دیتے ہیں، پھول موسم سرما میں جوبن پر ہوتا ہے (ج)

ع دگدگی پر گلِ داؤدی کے ہیرے شبنم

(ص ۳۷۹)

گل دستہ: پھولوں کا گچھا (ج)

ع پارہ ہائے دل سے گل دستہ بنا کر لے گئی

(ص ۳۵۰)

گل رُخ: مراد: محبوب۔

ع میری طرح کب اور کو دوری ہو گل رُخاں سے یوں

(ص ۱۴۶)

گل رخسار: جس کے رخسارے گلاب کی طرح سرخ ہوں، معشوق (ج)

ع سبزۂ خط گلِ رُخسار پہ ایک عالم ہے

(ص ۳۵۲)

گل رعنا: مراد: ایک قسم کا سرخ اور زرد پھول، معشوق۔

ع خاک سے کیوں کہ ہماری گلِ رعنا نہ آگے

(ص ۱۹۲)

گل رنگ: سرخ، لال، ارغوانی (ج)

ع پہلے تھا گل رنگ مکھڑا پھر بھبوکا ہو گیا

(ص ۳۳۰)

گل رُو: حسین، خوبصورت، معشوق (ج)

ع داغِ دل دیتا رہا مجھ کو تو وہ گل روئے باغ

(ص ۱۷۰)

گل سوسن: مراد: محبوب۔ ایسا پھول جسے شعرا نے زبان سے تشبیہہ دی ہے۔ ایک قسم کا آسمانی پھول (ن)

ع برگِ گلِ سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی

(ص ۳۱۴)

گلِ شبو: ایک قسم کا اکہرا اور دوہرا پھول جو رات کو زیادہ خوشبو دیتا ہے ٹیوبروز (ج)

ع شمع کے گل سے گلِ شبّو کی بو نکلا کرے

(ص ۳۵۱)

گل شکر: گل قند (ن)، ایک قسم کی مٹھائی جسے شکر اور گلاب کے پھول ملا کر بناتے ہیں (ج)

ع جس کے مزے کے آگے نہ ہو گل شکر لذیز

(ص ۱۶۲)

گل فام: مراد: گلاب کے رنگ کا۔ حسین معشوق (ن)

ع بلبل کا اگر گل ہے تو گل فام ہے اپنا

(ص ۱۸۸)

گل فشاں: مراد: پھول بکھیرنے والا۔ بکھرا ہوا (ج)
ع ہر قدم پر ہے خراشِ پائے مجنوں گل فشاں
(ص ۱۹۶)

گل کاری: نقاشی، پھول بوٹے جو کپڑے یا دیوار وغیرہ پر لگاتے ہیں (ن)
ع دکھاتی اپنی گل کاری ہے کیا کیا زخم کاری سے
(ص ۲۱۳)

گل کان پر دھرنا: مراد: کانوں پر پھول کا سجانا۔
ع کان پر تو نے دھرا گلشن سے جب گل توڑ کر
(ص ۱۶۷)

گل کترنا: فتنہ برپا کرنا، غضب ڈھانا (ج)
ع گل کترتی ہیں ہزاروں تری آنکھیں کافر
(ص ۱۶۹)

گل کٹار: خنجر سے آیا ہوا زخم۔
ع خنجروں کے برگ نکلے، گل کٹاروں کے لگے
(ص ۲۱۳)

گل کھانا: مراد: معشوق کے چھلے وغیرہ کو آگ میں تپا کر بدن پر عشق جتانے کو داغ دیتے ہیں اور اس کو گل کھانا کہتے ہیں۔
ع ہاتھ گر آجائے اپنے پھر تو کیا گل کھائیے
(ص ۱۶۸)

گل کھلانا: کوئی نئی یا انوکھی بات ظاہر ہونا (ج)
ع ذوقؔ، گل اور کوئی تازہ کھلا چاہتا ہے
(ص ۲۴۹)

گل کنیر: مراد: فتنہ باز، فتنہ انگیز۔ سیہ کا کانٹا (آ)
ع کانٹا ہے گھر میں سیہ کا یا گل کنیر کا
(ص ۱۳۰)

گل کی قلم: وہ سبز شاخ جو کاٹ کر زمین میں نئے پودے تیار کرنے کے لیے لگاتے ہیں (ج)
ع شاخ تھی گل کی قلم، بن گئی شورے کی قلم
(ص ۳۸۱)

گل کے آنسو: مراد: شبنم۔
ع یہ ہنستے ہنستے نکلے گل کے آنسو
(ص ۲۱۰)

گل گشت: سیرِ باغ، سیر (ج)
ع ہووے گل گشت سے کیا اس کا دل اے گل رُو گرم
(ص ۳۳۸)

گل گیر: مقراض جس سے چراغ یا شمع کا گل کترتے ہیں (آ)
ع شمع کی گل گیر جو منہ میں زباں لینے لگا
(ص ۱۴۴)

گل لختِ جگر: مراد: جگر کا ٹکڑا، کنایۃً عزیز محبوب اولاد۔
ع اپنے دامن میں نہ لے میرے گلِ لختِ جگر
(ص ۲۱۲)

گلِ نرگس: ایک پودہ جس کے پتے گھاس کی مانند مگر ذرا چوڑے ہوتے ہیں موسم گرما میں بیچ میں سے ایک شاخ نکلتی ہے جس پر سفید اور نہایت خوشبودار پھول نکلتے ہیں جن کے

درمیان میں پتوں کا زرد ہالہ ہوتا ہے اس پودے کے پھول کو آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں (ج)

ع عطر داں میں گلِ نرگس وہ بھرے عطرِ سہاگ

(ص۳۷۹)

گل نیلوفر: کنول، لوٹس (ج)

ع گل نیلوفر کا لائی ہے کیوں کر ہرن کی شاخ

(ص۲۸۴)

گلِ ورد: گلاب کا پھول (ج)

ع واں رُخ شگفتگی سے گلِ ورد بن گیا

(ص۱۲۸)

گل ہزارا: مراد: زخمی دل۔ گیندا (ج)، ایک قسم کا گل جس کی کئی پنکھڑیاں ہوتی ہیں (آ)

ع آگے تھا صد برگ اب یہ گل ہزارا ہوگیا

(ص۱۴۰)

گل ہونا: شمع کا بجھنا، چراغ ٹھنڈا ہونا (آ)

ع ان کا چراغِ گور نہ تا حشر گل ہوا

(ص۱۲۳)

گلا کٹنا: ذبح ہونا (ن)

ع کٹ سکا صیدِ محبت کا نہ قاتل سے گلا

(ص۱۷۶)

گلاب: مراد: گلِ سرخ، خوشبودار پھول۔

ع دریا میں ہر حباب ہو شیشہ گلاب کا

(ص۱۴۹)

گلابی آنکھیں: آنکھیں جو نشے، رونے یا بیماری سے گلابی ہو جائیں (ج)

ع لائے جو مست ہیں تربت پہ گلابی آنکھیں

(ص۳۵۶)

گلخن: تنور، آتشخانہ (ج)

ع ہوا میں یہ ہے طراوت کہ دودِ گلخن بھی

(ص۲۹۰)

گلستان: گلزار، چمن، پھلواری (ن)

ع ہمیشہ آبِ پیکاں سے ہے شبنم اس گلستاں میں

(ص۱۸۷)

گلستانِ جہاں: مراد: دنیا کا چمن۔

ع اس گلستانِ جہاں میں کیا گلِ عشرت نہیں

(ص۱۷۹)

گلشن آفاق: آفاق کا گلشن سے استعارہ کرتے ہیں (ن)

ع گونج ہے گلشنِ آفاق میں اس سہرے کی

(ص۳۲۰)

گلشنِ ہستی: مراد: دنیا کی زندگی۔

ع ہوتا میں سرسبز کیوں کر گلشنِ ہستی میں ذوقؔ

(ص۱۷۰)

گلگوں: گلاب کے رنگ کا، گلفام (ج)

ع وہ لبِ میگوں، عارضِ گلگوں، وہ قدِ موزوں، چشمِ پُر افسوں

(ص۳۶۳)

گلم: وہ سختی جو سر یا ماتھے پر چوٹ سے آجاتی ہے (ج)

ع چاہیے اس کو زمیں پر نہ گلیم و نہ گلم

(ص۳۸۰)

گلو تر نہ ہونا: مراد: پیاس باقی رہنا، تشنگی۔

ع نہ ہوا آبِ شہادت سے گلو تر نہ ہوا

(ص ۱۳۱)

گلوئے تشنہ: مراد: پیاسا گلا۔

ع یوں گلوئے تشنہ میں وہ آبِ خنجر ہو فرو

(ص ۱۵۹)

گلے پر خنجر پھیرنا: ظلم کرنا، جبر کرنا (ج)

ع پھرتے ہی آنکھ کے پھیریں گے گلے پر خنجر

(ص ۱۹۳)

گلے پڑ جانا: مراد: گلے کا ہار ہونا۔

ع سبحۂ صد دانہ بھی پڑ جائے گر میرے گلے

(ص ۱۹۹)

گلے کا ہار: وہ جو ہر وقت ساتھ رہے (ج)

ع مدت سے موت و زیست پڑے ہیں گلے کا ہار

(ص ۳۵۵)

گلے لگانا: پیار کرنا، چمٹانا (ن)

ع گلے لگانے کو تربت سے بھی نکلتے ہاتھ

(ص ۲۰۴)

گلے ملنا: ہم آغوش ہونا، لپٹنا، گلے لگنا (ن)

ع بعد رنجش کے گلے ملتے ہوئے رُکتا ہے جی

(ص ۲۳۴)

گلیم: کمبل، اوڑھنے کا اونی کپڑا (ج)

ع چاہیے اس کو زمیں پر نہ گلیم و نہ گلم

(ص ۳۸۰)

گم کردہ رہ: مراد: راستہ کھویا ہوا۔

ع گم کردہ رہ، ازل سے بھٹکتے ہیں رات دن

(ص ۱۵۹)

گماں دل میں نہ گزرنا: مراد: شک نہ ہونا۔

ع کچھ اور گماں دل میں نہ گزرے ترے کافر

(ص ۱۳۱)

گمراہ: راستہ بھولا ہوا (آ)

ع یہاں پوچھے ہے اے گمراہ کیا رستہ گزارے کا

(ص ۱۳۸)

گم گشتہ: گم شدہ (ج)

ع گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

(ص ۲۴۶)

گمنام: غیر مشہور، بے نام و نشان (ن)

ع میں ہوں وہ گمنام جب دفتر میں نام آیا مرا

(ص ۱۶۵)

گنبد: برج، سقف، ایک مدور قسم کی عمارت کی چھت جس میں آواز گونجتی ہے (ن)

ع ٹوٹ جائے گا یہ گنبد اس کلس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

گنبدِ بے در: مراد: ظالم آسمان۔

ع گھڑی بھر میں یہ نالے گنبدِ بے در سے اُوپر ہیں

(ص ۱۸۹)

گنبدِ خضرا: کنایتہً آسمان، آنحضرت ﷺ کے مزار کا گنبد (ن)

ع پنبۂ مینا بر سر مینا، اخترِ صبح و گنبدِ خضرا
(ص ۳۶۳)

گنبد کی صدا: گنبد والے مکان میں کچھ کہو وہی آواز واپس آ کر کانوں میں پڑتی ہے، جیسا کہنا ویسا سننا کی جگہ (ن)

ع ہے یہ گنبد کی صدا، جیسی کہے، ویسی سُنے
(ص ۲۳۷)

گنتی میں: مراد: شمار میں۔ شمار، اندازہ، حساب (ن)

ع صنعتِ بہزاد کس گنتی میں ہے تصویرِ یار
(ص ۱۷۱)

گنج: خزانہ، دفینہ، مال و دولت (آ)

ع گنجِ ہزار فتح کی مفتاح فتحِ باب
(ص ۲۷۴)

گنج چھوٹنا: مراد: بہت ہی زیادہ سخاوت کرنا۔

ع چھوٹتے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم
(ص ۳۸۰)

گنجِ خطیر: معمولی خزانہ۔

ع نثار کرتا ہے ہر روز ایک گنجِ خطیر
(ص ۲۹۱)

گنجِ سوختہ: خسرو کا پانچواں خزانہ، اٹھارھواں سُر (ج)

ع پھر تو خسرو کا بھی گنجِ سوختہ کیا مال ہے
(ص ۲۴۵)

گنجِ شہیداں: مراد: معشوقوں کی لاشوں کا ڈھیر۔ وہ جگہ جہاں شہیدوں کو اکٹھا دفن کرتے ہیں (ج)

ع کھودا تھا کنواں، گنجِ شہیداں نکل آیا
(ص ۱۴۶)

گنجِ نشتر: مراد: زخموں کی بہتات۔

ع ہجوم نیش کژدم سے اگر دل گنجِ نشتر ہو
(ص ۱۹۷)

گنجفۂ عشق: کھیل (ن)

ع صد پارہ دل ہے گنجفہ عشق و ہر ورق
(ص ۱۴۹)

گنجینۂ قارون: بنی اسرائیل کے ایک مالدار شخص کا نام جس نے اس قدر روپیہ جمع کیا تھا کہ چالیس خچر صرف اس کے خزانوں کی کنجیاں لے کر چلا کرتے تھے۔ جب حضرت موسیٰؑ نے حکم دیا کہ ہزار دینار پیچھے ایک دینار زکوٰۃ دیا کر تو وہ ان سے منحرف ہو گیا۔ بالآخر حضرت موسیٰؑ کی بددعا سے مع مال و اسباب زمین میں دھنس گئے، ہر ایک بخیل مالدار کو کہتے ہیں (ن)

ع اگر ہاتھ آئے گا گنجینۂ قاروں نہ ٹھہرے گا
(ص ۱۴۵)

گندم: گیہوں (ن)، کنک، بقول مسلمان کے وہ اناج جو حضرت آدمؑ نے بہشت میں کھایا تھا (ج)

ع فراقِ خلد سے گندم ہے سینہ چاک اب تک
(ص ۱۵۰)

گندھار: راگ میں تیسرے سُر کا نام (ن)

ع مدہم و پنچم کھرج، گندھار، دھیوت اور نکھاد
(ص ۳۷۰)

گنڈا: وہ کڑا یا ڈورا جس کو گلے میں دفع نظر بد کے لیے یا بیمار کے گلے یا ہاتھ میں دفع بیماری کے لیے باندھتے ہیں (ن)

ع پھینک دے گی توڑ کر گنڈا گلے سے فاختا

(ص۲۷۰)

گوارا ہونا: مراد: قابل قبول ہونا، برداشت کرنا (ن)

ع لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر

(ص۱۳۲)

گواہی دینا: شہادت دینا، کسی شخص کے ارتکاب فعل یا ترک فعل کی نسبت دوسرے شخص کا یہ بیان کرنا کہ میں نے اس کو فلاں کام کرنے یا نہ کرتے دیکھا ہے (ن)

ع جعل سازی پہ زمانے کی گواہی دے ہے

(ص۱۶۱)

گور: قبر، تربت، مزار (ن)

ع نہ آیا گور پہ میری وہ بے وفا ورنہ

(ص۲۰۴)

گور پہ پھول چڑھانا: قبر پر پھول رکھنا (ن)

ع کیا خوب پھول گور پہ میری چڑھا چلے

(ص۲۰۸)

گور پہ دو پھول لانا: مراد: قبر پر تعظیماً پھول چڑھانا۔

ع عرس کی شب بھی مری گور پہ دو پھول نہ لائے

(ص۱۳۸)

گورِ غریباں: زمین کا وہ ٹکڑا جہاں مسافروں کو دفن کرتے ہیں (ج)

ع مورچھل گورِ غریباں پہ ہے جھلتے دیکھا

(ص۳۳۱)

گوش: کان (ن)

ع گوشِ خوبانِ سمن بر میں مصفا گوہر

(ص۲۸۷)

گوش وارے کا موتی: مراد: کان کے بالے کا گوہر۔

ع ستارے دیکھ کر موتی تمہارے گوش وارے کا

(ص۱۳۸)

گوشہ: کونہ، تنہائی، کنارہ (ن)

ع گوشۂ چشم بتاں ہے اُس کو کنجِ عافیت

(ص۲۷۶)

گوشہ نشیں: تنہائی میں رہنے والا (ن)

ع جو ہے گوشہ نشیں تیرے خیال مستِ ابرو میں

(ص۱۸۴)

گوشِ اصم: مراد: گونگے کا کان۔

ع گوشِ افلاک سے بھرتی ہے سوا گوشِ اَصم

(ص۳۷۹)

گوشِ شنوا: مراد: ذاتِ باری تعالیٰ۔ سُننے والا کان (ن)

ع نہیں گوشِ شنوا باغ جہاں میں غافل

(ص۱۲۵)

گوشِ صدف: مراد: سمندری گھونگا جس میں سے قیمتی موتی نکلتا ہے۔

ع پہنچے گر گوشِ صدف تک یہ نویدِ عشرت

(ص۲۸۷)

گونج اٹھنا: آواز سے بھر آنا، شورِ فغاں سے بھر جانا (ن)

ع آوازۂ دمامۂ نوبت سے گونج اُٹھا

(ص ۳۱۱)

گونگے کا سا خواب: وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر زبان سے نہ کہہ سکے، کہنے میں نہ آنے کی بات (آ)

ع گونگے کا سا ہے خواب، بیاں ہو نہیں سکتا

(ص ۳۳۴)

گوہر: قیمتی پتھر، جوہر (ج)

ع ہوئے گویا ہیں یہاں لعل سے گوہر پیدا

(ص ۱۴۰)

گوہر بار: موتی برسانے والا (ج)

ع ہو تری کلکِ کرم جب کہ شہا گوہر بار

(ص ۲۸۸)

گوہر خیز: مراد: قیمتی موتی پیدا کرنے والی جگہ۔

ع ہو ترے فیضِ قدم سے جو زمیں جوہر خیز

(ص ۲۸۷)

گوہر سنج: خوش بیاں (ن)

ع ذوقؔ جو مدح و ثنا میں ہے ترے گوہر سنج

(ص ۲۸۳)

گوہر گرجنا: مراد: موتی چمکنا۔

ع جوہری جس کو کہ بتلائے ہے گر جا گوہر

(ص ۲۸۹)

گوہرِ مقصود: مراد: متاعِ عزیز، قیمتی شے۔

ع ہاتھ آئے نہ قسمت کے سوا گوہرِ مقصود

(۱۴۶)

گویا: ظاہراً، بالفرض، مانا کہ (ج)

ع لکھا ایمائے خموشی ہے یہ گویا ہم کو

(ص ۱۹۱)

گہ بڑھنا گہ گھٹنا: مراد: کبھی زیادہ کبھی کم ہونا۔

ع گہ بڑھاتا ہے، گہے مہ کو گھٹاتا ہے فلک

(ص ۲۴۳)

گہر افشانی: موتی برسانا (ن)

ع آج محفل میں تری وہ گہر افشانی ہے

(ص ۲۸۸)

گہرِ بے آبرو: بے عزت، بے حرمت (ج)

ع آب دریا سے گہر بے آب رُو نکلا کرے

(ص ۳۵۱)

گہر فشاں: خوش بیان (ن)، موتی برسانے والا (ج)

ع تیرا حساب ابر اگر ہو گہر فشاں

(ص ۳۱۸)

گہن: چاند یا سورج یا کسی اور روشنی کے اجرام کی روشنی کا کسی اور اجرام یا اجسام کے حائل یا مقابل ہوجانے سے رک جانا چنانچہ جب چاند گرہن ہوتا ہے تو اس میں چاند زمین کے سایہ کے قریب سے گزرتا ہے اور جب سورج گرہن ہوتا ہے تو چاند سورج اور زمین کے درمیان ہوکر نکلتا ہے، داغ، عیب، کلنک (آ)

ع کہ مہر و مہ کو گہن، لازم آئینے کو زنگ

(ص ۳۲۲)

گہنانا: چاند یا سورج کی روشنی کا گہن کی وجہ سے ماند پڑ جانا (ج)

ع گہنانا مہر و مہ کا ہے کہتا کہ دیکھیو

(ص۳۸۷)

گہنے: گہنا بمعنی زیور کی جمع (ن)

ع تیرے گہنے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر

(ص۲۸۸)

گہے (گاہے): مراد: کبھی کبھی۔

ع گہ بڑھاتا ہے گہے مہ کو گھٹاتا ہے فلک

(ص۲۴۳)

گھاٹ: دریا کا کنارہ، دریا یا تالاب وغیرہ سے اترنے سوار ہونے یا پانی لینے کا مقام جہاں پانی کی لمبائی اور چوڑائی زیادہ ہوتی ہے۔ (ج)

ع شیر و آہو گھاٹ پر جمنا کے ہوں آپس میں رام

(ص۳۷۱)

گھبرانا: مضطر ہونا، ڈر جانا (ج)

ع یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے

(ص ۲۶۰)

گھٹا: گرد و غبار، خاک، دھول، ریگ (آ)

ع کہ گھٹا میں نہیں ہمت کا گھٹانا اچھا

(ص۳۲۹)

گھر چڑھ کر لڑنے آنا: کسی کے گھر پر جا کر لڑنا (ن)

ع یہ خانہ جنگ ہے آتی ہے لڑنے گھر چڑھ کر

(ص۱۶۳)

گھر کاٹنے کو دوڑنا: اس وقت مستعمل ہے جب دل غمگین ہونے کی وجہ سے گھر بھیانک اور ویران معلوم ہو یعنی جی گھبراتا ہے، گھر میں رہنا خوش نہیں (ن)

ع جب سے وہ پاس نہیں، دوڑے ہے گھر کاٹنے کو

(ص۱۹۹)

گھر کر بیٹھنا: قیام کرنا (ج)

ع گھر ہی کر بیٹھا ہمارے غمِ ہجراں دل میں

(ص۱۸۹)

گھر کے گھر صاف کرنا: بہت سے گھروں کا ویران اور تباہ ہو جانا (ن)

ع تیری نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ

(ص۲۰۳)

گھڑی دو گھڑی: تھوڑی دیر (ن)

ع کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد

(ص۱۶۰)

گھڑیال کی صدا: مراد: گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز۔

ع عزیزو اس کو نہ گھڑیال کی صدا سمجھو

(ص۲۰۰)

گھن: ایک خوشبودار گھاس (آ)

ع لائے نکال کونپلیں جس طرح گھن کی شاخ

(ص۲۸۴)

گھنگنیاں بھر کے بیٹھ رہنا: خاموشی اختیار کرنا (آ)

ع کہ چپکا بیٹھ رہوں بھر کے گھنگنیاں منہ میں

(ص۱۸۹)

گھوڑا: مراد: انسان۔ ایک چوپایہ جو کئی رنگ کا ہوتا ہے، سواری کے کام آتا ہے (ج)

ع کہیں میدانِ فنا میں نہ یہ گھوڑا اٹکا

(ص۱۳۳)

گھیرنا: چاردیواری بنانا (ن)

ع گھیرا یہ غضب پنجۂ مژگاں کے لئے ہے

(ص۲۳۴)

گیتی: دنیا، عالم (ن)

ع یہ گیتی ہے وہ خم خانہ کہ جس میں دورِ گردوں نے

(ص۲۱۵)

گیتی نما: دنیا کو دکھانے والا، اس آئینہ کی تعریف جو سکندر کے پاس تھا اور جس میں سارا جہاں نظر آتا تھا (ج)

ع وہ جام ہے گیتی نما، یہ آئینہ ہے حق نما

(ص۳۱۸)

گیسوئے باغ: مراد: چمن کے بال۔

ع شاخِ سنبل کو سدا سمجھیں ہیں وہ گیسوئے باغ

(ص۱۷۰)

گیسوئے دودِ شمع: مراد: موم بتی کے دھوئیں کی لکیر۔

ع گیسوئے دود شمع میں بھی پیش و خم نہیں

(ص۱۸۶)

﴿ ل ﴾

لا: حرفِ نفی، بغیر، بنا (آ)

ع موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انساں

(ص۱۲۷)

لاتخف: ڈرمت۔

ع عالم کو حفظ کہتا ہے تیرا کہ لا تخف

(ص۲۹۶)

لاتقم: قیام مت کر۔

ع فتنے کو امن کہتا ہے تیرا کہ لا تقم

(ص۲۹۶)

لاچار: بےبس، مجبور (ن)

ع موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انساں

(ص۱۲۷)

لاحول ولاقوۃ: اظہارِ نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں (ن)

ع لاحول ولا قوۃ کیا دیر لگائی ہے

(ص۲۳۵)

لات: عرب کے تین مشہور بتوں یعنی منات وعزیٰ میں سے تیسرے بت کا نام جسے شعیبؑ کی قوم پوجتی تھی اور زمانۂ جاہلیت تک اس کی پرستش برابر جاری رہی (آ)

ع صورتِ لات وشکلِ منات ورشکِ یعوق وغیرتِ عزیٰ

(ص۳۶۳)

لازم: واجب، فرض (ج)

ع ہے پئے افلاک لازم نفی خرق و التیام

(ص۳۶۹)

لاسا: ایک نہایت لیس دار چیز (آ)

ع لپٹے ہیں تاثیر سے لاسے کی خس کی تیلیاں

(ص۳۰۷)

لاش: مردہ جسم (ن)

ع اللہ رے لاغری کہ ترے ناتواں کی لاش

(ص۲۰۵)

لاشۂ بے سر: مراد: سرتن سے جدا ہونا، دھڑ بغیر سر کے (ج)

ع خونِ رگ ہائے گلو لاشہ بے سر سے مرے

(ص۱۳۱)

لاغر: دُبلا، پتلا، نزار (ن)

ع ہوں یہ لاغر جھک کے قامت ایک خس کے بوجھ سے

(ص۲۱۲)

لاغری: دبلا پن، کمزوری، ناطاقتی، ناتوانی (ن)

ع اللہ رے لاغری کہ ترے ناتواں کی لاش

(ص۲۰۵)

لاغری وضعف: کمزوری (ن)

ع ہوسکے لاغری و ضعف کہاں مانعِ شوق

(ص۱۹۲)

لافِ غزل خوانی: مراد: غزل پڑھنے کی بڑائی بیان کرنا۔

ع ذوقؔ کے ہے سامنے لافِ غزل خوانی دروغ

(ص۱۷۱)

لاکھ تمنا: مراد: سو ہزار خواہشیں۔

ع یاں سے تو جائیں گے ہم لاکھ تمنا لے کر

(ص۱۶۴)

لاکھ لاکھ سُخن: مراد: بے حد باتیں۔

ع یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں

(ص۱۸۷)

لاکھ من کی شاخ: ازحد باوقعت اور باتوقیر (آ)

ع جس شاخ میں ثمر ہے وہ ہے لاکھ من کی شاخ

(ص۲۸۵)

لاگ: مراد: کھینچا تانی۔ چشمک، شکر رنجی (ج)

ع شہ رگ پہ اپنی زندگی و موت میں ہے لاگ

(ص۳۳۶)

لال: بچہ، لڑکا (آ)

ع نکلے ہے پر پیر سدا منہ سے لال کے

(ص۳۱۳)

لال کتاب: لال بجھکڑ کی وہ کتاب جس میں اس نے اپنا فالنامہ اور دیگر یادداشتیں لکھ رکھی تھیں جس کے وسیلے سے وہ ہر ایک بات جاہلوں کو دیکھ کر بتاتا اور انھیں سمجھاتا تھا کہ یہ تو کتابی بات ہے جو کبھی غلط نہیں ہوسکتی، بے وقوفوں کا فالنامہ (آ)

ع لال کتاب اپنی اب، بادۂ لالہ رنگ ہے

(ص۲۵۵)

لالۂ احمر: سرخ، زیادہ سرخ (ن)

ع برگِ گلِ تر لالۂ احمر سروِ صنوبر نرگسِ شہلا

(ص۳۶۳)

لالہ رنگ: جس کا رنگ سرخ ہو (ج)

ع آہن کی طرح آگ میں بھی لالہ رنگ ہوں

(ص۱۸۷)

لالہ رُو: سرخ چہرے والا، معشوق (ن)

ع باعث افزونی داغ جنوں سے لالہ رُو

(ص۱۷۰)

لالہ زار: لالہ کا کھیت، باغ (آ)

ع دامنِ دشت لالہ زارِ ارم

(ص۳۲۰)

لالۂ صحرا: صحرا میں کھلنے والا لالے کا پھول۔

ع سوئے لالۂ صحرا نہ پایا

(ص۱۳۵)

لالہ فام: سرخ رنگ کا (ن)

ع جاتے ہیں اب تو کوئے بتِ لالہ فام کو

(ص۲۰۱)

لالہ کا داغ: ایک قسم کے سرخ پھول کا نام جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے (ج)

ع کہ داغ، لالہ کا مرہم سے، ہے سدا محفوظ

(ص۱۷۰)

لام کاف: جھوٹی، بیہودہ باتیں (ن)

ع جن کی کہ آشنا ہے زبان لام و کاف سے

(ص۲۱۸)

لائق: قابل (ن)

ع قابلِ حکمِ ریاست، لائقِ نظم و نسق

(ص۲۷۲)

لبِ بام: مراد: چھت کے کنارے۔

ع جلوۂ یار لبِ بام جو دیکھا ہوتا

(ص۱۴۵)

لب بند ہونا: خاموش ہو جانا (آ)

ع لب بند ہوویں طوطیِ شیریں مقال کے

(ص۳۱۲)

لبِ تشنہ: پیاسا، آرزومند (ج)

ع یہ دل تشنہ تیغِ یار کا ہے رات بھر کرتا

(ص۳۵۰)

لبِ تیغ: تلوار کی دھار (ن)

ع کس لب تیغ کے بوسے کا ہے لپکا ہم کو

(ص۱۹۳)

لب تک دم پہنچنا: جان بلب ہونا (ن)

ع دیکھیے کیوں کر خدا لب تک مجھے پہنچائے ہے

(ص۲۲۱)

لبِ جُو: ندی کا کنارا (ن)

ع سرکشی اتنی جو سرو لب جو کرتے ہیں

(ص۱۸۵)

لب چاٹنا: مراد: غصہ کا عالم۔

ع لب پڑے چاٹتے ہیں، زخمِ جگر دیکھتے ہو

(ص۳۴۴)

لبِ خنداں: مراد: ہنستے ہوئے ہونٹ۔

ع میں جو شہید ہوں لبِ خندانِ یار کا

(ص۱۲۸)

لبِ دریا: دریا کا کنارہ، ساحل (ن)

ع سلجھائیں زلفیں کیا لب دریا پہ آپ نے

(ص۲۰۸)

لبِ دُشنام: مراد: گالی دینے والے ہونٹ۔

ع ہے یہ خاصیت اسی کے لب دشنام میں خاص

(ص۱۶۹)

لبِ دُعا: مراد: خدا سے دعا کرنے والے ہونٹ۔

ع لبِ جراحتِ دل کو لب دعا سمجھو

(ص۲۰۰)

لب شیریں: معشوق کے ہونٹ، کنایۃً شیریں زبانی (ن)

ع فردوس میں ذکر اس لب شیریں کا گر آوے

(ص۲۲۸)

لب عجز: عاجزی، انکساری، فروتنی (ج)

ع خود لب عجز سے کرتا ہے یہ اقرار، ہلال

(ص۳۱۹)

لب کھولنا: بات کرنا، بولنا (ج)

ع آگے دریا ترے خود کھولے ہے لب ہائے سوال

(ص۳۸۴)

لب گویا: مراد: مدعا بیان کرنے والا۔ بولنے والا لب (ن)

ع دہن پایا ، لب گویا نہ پایا

(ص۱۳۵)

لب مینا: مراد: شراب کی بوتل کے کنارے۔

ع جب تلک کھوے نہ قم قم لب مینا ہم کو

(ص۱۹۴)

لباس: پوشاک، جامہ، کپڑے (ن)

ع جا ان لباسیوں کے نہ ظاہر لباس پر

(ص۱۷۹)

لباسِ دنیوی: مراد: ظاہری حالت۔ دنیا داروں کا لباس (ج)

ع کب لباسِ دُنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر

(ص۱۳۲)

لبریز: پُر، لبالب (ن)

ع لبریز شرابِ ناب دکھا تو ساغرِ چشم کافر کو

(ص۱۹۶)

لبریزِ غم: مراد: انتہائی رنجیدہ۔

ع وہ تھا لبریزِ غم اس خم کدے سے جو سبو نکلا

(ص۱۴۹)

لبریز ہونا: بھرا ہوا، لبالب (ج)

ع لبریز ہوگیا مرا شاید کہ جامِ عمر

(ص۲۰۸)

لبید: زمانہ جاہلیت میں عرب کا مشہور شاعر، اسلام قبول کرنے کے بعد جس نے شعر گوئی ترک کر دی تھی۔

ع جس پہ احسنت کہیں مجھ کو لبید و لعیق

(ص۲۹۷)

لبیک و اذاں: (حاضر ہوں، موجود ہوں) حاجی مقام عرفات میں بار بار یہ کلمہ کہتے ہیں (ن)

ع لبیک و اذاں، ناقوس و جرس یا خندۂ قلقل نالۂ نے

(ص۱۹۲)

لپٹ کے رونا: ہم بغل ہو کر رونا (ج)

ع کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سروِ چمن کے ساتھ

(ص۲۰۴)

لپکا پڑنا:

ع لپکا جو پڑ گیا ہے مجھے انتظار کا

(ص۱۲۸)

لتھیڑنا: مراد: لت پت کرنا۔

ع دامان و آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو
(ص۱۹۴)

لٹک: نازوادا(ن)

ع جاتی رہے زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے
(ص۱۲۲)

لٹکا: جادو،منتر(ن)

ع افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا
(ص۱۲۲)

لجہ: پانی کی گہری جگہ، گہرا غار جو پانی سے بھرا ہوا ہو(ج)

ع ہر شکن سے ہو عیاں لجّہ بحر عمّاں
(ص۳۸۴)

لچھا: ریشم یا تاگوں کا بنا ہوا حلقہ جو اکثر بچوں کے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں، پاؤں اور ہاتھوں کا ایک زیور جس میں بہت سے تار یا زنجیریں ہوتی ہیں(ج)

ع گٹکری کا سا ہے لچھا بہ گلوئے مینا
(ص۳۷۹)

لحد: قبر کے اندر کا وہ گڑھا جس میں مردہ رکھا جاتا ہے(ج)

ع لحد میں بھی ترے مضطر نے آرام
(ص۱۳۵)

لحظہ بھر: لمحہ کے واسطے(ج)

ع ہمارا قصہ پُرسوز لحظہ بھر تو کہے
(ص۲۳۶)

لحنِ داؤد: حضرت داؤدؑ بڑے خوش آواز پیغمبر تھے اور ایسے سوز وگداز سے یادِ الٰہی کرتے تے کہ پہاڑ گونج اٹھتے اور پرندں پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی تھی(ن)

ع لحن داؤد کا سا ہے وہ تو خط کی صورت ہے خضر کی سی
(ص۲۵۸)

لحنِ قماری: سریلی آواز، خوش خوانی(ن)

ع لحنِ قماری شکلِ مسیح، صوتِ عنادل وردِ مہلّل
(ص۳۶۲)

لحیاں(لحیہ): داڑھی موچھیں(ج)

ع فطرتِ لحیاں، فکرِ جماعت، حسنِ بیاض و غصہِ حمر
(ص۳۶۵)

لختِ جگر: جگر کا ٹکڑا، عزیز محبوب، اولاد(ن)

ع ہو کیوں سرشکِ شوربہ لختِ جگر لذیز
(ص۱۶۲)

لختِ دل: مراد: شعر۔ جگر کا ٹکڑا، عزیز(ج)

ع لختِ دل اور اشکِ تر، دونوں بہم، دونوں جدا
(ص۳۳۲)

لخلخہ سائی کرنا: چند خوشبودار چیزوں کا مجموعہ جو تقویت دماغ کے لیے مریض کو سنگھاتے ہیں(ن)

ع کرتی ہے نسیم آکے کبھی لخلخہ سائی
(ص۳۱۴)

لذت آشنا: مزہ سے واقف(ج)

ع کہ تا ہوجائے لذت آشنا تلخی دوراں سے
(ص۲۴۹)

لذیذ: مزہ، ذائقہ، سواد آنا، لطف(ن)

ع جس کے مزے کے آگے نہ ہو گل شکر لذیز

(ص۱۶۲)

لرزاں ہونا: کانپنے والا، خوف سے کانپنے والا (ن)

ع دانتوں کو اُس کے دیکھ ہو لرزاں مثالِ بید

(ص۲۸۶)

لڑاکا: جنگجو، جھگڑالو، شریر (ج)

ع یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے

(ص۲۴۰)

لڑکپن: بچپن، طفولیت (ن) کم سنی کا زمانہ (آ)

ع اسیری عشق کو منظور تھی میری لڑکپن میں

(ص۱۹۱)

لطف: عنایت، مہربانی (ج)

ع تو لطف میں کرتا ہے ستم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

لطف اٹھانا: مراد: مزہ لینا (ج)

ع لطف اُٹھانا ہے اگر منظور اس کے ناز کا

(ص۲۳۷)

لطف جانا: بدمزگی ہونا، بےلطفی ہونا (ن)

ع لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا

(ص۱۳۹)

لطیف: صاف ستھرا (ج)

ع نسیم و نکہتِ گل، مظہرِ لطیف و خبیر

(ص۲۹۰)

لطیفہ: چٹکلا، ظرافت کی بات، شگوفہ (ن)

ع اس لطیفے سے بھڑک کر آگ، دونا ہوگیا

(ص۳۳۰)

لعاب چوسنا: مراد: منہ کی رطوبت جذب کرنا (ج)

ع ہائے یوں چوسے لعاب اُس کے دھن کا کاغذ

(ص۱۶۱)

لعبت: گڑیا، پتلی، مورت، بت، تصویر، کھلونا (ج)

ع اک بتِ تر سا، بادلِ سنگیں، لعبت کافر با ہمہ تمکیں

(ص۳۶۳)

لعبتان: گڑیا، کھلونا (ن)، گڈا، پتلا، پتلی، تصویر، چتر کا، کھیل، بازیچہ، کھیلنے کی چیز (آ)

ع لعبتانِ فلکی صورتِ اہل اَذواق

(ص۳۷۳)

لعل: ایک قیمتی معدنی پتھر کا نام جو جواہر کی قسم سے ہے (ن)

ع لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر

(ص۱۶۵)

لعلِ بدخشاں: مراد: قیمتی شے۔ بدخشاں کا لعل (ج)، دراصل بدخشاں میں لعل نہیں پیدا ہوتے اور جگہوں سے لاکر وہاں بیچتے ہیں اور وہاں کے مشہور ہو گئے (ن)

ع سب مول تیرا لعلِ بدخشان بہ گیا

(ص۱۳۳)

لعل جھڑنا: انوکھا ہونا (ج)

ع گل میں مہندی کی جھڑاں لعل پسینا گوہر

(ص۲۸۸)

لعلِ شکر بار: لب معشوق (ج)

ع ہم کو اُس کے لعلِ شکر بار سے

(ص۲۰۶)

لعل کا دل خوں: خواہش مند، مشتاق، چھوڑا ہوا (ج)

ع بحر میں موتی پانی پانی، لعل کا دل خوں پتھر میں

(ص۳۴۱)

لعلِ لب: لال ہونٹھ (آ)

ع پستۂ قندی ہے کامِ غیر میں وہ لعلِ لب

(ص۱۳۱)

لعین: جس پر لعنت کی جائے (ج)

ع تعجب کیا کہ ابلیسِ لعیں ہے دشمن آدم کا

(ص۱۳۷)

لفافہ: کاغذ کا غلاف یا تھیلی (ج)

ع آنکھ اپنی ہو لفافۂ خط پر لگی ہوئی

(ص۲۳۳)

لق لق: ایک آبی پرندے کا نام، سارس (ج)

ع طائرِ تیرِ ہوائی ترا مثلِ لقلق

(ص۲۹۸)

لق ودق: وہ سخت وہموار زمین جس میں نہ تو درخت ہوں اورنہ گھانس پات (آ)

ع چٹکنا ہو غنچوں کا آواز ضیغم چمن مجھ کو اک وادی لق ودق ہو

(ص۱۹۵)

لِقا: ملاقات، دیدار (ج)

ع ایماں ہے ترا شوقِ لِقا جس کو یہ نہ ہو

(ص۱۵۶)

لقمان: ایک حکیم جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے (ج)

ع بد گماں وہم کی دارو نہیں لقماں کے پاس

(ص۱۶۸)

لکد: لات، ٹھوکر، دولتی (ن)

ع تاب کیا لائیں لکد کوبِ فرس کی تیلیاں

(ص۳۰۷)

لکنت: ہکلاہٹ، توتلاپن، ہکلاپن (ن)

ع حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری سو لکنت

(ص۲۷۸)

لکھے موسیٰ پڑھے خدا: ایسا باریک یا بدخط لکھنا کہ جسے اپنے سوا کوئی دوسرا نہ پڑھ سکے، موسیٰ پیغمبر کا لکھا خدا کے سوا جو اس کا ہمراز تھا دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ چونکہ موسیٰؑ خدا سے ہم کلام ہوتے اور اکثر بھید کی باتیں اشاروں وکنایوں میں باہم ادا ہوا کرتی تھیں۔ اس سبب سے طنزاً ایسے خطِ بدخط کو کہنے لگے کہ جس کا وہی پڑھ سکے (آ)

ع خطِ بتاں ہے خطِ الٰہی، لکھے موسیٰ پڑھے خدا

(ص۳۳۴)

لگاوٹ دکھانا: التفات ظاہر کرنا (ج)

ع لگاوٹ اتنی بھلا کس لئے دکھاتے ہو

(ص۳۴۵)

لگن: وہ تھالی جس میں شمع جلائی جاتی ہے (ن)

ع لگنِ شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر

(ص۲۸۸)

لَلِت: مراد: محبوب۔ خوبصورت، دلپذیر (ج)

ع اُٹھتی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی لَلِت

(ص۲۸۰)

لِلّٰہ: مراد: اللہ کے لئے۔

ع بناؤ لِلّٰہ چوبِ صندل سے میرا تابوت اے عزیزو

(ص۳۵۸)

لن ترانی: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا (آ)

ع لن ترانی کا سزاوار نہ موسیٰ ہوتا

(ص۱۴۵)

لنڈھا دینا: بہت خرچ کرنا (ج)

ع شیشے کے شیشے بھر کے لنڈھا دے گر آسماں

(ص۳۱۱)

لنگ: لنگڑا، لولا (ج)

ع کرے ہے شیر کی چربی سے مالش آہوئے لنگ

(ص۳۲۲)

لنگر توڑنا: مراد: سہاروں سے گریز کرنا۔

ع کشتی خدا پہ چھوڑ دوں، لنگر کو توڑ دوں

(ص۱۸۲)

لوکشف وسرّ من عرف: مراد: راز کھلنا۔

ع آگاہِ رمز "لوکشف و سرّ من عرف"

(ص۲۹۶)

لوثِ زر: مراد: مال کی ملاوٹ۔

ع دامن ہے لوثِ زر سے مرا، پاک یاں تلک

(ص۱۸۶)

لوح: لکھنے کی تختی (ج)

ع نہ لوح، گور پہ مستوں کی ہو، نہ ہو تعویذ

(ص۲۱۱)

لوح وقلم: تختی اور قلم، لوح محفوظ اور قلم قدرت (ج)

ع دل میں رکھیو یاد، اے لوح و قلم لکھنا نہیں

(ص۱۷۱)

لولوئے لالا: مراد: لالے کا پھول، آسمان کا ستارہ۔

ع سبزہ بہ شبنم، رشکِ جواہر، لالا بہ ژالہ، لولوئے لالا

(ص۳۶۲)

لولیٔ گردوں: مراد: آسمان کا ستارہ۔

ع مست کو قصد کہ کر، لولیٔ گردوں سے مساس

(ص۲۹۴)

لون بھرنا: مراد: تکلیف کو بڑھانا، نمک چھڑکنا۔

ع بھر دیا لُون اس نے دل کو چیر کر، اچھا ہو

(ص۱۳۶)

لہکنا: مراد: نغمہ سرا ہونا۔

ع لہکے ہے کب عشقِ پیچاں سنبلِ پُرخم کے پاس

(ص۱۶۸)

لہو بہنا: خون جاری ہونا یا نکلنا (ج)

ع چونکا اس وقت کہ جب منہ پہ بہا لو ہو گرم

(ص۱۷۶)

لہو پینا: تکلیف دینا، دق کرنا، ستانا، قتل کرنا (ج)

ع پیوے میرا ہی لہو مانی جو لب اس شوخ کے

(ص۱۶۵)

لہو ٹپکنا: لہو کے قطرے گرنا (ن)

ع ٹپکے بلبل کی لہو منقار سے

(ص۲۰۶)

لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا: تھوڑی مناسبت سے اپنے کو پورا مستحق سمجھنا (آ)

ع یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا

(ص۱۳۳)

لئیق: یہ لفظ عربی نہیں ہے لائق سے بگاڑ کر بنالیا ہے، صفحااس جگہ لائق بولتے ہیں (ن)

ع تجھ کو شاہنشاہِ دوراں اپنا فرزند لئیق

(ص۲۷۲)

لے اُڑنا: لے کر رفو چکر ہو جانا، ہوش وحواس کھو دینا (آ)

ع ہوائے کوئے جاناں لے اُڑے اس کو، تعجب کیا

(ص۱۸۴)

لیاقت: قابلیت (ن)

ع کہہ چکا ہے، واہ وا تیری لیاقت، واہ وا

(ص۲۷۲)

لیک: مراد: لیکن۔

ع لیک میں کیا کہوں اس عالمِ حیرت کے مزے

(ص۲۲۶)

لیلیٰ: مراد: محبوب۔قیس کی معشوقہ، مجنوں کی معشوقہ (ج)

ع لیلیٰ کے شوقِ وصل میں مجنوں کو دیکھنا

(ص۱۵۱)

لیلیٰ وش: حسین، خوبصورت، لیلیٰ کی مانند (آ)

ع کشتۂ زلف کے مرقد پہ تو اے لیلیٰ وش

(ص۳۴۸)

لیوے: مراد: لینا، پکڑنا۔

ع اور لیوے آدمی کو چاہ میں سیماب کھینچ

(ص۱۵۹)

﴿ م ﴾

ماسبق: جو پہلے ہو چکا ہو۔

ع کاف کن کے ماسبق کیا جانے کیا تھا کیا نہ تھا

(ص۱۵۳)

مات ہونا: عاجز ہو جانا، ہارنا، شکست کھانا (ن)

ع مات ہوجائے جو تو پوچھے جواب اک بات کا

(ص۲۷۳)

ماتم: مرنے کا غم، عورتوں کے سوگ کے لیے اجتماع (ج)

ع سیاہ پوش ہوئے ماتم جوانی میں

(ص۱۸۰)

ماتم برسنا: مراد: مرنے کا سوگ طاری ہونا۔

ع برستا اُن پہ ہے ماتم ابھی سے

(ص۲۲۳)

ماتم زدہ: مراد: سوگوار، غمگیں، رنجور (آ)

ع روح اس ماتم زدہ کی بعدِ مردن جوں پتنگ

(ص۱۶۷)

مادہ: جوہر، گوہر، گن، دماغ، قوت (آ)

ع عقل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا

(ص۲۷۸)

مادّی: منسوب بہ مادہ، ذاتی، اصلی، قدرتی، طبعی (ن)

ع ماڈی و فاعلی علت کو تا صورت کے ساتھ

(ص۳۷۰)

مار: اژدہا (آ)

ع کہی یہ اس سے کہ جائے نہ مار مار میں دل

(ص۱۷۴)

مار کھانا: سزا پانا، پٹنا، ضرب کھانا (ن)

ع خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کی

(ص۱۴۲)

مار گزیدہ: مراد: وہ جسے سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔

ع چین ملا نہ گور میں مارِ گزیدہ ساں اسے

(ص۱۴۶)

ماسکہ: قوت جو غذا کو معدے میں ہضم کے واسطے روکتی ہے (ن)

ع قوتِ ماسکہ ممسک کے قوا سے گم ہو

(ص۳۰۲)

ماش ہونا: جادوگر ماش کے دانوں پر جادو یا منتر کرتے اور جس پر جادو کا شر ڈالنا چاہتے ہیں اس کو وہ پڑھے ہوئے ماش مارتے ہیں (ن)

ع گویا کہ ایک دستِ فسوں گر میں ماش ہے

(ص۲۳۳)

ماکیاں: مرغیاں (ج)

ع منقارِ ماکیاں کی طرح ناخن ہلال

(ص۳۸۸)

مالِ عرب پیشِ عرب: اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے ہونا اچھا ہے (ن)

ع ہے یہ مشہور مثل ، مالِ عرب پیشِ عرب

(ص۳۵۹)

مال مارنا: امانت میں خیانت کرنا (آ)

ع مال جب اس نے بہت رڈو بدل میں مارا

(ص۱۳۷)

مالِ موذی نصیب غازی: بخیل کا مال ملنے کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع مالِ موذی نصیب غازی ہے

(ص۲۶۱)

مالا مال ہونا: خوشحال ہونا، امیر ہونا (ج)

ع ہوگیا خورشید مالامال وونہی نور سے

(ص۳۲۱)

مالوفِ زلف: مراد: گیسوؤں کا خوگر۔

ع مالوفِ زلف ہیں کہ جو خطِ شکستہ میں

(ص۱۷۵)

مالیخولیا: خللِ دماغ، جنون (ج)

ع یوں ہی خبطی، خبط و مالیخولیا کہنے کو ہیں

(ص۳۴۲)

مانع: منع کرنے والا، روکنے والا (ج)

ع جو ذکر اللہ کو ہو ذوقؔ مانع مایہ عشرت

(ص۱۹۹)

مانندِ گردباد: مراد: بے چین۔ ایک جگہ نہ ٹکنے والا (ن)

ع مجنوں کی روح دشت میں مانندِ گرد باد
(ص۱۳۰)

مانی: ایک مشہور و معروف ادبی نقاش کا نام جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا اور نقاشی کو اپنا معجزہ بتاتا تھا کتاب ارژنگ اسی کی تصنیف ہے (ن)

ع کھینچے مانی اس پری کی کیوں کہ تصویرِ کفک
(ص۱۳۹)

ماہ پارہ: چاند کا ٹکڑا، خوبصورت، معشوق، دلدار (ن)

ع چھوٹنے مہتاب منہ پر ماہ پاروں کے لگے
(ص۲۱۳)

ماہِ تاباں: چمکنے والا چاند، معشوق کی تعریف (ج)

ع رکھا مہماں اسی باعث سے شب اس ماہِ تاباں کو
(ص۲۰۰)

ماہِ جبیں: مراد: محبوب جس کی پیشانی چاند سی خوبصورت ہو۔

ع تو وہ ہے ماہِ جبیں مثلِ دیدۂ انجم
(ص۲۱۵)

ماہِ چاردہ: مراد: چودھویں کا چاند۔

ع دیکھ ماہ چار دہ جس کو خجل رہنے لگا
(ص۱۴۷)

ماہِ دو ہفتہ: چودھویں رات کا چاند (ن)

گر خدا دیوے قناعت، ماہِ دو ہفتہ کی طرح
(۱۶۵)

ماہ رُو: مراد: حسین محبوب۔

ع خدا جانے کدھر کا چاند آج اے ماہ رو نکلا
(ص۱۴۸)

ماہِ سریع السیر: تیز چلنے والا چاند (ن)

ع مری منزل میں تو ماہِ سریع السیر ہے جاناں
(ص۱۳۸)

ماہِ کامل: پورا چاند، چودھویں رات کا چاند (ن)

ع تو اس کے دست و پا پھر ماہِ کامل دھو کے پی جائے
(ص۲۵۳)

ماہِ کنعاں: حضرت یوسف علیہ السلام سے مُراد ہے (ن)

ع کوئی ماہِ کنعاں کو کہتا حسیں ہے
(ص۲۴۲)

ماہِ منور: مراد: روشن چاند۔

ع شب صفحہ ماہِ منور کا جوں سینۂ باز منقش ہو
(ص۱۹۶)

ماہِ نخشب: ترکستان کا وہ شہر جس کے قریب مقنع نے کنوئیں سے ایک چاند نکالا تھا (ج)

ع ماہ نخشب کی طرح ہوتا عیاں ہو سر کوہ
(ص۳۸۳)

ماہِ نو: مہینے کا پہلا چاند۔ ہلال (ج)

ع ماہ نو ایک فلک پر ترے نو بردوں میں
(ص۲۸۱)

ماہ وش: مراد: محبوب، چاند سا حسین (ج)

ع اس ماہ وَش کے سینہ دریدوں میں مل گیا
(ص۱۳۳)

ماہتابی: کمرہ یا چبوترا جس پر بیٹھ کر چاندنی کی بہار کو

دیکھا جاتا ہے (ج)

ع مجھ کو ماہتابی پر دھوپ میں بٹھایا تھا

(ص ۱۵۲)

ماہر: تیز فہم، کامل فن، تجربہ کار، استاد (ج)

ع تو ہے وہ باہر، تو ہے وہ ماہر، تو ہے وہ بینا، تو ہے وہ دانا

(ص ۳۶۶)

ماہی: مچھلی (ن)

ع ماہی ہو یا ہو ماہ، وہ ہو ایک یا ہزار

(ص ۱۵۶)

ماہیِ بے آب: مراد: وہ مچھلی جو پانی کے بغیر رہ رہی ہو، لازمۂ حیات کے بِنا جینا۔

ع بے آب ماہیِ تیغِ بے آب کی طرح

(ص ۱۵۱)

ماہیت: حقیقت، حقیقت حال (آ)

ع فائدہ کیا جو ہر اک فن کی کھلی ماہیت

(ص ۲۷۸)

ماءُ الحیات: آبِ حیات (ج)

ع مژدہ جاں بخش صحت ہے ترا ماء الحیات

(ص ۲۷۰)

ماءِ محراق: مراد: آب جل۔

ع رحمتِ عام نہ ہو مایہ ماءِ مہراق

(ص ۳۷۴)

مائدہ: دسترخوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو (ن)

ع مائدہ اور من و سلویٰ کی کسے ہے احتیاج

(ص ۳۷۱)

مائل ہونا: متوجہ ہونا، آمادہ ہونا، عاشق ہونا (ج)

ع ہے تیغ بکف قاتل، تم مرنے پہ ہو مائل

(ص ۲۳۵)

مایۂ عشرت: مراد: خوشی کی پونجی۔

ع جو ذکر اللہ کو ہو ذوق مانع مایہ عشرت

(ص ۱۹۹)

مایۂ ناز: فخر و ناز کا سبب، معشوق (ج)

ع مایہ ناز و غمزہ طراز و گلشنِ راز و راز بہ دل ہا

(ص ۳۶۳)

مبادا: ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے (ج)

ع کہ مبادا کہیں سن پائیں شریعت والے

(ص ۲۲۰)

مبارک: باعثِ برکت، خوش قسمت (ج)

ع ہے یہ ترے جمالِ مبارک کا معجزا

(ص ۳۱۹)

مبارک باد: سعید ہو (آ)، خوش خبری (ج)

ع ہے بجائے شور ماتم غل مبارک باد کا

(ص ۱۳۴)

مبانی: مبنے کی جمع، مکانات، عمارتیں، بنیادیں (ج)

ع اصلِ مبانی، نقلِ معانی، عقل کو تیری عیش مہیا

(ص ۳۶۴)

مبتدا: ابتدا، شروع، آغاز (ج)

ع مبتدا جس کا شہا غرّۂ ماہِ شوال

(ص۳۰۳)

مبدل: بدلا گیا، تبدیل شُدہ (ج)

ع قلبِ انساں میں تہور ہو مبدّل سے ہراس

(ص۲۹۴)

مبرم: مضبوط، اٹل (ج)

ع اور ترا جوہرِ شمشیر، قضائے مبرم

(ص۳۸۱)

مبرہن: مضبوط، دلایل سے ثابت کیا ہوا (ج)

ع نورِ حق ہو اہلِ برہاں پر مبرہن آب میں

(ص۳۴۰)

مبصر: دیکھنے والا، پرکھنے والا (ن)

ع بشر کے ہیں جو مبصر بشر کو دیکھتے ہیں

(ص۱۸۱)

متاعِ دل و جاں سونپنا: مراد: کل اثاثہ قربان کرنا۔

ع نگہِ یار کو دے سونپ متاعِ دل و جاں

(ص۱۲۹)

متجلّی: مراد: جلوہ آرا۔ روشن، وہ جو ظاہر یا منکشف ہو (ج)

ع دیوانِ خاص میں متجلّی ہو قبلہ رُو

(ص۳۱۸)

متحرک: حرکت کرنے والا، جاری، رواں (ج)

ع نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماق

(ص۳۷۴)

متحمل ہونا: بردبار، مستقل مزاج، برداشت کرنے والا (ج)

ع متحمل نہیں گرمیٔ سخن کا کاغذ

(ص۱۶۲)

متصل: قریب، نزدیک، لگاتار (ج)

ع داغ تازہ داغ دل کے متصل پیدا ہوا

(ص۳۳۳)

متعال: عالی، بزرگ، برتر (ج)

ع نائبِ ختم الرسل ﷺ ظلِ خدائے متعال

(ص۳۰۲)

متکلم: کلام کرنے والا، بات کرنے والا (ج)

ع کبھی مثلِ متکلم مجھے پاسِ ملت

(ص۲۷۶)

متوالا: مست، نشہ میں چور (ج)

ع صبحِ محشر کو بھی اٹھیں نہ تیرے متوالے

(ص۲۲۰)

مٹی خراب کرنا: ذلیل کرنا، بدنام کرنا (ن)

ع یاں تو صبا نے اور بھی مٹی خراب کی

(ص۲۲۶)

مٹی سے مٹی ملنا: میت کا دفن ہو جانا (ج)

ع مٹی سے اپنی مٹی جو تربت میں مل گئی

(ص۲۵۵)

مثالِ آب: مراد: پانی کی طرح۔

ع تارا سا ہوں کنوئیں کی میں تہ پر مثالِ آب

(ص۱۷۷)

مثلِ سُرمہ آنکھ میں جا ہونا: مراد: منظورِ نظر ہونا۔

ع رکھتا تھا اس کی آنکھ میں، میں مثل سُرمہ جا
(ص۱۴۹)

مثل سناں: مراد: تیر کی نوک کی طرح۔

ع تو کیوں حق میں مرے ہر مُوئے تن مثلِ سناں ہوتا
(ص۱۴۳)

مثقال: ساڑھے چار ماشے کا وزن (ج)

ع غم نہیں ہم کو کہ وہ سو من ہے کہ اک مثقال ہے
(ص۲۴۶)

مجاز: حقیقت کے برعکس جو حقیقت نہ ہو، وہ کلمہ جو اپنے حقیقی معنی کے خلاف مستعمل ہو مگر اس کے حقیقی موزوں معنی متروک نہ ہو گئے ہوں (ن)

ع تا حقیقت کے لئے لطفِ سخن ہووے مجاز
(ص۳۶۹)

مجازی: غیر حقیقی، فرضی، مصنوعی (ج)

ع کیا حقیقی ہے کیا مجازی ہے
(ص۲۳۷)

مجاور: ہمسایہ، درگاہوں اور متبرک مقامات کا خادم (ن)

ع نہیں جز شمع مجاور مری بالینِ مزار
(ص۲۲۰)

مجرّب: مراد: کامیاب۔ تجربہ کیا گیا (ج) آزمایا گیا (آ)

ع مجرّب نسخۂ سودا نہ پایا
(ص۱۳۶)

مجرم: جرم کرنے والا، قصوروار، خطاوار، گنہگار (ن)

ع شرط ہمت نہیں مجرم ہو گرفتارِ عذاب
(ص۱۶۴)

مجروح: زخمی، گھائل (ن)

ع سرِ مجروح کو ٹھکرا کے گیا وہ اور میں
(ص۱۷۶)

مجرھا و مرسٰھا: مراد: قصۂ نوح کا جس آیت میں ذکر ہے اس کے الفاظ، جن کا معنی (کشتی کا) چلنا اور رکنا ہے۔

ع بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا
(ص۳۴۰)

مجرئی کرنا: مراد: ناچ گانا۔

ع مجرئی کرے ہے جھک کے نہال چمن کی شاخ
(ص۲۸۵)

مجسطی: یونانی زبان میں حکیم بطلیموس کی مشہور کتاب جس کا عربی میں ترجمہ محقق طوسی نے کیا تھا (ج)

ع کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
(ص۲۷۷)

مجسم: جسم دار، سراپا، وہ جس میں طول عرض اور عمق ہو۔ (ن)

ع کہ مجسم نظر آتی ہے نوید بہجت
(ص۲۷۹)

مجمر: وہ برتن جس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں، اگردان، عود دان (ج)

ع انجم سپند، آگ شفق، مجمر آسماں
(ص۳۱۱)

مجنوں: پاگل، سودائی (ج)

ع نام مجنوں مرا اس ہوش ربا نے رکھا

(ص۱۲۵)

مجنوں کرنا: مراد: عاشق بنانا، دیوانہ باولا بنانا (آ)

ع کیا مجنوں مجھے آشفتگی زلف نے کس کی

(ص۱۳۰)

مچل جانا: مراد: بے قابو ہو جانا، بیتاب ہو جانا، ضد پر آجانا (ج)

ع ورنہ میں جا کے وہاں دیکھ مچل جاؤں گا

(ص۱۳۴)

محاسب: حساب کرنے والا۔ پڑتال کرنے والا (ج)

ع جوں محاسب کبھی مشغول بہ ضرب و قسمت

(ص۲۷۷)

محاق: چاند کا گھٹنا، چاند کی آخری تین راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے (ن)

ع یوں رہے جیسے کہ ہو ماہ بہ ایامِ محاق

(ص۳۷۵)

محال: غیر ممکن، ان ہونی بات، دشوار، مشکل (ن)

ع اُڑنا مگر محال ہے مرغ کباب کا

(ص۱۴۹)

محبوس: قیدی، قید کیا گیا، اسیر، مقید (ن)

ع جوشن جسم عدو میں ہووے دم محبوسِ دام

(ص۳۷۲)

محتاج: خواہش مند، غریب، مفلس (ج)

ع ہائے محتاج ہوا مرہمِ زنگار کا تو

(ص۲۱۶)

محتسب: حساب لینے والا، شرع کے خلاف باتوں کی ممانعت کرنے والا حاکم (ن)

ع محتسب شعلۂ آواز سے جل جاؤں گا

(ص۱۵۵)

محراب طاق: مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (ن)

ع محراب طاق کہاں بن جائے دستۂ نرگس ترکش ہو

(ص۱۹۶)

محرف: ٹیڑھا، بدلا گیا، خراب کیا گیا (ج)

ع عاشق کو مثلِ تیغِ محرف، برندہ تر

(ص۲۳۳)

محرق: جلا دینے والا (ج)

ع گر ترے قہر کی گرمی، تپ محرق بن جائے

(ص۳۰۲)

محرم: مراد: زمانۂ الم۔ مسلمانوں کے سال کا پہلا مہینہ، اس مہینے کی دسویں تاریخ کو امام حسینؓ کی شہادت ہوئی تھی اس لیے اہلِ تشیع اسے ماتم میں گزارتے ہیں (ج)

ع نہ علم دیکھا محرم میں ہو تلواروں کا

(ص۱۲۶)

محروم: بے نصیب، ناکام، ناامید، مایوس (ن)

ع محروم دید سے نہ رہیں تا کہ دل جلے

(ص۱۴۸)

محزوں: غمگین، رنجیدہ (ن)

ع اُڑائی طرز نالے کی جو اک دم تیرے محزوں سے
(ص۲۱۵)

محشر میں گواہی دینا: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ محشر میں خدا تعالیٰ کے روبرو مظالم کی گواہیاں گزریں گی (ن)

ع دے گی اس ظلم کی محشر میں گواہی مقراض
(ص۱۶۹)

محضر خون کتر کر پھینکنا: مراد: شہادتِ قتل کا نوشتہ پھاڑنا، دل کے ٹکڑے کرنا۔

ع محضر خون مرا تو نے کتر کر پھینکا
(ص۱۶۹)

محکم: مضبوط، مستحکم، پائیدار، مستقل (ج)

ع کہ ہو بنیاد غم محکم ابھی سے
(ص۲۲۳)

محکوم القضا: مراد: فانی، جسے موت کا حکم دیا گیا ہو۔

ع کیوں تکبر بولتا ہے، یہ بندۂ محکو م القضا
(ص۱۵۲)

محمل سے اترنا: ایک قسم کی ڈولی جو اونٹ پر باندھتے ہیں (ج)، اونٹ کا ہودہ، لیلیٰ کی سواری (آ)

ع پر اُترے محمل سے کیوں کہ لیلیٰ کہ پردہ کھلتا ہے سارباں پر
(ص۳۳۷)

محن: محنت کی جمع، بلائیں، تکلیفیں (ج)

ع کیا کیا مصیبتیں ہیں دلِ پُر محن کے ساتھ
(ص۲۰۴)

محنت اٹھانا: تکلیف برداشت کرنا (ج)

ع جرِّ اثقال میں تو جتنی اُٹھائے محنت
(ص۲۷۸)

محو: مراد: مصروف۔

ع ہیں بتاں محو، خود نمائی میں
(ص۱۸۷)

محویت: مراد: مصروفیت۔

ع کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محویت
(ص۲۷۶)

محیط: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا (ج)

ع اے محیط کرم و جود کے یکتا گوہر
(ص۲۸۸)

مُحیل: حیلہ گر، مکّار (ج)

ع لاتا نیرنگ سے ہے رنگ نئے چرخِ محیل
(ص۳۰۴)

مختار: اختیار کیا گیا، منتخب کیا گیا (ج)

ع جواب دیں گے نہ ہم اُلٹ کے، تم اپنی مختار ہو گے ہٹ کے
(ص۲۵۰)

مختصر: خلاصہ کیا گیا، خلاصہ، انتخاب، چھوٹا (ن)

ع تہنیت کو ہے دعا پر ذوق کرتا مختصر
(ص۳۷۲)

مخزن: خزانہ، جمع کرنے کی جگہ (ج)

ع منتخب ہے مخزن اسرار سے
(ص۲۰۷)

مخزونِ بے دم: مراد: عاشق، اُدھ موا رنجیدہ۔

ع ترے محزونِ بے دم میں ترے مفتونِ بے کس میں
(ص۱۸۴)

مخمس: وہ نظم جس میں پانچ پانچ مصرعوں کا ایک بند ہو (ن)

ع حواسِ خمسہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مخمس میں
(ص۱۸۴)

مخمل: ایک قسم کا نہایت ملائم روئیں دار کپڑے کا نام (ن)

ع سبزے نے وہاں مخمل خوش رنگ بچھائی
(ص۳۱۴)

مخمور: مست، نشہ میں چور (ج)

ع نزع میں بھی دھیان تھا اس نرگسِ مخمور کا
(ص۱۳۹)

مداح: تعریف کرنے والا، ثنا خوان (ن)

ع مدّاح خالِ روئے بتاں ہوں، مجھے خدا
(ص۲۱۶)

مدام: ہمیشہ، نت، سدا، دائم، متواتر (ن)

ع رہتا ہوں جستجو میں تری اے پری مدام
(ص۱۴۸)

مداوا: مراد: علاج۔ دوادارو، درماں، چارہ (آ)

ع ہوسکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا
(ص۱۲۶)

مدت: عرصہ، میعاد، مہلت (ن)

ع میں ہوں وہ خشت کہن مدت سے اس ویرانے میں
(ص۱۸۱)

مدح: تعریف وتوصیف (ج)

ع مدح اکبر شہ ثانی کروں پھر زیب رقم
(ص۳۸۱)

مدحت سرا: تعریف کرنے والا، گن گانے والا (ج)

ع تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب مدحت سرا
(ص۲۷۰)

مدرسہ: جائے درس (آ)، مکتب (ن)

ع مدرسے میں بھی اگر جاؤں گا تو جائے کتاب
(ص۱۳۴)

مدعا: مقصد، غرض، مطلب، مراد (ن)

ع آج ان سے مدعی کچھ مدعا کہنے کو ہیں
(ص۱۸۳)

مدعی: دعویٰ کرنے والا (ن)

ع آج ان سے مدعی کچھ مدعا کہنے کو ہیں
(ص۱۸۳)

مدفن: وہ گڑھا جس میں مردہ دفن کیا جاتا ہے، دفن کی جگہ (ن)

ع ہے جہاں کشتہ مژگاں کا تمہارے مدفن
(ص۱۴۰)

مدنظر: مقصودِ دلی (ن)

ع کیا مدِ نظر تم کو ہے؟ یاروں سے تو کہیے
(ص۲۲۷)

مدہم: آہستہ، دھیما، خفیف، بے آب (ن)

ع مدہم و پنچم کھرج، گندھار، دھیوت اور نکھاد
(ص۳۷۰)

مدہوش: متحیر، ہکابکا (ن)

ع تیرے مدہوش سے کیا ہوش و خرد کی ہو امید

(ص۳۴۷)

مذبذب: دھکڑ پکڑ کرنے والا، غیر مستقل مزاج (آ)

ع ہوں مذبذب جبر اور تفویض میں اہل کلام

(ص۳۷۰)

مذکور: ذکر کیا گیا، شہرت (ج)

ع مذکور تری بزم میں کس کا نہیں آتا

(ص۱۲۱)

مذہب: دین، ایمان، آئین، عقیدہ (ن)

ع پر مذہب و مشرب سے غافل مرے دونوں ہیں

(ص۱۹۰)

مراد: مراد: قسمت، مطلب، مقصد (ج)

ع وہ ہوں ناکام، سمجھا نامرادی جو مراد اپنی

(ص۱۳۰)

مراد ملنا: دل کا مقصد پورا ہونا (ن)

ع جو کچھ کہ تھی مراد محبت میں، مل گئی

(ص۲۵۵)

مربی: پرورش کرنے والا، سرپرست (ج)

ع مربی بھی خلش گر کو نہیں دیتے ہیں آرائش

(ص۲۱۰)

مرتب: ترتیب دیا گیا، باقاعدہ، درست (ن)

ع ذوقؔ مرتب کیونکہ ہو دیواں، شکوۂ فرصت کس سے کریں

(ص۳۴۱)

مرتکب: کسی فعل کا کرنے والا، مجرم (ج)

ع دور میں اس کے ہو گر مرتکبِ مے کوئی

(ص۲۹۵)

مرثیہ: وہ نظم یا اشعار جس میں کسی شخص کی وفات شہادت کا حال اور اس کی مصیبتوں کے واقعات اور حادثات کا درد انگیز بیان کیا جائے (ن)

ع سوز میرے مرثیے کا ہے جو فریادِ سپند

(ص۱۴۴)

مرجان: مونگا، ایک قسم کا سوراخ دار بحری درخت جسے سمندری کیڑے بناتے ہیں، یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے (آ)

ع مرجاں کی شاخ کب ہے بھلا اس پھبن کی شاخ

(ص۲۸۴)

مرچیں لگنا: مراد: آگ سی لگ جانا، برا لگنا (ن)

ع لگتی مرچیں سی کبابوں کو ہیں سن کر کیا کیا

(ص۲۲۶)

مرحبا: شاباش، آفرین، کیا کہنا، واہ واہ، سبحان اللہ (ج)

ع سب دہانِ زخم منہ سے مرحبا کہنے کو ہیں

(ص۱۸۳)

مرحمت: مہربانی، رحم، کرم، عنایت، الطاف، نوازش (ن)

ع پر ہوا خواہوں کو تیری مرحمت سے خسروا!

(ص۳۷۱)

مرد: مراد: بہادر شخص۔ آدمی، بشر (آ)

ع یاں تک عدو زمانہ ہے مرد دلیر کا

(ص ۱۳۰)

مردار: ناپاک، نجس، مرا ہوا (ج)

ع مردار ہیں وہ طائرِ سدرہ ہی کیوں نہ ہوں

(ص ۱۷۸)

مردارِ سنگ: ایک قسم کی دوا کا نام جو پتھر کی مانند ہوتی ہے سیسے کا ایک مرکب جو دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے (ن)

ع پارس بھی ہو تو جانتا مردارِ سنگ ہوں

(ص ۱۸۷)

مردمِ آبی: دریائی آدمی، پرانے زمانے میں خیال تھا کہ انسانوں کی ایک قسم پانی میں بھی رہتی ہے جن کی دم ہوتی ہے ان کے چہرے کی شکل انسان سے ملتی جلتی ہے (ج)

ع مردم آبی ہیں، ان کا نشیمن آب میں

(ص ۳۳۹)

مردمِ بینا: مراد: دیکھنے والا انسان۔

ع اپنے دامانِ نظر مُردم بینا بھر کے

(ص ۲۱۲)

مردمِ دیدہ: آنکھ کی پتلی (ج)

ع مُردم دیدہ ہیں اپنے زندہ آب اشک سے

(ص ۳۳۹)

مردمِ ہشیار: عام لوگ (آ)

ع دیں ہوش بھلا مردم ہشیار کا پل میں

(ص ۲۳۹)

مردمک: آنکھ کی پتلی (آ)

ع مُردمک سے اشک خوں باہم نہیں ہے، ہیں دھرے

(ص ۱۶۷)

مردہ بدستِ زندہ: مثل جب آدمی مرجاتا ہے تو زندہ شخص جس طرح چاہیں اس کی تجہیز وتکفین کرتے ہیں، وہ بے اختیار ہوتا ہے اس طرح بے بس اور بے کس کے حق میں بھی بولتے ہیں عاجز زبردست کے قابو میں آکر لاچار ہے (ن)

ع مردہ بدست زندہ، جو چاہیے سو کیجئے

(ص ۲۵۴)

مرغِ اسیر: مراد: عاشق۔

ع جس طرح دیکھے قفس سے باغ کو مرغ اسیر

(ص ۲۰۷)

مرغِ آتش خوار: چکور (ن)

ع کم نہیں دل مرغِ آتش خوار سے

(ص ۲۰۶)

مرغِ پرّاں: پرند، اُڑنے والے جانور، طائر (ن)

ع جائے بیٹھے کو کہاں یہ مرغِ پرّاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۴)

مرغِ چمن: مراد: زمین کا رہائشی یا عاشق۔ جنگلی پرند (ج)

ع ہدف نہ مرغِ چمن ہی ہوا نگہ کا تری

(ص ۱۴۷)

مرغِ خوش الحاں: وہ پرندہ جس کی آواز سریلی ہو (ج)

ع مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحاں زمانے میں

(ص ۱۹۰)

مرغ دست آموز: وہ مرغ جو ہاتھ پر پالا جاتا ہے۔ (ن)

ع کہ جیسے مرغ دست آموز کھل کر ڈورا اُڑ جائے

(ص۲۳۸)

مرغِ دل: دل کا مرغ سے استعارہ کرتے ہیں (ج)

ع کہے ہے مرغِ دل اے کاش میں زاغِ کماں ہوتا

(ص۱۴۳)

مرغِ سدرہ: مراد: بیری کے درخت کا پرندہ۔ وہ درخت جو جنت میں ہے (آ)

ع کہ مرغِ سدرہ نشیمن تلک نشانہ ہوا

(ص۱۴۷)

مرغِ شانہ: مونڈھے کا پرندہ (ج)

ع کہ میرے سر پہ مرغِ شانہ، سر نے آشیاں باندھا

(ص۱۳۰)

مرغِ کباب کا اُڑنا: مراد: قیمہ ہو کر بھنا ہوا پرندہ۔

ع اُڑنا مگر محال ہے مرغِ کباب کا

(ص۱۴۹)

مرغِ نامہ بر: وہ سدھایا ہوا کبوتر جس کے گلے یا بازو میں خط باندھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتے تھے (ن)

ع وہ مرغِ نامہ بر کو جو پھڑکائے جائے ہے

(ص۲۱۷)

مرغِ نظر: مراد: نگاہ۔

ع ہے مرا مرغِ نظر پروانہ شمعِ طور کا

(ص۱۳۸)

مرغانِ آتش خوار: مراد: چکور کا پرندہ۔

ع اے ہما یہ رزق ہے مرغانِ آتش خوار کا

(ص۱۴۴)

مرغانِ کوہ و راغ: مراد: پہاڑی پرندہ۔

ع مرغانِ کوہ و راغ سے دور اور شکستہ پر

(ص۱۶۶)

مرغانِ گلستاں: مراد: باغ کے پرندے۔

ع رنگ و رُخ کیوں کہ نہ مرغانِ گلستاں کا اُڑے

(ص۱۴۷)

مرکب: کوئی جانور یا کشتی جس پر سوار ہوں (ج)

ع تا یہ قربانی صراطِ عشق پر مَرکب بنے

(ص۲۴۷)

مرگ: موت، قضا، اجل (ن)

ع پیری ہے، پہلے مرگ سے ہونا عذاب کا

(ص۱۴۹)

مرگِ ناگہاں: وہ موت جو اچانک آجائے (ن)

ع ہوا بہانہ مری مرگِ ناگہاں کے لئے

(ص۲۱۱)

مرنا جینا: شادی و غم ہونا، موت و زندگی (ن)

ع مرنا جینا اک جہاں کا ہے نگاہوں پر تری

(ص۳۳۰)

مرنجان و مرنج: وہ شخص جو ہر حالت میں خوش رہے (ن)

ع ایک سے ایک موافق کہ مرنجان و مرنج

(ص۲۸۳)

مرنے کو کھڑا ہونا: مراد: مرنے کے لیے تیار۔

ع مرنے کو پھر کھڑا روشِ نرد ہوگیا

(ص۱۲۷)

مرنے کی بھی فرصت نہیں: دم بھر کی مہلت نہیں، کثرتِ کار و مصروفیت کے مبالغہ میں بولتے ہیں (آ)

ع پر ترے غم سے ہمیں مرنے کی بھی فرصت نہیں
(ص ۱۷۹)

مرہم: کسی قسم کے زخم کا علاج، وہ چیز جو آزار پائے ہوئے کو تسکین دے (ن)

ع جائیں گے مرہم نہیں جائیں گے پر مرہم کے پاس
(ص ۱۶۸)

مرہم داں: مرہم رکھنے کا ڈبا (ن)

ع خالی اے چارہ گرو! ہوں گے بہت مرہم داں
(ص ۲۲۹)

مرہم زنگار: ایک خاص قسم کا مرہم جو سبز رنگ کا ہوتا ہے (ج)

ع ہائے محتاج ہوا مرہمِ زنگار کا تو
(ص ۲۱۶)

مرہم کا پھاہا: مراد: دوا، زخم کی دوا۔

ع غلط ہے جو سمجھتے ہیں کہ یہ پھاہا ہے مرہم کا
(ص ۱۳۷)

مریخ: ایک ستارے کا نام جسکو جلاد فلک بھی کہتے ہیں، یہ سیارہ منحوس سمجھا جاتا ہے (ن)

ع مریخ کو فلک پر جس تیغ سے ہو ہیبت
(ص ۳۶۸)

مرید: کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا، مطیع، فرمانبردار، چیلا، بالکا، دینی شاگرد (ن)

ع ان کو بے پر عرش اعظم پر اُڑاتے ہیں مرید
(ص ۱۶۶)

مریضِ جاں بلب: مراد: مرنے کے قریب بیمار۔

ع اسیر رنج و غم میں ہوں مریض جاں بلب میں ہوں
(ص ۱۸۹)

مزا چکھانا: سزا دینا، کیفر کردار کو پہنچانا، بدلا لینا (ن)

ع مزا چکھایا ہے کوہ کن کو جو عشق آیا ہے امتحاں پر
(ص ۱۶۶)

مزاج: مراد: طبیعت۔ سرشت (ج)

ع مجھ کو صدقہ کر اگر ہے بدمزا تیرا مزاج
(ص ۱۳۶)

مزاج برہم ہونا: مراد: طبیعت بگڑنا، دل ناراض ہونا۔

ع رہے ہے ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں
(ص ۲۱۱)

مزاج بلغمی: مراد: بلغمی مزاج والا، موٹا، سست۔

ع ہر مزاجِ بلغمی میں ہوتی ہے تولیدِ خوں
(ص ۲۶۹)

مزاج داں: مراد: مزاج سے آگاہ۔

ع بجا ہے ہول دل ان کے مزاج داں کے لئے
(ص ۲۱۱)

مزار: زیارت کرنے کی جگہ، درگاہ، آستانہ (ن)

ع مرے مزار پہ کس وجہ سے نہ برسے نور
(ص ۲۱۱)

مزامیر: مزمار کی جمع، بانسریاں، مطربوں کے ساز (ج)

ع جن مزامیر کو ہم سنتے تھے واعظ سے حرام
(ص ۳۷۹)

مزد: مراد: بدلہ۔

ع تمنا نہیں ہے کہ امدادِ دل کو تپش کا صلہ ہو کہ مزدِ قلق ہو
(ص ۱۹۵)

مزرع دل: مراد: دل کی کھیتی۔

ع مزرع دل پر میرے پڑا اک غم کا آ کر لشکر ہے
(ص ۲۴۶)

مزرع گیتی: مزرعہ کا مخفف کھیتی، کھیت، چھوٹا گاؤں (ج)

ع اُٹھ سکا سر نہ مرا مزرعِ گیتی میں ذرا
(ص ۳۸۳)

مزہ لگنا: مراد: چسکا پڑنا۔ ذائقہ چکھنا (ن)

ع گردوں کو لگ گیا جو مزہ شب ٹھنگیر کا
(ص ۱۳۰)

مزے اڑانا: لطف حاصل کرنا، عیش منانا (ن)

ع کہ اُڑاتے ہیں گنہ گار ہی رحمت کے مزے
(ص ۲۲۶)

مزے چکھانا: سزا دینا (ج)

ع دیکھ تو کیسے چکھاتا ہوں محبت کے مزے
(ص ۲۲۶)

مزے سے گزرنا: عیش و عشرت میں زندگی گزارنا

ع مزے سے گزری اگر گزاری کسی نے بے نام و ننگ ہو کر
(ص ۱۶۳)

مزے لوٹنا: لطف حاصل کرنا (ن)

ع لوٹے کیا عشق میں اس کان ملاحت کے مزے
(ص ۲۲۶)

مزے لینا: لطف حاصل کرنا، ذائقہ چکھنا (ن)

ع موت کے جی میں مزے یہ نیم جاں لینے لگا
(ص ۱۴۳)

مزین: آراستہ، سجایا گیا، سنوارنا (ج)

ع اس پہ مزین جوں گل طغریٰ، اس پہ مسجل جوں خطِ امضا
(ص ۳۶۶)

مژدہ: خوش خبری، بشارت (ج)

ع مژدہ! خارِ دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے
(ص ۲۲۰)

مژگان: پلکیں (ن)

ع اشک باری مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو
(ص ۲۰۱)

مژگانِ برگشتہ: مراد: باغی پلکیں۔

ع کھٹکتے ہی رہیں گے جی میں وہ مژگانِ برگشتہ
(ص ۱۹۷)

مژگان کے خار: مراد: رکاوٹ۔ پلکوں کی پھانس (ج)

ع کھٹکا نہیں نگاہ کو مژگاں کے خار کا
(ص ۱۲۸)

مژہ: پلک (ن)

ع پھر اس مژہ کو یاد کرے دل تو دل میں ذوق
(ص ۱۸۳)

مسا: شام (ج)

ع بن بن کے تا زمانہ کی صبح و مساگرہ
(ص۳۸۹)

مساس: چھونا، ہاتھ پھیرنا (ج)

ع مست کو قصد کہ کر لولیٔ گردوں سے مساس
(ص۲۹۴)

مساعد: مددکرنے والا (ج)

ع طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع
(ص۳۱۱)

مسامات: مسام کی جمع، بدن کے وہ چھوٹے چھوٹے سوراخ جن میں سے پسینہ نکلتا ہے (ج)

ع ہوں میں وہ (جگر خوں کہ مساماتِ بدن سے)
(ص۱۸۸)

مست: متوالا، نشے میں چور (ج)

ع مست جیسے خانۂ خمار سے
(ص۲۰۶)

مستِ الست: قدرتی مست (آ)

ع کبھی نہ ہوگا دل آسودہ، گو ہو مستِ اَلست
(ص۲۵۹)

مستانہ: مست وار، متوالے کے مانند (آ)

ع ہر روش پر جلوۂ بادِ صبا مستانہ ہے
(ص۲۵۳)

مستجاب: قبول کیا گیا، سُنا گیا (ج)

ع دعائے خیر میری مستجاب ہونے تو دے
(ص۲۱۴)

مستحکم: پکا مضبوط، پائدار، سخت، قائم رہنے والا (ج)

ع ایک مضموں کے دو فقرے تھے مگر مستحکم
(ص۳۷۸)

مستسقی: وہ جو پانی مانگے، وہ جسے استسقا کی بیماری ہو، پیاسا، تشنہ (ج)

ع جیسے مستسقی کا ہو دم تا بہ مُردن آب میں
(ص۱۸۵)

مستعار: ادھار لیا ہوا (ج)

ع قاصد جواب زندگی مستعار دے
(ص۲۲۵)

مستعد ہونا: تیار ہونا، آمادہ ہونا (آ)

ع مستعد جب وہ ہوا ہائے تو خنجر نہ ہو
(ص۱۳۱)

مستفید: فائدہ چاہنے والا، طالب علم (ج)

ع مستفیدِ نور کب ہے شمس سے جرمِ قمر
(ص۳۷۱)

مستک: ماتھا، پیشانی (ج)

ع اس کی مستک پہ شہا جلوہ نما یوں ہے ڈھال
(ص۳۰۳)

مستوجب: واجب، لائق، قابل (ج)

ع بختِ بد سے ہوا مستوجب رجم و لعنت
(ص۲۷۹)

مستی: خمار، مدہوشی، بے تعلقی (ن)

ع وحشت و نا آشنائی، مستی و بیگانگی

(۶۔۱۱۵)

مسجد: سر جھکانے یعنی سجدہ کرنے کی جگہ، نماز پڑھنے کی جگہ، خانہ خدا (ن)

ع پل بنا، چاہ بنا، مسجد و تالاب بنا

(ص ۱۴۱)

مسجدِ اقصا: بیت المقدس جو ملک شام میں ہے (ن)، یروشلم میں وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنائی تھی لفظی معنی دور کی مسجد چونکہ مکہ سے بہت دور ہے (ج)

ع صاف قندیل درِ مسجدِ اقصا گوہر

(ص ۲۸۸)

مسجع: مقفیٰ عبارت، قافیہ بند (ج)

ع شغل و عمل میں نظم مسجع، حرفِ سخن میں نثرِ مقفیٰ

(ص ۳۶۶)

مسجل: عدالت کا فیصلہ کیا ہوا، قاضی کی مہر لگا ہوا (مجازاً) درست ثابت شدہ (ج)

ع اس پہ مزین جوں گل طغریٰ، اس پہ مسجل جوں خطِ امضا

(ص ۳۶۶)

مسخر: تسخیر کیا گیا، فتح کیا گیا (ج)

ع کیا پختہ مزاجوں کو مسخر تو نے دنیا میں

(۸۔۱۸۱)

مسدود: بند کیا گیا، روکا گیا (ج)

ع عہد میں تیرے جو ہو راہِ تعدی مسدود

(ص ۳۰۵)

مسطر: وہ آلہ جس سے جدول کھینچتے ہیں، وہ کاغذ جس پر موٹی سیاہ لکیریں کھینچی ہوئی ہوتی ہیں اور اس پر دوسرا کاغذ رکھ کر لکھتے ہیں، بلیک لائین (ج)

ع ورق پر سینے کے کھینچا ہے تارِ اشک سے مسطر

(ص ۳۳۱)

مسکرات: نشہ لانے والی چیزیں (ج)

ع دی لب نے تیرے غنچے کو کیا قسمِ مسکرات

(ص ۱۵۱)

مسکن پذیر: مراد: سکونت اختیار کرنا۔

ع مسکن پذیر آج سے دل میں نہیں ہے غم

(ص ۲۳۳)

مسکنا: مراد: کپڑے کا ذرا سا پھٹنا۔

ع جی دھڑکتا ہے تیری چولی نہ مسکے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

مِسکیں: غریب، مفلس (ج)

ع تا نہ شادی مرگ ہو جائے کوئی مسکیں گدا

(ص ۲۷۲)

مسلکِ تقویٰ: راستہ، راہ، طریقہ، قاعدہ، دستور (ن)

ع تاکہ سالک مسلکِ تقویٰ میں کرتا ہو سلوک

(ص ۳۷۰)

مسلمانی: مسلمان سے منسوب (آ)

ع گر مسلمانی ہے ثابت کفر بھی ہے شیخ جی

(ص ۱۷۱)

مسندِ شاہی: وہ فرش جس پر امراء بیٹھتے ہیں، تخت (ج)

ع تو مسندِ شاہی پہ کرے جلوہ نمائی

(ص۳۱۶)

مسواک: دانت صاف کرنے کی ریشہ دار لکڑی (ن)

ع مسواک نے بڑھایا ہے زاہد کا اعتبار

(ص۲۸۴)

مسّہ: وہ سخت کالا دانہ جو بدن پر پڑ جاتا ہے، خالِ کلاں (ج)

ع بال بھی باندھے جو مسّے پر تو زلفِ حور کا

(ص۱۳۹)

مسی ملنا: دانتوں پر مسی کی مالش کرنا (ن)

ع تم مسی مل کر نہ غُرفہ سے نکالا منہ کرو

(ص۲۰۱)

مسیح: حضرت عیسیٰؑ کا لقب جو بطور معجزہ مردہ کو پھونک مار کے زندہ کر دیتے تھے (ن)

ع مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

(ص۲۱۱)

مسیح دم: وہ جس میں اعجازاً مسیحائی ہو (ن)

ع اس زلفِ فتنہ زا کے لئے اے مسیحِ دم

(ص۱۸۴)

مسیحا: معالج، عاشق، حضرت عیسیٰ (ج)

ع کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج

(ص۱۲۷)

مسیحائی: مسیح کے معجزے والی طاقت، حیات بخشی (ن)

ع مری زندگی تھی ابھی اے ستم گر مسیحائی جو کر گئی تیری ٹھوکر

(ص۱۹۶)

مسّے پر بال باندھنا: مراد: وہ سخت کالا دانہ جو اکثر جسم پر ہو جاتا اور کچھ تکلیف نہیں دیتا ہے اسے اکثر بال باندھ کر کاٹ دیا کرتے ہیں۔

ع بال بھی باندھے جو مسے پر تو زُلف حور کا

(ص۱۳۹)

مسیر: سیر کرنا، سفر کرنا، سیر کی جگہ (ج)

ع اور اس کا شرق سے تا غرب عرصہ گاہِ مسیر

(ص۲۹۳)

مشابہت: مطابقت، تشبیہہ (ن)

ع جب سے مشابہت سے لگی اس ذقن کی شاخ

(ص۲۸۵)

مشاطہ: وہ عورت جو دلہن کے سر میں کنگھی چوٹی کرے، سرمہ لگائے، ابٹن ملے اور بنا سنوار کر بٹھائے، وہ عورت جس کا پیشہ لوگوں کے گھروں میں جا کر کنگھی چوٹی کرنے کا ہو (آ)

ع مشاطہ باغباں ہے بہ تدبیر باغ حسن

(ص۱۷۷)

مشام: قوت شامہ کی جگہ (ن)، سونگھنے کی جگہ (آ)

ع طبلہ عطار کی صورت معطر ہر مشام

(ص۳۷۱)

مشائی: مراد: وہ فلسفہ دان جو اشیا کی حقیقت کو دلیل سے پرکھنے اور دریافت کرنے کے قائل تھے۔

ع کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں پیش روی

(ص۲۷۷)

مشبک: جالی دار وہ چیز جس میں بہت سے سوراخ

ہوں (ج)

ع ہے قفس تو سینہ چاک اور دل مشبک جال ہے

(ص۲۴۶)

مشت خاک: مٹھی بھر خاک (ن)

ع مشتِ خاک اپنی کل اس کوچے میں ہم پھینک آئے

(ص۱۹۸)

مشتاق: آرزو مند، شائق، خواہاں، طالب، خواہش مند (ن)

ع کہ ہے مشتاق اک عالم ابھی سے

(ص۲۲۳)

مشتری: گاہک، ایک ستارے کا نام جو چھٹے آسمان پر ہے منجم اسے سعد اکبر مانتے ہیں (ن)

ع رو بہ رو منصوبہ، دانش کے تیری مشتری

(ص۲۷۶)

مشتعل رہنا: بھڑکتا ہوا، سوزاں، شعلہ زن (ن)

ع شعلۂ نار محبت مشتعل رہنے لگا

(ص۱۴۷)

مشرب: دین، مذہب، ملت (ن)

ع پر مذہب و مشرب سے غافل مرے دونوں ہیں

(ص۱۹۰)

مشعل دکھانا: راہنمائی کرنا (ج)، روشنی دکھانا (آ)

ع رات ہم کو ہر قدم مشعل دکھا کر لے گئی

(ص۳۵۰)

مشفق: مہربان، دردمند (ج)

ع بہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفقِ من آب میں

(ص۱۹۰)

مشقی: مشق کیا ہوا۔ منجھا ہوا (آ)

ع طفل نومشق کی مشقی کی طرح سو سو بار

(ص۲۸۰)

مشک: مراد: مہک۔

ع مشک بھی نالہ آہو میں ہے جوں لوہو گرم

(ص۱۷۷)

مشکِ اذفر: خالص اور ہر وہ چیز جس کی بو تیز ہو (ن)

ع رہے تا مشکِ اَذفر نافہ میں، بو مشکِ اَذفر میں

(ص۳۱۶)

مشکِ تتاری: تاتار کا مشک (ج)

ع باد بہاری، مُشک تتاری، عود قماری، عنبر ارا

(ص۳۶۶)

مشکِ ختن: مشک کی تین اعلیٰ قسموں میں سے ایک قسم (ج)

ع نافے میں ہووے مُشکِ ختن بے خطا گرہ

(ص۳۸۹)

مشکِ سودہ: ایک قسم کی خوشبو جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ کی تھیلی سے نکلی ہے یہ جما ہوا خون ہوتا ہے اور تھیلی میں سے نکالتے ہیں اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے (ج)

ع مشکِ سودہ کرے ہر زخم پہ کار مرہم

(ص۳۸۱)

مشک ناب: مشک کے ہرن کی وہ تھیلی جس میں مشک جم

جائے (ج)

ع اس کی شمیم فیض سے ہوجائے مشک ناب

(ص ۲۷۴)

مشکل کشا: مراد: مسیحا۔ مشکل آسان کردینے والا (ن)

ع یا علیؑ مشکل کشا! یہ وقت ہے امداد کا

(ص ۱۳۴)

مشکوے: امراء وسلاطین کا محل، قصرِ شاہی (ج)

ع جاروب کش ہے تیرے مشکوے خسروی کا

(ص ۳۶۸)

مشورت: صلاح، مشورہ (ج)

ع رکھتی ہے تدبیر سے تیری ہمیشہ مشورت

(ص ۲۷۶)

مشوش: پریشان، مضطرب، حیران (ن)

ع میں گزرا اس کے خون بہا سے خاطر اس کی مشوش ہو

(ص ۱۹۶)

مصاحبت: ہم نشینی، ساتھ رہنا (ج)

ع ایسی مصاحبت سے لگی اس دہن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

مصحف: جمع کیا گیا، کتاب (ج)

ع کھولا مصحف تو زہے یمن کہ سر لوحِ ورق

(ص ۳۸۱)

مصر: شہر افریقہ کے شمال مشرق میں ایک ملک کا نام (ن)

ع حسن نیت سے ہے تو یوسف مصر بخشش

(ص ۲۸۳)

مصرع: آدھا شعر، بیت یا فرد کا نصف (ج)

ع دیا قمری کو مصرع نالہ

(ص ۲۶۴)

مصرع برجستہ: وہ مصرعہ جو بے ساختہ بن جائے (ج)

ع آہ موزوں ہو کہ نالہ مصرع برجستہ ہو

(ص ۱۹۷)

مصفیٰ: صاف کیا گیا، پاک صاف (ج)

ع بے فیض چشمہ آبِ مصفیٰ کا ہے تو کیا

(ص ۲۲۵)

مصقلہ: صیقل کرنے کا اوزار (ن)، ریتی (آ)

ع ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسماں

(ص ۳۱۲)

مصلحت: نیک صلاح، تجویز (ج)

ع ہو اگر اصلاح فرما تیری رائے مصلحت

(ص ۲۷۶)

مصور: تصویر بنانے والا۔

ع شکل تو دیکھوں مصور کھینچے گا تصویرِ یار

(ص ۱۵۰)

مصیبت کے روز کاٹنا: مراد: مصیبت کا زمانہ جھیلنا۔

ع جس طرح کٹیں، روز مصیبت کے، کاٹ

(ص ۲۶۲)

مضطر: بے تاب، بے چین، پریشان (ن)

ع مری تاثیرِ وحشت وہ ہے، مضطر جس سے پتھر ہو

(ص ۱۹۷)

مضطرب: بے چین، بے قرار (آ)

ع بلا ہوں مضطرب میں بھی کہ مجھ سے برق نے دَب کر

(ص ۱۳۰)

مضمونِ اَدق: نہایت مشکل، عبارت اور مضامین کی نسبت کہتے ہیں (ن)

ع نہ ہو لفظ مغلق، نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں اَدق ہو

(ص ۱۹۶)

مضمون باندھنا: کسی مطلب کو شعر میں نظم کرنا (ج)

ع بندھ سکا ہم سے نہ مضموں اس دہانِ تنگ کا

(ص ۱۳۱)

مضمون جمع ہونا: مراد: مختلف بیان ذہن میں اکٹھے ہونا۔

ع ہوئے سب جمع مضموں ذوقؔ دیوان دو عالم کے

(ص ۱۸۴)

مضموں نظم کرنا: کسی مضمون کو شعر میں لکھنا (ج)

ع بے تابیِ دل کا کوئی مضموں جو کیا نظم

(ص ۲۲۲)

مطاع: جس کی اطاعت کی جائے (ج)

ع جہاں مسخر و عالم مطیع و خلق مطاع

(ص ۲۹۴)

مطب: وہ جگہ جہاں طبیب بیماروں کا علاج معالجہ کرے، وہ مکان یا بیٹھک یا دیوان خانہ جہاں بیٹھ کر طبابت کی جائے (ن)

ع مطب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا

(ص ۱۷۵)

مطبخ: باورچی خانہ (ن)

ع مطبخ میں اُس کے پشہ نمرود ہو ذباب

(ص ۲۷۴)

مطربِ دلکش: خوش کرنے والا، گانے والا، مرشد کامل (ج)

ع ساقی مہوش مستِ شبانہ، مطرب دل کش صرف ترانہ

(ص ۳۶۳)

مطلّا: ملمع کیا گیا، سنہری زریں (آ)، طلائی (ج)

ع ہووے درخشاں برق بہ باراں، دے جو ہلا زنجیر مطلّا

(ص ۳۶۶)

مطلب برآنا: مراد پوری ہونا (ن)

ع ناقص کا صفا کیش سے مطلب نہ بر آوے

(ص ۲۲۸)

مطلع الانوار: مراد: روشنی کا ظاہر ہونا۔

ع کہ اہلِ دل اسے سمجھیں گے مطلع الانوار

(ص ۳۷۶)

مطلع آہی: مراد: آہ وزاری کرنا۔

ع ہوتا ہے حق میں مرے مطلع آہی مقراض

(ص ۱۶۹)

مطلع صبح: افق کا وہ مقام جہاں صبح کی روشنی پہلے پہل ظاہر ہوتی ہے۔ (ج)

ع مطلع صبح کو ہو سامنے جس کے خجلت

(ص ۲۸۱)

مع: ساتھ، ہمراہ (ن)

ع مِع تاریخ ثانی رستم

(ص ۳۲۱)

معاذاللہ: اُردو میں اللہ کا الف حذف کر کے مستعمل ہے جب کوئی بات گستاخی کی کہتے ہیں اس وقت بولتے ہیں یعنی خدا اس گستاخی کو معاف کرے، کسی چیز یا فعل کی کثرت اور شدت ظاہر کرنے کے لیے خدا کی پناہ کی جگہ (ن)

ع قصدِ صید اس کا کرے کوئی معاذ اللہ اگر

(ص ۳۷۱)

معاش: روزی، وہ شے جس سے بسراوقات کی جائے (ن)

ع دل کی معاش غم، اسے غم کی تلاش ہے

(ص ۲۳۲)

معاصی: گناہ گار، مجرم (ج)

ع وہ ہوں میں پُر معاصی سوختہ سوزِ ندامت سے

(ص ۲۱۶)

معانی: مطالب، مقاصد (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیان

(ص ۲۷۶)

معاون: مدگار، دستگیر، حمایت کرنے والا (ج)

ع تیری محافظ آیہ کرسی، تیری معاون آیتِ قدسی

(ص ۳۶۵)

معتدل: وسط درجہ کا، درمیانی، متوسط، اعتدال والا، نہ گرم نہ سرد، جسمیں افراط تفریط نہ ہو (ج)

ع فصلِ ربیع و موسم اُردی، معتدل اک جا گرمی و سردی

(ص ۳۶۲)

معتزلی: جدا ہونے والا، فرقہ، معتزلہ کا پیرو (ن)

ع کبھی میں معتزلی، باعثِ آزادیت

(ص ۲۷۷)

معجز: مراد: وہ خلافِ عقل یا قانونِ قدرت بات جو نبی سے سرزد ہو۔ عاجز کرنے والا (آ)

ع جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی

(ص ۱۳۲)

معدلت: عدل، انصاف (ج)

ع کام لے زنبور کا خامے سے دستِ معدلت

(ص ۳۲۲)

معدنِ حلم: مراد: دل و دماغ۔

ع معدن حلم و حیا، کوہ وقار و تمکنت

(ص ۲۷۵)

معدنِ لعل و گہر: مراد: قیمتی پتھروں کے نکلنے کی جگہ۔

ع معدنِ لعل و گہر ہے دہن سُرخ ترا

(ص ۱۴۷)

معدوم البصر: نابینا، اندھا (آ)

ع عین حکمت تھی کہ معدوم البصر عقرب بنے

(ص ۲۴۷)

معراج: آنحضرت کا عالم ملکوت میں انوار الٰہی دیکھنا، انتہائی عروج (ن)

ع معراج سمجھ ذوقؔ تو قاتل کی سِناں کو

(ص ۱۵۷)

معرکہ: میدان، لڑائی (ن)

ع ہو معرکے میں عشق کے قاضی نہ کیوں کہ موت

(ص ۲۲۱)

معرّیٰ: خالی، برہنہ (ج)

ع روحِ معریٰ، اے شہِ عالم، غش ہو جریر، اور شاد ہو اعشیٰ

(ص ۳۶۴)

معصیت: گناہ، خطا (ج)

ع اگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے

(ص ۲۴۴)

معطر: خوشبودار، مہکتا ہوا (ج)

ع تو ہر اک فلسِ ماہی شکلِ برگِ گل معطر ہو

(ص ۱۹۷)

معقول: مناسب، واجب، ٹھیک، درست (ج)

ع کبھی معقول پہ مائل، کبھی سوئے معقول

(ص ۲۷۷)

معلق: لٹکا ہوا (ج)

ع جام سے قطرہ جو ٹپکا، تو معلق ہی رہا

(ص ۳۰۲)

معلم: استاد، علم سکھانے والا (ج)

ع کہ ہے وہاں کا معلم جدا، ادیب جدا

(ص ۱۵۰)

معلول: وہ جس کا کوئی باعث یا سبب ہو، نتیجہ (ج)

ع کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علت

(ص ۲۷۷)

معلوم ہونا: مراد: نظر آنا۔

ع خسروا! ہوتا ہے اس رنگ سے معلوم یہ رنگ

(ص ۲۸۳)

معما کھلنا: عقدہ کھلنا، پوشیدہ راز ظاہر ہونا (ج)

ع کیا سبب، کچھ نہیں کھلتا یہ معما ہم کو

(ص ۱۹۱)

معنبر: معطر، خوشبودار (ج)

ع آتشِ رشک سے اس زلفِ معنبر کے نسیم

(ص ۱۷۷)

معین: مقرر کیا گیا، ٹھرایا گیا (ج)

ع کچھ اگر وقتِ معین کی طرف سے نہ ہو ڈھیل

(ص ۳۰۵)

مغاں: آتش پرست، آگ کی پوجا کرنے والا (ن)

ع شکستِ توبہ لئے، ارمغاں مغاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

مغبچہ: آتش پرست یا مجوسی کا لڑکا (ج)

ع جامِ درِ دست کہیں مغبچہ مہ طلعت

(ص ۲۸۰)

مغرور: متکبر، خود پرست (ن)

ع پھر تو آئے خیر سے ہم جا کے اُس مغرور تک

(ص ۱۷۳)

مغز: بھیجا، گری، گودا، دماغ (آ)

ع بجائے مغز ہے، سیماب استخواں کے لئے

(ص ۲۱۱)

مغز کھانا: بک بک سے دماغ چاٹنا، شور کرنا (ج)

ع مغز کھاتا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں

(ص ۱۸۸)

مغفرت کرنا: معاف کرنا، بخشنا (ج)

ع کیا خوب آدمی تھا، خدا مغفرت کرے

(ص ۲۵۹)

مغلق: وہ کلام جس کے معنی مشکل سے سمجھ آئے، پیچیدہ بات (آ)

ع نہ ہو لفظ مغلق، نہ تعقید مطلق جو فی الجملہ کچھ ہو تو مضموں ادق ہو

(ص ۱۹۶)

مغیلاں: مراد: ایک خاردار درخت کا نام۔ کیکر، ببول (ج)

ع جا ہے اب زیرِ مغیلاں، ترے دیوانوں کی

(ص ۲۵۴)

مفارق: مراد: الگ، جدا۔

ع کر دے اک دم میں ہیولیٰ سے مفارق صورت

(ص ۲۸۲)

مفتاح: کھولنے والا، کنجی (ن)

ع وقت پر شمشیر ہے مفتاحِ ابوابِ مہام

(ص ۳۷۱)

مفتونِ بے کس: مراد: بے یار و مددگار عاشق۔

ع ترے محزونِ بے دم میں ترے مفتون بے کس میں

(ص ۱۸۴)

مفلسی: غریبی، محتاجی (ج)

ع نہیں ہے قانع کو خواہشِ زر، وہ مفلسی میں بھی ہے تونگر

(ص ۲۱۹)

مُفیض: فیض پہنچانے والا (ج)

ع خلق کریم و نفسِ نفیس و ابر مفیض و فائز رحمت

(ص ۳۶۴)

مقابلہ: آمنا سامنا، مٹھ بھیڑ، برابری (ن)

ع مقابلے میں جو ہم تجھ کو رُو بہ رُو کرتے

(ص ۲۱۲)

مقال: گفتگو، کلام، بات چیت (ن)

ع لب بند ہوویں طوطیٔ شیریں مقال کے

(ص ۳۱۳)

مقالات: مقالہ کی جمع، کتب (ج)

ع یہ مقالات مثالِ قصص مصنوعہ

(ص ۲۷۹)

مقالت: مراد: بات چیت۔

ع تو بہ ریاست، تو بہ فراست، تو بہ مقالت، تو بہ سیاست

(ص ۳۶۵)

مقبروں کی زمین دیکھنا: مراد: خوشی سے مرنے کے لئے تیار ہونا۔

ع خوش خوش وہ مقبروں کی جاکر زمین دیکھے

(ص ۲۵۶)

مقبول: قبول کیا گیا، مانا گیا، پسندیدہ (ن)

ع یا رب دعائے ذوقؔ ہو مقبول و مستجاب

(ص ۲۷۵)

مقتل عشاق: مراد: محبت کرنے والوں کی قتل گاہ۔

ع پھر چلا مقتلِ عشاق کی جانب قاتل

(ص ۲۰۷)

مقدم ہونا: ترجیح ہونا (ن)

ع مقدم صدق پر ہے کذب، گرچہ صدق فائق ہے

(ص ۲۵۶)

مقدور: طاقت، مجال، حوصلہ (ن)

ع شکارِ بستۂ فتراک کو ترے مقدور

(ص ۲۱۴)

مقدورلاف: بڑائی، خودستائی، گھمنڈ (ن)

ع خورشید و مہ کو رو برو تیرے کہاں مقدور لاف

(ص ۳۷۱)

مقراض: قینچی، کترنے کا اوزار (ن)

ع کیوں نہ حسرت سے ملے ہاتھوں کو مقراض کہ ہائے

(ص ۲۵۸)

مقشر: چھلکا اتارا ہوا (ج)

ع شکر آمیختہ بادامِ مقشر دنداں

(ص ۲۹۷)

مقفل: قفل لگایا ہوا، بند (ن)

ع درہا کے مقفل سے عزیزاں نکل آیا

(ص ۱۴۶)

مقفّی: قافیہ کیا گیا، قافیہ دار (ن)

ع شغل و عمل میں نظم مسجع حرفِ سخن میں نثرِ مقفی

(ص ۳۶۶)

مقولہ: قول، بات، سخن (ج)

ع کیاہوا علمِ مقولہ سے اگر کیف کہ ہے

(ص ۲۷۸)

مقوی: قوت دینے والا، طاقت بخشنے والا (ن)

ع ہوں مقویِ دل و جاں مثل اوراقِ طلا

(ص ۲۷۰)

مکدر: میلا کیا گیا، میلا، گدلا (ج)

ع رہے جوں شیشہ ساعت وہ مکدّر دونوں

(ص ۲۲۰)

مکرجانا: قول سے پھر جانا، دھوکہ، فریب (ج)

ع بلکہ پوچھے گا خدا بھی تو مکر جائیں گے

(ص ۲۲۹)

مکرچاندنی: پچھلی رات کی دھندلی سی چاندنی جو صبح ہو جانے کا دھوکا دیتی ہے، صبح کاذب، وہ فعل یا چیز جو دوسروں کو دھوکے میں ڈالے (ن)

ع اس مکرِ چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح

(ص ۱۵۹)

مکروفریب: دھوکہ، حیلہ، چالاکی، عیاری (ن)

ع واہ رے پیکِ اجل دیکھے ترے مکر و فریب

(ص ۱۶۸)

مکرر: دہرایا گیا، بار بار کہا گیا (ج)

ع جب دبے گا سانپ کاٹے گا مکرر زیرِ پا

(ص ۳۳۰)

مکرم: عزت والا، بزرگ (ج)

ع روح مجسم، عقل مکرم نفس مقدس، جسم مطہر

(ص ۳۶۴)

مکرمت: بزرگی، عنایت، مہربانی، نوازش (ن)

ع ماہِ اوجِ منزلت، مہرِ سپہرِ مکرمت

(ص ۲۷۵)

مکنوں: پوشیدہ چھپا ہوا (ج)

ع حسنِ ادا میں نکتہ موزوں، طرز سخا میں گوہر مکنوں

(ص ۳۶۶)

مکیں: صاحبِ خانہ، مکان میں رہنے والا (ج)

ع خلل مکاں کو ہے گر پہنچتا تو ہوتا نقصان ہے مکیں کو

(ص ۲۵۰)

مکھڑا: محبوب کہ منہ اور چہرے کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا

(ص ۳۲۰)

مکھی: ایک پردار کیڑا جو اکثر گرمیوں اور برسات کے موسم میں گھروں میں اڑتا پھرتا ہے، ہیضہ اور دیگر وبائی بیماریوں کے جراثیم کو پھیلاتا ہے (ج)

ع مکھی بھی ہوں تو خال دہان تفنگ ہوں

(ص ۱۸۷)

مگس: مکھی (ج)

ع چوری کی ہوتی ہیں واقع میں مگس کی تیلیاں

(ص ۳۰۷)

مگس ران: مکھیاں جھلانے والا (ج)

ع مصروف زخمِ دل کی مگس رانیوں میں ہم

(ص ۱۷۵)

مل رہنا: مراد: خوب دوستی بنا کر رہنا۔

ع میں رقیب رُوسیہ سے ذوقؔ مل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

مُل: انگوری شراب (ج)

ع ذوقؔ جلدی سے مئے گل رنگ سے بھر ساغرِ مُل

(ص ۱۵۵)

ملاّ: مسجد میں رہنے والا، مسجد میں نماز پڑھنے والا (ن)

ع بنا وحدت کی کیوں توڑے گا ملا جمعِ کثرت سے

(ص ۲۱۶)

ملاحت: نمکین ہونا، سانولا پن (ج)

ع لوٹے کیا عشق میں اس کانِ ملاحت کے مزے

(ص ۲۲۶)

ملاحد: جمع ملحد کی، مراد بے دین لوگ (ج)

ع گہ ملاحد کی تھی تردید کلام الحاد

(ص ۲۷۷)

ملاقات: ایک دوسرے سے ملنا (ن)

ع بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

(ص ۲۴۰)

ملامت کرنا: مراد: لعن طعن کرنا۔

ع ناصحا مجھ کو ملامت تو نہ کر

(ص ۲۶۱)

ملائکِ تسبیح خواں: مراد: گناہ اور ہوس سے عاری مخلوق، خدا کی پاکی بیان کرنے والے فرشتے (آ)

ع سدا ملائک تسبیح خواں کو آئے رشک

(ص ۱۲۹)

ملتِ عشق: مراد: محبت کی شریعت۔

ع ملتِ عشق میں ہو کاش، تناسخ ہی سہی!

(ص ۲۲۶)

ملت ودیں برباد کرنا: مراد: دنیا اور آخرت تباہ کرنا۔

ع کرکے برباد مرا ملت و دیں اور سوا

(ص ۱۲۹)

ملتفت: التفات کرنے ولا، توجہ کرنے والا (ن)

ع تو مُدعا پہ اس کی گر ملتفت ذری ہو

(ص ۳۶۹)

ملخ: ٹڈی (آ)

ع گو جوں ملخ وہ حلق بریدوں میں مل گیا

(ص ۱۳۳)

ملک: فرشتہ، ساربان (ن)

ع عقد پرویں ہے کہ اس حقہ پرویں میں ملک

(ص ۲۱۲)

ملکِ عدم: وہ عالم جس میں مرنے کے بعد روح رہتی ہے (ج)

ع ہے اب تو یاں سے ملک عدم دو قدم پرے

(ص ۳۵۱)

ملمس: لمس، بدن کا اوپر کا حصہ، جلد بدن (ن)

ع نہ جنبش نبض میں جس کی، نہ گرمی جس کے ملمس میں

(ص ۱۸۴)

ملوث: مراد: ناپاک۔ لتھڑا ہوا (ن)

ع تا زاہد پاک ملوث ہو، تا صوفی دم کش میکش ہو

(ص ۱۹۶)

ملہم: غیب سے کوئی بات دل میں ڈالنے والا (ج)

ع تو یہ ہاتف نے کہا غیب سے ہو کر ملہم

(ص ۳۷۸)

ممات: موت، مرگ (ج)

ع تو شہیدِ ناز کو کیوں کہ پھر نہ حیات بعد ممات ہو

(ص ۳۴۶)

ممسک: پکڑنے والا، رکھنے والا (ج)

ع قوتِ ماسکہ ممسک کے قویٰ سے گم ہو

(ص ۳۰۲)

ممنون ہونا: احسان کیا گیا، احسان مند، شکر گزار (ن)

ع ممنون باغ میں ہے نہایت رسن کی شاخ

(ص ۲۸۴)

ممیز: تمیز کیا گیا، جدا کیا گیا (ج)

ع ہووے نہ ممیز کرۂ ناری و مائی

(ص ۳۱۴)

من وسلویٰ: خوان نعمت (ن)

ع مائدہ اور من و سلویٰ کی کسے ہے احتیاج

(ص ۳۷۱)

منات: مکہ معظّمہ کے تین مشہور بُتوں میں سے ایک (ج)

ع صورتِ لات وشکلِ منات ورشکِ یعوق وغیرتِ عزیٰ

(ص ۳۶۳)

مناجات: وہ نظم جس میں خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کرکے دعا اور التجا کی جائے (ج)

ع اب پیر ہوا، پیر مناجات ہوا

(ص ۲۶۲)

مناسب: موزوں، لایق، زیبا، شایاں (ن)

ع اب مناسب ہے یہی، کچھ میں بڑھوں، کچھ تو بڑھے

(ص۲۳۴)

منبر: وہ اونچا مقام جس پر بیٹھ کر خطیب جمعہ اور عیدین میں خطبہ پڑھتا ہے، وہ لکڑی کا زینہ جس پر بیٹھ کر مرثیہ پڑھتے ہیں (ن)

ع گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسماں

(ص۳۱۲)

منت: وہ وعدہ جو کسی بزرگ یا خدا تعالیٰ سے کیا جائے (ج)

ع بہانہ کر کے مِنّت کا پنھایا طوق گردن میں

(ص۱۹۱)

منتخب: پسندیدہ، چنا گیا (ج)

ع منتخب ہے مخزن اسرار سے

(ص۲۰۷)

منتشر: پراگندہ ہونے والا، پھیلنے والا (ن)

ع آب باراں سے گزر کر منتشر تا ہو شعاع

(ص۳۶۹)

منتہی: مراد: ختم ہونے والا۔ انتہا کو پہنچنے والا (ج)

ع منتہی ہوں نہ کبھی تیرے صفاتِ نیکو

(ص۲۸۳)

منجم: نجومی، ستاروں کا علم جاننے والا (ن)

ع سنبلہ کو تا منجم کہوے ہے شاید عقیم

(ص۳۷۰)

منجمد: سردی سے جمنا (ج)

ع منجمد ہو کر میانِ طبقہ ہائے زمہریر

(ص۳۶۹)

منخسف: مراد: گہن لگا ہوا۔

ع رہے ہے جوں قمر منخسف سدا بے نور

(ص۱۷۴)

مندیل: ایک خاص قسم کی پگڑی (ج)

ع گل کی رنگیں ہے قبا غنچے کی رنگیں مندیل

(ص۳۰۵)

منڈھا: منڈپ، سائبان، شامیانہ (ج)

ع دھوم اس شادی کی یہ ہے کہ منڈھے کی صورت

(ص۳۷۹)

منڈیر: دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھلواں بنا ہوتا ہے (ن)، پشتہ (ج)

ع ہوتا اگر ذرا نہ سہارا منڈیر کا

(ص۱۳۰)

منذر: مراد: نذر دینے والا، نعمتیں عطا کرنے والا۔

ع حاتمِ دوراں، منذرِ نعماں، رستمِ دستاں، شیرِ نیستاں

(ص۳۶۶)

منزلِ راحت: مراد: سکون اور خوشی کا مقام۔

ع پر ہمارے واسطے یاں منزل راحت نہیں

(ص۱۷۹)

منزلِ فراغ: مراد: فرصت کا مقام۔

ع یہ تنگ نائے دہر نہیں منزلِ فراغ

(ص۱۹۴)

منزل گاہ: مراد: اُترنے کی جگہ (ن)

ع مرا گھر تیری منزل گاہ ہو ایسے کہاں طالع

(ص ۱۴۸)

منزلِ گیتی: مراد: دنیا۔

ع کیا کرے منزلِ گیتی کا کوئی دعویٰ ملک

(ص ۱۶۱)

منزلِ مقصود: اصل مراد، وہ جگہ جہاں کا پہنچنا مقصود ہو (ن)

ع جو کہوے آپ کو، وہ منزلِ مقصود کو پہنچے

(ص ۱۹۷)

منزلت: اعزاز، وقعت، عزت (ن)

ع ماہِ اوجِ منزلت، مہرِ سپہرِ مکرمت

(ص ۲۷۵)

منسوب: جس سے منگنی ہوئی ہو (ج)

ع منسوب ہر ستارے سے ہووے ہر آسماں

(ص ۳۱۲)

منشور: فرمانِ شاہی (ن)

ع منشورِ افسری پہ توقیع خاوری ہو

(ص ۳۶۸)

منشیِ قدرت: مراد: اللہ تعالیٰ، کاتبِ تقدیر۔

ع رہ گیا بس منشیِ قدرت جگہ واں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

منصب: رتبہ وعہدۂ جلیل القدر جو شاہانِ ہند کی طرف سے امراء کو دیا جاتا ہے (ن)

ع کیا ہوئی تنخواہ تیری، کیا ترا منصب بڑھا؟

(ص ۲۷۲)

منصفی: انصاف کرنا (ج)

ع نے رحم ہے، نہ پاس محبت، نہ منصفی

(ص ۲۲۵)

منصوبہ کرنا: تدبیر، ارادہ (ج)

ع منصوبہ مارنے کا مرے کرتے ہیں حریف

(ص ۱۸۶)

منصور: مدد دیا گیا، فتح مند، ایک ولی اللہ کا نام جس نے حالت جذبہ میں انا الحق کہہ دیا تھا۔ جس پر شرع کے مطابق سولی دی گئی (ن)

ع صدا ہے خوں میں بھی منصور کے انا الحق کی

(ص ۲۳۶)

منضم: ملایا گیا، ملا ہوا، شامل، پیوستہ (ن)

ع تا کہ زماں منضم بہ زمیں ہو، دور میں چترِ چرخ بریں ہو

(ص ۳۶۷)

منطق: وہ علم جو عملی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کرتا ہو (ج)

ع کبھی منطق کو تفوّق یہ مرے ناطقے سے

(ص ۲۷۶)

منطقہ: وہ خطۂ زمین جو دو فرضی خطوط کے درمیان پٹکے کی طرح زمین کو گھیرے ہوئے ہے (ج)

ع دوشِ گردوں پہ خط منطقہ ہو خطِ نطاق

(ص ۳۷۴)

منظور: مانا گیا، قبول کیا گیا (ج)

ع تا خطبہ و نماز سے منظور ہو ثواب

(ص ۲۷۵)

منظورِ نظر: پسندیدہ، مرغوب، مقبول (ن)

ع ہلال اُنتیسویں کا سب کو منظورِ نظر دیکھا

(ص ۳۳۴)

منفعل: مراد: شرمسار رہنا۔

ع یوسفِ مصری بھی کچھ ہے منفعل رہنے لگا

(ص ۱۴۷)

منفعل ہونا: اثر قبول کرنے والا، نادم، شرمندہ، شرمسار (ن)

ع گردوں بھی پست ہو کے ہوا خوب منفعل

(ص ۳۱۳)

منقار: پرند کی چونچ (ن)، ٹھونگ (آ)

ع کام لے منقار سے فرہاد قمری صور کا

(ص ۱۳۹)

منقش: بیل بوٹے دار نقش کیا گیا (ن)

ع شب صفحہ ماہِ منور کا جوں سینۂ باز منقش ہو

(ص ۱۹۶)

منقل: انگیٹھی (ج)

ع بل بے اے آتشِ غم سینے میں مثلِ منقل

(ص ۱۲۷)

منقول: نقل کیا گیا، وہ علم جس میں صرف ان باتوں سے بحث ہو جو دوسروں نے بیان کی ہیں (ج)

ع کبھی منقول پہ مائل، کبھی سوئے معقول

(ص ۲۷۷)

منکا: گردن کی ہڈی یا مہرہ، مہرہ پشت، ریڑھ کی ہڈی کا اوپر کا حصہ (ج)

ع ڈھلکتا دانۂ تسبیح کے مانند ہے منکا

(ص ۱۳۸)

منہ باندھنا: مراد: منہ پر کپڑا باندھنا۔

ع کہ میرے منہ کو بعد از مرگ تو نے بدگماں باندھا

(ص ۱۳۰)

منہ بنانا: بُری صورت بنانا، بسورنے کی صورت بنانا (آ)

ع عبث تم اپنا رکاوٹ سے منہ بناتے ہو

(ص ۱۹۸)

منہ پر: مراد: سامنے، روبرو، بالمقابل۔

ع فرق پر یہ ہے یہاں منہ پہ ہے اور واں دل میں

(ص ۳۴۳)

منہ پھوڑ کر: بے حجابانہ، بے حیائی سے، آزادانہ (آ)

ع میں بھی حاضر ہوں، کہا غنچے نے یہ منہ پھوڑ کر

(ص ۱۶۷)

منہ پھیرنا: مراد: بے توجہی ظاہر کرنا، ناگوار گزرنا (آ)

ع پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر، اچھا ہوا

(ص ۱۳۷)

منہ جھلسنا: مراد: چونکہ شیر کی مونچھوں کا بال کھا جانے سے آدمی مر جاتا ہے پس اس سبب سے شیر کو مارنے کے بعد اس کے منہ کو آگ میں جھلس دیا کرتے ہیں، منہ کو آگ لگا دینا (ن)

ع جھلسے ہیں منہ شکار کئے پر بھی شیر کا

(ص ۱۳۰)

منہ چڑھا: کسی کو گستاخ اور بے ادب بنانا (آ)

ع جو چڑھا منہ اسے میدان اجل میں مارا

(ص ۱۳۷)

منہ چھپانا: چہرہ سامنے نہ کرنا، شرم وحجاب سے (ن)

ع جو دکھائے رُخ تو ہو دن وہیں، جو چھپائے منہ، ابھی رات ہو

(ص ۳۴۶)

منہ زرد ہونا: مراد: ہوش وحواس جاتے رہنا۔ ڈر جانا (ن)

ع نشتر کا نام سنتے ہی منہ زرد ہوگیا

(ص ۱۲۷)

منہ سے بولنا: زبان سے بات کرنا، جواب دینا (ن)

ع دہان وگیسو کا تیرے مارا، نہ منہ سے بولے، نہ سر سے کھیلے

(ص ۲۵۶)

منہ فق ہونا: چہرے کا رنگ زرد یا سفید ہونا، حواس باختہ ہوجانا (ج)

ع میرے دل کے آبلے دیکھے تو منہ فق ہوگئے

(ص ۳۴۲)

منہ کا عدم ہونا: مراد: محبوب کا منہ اس قدر چھوٹا ہونا کہ نہ ہونے کے برابر ہو، دہن کی نیستی (ن)

ع کہ منہ تیرا عدم ہے اور عدم میں نکتہ کب آیا

(ص ۱۲۶)

منہ کالا کرنا: بدنام کرنا، رسوا کرنا (ج)

ع منہ چڑھ کر اُس شوخ کے اپنا کالا منہ اے خال کیا

(ص ۳۳۳)

منہ کو لگی ہوئی: مزہ پڑنا، چسکا پڑنا (ن)

ع منہ سے لگا ہوا ہے اگر جام مئے تو کیا

(ص ۲۳۳)

منہ کھولنا: زبان کھولنا، کچھ کہنا، تقریر کرنا (ن)

ع کھول دے منہ کو جو تو منہ سے اُٹھا کر سہرا

(ص ۳۲۰)

منہ لگانا: خاطر میں لانا (ج)

ع شاخ نبات کو نئے قلیاں نہ منہ لگائے

(ص ۲۸۴)

منہ میں آبلے ڈلنا: مراد: منہ میں چھالے بنا

ع نہ ڈال آبلے اے گرمی فغاں منہ میں

(ص ۱۸۹)

منہ میں خاک بھرنا: بدی کا کلمہ کہنے سے روکنے کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع کہ میں نے خاک بھر دی اُن کے منہ میں خاک ساری سے

(ص ۲۱۳)

منہ میں زباں نہ ہونا: خاموش ہونا، بول نہ سکنا (ج)

ع یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زباں منہ میں

(ص ۱۸۹)

منہ میں زباں ہونا: قوت گویائی ہونا، جواب دینے کی طاقت رکھنا (ج)

ع ان کے منہ میں یہ زباں ہے کہ الٰہی مقراض

(ص ۱۶۹)

منہ میں گھنگھنیاں بھر لینا: خاموشی اختیار کرنا (ن)

ع کہ چپکا بیٹھ رہوں بھر کے گھنگھنیاں منہ میں
(ص۱۸۹)

منہ نہ لگانا: مراد: التفات نہ کرنا، خاطر میں نہ لانا۔
ع مجھ سا ہو آئینہ تو منہ نہ لگاوے اس کو
(ص۱۹۷)

منّت: وہ وعدہ جو کسی بزرگ یا خدا تعالیٰ سے کیا جائے، نذر، نیاز، بھینٹ، مانی ہوئی بات کسی مراد کے واسطے (ج)
ع بہانہ کرکے منت کا پنھایا طوق گردن میں
(ص۱۹۱)

مو: بال (ن)
ع اتنے مُو، تن پہ نہیں، جتنے ہیں پیکاں دل میں
(ص۱۸۹)

مواخذۂ حشر: مراد: روزِ حساب کی گرفت۔
ع فارغ رہا مواخذۂ حشر سے وہی
(ص۱۴۹)

موافق: مناسب (ج)
ع ایک سے ایک موافق کہ مرجان و مرنج
(ص۲۸۳)

موافی: مراد: مطابق۔
ع باطنِ صافی، جانِ موافی، پردہ بہ دنیا، جلوہ بہ عقبی
(ص۳۶۴)

مو بہ مو: بال بال (ج)، سب کا سب (ن)
ع خط مشک افشاں قلم سے مُو بہ مُو نکلا کرے
(ص۳۵۲)

موکشاں: مراد: بال کھولے ہوئے۔دیوانہ وار (ج)
ع مُوکشاں لاتی ہے در پر ترے ہو سرگرداں
(ص۳۸۵)

موکمر: مراد: خوبصورت کمر، بال جیسی کمر۔
ع بندھ گیا اس موکمر کا جب کہ مضمون کمر
(ص۱۳۶)

موقلم: بالوں کی قلم جس سے نقاش و مصور رنگ بھرتے اور لکیریں کھینچتے ہیں، باریک برش (آ)
ع مُوقلم ایسا لاؤں کہاں سے جو یہ کرے تحریر انھیں
(ص۳۴۳)

موت کا یاد کرنا: مراد: فنا کا انتظار کرنا۔
ع موت اس کو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور
(ص۱۴۴)

موتیا: موتی کی مانند، موتی سے مشابہ (ج)
ع موتیا میں عوض غنچہ ہو پیدا گوہر
(ص۲۸۸)

موج: مراد: پانی کی لہر (ن) لہر، ترنگ (آ)
ع کام لے شمشیر کا از موجِ آب جوئے باغ
(ص۱۷۰)

موجِ دُخاں: مراد: آہ کے دھوئیں کی لہر۔
ع موجِ دُخاں سے ضبط نہ ہو پیچ و تاب کا
(ص۱۴۹)

موجِ رمِ برق: مراد: بجلی کی لہر۔
ع سرعت ہے ابھی نبض میں جوں موج رم برق
(ص۲۰۳)

موج ریگ: سراب کا موج سے استعارہ کرتے ہیں(ن)، وہ لہر جو ہوا سے ریت میں پیدا ہوتی ہے(ج)

ع جس جا کہ موجِ ریگ ہو، دریا وہاں ہو موج زن

(ص۳۱۸)

موجِ صبا: مراد: ہوا کی لہر۔

ع موجِ صبا کی طرح سے تیری گلی میں چرخ زن

(ص۱۴۶)

موجِ نسیم: مراد: ہوا کا جھونکا۔

ع چھیڑے تارِ شمع کو گر ناخن موجِ نسیم

(ص۲۷۰)

موجِ نسیم چمن: ہوا کا جھونکا(ج)

ع زنجیرِ پا ہے موجِ نسیم چمن مجھے

(ص۳۵۳)

موجِ نگہ: مراد: ایک جگہ نہ ٹھہرنے والی نظر، نظر کی لہر۔

ع کام لے موج نگہ سے سیلی اُستاد کا

(ص۱۳۴)

مؤذن: اذان دینے والا، نماز کے واسطے لوگوں کو بلانے والا(ج)

ع تو چیخ اُٹھے مؤذن جدا، خطیب جدا

(ص۱۵۰)

موذی: مراد: ایذا دینے والا، تکلیف دہ، ہلاک کرنے والا، زہریلا(آ)

ع بڑے موذی کو مارا، نفسِ اَمارہ کو گر مارا

(ص۱۴۲)

مور: ایک بڑا پرندہ جس کا نر بہت خوبصورت ہوتا ہے اس کے دم کی نوکوں کے بال پتلے نہایت خوبصورت ہوتے ہیں ان پر چاند سا بنا ہوا ہوتا ہے۔ مادہ کو لبھانے کے لئے دم کو چنور کر کے ناچتا ہے(ج)

ع ہے دُرِ تاجِ سلیماں بیضہ، بیضہ مور کا

(ص۱۳۹)

مورچھل: موروں کے پروں کا چنور جس سے مگس رانی کرتے ہیں(ج)

ع مورچھل گور غریباں پہ ہے جھلتے دیکھا

(ص۳۳۱)

موزوں ہونا: زیبا ہونا، شعر کا بحر سے درست ہونا(ج)

ع ذوقِ سخن داں تیری دعا سے، طرزِ سخن موزوں ہو سراپا

(ص۳۶۶)

موزونیت: پسندیدگی، سنجیدگی، زیبائش(ن)

ع طبع موزوں کی دکھاتا تھا جو موزونیت

(ص۲۷۸)

موسائی: حضرت موسیٰ کے امتی، یہودی(ن)

ع عیسائی اپنے دیں پہ ہے، موسائی اپنے دیں پہ ہے

(ص۲۱۸)

موسیقی: گانے بجانے کا علم، راگ کا علم(ج)

ع ماہر موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا

(ص۲۷۷)

موسمِ اردی: مراد: بہار کا موسم۔

ع فصلِ ربیع و موسمِ اردی معتدل اک جا گرمی و سردی

(ص ۳۶۲)

موسمِ طفلی: مراد: بچپن کا زمانہ۔

ع کہاں وہ موسمِ طفلی کہ ہم دامن سواروں میں

(ص ۲۱۰)

موسمِ گُل: بہار کا موسم (ن)

ع کیا کروں، ہے خبر موسمِ گل ہر سو گرم

(ص ۱۷۶)

موسیٰؑ: ایک مشہور پیغمبر کا نام (ن)

ع لن ترانی کا سزاوار نہ موسیٰ ہوتا

(ص ۱۴۵)

موسیقار: مراد: گانکہ۔ ایک خیالی پرند، ایک باجے کا نا (ج)

ع سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

(ص ۳۷۷)

موش: چوہا (ج)

ع پنجۂ گربا سر بچۂ موش و کنجشک

(ص ۲۸۲)

موشگافی: ایک بینی، چھان بین، نکتہ چینی (ج)

ع موشگافی ہے تری کوہ شگاف دِقت

(ص ۲۸۲)

موعظت: نصیحت (ج)

ع تاکہ واعظ کی زباں پر ہو کلامِ موعظت

(ص ۲۷۶)

مؤکل: روح جس کو عامل مسخر کرتے ہیں (ن)

ع لے گیا کوئی مؤکل وہ اُڑا کر تعویذ

(ص ۱۶۱)

موقوف: ٹھہرایا گیا، انحصار کیا گیا (ج)

ع رہائی قتل پر موقوف ہو گر ہم اسیروں کی

(ص ۱۹۷)

مول بہنا: مراد: قیمت وقدر کم ہونا، (نیا محاورہ)

ع سب مول تیرا لعلِ بدخشان بہ گیا

(ص ۱۳۳)

مول ٹوٹنا: قیمت گھٹ جانا (ن)، نرخ کم ہو جانا (ج)

ع مول بھی ٹوٹ گیا، صاف جو ٹوٹا گوہر

(ص ۲۸۷)

مول لینا: خریدنا، زرخرید کرنا (آ)

ع تو مول لیتے ہم اک اپنے مہرباں کے لئے

(ص ۲۱۱)

مولود: پیدائش یا ولادت کا دن (ج)

ع کہ بانگِ ولادت کو مولود سمجھے

(ص ۲۴۹)

موم ہو جانا: مراد: نرم پڑ جانا۔

ع دل آہنیں جب ہوا موم اس کا

(ص ۲۵۰)

مومیا: وہ مسالحہ جسے لگا کر لاش کو محفوظ کرتے تھے۔ قدیم فراعنہ کی لاشیں اسطرح محفوظ کی گئی تھیں (ج)

ع دل بشکستہ میرا اپنے حق میں مومیا سمجھے

(ص ۲۴۴)

مومیائی: مراد: ایک غلط خیال۔ ایک مادہ جو پتھروں سے

نکلتا ہے، یہ بہت طاقت دہ چیز ہوتی ہے (ج)

ع کرے درست اگر مومیائی تدبیر

(ص۲۹۱)

مونچھوں کو تاؤ دینا: مونچھوں کے بالوں کو بل دینا، بیشتر غصہ یا غرور سے یا کسی اہم کام کا مقصد ظاہر کرنے کے لیے بطور دعویٰ کے ایسا کرتے ہیں، اپنی بڑائی کرنا (ن)

ع تاؤ تو مونچھوں پہ دے کر کہتا تھا یہ برملا

(ص۲۷۱)

مونس: غم ہٹانے والا، غم خوار، ہمدرد (ج)

ع کوئی اس بزم میں مونس ہے نہ دم ساز اپنا

(ص۱۵۰)

مونگا: مرجان کا ایک درخت جو سمندر میں پیدا ہوتا ہے (ن)

ع کیا تماشا ہے کہ بن جائے ہے مونگا گوہر

(ص۲۸۷)

موئے میاں: پتلی کمر (ج)

ع مُوئے میاں جوں معنی نازک، تنگ دہاں سربستہ معما

(ص۳۶۳)

موید: تائید کیا گیا، مضبوط کیا گیا (ج)

ع فلک موید و اختر معین و بخت نصیر

(ص۲۹۴)

مویز: منقا، بڑے سوکھے ہوئے انگور (ج)

ع بے بادہ غورگی میں ہوا ذوقؔ جو مویز

(ص۱۸۷)

مہ: چاند، قمر، ماہتاب (ن)

ع چھپ گیا مہ رُخ پہ تیرے زلفِ شب گوں دیکھ کر

(ص۱۶۳)

مہِ انور: بہت روشن (ن)

ع زہرہ سے اب قرن مہِ انور آسماں

(ص۳۱۱)

مہ پارہ: مراد: محبوب جو چاند کے ٹکڑے جیسا لگتا ہو۔

ع دانت یوں چمکے ہنسی میں رات اُس مہ پارہ کے

(ص۱۴۰)

مہِ تاباں: چمکنے والا چاند، معشوق کی تعریف (ج)

ع منزل اوج پہ چمکے مہِ تاباں ہر چند

(ص۳۲۲)

مہ جبیں: مراد: محبوب، چاند سے مکھڑے والا (آ)

ع مہ جبیں یاد ہیں کہ بھول گئے

(ص۱۷۸)

مہ شوال: مسلمانوں کا دسواں قمری مہینہ (ن)

ع ساون میں دیا پھر مہِ شوال دکھائی

(ص۳۱۴)

مہ صیام: رمضان کا مہینہ (ج)

ع چل شیخ میکدے میں بسر کر مہِ صیام

(ص۲۱۸)

مہ طلعت: محبوب کی تعریف سے مستعمل ہے (ن)

ع آتا نہیں مہ طلعت، کیا دیر لگائی ہے

(ص۲۳۵)

مہ لقا: وہ جس کا چہرہ چاند کی طرح خوبصورت ہو(ج)

ع مسجدوں میں لوگ اذاں اے مہ لقا کہنے کو ہیں

(ص۳۴۲)

مہِ نو: مراد: نیا چاند، چاند کی پہلی تاریخ(ن)

ع میں نے جب دیکھا مہ نو تو اُس ابرو کا خیال

(ص۱۲۹)

مہ وش: چاند سا محبوب(ن)، حسین، خوبصورت(ج)

ع اگر نہیں کسی مہ وش کے انتظار میں دل

(ص۱۷۳)

مہِ ہالہ نشیں: مراد: محبوب، چاند جو روشنی کے گھیرے میں ہو۔

ع شب مہِ ہالہ نشیں سر در گریباں ہی رہا

(ص۱۳۲)

مہام: مہم کی جمع، خطرناک اور دشوار کام(ج)

ع وقت پر شمشیر ہے مفتاحِ ابوابِ مَہام

(ص۳۷۱)

مہتابی: ایک قسم کا تربوز، چکوترہ، ایک قسم کی آتش بازی جسکے چھوڑنے سے چاند جیسی روشنی ہو جاتی ہے(آ)

ع پر اس ہوس کی ابھی چھٹ رہی ہے مہتابی

(ص۳۷۸)

مہتر: سردار، مالک، آقا، حاکم(آ)

ع زیبا ہے ماہ کو گر فرمانِ مہتری ہو

(ص۳۶۸)

مہجور: عاشق، فراق زدہ(ن)

ع اے صنم کیا پوچھتا ہے حال اس مہجور کا

(ص۱۳۸)

مہر: چاند(آ)

ع وہ مہر، تو میں تاب، وہ گوہر ہے، تو میں آب

(ص۱۸۸)

مہر: مراد: الفت، محبت، آفتاب(ن)

ع مہر اک شعلہ سا ہے سو بھی چراغ دور کا

(ص۱۳۹)

مُہر: انگوٹھی، کسی چیز پر کھدا ہوا نام(ن)

ع یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر

(ص۲۳۳)

مُہرِ نبوت: وہ نقش مبارک جو رسول ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھا(ن)

ع عشق کے داغ کو دل مہر نبوت سمجھا

(ص۲۰۷)

مہروش: حسین، خوبصورت(ج)

ع مہروَش بل بے ترے حسنِ جہاں تاب کی تاب

(ص۱۷۶)

مہروماہ: سورج اور چاند(ج)

ع کہ مہر و ماہ سے دن رات یاں اک جام چلتا ہے

(ص۲۲۲)

مہرہ: وہ لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے جن سے شطرنج کھیلتے ہیں(ج)

ع مشتری بھی ترے شطرنج کا ہے اک مہرہ

(ص ۲۹۸)

مہرۂ پشت: مراد: ریڑھ کی ہڈی کا جزو۔

ع مہرۂ پشت سے دشمن کے ہے چُھٹتا گوہر

(ص ۲۸۸)

مہرۂ مار: وہ پتھر کا ٹکڑا جس سے بیان ہوتا ہے کہ سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہے (ج)

ع افعی زلف کے کاٹے کو ہے جوں مہرۂ مار

(ص ۲۸۸)

مہری وسادہ: مراد: مہر لگا ہوا اور بغیر مہر کے

ع مہری و سادہ مہِ چرخ کہن کا کاغذ

(ص ۱۶۱)

مہلل: مراد: پُر اثر۔

ع لحنِ قماری، شکلِ مسجع، صورتِ عنادل، وردِ مہلل

(ص ۳۶۲)

مہماں: مراد: وہ غیر شخص جو کسی کے گھر آ کر اُترے۔

ع آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لئے ہے

(ص ۲۳۴)

مہمیز: وہ لوہے کا کانٹا جو سواروں کی ایڑی پر لگا ہوا ہوتا ہے اور اس سے گھوڑے کو ایڑ کرتے ہیں (ج)

ع تیز جوں مہمیز نشتر جب کہ کاروں کے لگے

(ص ۲۱۳)

مہندس: ہندسہ دان، علم اقلیدس کا ماہر، جوتشی (ج)

ع جوں مہندس کبھی مالوف بہ شکل و مقدار

(ص ۲۷۷)

مہندی: ایک قسم کا درخت اور اس کی پتی جسے پیس کر لگانے سے ہاتھ سرخ ہو جاتے ہیں (ن)

ع وسمہ آب بنگ سے مہندی مئے گل رنگ سے

(ص ۲۲۸)

مہندی کا رنگ: مراد: سبز رنگ۔

ع کہ جس کے ہاتھوں سے اُڑ گئے سر ہزاروں مہندی کا رنگ ہو کر

(ص ۱۶۲)

مہوس: سونا چاندی بنانے والا (ن)، لالچی آدمی (آ)

ع شیوہ مہوسوں کا مہر کرم میں تیرے

(ص ۳۶۸)

مہوش: چاند سا محبوب (ن)، محبوب (ج)

ع ہو تیرا سیہ روصبحِ ہجراں مجھ سے رخصت مہوش ہو

(ص ۱۹۶)

مہیا: موجود، حاضر (ن)

ع بحر و بر میں ہیں شہا تیرے مہیا ئے نثار

(ص ۲۸۷)

مہیب: خوفناک، ڈراؤنا (ج)

ع گرجے گردوں کی طرح سے وہ بہ آوازِ مہیب

(ص ۲۸۹)

مے: شراب (ن)

ع تو کہ نہیں جام میں مئے، آبِ بقا ہے اس میں

(ص ۱۷۸)

مئے انگور: انگوری شراب (ن)

ع مجھ کو شربت میں مزا آیا مئے انگور کا

(ص۱۳۹)

مےخوار: مراد: عاشق۔ گناہگار(ن)، نشہ باز(آ)

ع محتسب دشمن جاں گرچہ ہے مئے خواروں کا

(ص۱۲۶)

مئے صاف: مراد: توحید، خالص شراب(ن)

ع تا دل نہ کرے صاف مئے صاف سے صوفی

(ص۱۳۱)

مئے عشرت: مراد: خوشی۔

ع مئے عشرت طلب کرتے تھے ناحق آسماں سے ہم

(ص۱۴۹)

مئے عیش: مراد: خوشی کے لمحے، خوشی کی شراب۔

ع ہے اسی دن سے مئے عیش میں اک تلخیِ مرگ

(ص۱۴۱)

مئے لالہ رنگ: مراد: سرخ شراب۔

ع تو ہو رواں ہر رگِ جگر سے لہو مئے لالہ رنگ ہوکر

(ص۱۶۲)

مےآشام: شرابی، شراب پینے والا(ن)

ع کہ مئے آشام پیاسے ہیں مہینا بھر کے

(ص۲۱۲)

مےخانہ: شراب خانہ(ج)

ع انس مئے خانے سے، جوں پنبۂ مینا ہم کو

(ص۱۹۳)

میٹھا پوئیہ: گھوڑے کی ہلکی چال جو نہ بہت تیز اور نہ بہت سست ہو(ن)

ع گاہ سرپٹ گہ اُڑان اور گاہ میٹھا پوئیہ

(ص۳۷۲)

میٹھا زہر: ایک قسم کا زہر ہے(ن)

ع کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہم کو

(ص۱۹۳)

میٹھا میٹھا سا درد: کم کم درد، ہلکا ہلکا درد(ن)

ع کہ میٹھا میٹھا سا درد کل سے مرے کلیجے میں ہو رہا ہے

(ص۳۵۹)

میثاق: قول، عہد(ج)

ع جو لوگ صفِ اوّل میثاق میں تھے

(ص۲۶۲)

میخ: کیل، کھونٹی(ج)

ع میخِ آہن کی طرح ہوں گے بدن پر مو گرم

(ص۱۷۶)

میخوار: شراب نوش کرنے والا(ج)

ع یہ نہیں شیشۂ مئے، ہے کسی میخوار کا دل

(ص۱۸۳)

میر: سردار، حاکم، سالار، سرکردہ(ج)

ع ترش روئی سے رُخ، زرد ہے میرِ تاباں

(ص۳۸۳)

میرعمارت: داروغہ عمارت، معماروں کا سردار، انجینئر(ن)

ع زحل میرِ عمارت، ترکِ گردوں میرِ لشکر ہو

(ص۳۶۱)

میر منشی: مراد: پیش کارِ اعلیٰ، سپریٹنڈنٹ۔

ع عطارد میر منشی، زہرہ ناظر آسماں پر ہو
(ص ۳۶۱)

میزانِ عدل: وہ میزان جس میں قیامت کے روز اعمال جانچے جائیں گے (ن)

ع میزانِ عدل سے تری میزاں میں آفتاب
(ص ۲۷۵)

میسر: دستیاب، حاصل (ن)

ع فکرِ قناعت اُن کو میسر ہوئی کہاں
(ص ۲۰۸)

میکدہ: شراب خانہ (ج)

ع کل جو اک پگڑی ہوئی تھی میکدے میں رہن مئے
(ص ۱۹۵)

میکش: مے خوار (ن)

ع تا زاہد پاک ملوث ہو، تا صوفی دم کش میکش ہو
(ص ۱۹۶)

میلا ہونا: بے آب ہونا (ن)

ع رُو بہ رُو جس کی صفائی کے ہو میلا گوہر
(ص ۲۸۸)

میمنت: برکت، طالع مندی، خوشی، کامرانی (ج)

ع ہو سیرِ بخت تیری گر اوجِ میمنت پر
(ص ۳۶۹)

میمون: خجستہ، مبارک، بہرہ مند، کامیاب (ج)

ع ہے عید قرباں میں تیری میموں، رکھا بزرگوں نے شیرِ گردوں
(ص ۳۶۱)

مینہ برسنا: بارش ہونا (ن)

ع نکالے مینہ برستے میں کوئی کیا گھر سے مہماں کو
(ص ۲۰۰)

میوۂ جنت: مراد: بہشت کا پھل۔

ع آئیں مجنوں کو ترے میوہ جنت کے مزے
(ص ۲۲۶)

ن

نااہل: نالائق (ن)

ع تربیت سے واقعی نااہل دانا کب بنے
(ص ۲۴۷)

نابلد ہونا: انجان، ناواقف، ناآشنا (ن)

ع اس میں جناب خضر ابھی نابلد سے ہیں
(ص ۱۷۹)

نابود: ناپید، فانی (ن)

ع ہم اوّل ہی سے خود کو نابود سمجھے
(ص ۲۴۹)

نابینا: اندھا (ن)

ع تو یہ جانو کہ نابینا کنارِ بام چلتا ہے
(ص ۲۲۲)

ناتوان: کمزور، ناطاقت (ن)

ع اللہ رے لاغری کہ ترے ناتواں کی لاش
(ص ۲۰۵)

ناتواں بین: وہ شخص جو دوسرے کو توانا نہ دیکھ سکے (آ)

ع جہاں ناتواں بین و باریک بیں ہے

(ص ۲۴۲)

ناتوانی: ناطاقتی، نقاہت، ضعف (ن)

ع جدا یاروں سے یوں ہم رہ گئے ہیں ناتوانی میں

(ص ۱۹۹)

ناحق: بے انصافی سے، حق کے خلاف (ن)

ع لگایا جی کو ناحق غم ابھی سے

(ص ۲۲۳)

ناخدا: ملاح، جہاز راں (ن)، خدا کو نہ ماننے والا (ن)

ع احسان ناخدا کا اُٹھائے، مری بلا

(ص ۱۸۲)

نادان: مراد: انسان، بے وقوف (ج)

ع اس کے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا

(ص ۱۲۸)

نادانستہ: بے مقصد، سہواً (ن)، بھولے سے (ج)

ع مکدّر ہو وہ گُل کیا کیا جو نادانستہ لگ جائے

(ص ۲۰۹)

نارسا: بے اثر (ج)

ع نالہ ہائے دل ہمارے نارسا کہنے کو ہیں

(ص ۳۴۲)

ناساز: ناموافق، مخالف (ن)

ع ناساز ہے جو ہم سے اسی سے یہ ساز ہے

(ص ۲۱۶)

ناسور: وہ زخم جو ہمیشہ رِستا رہتا ہے اور کبھی اچھا نہ ہو (ن)

ع چشم افعی بن گیا روزن ہر اک ناسور کا

(ص ۱۳۹)

ناکس: وہ چیز جس میں انسانیت نہ ہو اور غیر مہذب ہو (ن)

ع اُلجھتے پاک نفس کب ہیں ناکسوں کے ساتھ

(ص ۱۷۰)

ناکمیِ فرہاد: مراد: شیریں کے عاشق فرہاد کی نامرادی۔

ع ہے جو ناکمی فرہاد کا کہسار کو رنج

(ص ۱۵۸)

ناگہاں: مراد: غیر متوقع، اچانک۔

ع ہوا بہانہ مری مرگِ ناگہاں کے لئے

(ص ۲۱۱)

ناخن بڑھنا: ناخنوں کو بڑھنے دینا اور نہ تراشنا (ج)

ع ہاتھ کے ناخن بڑھے، سر کے ہمارے مو بڑھے

(ص ۲۳۴)

ناخنِ پا: انگلیوں کے سروں کی ہڈی (ن)

ع جو تو دریا میں دھووے ناخنِ پا، گل بدن اپنے

(ص ۱۹۷)

ناخن تدبیر: تدبیر کا ناخن سے استعارہ کرتے ہیں (ن)

ع تا ناخن شمشیر نہ ہو ناخن تدبیر

(ص ۳۱۵)

ناخنِ تدبیر گھسنا: مراد: تمام تدابیر ناکام ہونا۔

ع گھسے سب ناخنِ تدبیر اور ٹوٹی سرِ سوزن

(ص ۱۴۹)

ناخن دیکھنا: ناخن کی طرف نظر ڈالنا، کہتے ہیں کہ جب بہت ہنسی آئے تو ناخن کی طرف دیکھیں تو ہنسی بند ہو جاتی ہے غالباً دھیان بٹ جاتا ہے (ج)

ع کرکے میں ضبط ہنسی، دیکھوں ہوں ناخن اپنے
(ص ۲۵۶)

ناخن دینا: مراد: اہلیت یا طاقت دینا۔

ع پنجہ شانہ کو دیتا ہے فلک کب ناخن
(ص ۱۲۵)

ناخن شمشیر: تلوار کی دھار، تلوار کی باڑھ (ن)

ع تا ناخن شمشیر نہ ہو ناخن تدبیر
(ص ۳۱۵)

نارِ خلیل: آتشِ ابراہیمؑ (ج)

ع نارِ خلیل آب بقا، نورِ سحر، رنگِ شفق
(ص ۲۹۹)

نارِ سعیر: دوزخ کی آگ (ج)

ع آتشِ قہر کی ہیبت سے تری نارِ سعیر
(ص ۳۸۴)

نارنج: نارنگی (ن)، سنگترہ (ج)

ع سوائے دل کی ہو نارنج باغِ خلد سے بھی
(ص ۱۷۴)

ناز: غمزہ، نخرہ، لاڈ، پیار (ن)

ع اک مگر ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں
(ص ۱۸۳)

ناز اٹھانا: نخرہ اور چونچلے جھیلنا (ن)

ع پہلے اس کے ناز اُٹھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
(ص ۲۳۷)

ناز پر دم دینا: مراد: ادا پر قربان جانا۔

ع ہو کے دل غمزے کا بسمل ناز پر دیتا ہے دم
(ص ۱۵۶)

ناز کرنا: اترانا، گھمنڈ کرنا، غرور کرنا، فخر کرنا۔

ع کس پہ ہم اے غمِ تنہائی کریں ناز اپنا
(ص ۱۵۰)

ناز و ادا: مراد: معشوقانہ حرکات۔

ع چشم و نگاہ مشورہ، ناز و ادا صلاح
(ص ۱۶۰)

ناز و نعم: نعمت کی جمع (ج)، ناز نخرہ، پیار، لاڈ (ج)

ع نوجوانانِ چمن جیسے بہ صد ناز و نعم
(ص ۳۸۰)

نازاں: ناز کرنے والا، فخر کرنے والا، مغرور (ن)

ع نازاں نہ ہو خرد پہ، جو ہونا ہے، ہو وہی
(ص ۲۲۳)

نازک اندام: چھریرے بدن کا، دبلا پتلا، نازک جسم کا (ج)، محبوب کی تعریف میں مستعمل ہے (ن)

ع نازک اندام وہ اور سنگ دل اُن سے بھی سوا
(ص ۲۷۹)

نازک بدن: دبلے پتلے بدن کا، ایک قسم کا بیر جس کا پوست باریک ہوتا ہے (آ)

ع رکھتی ہے خار سینکڑوں نازک بدن کی شاخ

(ص۲۸۵)

نازک خیال: باریک اور دقیق باتیں لکھنے والا شاعر (ن)

ع نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل

(ص۱۸۲)

نازنین: نازک ادا، دلآویز (ن)

ع کہ ہر اک ناز پر لاکھوں کا دم اے نازنیں نکلے

(ص۲۳۲)

ناشتا کرنا: صبح کو ذرا سا کھانا، نہار توڑنا (ن)

ع قُرص سے خورشید کے جب تک نہ کرلے ناشتا

(ص۲۶۹)

ناصح: نصیحت کرنے والا، صلاح کار، پند گو، واعظ (ن)

ع اس پر جفا سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

(ص۱۶۰)

ناصیہ: پیشانی کے بال، ماتھا، پیشانی، جبین (ج)

ع ناصیہ روشن جوں کفِ موسیٰ، زلف کن درخطِ چلیپا

(ص۳۶۳)

ناصیہ سائی: جبہ سائی، ماتھا رگڑنا (ن)، جبیں سائی (آ)

ع گر چرخ کرے در کی ترے ناصیہ سائی

(ص۳۱۵)

ناطقہ: طاقت گویائی (ج)

ع کبھی منطق کو تفوق یہ مرے ناطقے سے

(ص۲۷۶)

ناظر: وہ عہدہ دار جو ماتحت ملازموں کے کام کا نگران ہو (ن)

ع عطارد میر منشی، زہرہ ناظر آسماں پر

(ص۳۱۶)

ناف: بدن پر وہ گڑھا جہاں انول نال جڑی ہوئی ہوتی ہے (ن)

ع کمر و ناف از پئے دلِ زار

(ص۲۶۵)

نافۂ آہو: مشک کی تھیلی، مشک نافہ، آہوئے تاتار کی ناف کا خون (ن)

ع مشک بھی نافۂ آہو میں ہے جوں لوہو گرم

(ص۱۷۷)

ناقص: مراد: بے عقل جسے شعر کی سمجھ بوجھ نہ ہو۔ ناکارہ (ن)

ع سمجھتا قدر ہے ناقص کب اس غزل کی ذوق

(ص۱۷۴)

ناقوس: وہ سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں (ن)

ع لبیک و اذاں، ناقوس و جرس یا خندۂ قلقلِ نالۂ نے

(ص۱۹۶)

ناقوس پھونکنا: مراد: ہندوؤں کا اپنی عبادت گاہ مندر میں عبادت شروع کرنے سے پہلے سنکھ بجانا (ن)

ع اب بت کدے میں شام کو ناقوس پھونکیے

(ص۱۵۹)

ناقہ: اونٹنی (ن)، مادہ شتر (آ)

ع باندھ دے ناقے کی گردن میں دل نالانِ قیس

(ص۲۱۲)

ناقۂ محمل: مراد: لیلیٰ کی سواری، ایک قسم کی ڈولی جو اونٹ پر باندھتے ہیں (ج)

ع کیا کیا ہے راہ ناقہ محمل میں لوٹنا

(ص ۱۵۱)

ناک میں تیر دینا: بہت ستایا جانا (ج)

ع زبانِ خامہ عطارد کی ناک میں دے تیر

(ص ۲۹۳)

ناک میں دم آنا: بہت تنگ آنا (ج)

ع آتا ہے مرا ناک میں دم اور زیادہ

(ص ۲۰۳)

ناک میں دم کرنا: بہت تنگ کرنا، سخت دق کرنا (ج)

ع ستم نے سیم تنوں کے کیا ہے ناک میں دم

(ص ۳۵۹)

ناگن: ناگ کی مادہ (ن)

ع گر سرِ بیضہ سے ناگن کو ہو ٹلتے دیکھا

(ص ۳۳۱)

نالاں: روتا ہوا، فریادی، تنگ، عاجز (ن)

ع ہم جو نالاں ہیں کسی کا قدِ موزوں دیکھ کر

(ص ۱۶۳)

نالہ: آہ وبکا، واویلا (ن)

ع آہ موزوں ہو کہ نالہ مصرع برجستہ ہو

(ص ۱۹۷)

نالۂ پُرشور: مراد: ہنگامہ سے بھرپور فریادوزاری۔

ع گر لکھوں مضمون اپنے نالہ پُرشور کا

(ص ۱۳۸)

نالۂ جاں کاہ: مراد: جان گھلانے والی آہ وبکا۔

ع اُستخوانوں سے مری نالۂ جاں کاہ سے

(ص ۱۵۰)

نالۂ زنجیر: مراد: آہ وبکا کا سلسلہ۔

ع زنجیر میں بھی نالہ زنجیر کی طرح

(ص ۱۷۵)

نالۂ شب گیر: رات کو رونا یا آہ وفغاں کرنا (ج)

ع زمیں پر کھینچتا ہے نالۂ شب گیر، دل میرا

(ص ۳۳۱)

نالۂ شب وآہ وفغانِ صبح: مراد: دن رات کا مسلسل رونا۔

ع یہ میرے نالۂ شب و آہ و فغانِ صبح

(ص ۱۵۹)

نام آسماں پر ہونا: شہرہ ہونا، نیک نامی ہونا (ج)

ع گو نام آسماں پہ ہے، زیرِ زمیں ہوں میں

(ص ۱۷۷)

نام آنا: نام معلوم ہونا (ج)

ع میں ہو وہ گمنام جب دفتر میں نام آیا مرا

(ص ۱۶۵)

نام آوری: شہرت، شہرہ، ناموری (ج)

ع رہے دارا کو تا نام آوری تاجِ کیانی سے

(ص ۳۱۶)

نام بالاتر ہونا: عزت وشہرت پانا۔

ع نام یوں پستی میں بالا تر ہمارا ہوگیا

(ص۱۴۰)

نام بلند ہونا: نام کی شہرت ہونا (ن)

ع خطبے کے واسطے ترے نام بلند کے

(ص۳۱۲)

نام دار: مشہور، نامی (ن)

ع اگر ہو روسیاہی کیسی بھی ان نام داروں کو

(ص۲۳۲)

نام کو: برائے نام، کہنے کو (ن)

ع ہم نام کو آنکھوں میں نمی کو نہیں پاتے

(ص۲۳۰)

نام لینا: نام زبان پر لانا، تعریف کرنا (ن)

ع جب ان سے پوچھو اَجل ہی کا نام لیتے ہیں

(ص۱۸۰)

نام منظور ہونا: مراد: شہرت چاہنا۔

ع نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا

(ص۱۴۱)

نام ور: مشہور، نامی (ن)

ع وہ شاہِ نام ور کہ بہادر شہ اُس کا نام

(ص۳۱۱)

نام و ننگ: عزت، آبرو (ن)

ع دل سے کہہ دیجئے کہ دھووے ہاتھ نام و ننگ سے

(ص۲۲۸)

نامہ: خط، چھٹی (ن)، مکتوب، نوشتہ (ن)

ع اس جفاکیش کے نامے کو کہوں کیا قاصد

(ص۱۷۷)

نامہ اُڑ کے پہنچنا: مراد: چٹھی یا خط فوراً پہنچانا۔

ع خود اُڑ کے پہنچے نامہ جو ہو مرغ نامہ بر

(ص۱۶۶)

نامہ اعمال: وہ صفحہ جس پر منکر نکیر ہر ایک کے اعمال لکھتے ہیں (ج)

ع ہے مگر نامہ اعمال سیہ کاروں کا

(ص۱۲۷)

نامہ بر: قاصد (ن)

ع نامہ بر جاتا ہے جا، جلدی چلی جانِ حزیں

(ص۱۳۷)

نامۂ پیچیدہ: مراد: آہ و بکا، قابلِ غور تحریر۔

ع گر ترے فریادیوں کے نامہ پیچیدہ کو

(ص۱۳۹)

نامہ سیاہ ہونا: مراد: بُرے اعمال زیادہ ہونا۔ جس کے اعمال نامہ میں بہت کچھ لکھا ہو (ج)

ع ہے سیہ کاری سے نامہ یاں تلک اپنا سیاہ

(ص۲۴۷)

نامیہ: بڑھنے یا بڑھانے والی قوت (ج)

ع گر کرے نشوونما نامیہِ فیض ترا

(ص۲۹۸)

ناوک اندازی: تیر چلانے والا (ن)

ع تیرے وصفِ ناوک اندازی پہ تیر انداز فکر

(ص۳۷۲)

ناوک فگن: تیرانداز، تیر چلانے والا (ج)

ع کہ یہ نشانی بھی ناوک فگن نہیں دیتے
(ص ۲۴۱)

ناوکِ مژگاں: مراد: پلکوں کا تیر۔

ع یہ جس کے ناوکِ مژگاں کا دل نشانہ ہوا
(ص ۱۴۷)

ناؤ کاغذ کی بہنا: بے نتیجہ اور ناپائیدار شے کے وجود کا کچھ اعتبار نہیں (ن)

ع ناؤ کاغذ کی بہے اے طفلِ کودن آب میں
(ص ۳۳۹)

ناہید: زہرہ، ستارہ جو تیسرے آسمان پر واقع ہے (ن)

ع نجمِ ناہید لقب جس کا ہے رقاص فلک
(ص ۳۷۳)

نائب: مددگار، قائم مقام، ایجنٹ (ن)

ع نائب ختمِ رُسُل ظلِ خدائے خلاق
(ص ۳۷۳)

نبات: گھاس پات، ترکاری، سبزہ (ن)

ع تر زبان وصف میں سب ہیں ترے طفلانِ نبات
(ص ۳۷۴)

نبض: ہاتھ کی وہ رگ جو حرکت کرتی ہے جس سے انسان کی صحت اور مرض کا حال معلوم ہوتا ہے۔ نبض کی رفتار دو قسم کی ہوتی ہے ایک دودی دوسری غلی (ن)، شریان کا گڑپنا (ج)، ناڑی، جنبش رگ (آ)

ع سرعت ہے ابھی نبض میں جوں موجِ رم برق
(ص ۲۰۳)

نبضِ محموم: مراد: چلتی ہوئی نبض۔

ع نبضِ محموم کی مانند جبل میں رگِ سنگ
(ص ۳۰۱)

نبض نملی چلنا: چیونٹی کی رفتار کی نبض، اس میں حرکت بہت خفیف ہوتی ہے (ج)

ع نبض نملی ہے کہاں میری فلاطوں چلتی
(ص ۲۴۹)

نبضیں چھٹنا: قریب المرگ ہونا (ن)

ع نبضیں چھوٹی ہوئی، غشی طاری
(ص ۲۶۴)

نثار کرنا: صدقے، قربان، تصدق، واری (ن)

ع کرتا رہا برات کی شب، شام سے نثار
(ص ۳۱۱)

نثر: وہ عبارت جو نظم نہ ہو (ج)، نظم کا نقیض (ن)

ع شغل و عمل میں نظمِ مسجع، حرفِ سخن میں نثرِ مقفیٰ
(ص ۳۶۶)

نجات دینا: بچانا (ج) رہائی، چھٹکارا (ن)

ع تو ہے دل یہ کہتا کہ اے خدا انہیں اس جنوں سے نجات ہو
(ص ۳۴۶)

نجد: مراد: عرب کا علاقہ۔ اونچی زمین (ن)

ع اگر سو کوس ہوگا نجد میں، مجنوں نہ ٹھہرے گا
(ص ۱۴۵)

نجف: عرب کا ایک مشہور شہر، حضرت علیؓ کا مزار ہے (ن)

ع نگیں دل اسی خاکِ راہِ نجف کا

(ص۲۴۳)

نحس: بدشگون، نامبارک (ج)

ع میرے سعد و نحس کچھ معلوم تا وہ دن کرے

(ص۲۳۶)

نحن قتلنا: ہم نے قتل کیا۔

ع نعرہ ہو اس کا 'اقتل اقتل' ندبہ ہو اس کا 'نحن قتلنا'

(ص۳۶۵)

نحو: وہ علم جس سے کلموں کی ترکیب، اجزائے کلام کو ٹھیک ٹھیک جوڑنا کھولنا ان کا باہمی تعلق یا لگاؤ معلوم کرنا (ج)

ع کبھی تھی نحو میں ہر نحو محویت

(ص۲۷۶)

نحوست: منحوس ہونا، بدشگونی، بدنصیبی (ج)

ع نحوست بھی سعادت ہوگئی سودے میں زلفوں کے

(ص۲۴۵)

نخاس: غلاموں یا مویشیوں کی منڈی (ج)

ع رنگِ رخسار جو کلفت سے ہم رنگِ خناس

(ص۲۹۴)

نخچیر: مراد: عاشق۔ مارا ہوا، شکار (ن)

ع میں ہوں وہ نخچیر جس کو دیکھتا ہے وقتِ ذبح

(ص۱۳۹)

نخشب: ترکستان کا وہ شہر جس کے قریب مقنع نے کنوئیں سے ایک چاند نکالا تھا (ج)

ع ماہِ نخشب کی طرح ہوتا عیاں ہوں سرِ کوہ

(ص۳۸۳)

نخل: کھجور کا درخت (ن)

ع دل نخل میں قد کے جوں زکریا چھپ کر چشمِ کافر سے

(ص۱۹۶)

نخل باغ: مراد: ماحول/خاندان/ملک۔

ع وہ نخلِ باغ، دہر میں ہوں میں کہ جس میں آہ

(ص۱۶۲)

نخل تمنا: تمنا کا نخل سے استعارہ کرتے ہیں (ج)

ع بارِ مراد و برگِ نشاط و شاخِ اُمید و نخلِ تمنا

(ص۳۶۵)

نخل خرما: مراد: کھجور کا درخت۔

ع نخل خرما کی طرح باغِ محبت میں ملا

(ص۱۹۲)

نخل سرمازدہ: مراد: سردی یا جاڑے کا مارا درخت۔

ع نخل سرما زدہ کی طرح سے جل جاؤں گا

(ص۱۳۵)

نخل قامت: مراد: دراز قد۔ قد کا نخل سے استعارہ کرتے ہیں (ج)

ع نخل قامت جب ترے سینہ فگاروں کے لگے

(ص۲۱۳)

نخل قدس: مراد: ذاتِ باری تعالیٰ۔

ع ہے اصل ایک ریشہ وہی نخلِ قدس کا

(ص۱۲۷)

نخل ماتم: مراد: ایسی مصیبت جو بڑھتی ہی جائے، سوگ کا

اورانسان کی آنکھ سے بہت مشابہ ہو(ن)

ع ہے نرگس شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل

(ص۳۱۴)

نرگسِ مخمور: مراد: نشیلی آنکھ۔

ع نزع میں بھی دھیان تھا اس نرگسِ مخمور کا

(ص۱۳۹)

نرگسِ میگوں: مراد: محبوب کی شرابی آنکھ۔

ع مرغ دل نرگسِ میگوں کی ہے مژگاں میں اسیر

(ص۱۵۵)

نرگسِ ہاروت: مراد: جادوگر کی آنکھ۔

ع آنکھ اس کی ہم کو نرگسِ ہاروت فن کا شاخ

(ص۲۸۵)

نزار: دبلا، پتلا، لاغر، کمزور، ناتوان، ضعیف(ن)

ع سحر جو گھر میں بہ شکلِ آئینہ تھا میں بیٹھا نزار و حیراں

(ص۳۶۰)

نزاکت: نازک ہونا، نازکپن(ن)

ع کس نزاکت سے ہے دیکھو اتحادِ حسن و عشق

(ص۱۸۱)

نزع: جان کنی، جان کھنچنا، دم لوٹنا(ن)

ع ذوق کو بس نزع میں بھی ہے گا تیرا انتظار

(ص۲۲۱)

نزہت: تروتازگی، پاکیزگی(ج)

ع تازگی گل کو چمن سے تو چمن کو نزہت

(ص۲۸۰)

نسخہ: کتاب، جلد، رسالہ، کاغذ کا وہ پرچہ جس پر دوائیں، وزن اور ترکیب استعمال لکھ کر بیمار کو دیتے ہیں(ن)

ع جس کے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں

(ص۱۸۰)

نسخۂ اکسیر: مراد: کارآمد اور آزمودہ ترکیب یا دوا۔

ع ہر ایک نسخہ شفا میں ہے، نسخۂ اکسیر

(ص۲۹۰)

نسخۂ آشوب: مراد: آنکھ کی سرخی اور گدلے پن کے علاج کی ترکیب۔

ع ورقِ چرخ ہو، گو نسخۂ آشوب نہ ہو

(ص۱۶۱)

نسخۂ سودا: مراد: عاشقی کی دوا، جنوں کا علاج۔

ع مجرّب نسخہ سودا نہ پایا

(ص۱۳۶)

نسخہ ہاتھ لگنا: علاج کی ترکیب پانا۔

ع لگا قسمت سے نسخہ ہاتھ یہ اکسیرِ اعظم کا

(ص۱۳۷)

نسر طائر: ایک ستاروں کے گچھے کا نام جو اپنی ہیئت مجموعی کے سبب اس نام سے موسوم ہے(آ)

ع نسرِ طائر نسرِ واقع چرخ پر تا ہوں شہا

(ص۳۴۰)

نسرِ واقع: اترنے والا گدھ، ایک ستاروں کے گچھے کا نام جس کی شکل پر پھیلائے ہوئے اوپر کی طرف اڑنے والے

گدھ سے مشابہ ہے یہ ستارہ منطقۃ البروج سے جانب شمال ہے(آ)

ع نسرِ طائرِ نسرِ واقع چرخ پر تا ہوں شہا
(ص ۳۴۰)

نسیم: ٹھنڈی ہوا، آہستہ چلنے والی خوشبودار ہوا(ن)

ع آتشِ رشک سے اس زلفِ معنبر کے نسیم
(ص ۱۷۷)

نشاط: خوشی، شادمانی، فرحت(ن)

ع لبریز صد نشاط، برنگِ ہلالِ عید
(ص ۲۳۲)

نشاط افزا: خوشی زیادہ کرنے والا(ج)

ع نشہ صہبا میں ہو اور نشہ ہو جب تک نشاط افزا
(ص ۳۱۷)

نشان پانا: سراغ پانا(ن)، پتا پانا(ج)

ع کہیں جس کا نشاں پایا، نہ پایا
(ص ۱۳۵)

نشانہ لگانا: گولی یا تیر کا وار کرنا، شکار کرنا(ن)

ع پھر بھی کہنا کہ لگاتے ہیں نشانا اچھا
(ص ۳۲۹)

نشتر: مراد: عشق کی مشکلات یا محبوب کی بے اعتنائی۔
پھوڑوں وغیرہ کو چیرنے کا چاقو(ج)

ع نشتر کا نام سنتے ہی منہ زرد ہوگیا
(ص ۱۲۷)

نشترِ زنبور: مراد: شہد کی مکھی کا ڈنک۔

ع نشترِ زنبور ہے تن پر مرے جو بال ہے
(ص ۲۴۵)

نشور: مُردوں کا قیامت کے دن زندہ ہونا، حشر(ج)

ع خجل ہے اخترِ صبحِ نشور کی قندیل
(ص ۱۷۴)

نشوونما: بالیدگی بڑھنا، اُگنا، پرورش پانا(ن)

ع عشق کو نشوونما منظور ہے کب ورنہ سبز
(ص ۱۸۲)

نشہ چڑھنا: مراد: مغرور ہونا، مدہوشی(ج)

ع نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
(ص ۱۲۸)

نشہ میں بہکنا: نشہ میں بدحواس ہونا(ن)

ع رات مئے خانے میں ساقی جو نشے میں بہکا
(ص ۱۵۵)

نشے کی سرخی: مراد: مخمور نگاہوں کی لالی۔

ع دی شہادت نشے کی سُرخی سے چشمِ یار نے
(ص ۱۴۰)

نشے میں چور ہونا: بے حد نشہ ہونا، بہت بد مست ہونا(ن)

ع کردے یاں تک مجھے نشہ میں چور
(ص ۲۶۴)

نصرانی: وہ شخص جو نصارا ہو یا مذہب عیسوی رکھتا ہو(آ)

ع شرب الیہود، کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم
(ص ۱۷۵)

نصفت: انصاف، عدل (ن)

ع نصفت کو تیری دیکھ کر کسریٰ کی بھی ہو کسرِ شاں

(ص ۳۱۷)

نصیب آزمانا: قسمت کے بھروسے پر کوئی کام کرنا (آ)

ع اے ذوقؔ آزماتے ہیں آج اپنے ہم نصیب

(ص ۱۵۶)

نصیبے لڑ جانا: قسمت آزمائی کرنا، شادی ہونا (ن)

ع ہم نشیں جن کے نصیبے کہیں لڑ جاتے ہیں

(ص ۱۸۷)

نطاق: مراد: کمر بند۔

ع چرخ پر دائرے کھینچا کرے مانندِ نطاق

(ص ۳۷۵)

نظر بند: قیدی، گرفتار، محبوس (ن)

ع تو کرنا کیا تھا نظر بندِ انتظار مجھے

(ص ۳۴۷)

نظر چڑھنا: نگاہ میں جمنا، پرکھنے میں آنا، دل کو بھانا (ن)

ع اس کی نظر چڑھیں گر یہ تاب دار گوہر

(ص ۳۶۷)

نظر سے گرا دینا: ذلیل اور بے قدر کرنا (ن)

ع روشِ اشک گرادیں گے نظر سے اک دن

(ص ۱۳۲)

نظر کرنا: مراد: دیکھنا۔

ع اس نزاکت پر نظر کرنا کہ وہ رشکِ پری

(ص ۱۳۹)

نظر گزر: وہ چیز جو نظر کا اثر بد دور کرنے کے لیے الگ کر دیتے ہیں (ن)

ع نظر گزر کو تم اسپند کیا جلاتے ہو

(ص ۳۴۵)

نظر میں پھرنا: آنکھوں کے سامنے دکھائی دے جانا (ن)

ع کل کے جو وصل کے عالم ہیں نظر میں پھرتے

(ص ۲۵۴)

نظم و نسق: حسنِ انتظام، بندوبست (ج)

ع اللہ اللہ رے عدالت کا تری نظم و نسق

(ص ۲۹۸)

نظم ہونا: اشعار موزوں ہونا، اشعار ہونا (ج)

ع بیتابی دل کا کوئی مضموں جو ہوا نظم

(ص ۳۵۶)

نظیر: ثانی، اس جیسا دوسرا، مثال (ن)

ع نظیر اس کا کہاں عالم میں اے ذوقؔ

(ص ۱۳۶)

نعرۂ لبیک: مراد: باآوازِ بلند حاضری دینا۔

ع اور اس میں نعرۂ لبیک تم سناتے ہو

(ص ۳۴۵)

نعش: تابوت، لاش، مردہ کا جنازہ، میت (ن)

ع کہتی تھی وفا نوحہ کناں نعش پہ میری

(ص ۱۵۷)

نعل: جوتی (ج)

ع اس کا شرارِ نعل جو دے ہے اڑا گرہ

(ص ۳۸۸)

نعل لگنا: لوہے کے ہلالی پیکر کا جوتے کی کھری یا گھوڑے کے سم میں چسپاں ہونا کیلوں سے (ج)

ع نعل جب شکلِ مہِ نو ترے توسن کو لگے

(ص ۲۵۱)

نعم: کلمہ ایجاب، ہاں (ج)، ہاں کہنا (ن)

ع 'أنتَ تعرف' کہو جس سے، وہ کہے گا کہ 'نعم'

(ص ۳۸۱)

نغز: مراد: کوئی عجیب یا نادر چیز۔

ع کبھی میں نغز و معما میں نہایت ذی ہوش

(ص ۲۷۸)

نغمہ سرائی: مراد: گیت گانا۔

ع ہر طائر تصویر کرے نغمہ سرائی

(ص ۳۱۵)

نغمہ طراز: اچھا شعر کہنے والا (ج)، اچھا گانا گانے والا (ن)

ع نغمہ طرازاں باربُد آسا، چنگ نوازاں شکلِ نگینا

(ص ۳۶۳)

نفخ: اپھار، پیٹ کا پھولنا (ن)، غرور، تکبر (ج)

ع کوس پھولا ہے خوشی سے، نفخ کا کیا دخل ہے

(ص ۲۶۹)

نفخت فیہ من روحی: اپنی روح سے اس کے بیچ پھونک دوں (اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تب کا قصہ جس کا بیان قرآن پاک کی سورت حجرات میں ہے)۔

ع مری صورت کے معنیٰ ہیں ''نفخت فیہ من روحی''

(ص ۳۲۷)

نفس: جان، روح، ذات، وجود، ہستی (ن)

ع بوجھ شاید جسم کا کم ہے نفس کے بوجھ سے

(ص ۲۱۲)

نفس امارہ: انسان کی وہ خواہش جو اسے بری باتوں اور ممنوعات شرعی کے کرنے پر مجبور کرے، حیوانی یا شیطانی خواہش (ج)

ع زیادہ ہوتا ہے پیری میں فربہ نفسِ امارہ

(ص ۱۹۸)

نفس کش: نفسیاتی خواہشوں کو مارنے والا (ن)

ع نذر دیں نفس کش کو دنیادار

(ص ۲۳۷)

نفس کوکو: مراد: فاختہ پرندے کی آواز۔

ع کھینچے ہے دل سے یہ اب تک نفسِ کوکو گرم

(ص ۱۷۶)

نفس کو مارنا: مراد: شیطان کو مات دینا۔

ع جو مارے نفس کو اور کر لے اپنے غصے کو زیر

(ص ۱۶۴)

نفس مردہ: مراد: مرا ہوا وجود۔

ع ذکرِ دنیا نفسِ مردہ کو ہوا آبِ حیات

(ص ۱۴۰)

نفسِ نفیس: ذاتِ خاص، بڑے آدمیوں کے

متعلق، خدا کی پاک ذات (ج)

ع خلقِ کریم و نفسِ نفیس و ابرِ مفیض و فائزِ رحمت

(ص ۳۶۴)

نفسِ واپسیں: مراد: آخری سانس۔

ع ہونٹوں سے ہو گیا نفسِ واپسیں جدا

(ص ۱۴۸)

نفطاب: مراد: آتش گیر مادہ، مٹی کا تیل۔

ع ہے روغنِ نفطاب مرے گریہ میں اے چشم

(ص ۲۰۳)

نفوس: نفس معنی روح کی جمع (ن)، لوگ (ج)

ع فیض انفاسِ الٰہی ہیں نفوسِ انتسام

(ص ۳۷۱)

نقاب اُلٹنا: گھونگھٹ کھولنا، منہ کے اوپر سے پردہ ہٹانا (ن)

ع بزم میں گر وہ اُلٹ دے روئے روشن سے نقاب

(ص ۲۱۳)

نقار خانہ: وہ جگہ جہاں نوبت وغیرہ بجاتے ہیں (ن)، وہ مکان جہاں نقارے رکھے اور بجائے جائیں (ج)

ع کرتا ہے رقص تخت پہ نقار خانے کے

(ص ۳۱۱)

نقار خانے میں طوطی کی سننا: مراد: کم تر شخص کی بات اعلیٰ جگہ میں کون سنتا ہے۔

ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں

(ص ۱۹۰)

نقارچی: نقارہ بجانے والا، نوبت بجانے والا (ج)

ع کہتا ہر دم ہے یہ نقارچی پیر فلک

(ص ۳۷۹)

نقال: نقلیں کرنے والا، مسخرا (ن)

ع نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال

(ص ۲۶۱)

نقد: ادھار کے خلاف، وہ رقم جو فوراً ادا کر دی جائے (ن)

ع کرتا ہے تری نذر سدا نقدِ سعادت

(ص ۳۱۵)

نقرۂ خنگ: سپید گھوڑا، بالکل سفید گھوڑا (ج)

ع نقرۂ خنگ ترا ایسا بہ رنگِ شفاف

(ص ۲۸۸)

نقرئی: چاندنی کا، سفید (آ)

ع کہکشاں سے لے عصائے نقرئی پیر فلک

(ص ۳۷۰)

نقشِ باطل: وہ نقش جو غلط ہونے کی وجہ سے مٹانے کے قابل ہو (ج)

ع نقش باطل ہے تری شکل وہ جس میں صنعت

(ص ۲۷۸)

نقشِ پا: پاؤں کا نشان (ن)

ع ہر قدم پر چشمہ جاری چشمِ نقش پا سے ہو

(ص ۱۹۹)

نقشِ درم: وہ حروف کے نشان جو درہم پر ہوتے ہیں (ن)

ع چلتا ہوا تعویذ سمجھ نقشِ درم کو

(ص ۳۴۳)

نقشِ قدم: نقش پا (ن)، دونوں پاؤں کا نشان (ج)

ع برنگ سایہ مرغ ہوا نقشِ قدم میرا

(ص۱۲۱)

نقطۂ خال: مراد: تل کا نشان۔

ع نقطہ خال اس کا سودا خیز ہے

(ص۲۰۶)

نقطہ دینا: مراد: دانائی کی بات کرنا۔ کسی حرف کا نقطہ بنانا (ن)

ع کہ ایسا نقطہ کوئی وقتِ انتخاب تو دے

(ص۲۱۴)

نقل پڑنا: وہ چیز جو تبدیل ذائقہ کے واسطے شراب یا افیون کے بعد کھائیں، میوہ کباب وغیرہ، بعض نے اس کو بفتح بھی لکھا ہے

ع ٹھلیوں میں ہیں وہ نُقل، پڑے اس کا عکس گر

(ص۳۱۰)

نقلِ نمکیں: مراد: لطف بے مزہ کرنا۔

ع دیئے نقلِ نمکیں چند پسِ جامِ شراب

(ص۱۵۵)

نقیب: خبر کرنے والا (ج)، منادی کرنے والا (ن)

ع کہ فوج سے نہیں ہوتا کبھی نقیب جدا

(ص۱۵۰)

نکاس دینا: گھر سے باہر جانے کی راہ، باہر نکلنے کی جگہ (ن)

ع کاگا نین نکاس دوں، پر یہ پاس لے جائے

(ص۲۶۶)

نکبت: غربت، مصیبت، بدنصیبی (ج)

ع مثلِ دہقاں فلک رکھتے ہوں طالع نکبت

(ص۲۷۸)

نکتہ: عقل یا سمجھ کی بات، سرخفی (آ)

ع نکتہ باقی کوئی نہ چھوڑوں میں

(ص۲۶۴)

نکسیر: ناک سے خون گرنا (ن)

ع لڑائیوں میں کہیں پھوٹتی نہیں نکسیر

(ص۲۹۲)

نکسیر نہ پھوٹنا: ذرا بھی صدمہ نہ پہنچنا (ن)

ع لڑائیوں میں کہیں پھوٹتی نہیں نکسیر

(ص۲۹۲)

نکوکار: مراد: نیک اور عقلمند شخص۔

ع جس کو کہ دیکھتی ہے نکو کار و با صلاح

(ص۱۶۰)

نکھاد: ایک اونچا اور بلند سُر (ج)

ع مدھم و پنچم، کھرج، گندھار، دھیوت اور نکھاد

(ص۳۷۰)

نکیرین: قبر میں سوال و جواب کرنے والے دو فرشتے (آ)

ع دے گا جواب نامہ، نکیرین کو جواب

(ص۲۷۳)

نگار: تصویر، نقش (ن)

ع ہاتھ اپنا میرے ہاتھ میں کب وہ نگار دے

(ص۲۲۴)

نگارِ خرطوم: ہاتھی کی سونڈ (ج)

ع اس کی مَستک پہ سپرؔ اور وہ نگارِ خرطوم
(ص۳۸۵)

نگارِ خونیں: مراد: ظالم محبوب۔
ع پھر آیا لو وہ نگارِ خونیں اِدھر کو سرگرمِ جنگ ہو کر
(ص۱۶۲)

نگارا: اے بت، من موہن محبوب (آ)
ع نگارا ترے ہاتھ میں بد نما ہے
(ص۱۲۳)

نگاریں: سجا ہوا، مزین (ن)
ع یا جو تری کمانِ نگاریں میں ہے نمود
(ص۳۸۸)

نگاہ: نظر (ن)
ع تری نگاہ سے کافر رکھے خدا محفوظ
(ص۱۷۰)

نگاہ چڑھنا: خاطر میں آنا، نظر میں سمانا (ن)
ع نگاہ کس کی چڑھا دل کہ خوف سے دن رات
(ص۱۸۱)

نگاہِ چشمِ سرمہ آلود: وہ آنکھیں جس میں سرمہ لگا ہو (ن)
ع نگاہِ چشمِ سرمہ آلود سے بھی جو مکدّر ہو
(ص۱۹۷)

نگاہِ دلبرانِ شنگ: مراد: شوخ محبوب کی نظر۔
ع دل بچے کیوں کر نگاہِ دل برانِ شنگ سے
(ص۲۲۸)

نگاہِ مہر: محبت اور رحم کی نظر (آ)
ع لے نگاہِ مہر سے دل، مت بچشمِ قہر دیکھ
(ص۲۰۵)

نگاہِ ناز: ناز و انداز کی نظر، معشوقانہ نظر (ج)
ع نگاہِ ناز نے دیکھے تھے جوہر آج اپنے
(ص۳۵۵)

نگاہ ہو: توجہ ہونا، التفات ہونا (ن)
ع تیری محنت پر ہی کیا اس کو نہ ہووے گی نگاہ
(ص۲۷۲)

نگوں سار: سر جھکائے ہوئے (ن)
ع کہ فلک کو بھی نگوں سار لئے پھرتی ہے
(ص۲۴۷)

نگہِ دُور بیں: مراد: دور اندیش کی نظر۔
ع میں دُور دُور جوں نگہِ دوربیں گیا
(ص۱۴۷)

نگہِ سحر فن: مراد: فریبی نظر۔
ع ہوش و خرد گئے نگہِ سحرِ فن کے ساتھ
(ص۲۰۴)

نگہ کے تیر کا ترازو ہونا: مراد: محبوب کی نظر کے تیر کا شکار
ع نگہ کے تیر کا ہونا ترازو اس کو کہتے ہیں
(ص۱۸۲)

نگہ لڑنا: نظر بازی ہونا (ن)
ع نگہ اس کی دغا سے لڑتی ہے
(ص۲۴۰)

نگہِ ناز: معشوقانہ نظر، ناز و انداز کی نظر (ن)

ع نگہِ ناز اس کی عاشق سے

(ص۲۴۰)

نکہتِ گل: پھول کی بو، خوشبو، مہک (ن)

ع دیکھا نہ، گل سے نکہتِ گل کرگئی سفر

(ص۲۰۴)

نگیں: نگینہ، کوئی چیز جو اچھی طرح جڑی ہو (ن)

ع نگیں پر نام لکھ دوں تو نکل کے گھر سے باہر ہو

(ص۱۹۷)

نم: گیلا پن (ن)

ع نم بھی نہیں جگر پہ رہی، اس قدر رہے

(ص۱۷۵)

نماز: اہلِ اسلام کی مخصوص عبادت کا نام (ن)

ع جسے نمازوں میں لیتے ہیں سب پکار پکار

(ص۳۷۶)

نمازی: نماز پڑھنے والا، نماز کا پابند (ن)، پارسا، پرہیزگار (ج)

ع کیا بنا آن کر نمازی ہے

(ص۲۳۷)

نمد: اون کا موٹا کپڑا جو اون کو دبا کر بناتے ہیں، ایک قسم کا موٹا قالین جو اسی طرح دبا کر بنایا جاتا ہے (ن)

ع سمجھو کہ کرتے برف کی پوشش نمد سے ہیں

(ص۱۷۹)

نمط: روش، وضع قطع، ڈھنگ، طور طریق (ن)

ع اُٹھائے سوزِ خم ہر نمط ہیں، یہ خوں کے دعوے کوئی غلط ہیں

(ص۱۶۶)

نمک افشاں: نمک چھڑکنے والا (ج)

ع شور بختی سے نہ اتنا نمک افشاں ہو کہ ہو

(ص۲۸۰)

نمک پاش: نمک چھڑکنے والا، دکھ دینے والا (ن)

ع ہے نمک پاش جو ہنس ہنس کے وہ لعلِ نمکیں

(ص۲۲۶)

نمک چش: نمک چکھنے والا (ن)

ع تا ہر لب زخمِ حسرت اپنا ہجر کی رات نمک چش ہو

(ص۱۹۶)

نمک چھڑکنا: تنگ کرنا، ستانا، جلانا (ن)

ع واہ رے شورِ محبت! خوب ہی چھڑکا نمک

(ص۲۲۱)

نمک حرام: وہ جو اپنے آقا کا بدخواہ ہو (ن)

ع حرام ہے، نہیں لیکن نمک حرام شراب

(ص۱۵۶)

نمک حلال کرنا: احسان مند، مشکور، خیر خواہ (ج)

ع بسمل ذرا تڑپ کے نمک تو حلال کر

(ص۳۳۶)

نمک خوار: روٹیوں پر پلا ہوا غلام (ج)، نمک پروردہ (آ)

ع زخم دل بولے ترے دل کے نمک خواروں سے

(ص۳۴۷)

نمک دان: وہ ظرف جس میں پسا ہوا نمک رکھتے ہیں (ن)

ع کب وہ مرہم دان کو ڈھونڈے نمک داں چھوڑ کر

(ص۱۶۴)

نمک فشانی: مراد: تکلیف پر تکلیف دینا۔ نمک چھڑکنا(ن)

ع کرے جو صرفہ نہ قاتل نمک فشانی میں

(ص۱۸۱)

نمود ہونا: نشان ہونا، دکھائی دینا، ظہور ہونا، ہستی ہونا (ن)

ع جو نہ رنگِ رنج و ماتم کا یہاں نمود ہوتا

(ص۱۴۱)

ننگ: شرم، عیب، عار(ن)

ع کہ جیب و آستیں سے ننگ جس کو عار دامن سے

(ص۲۱۰)

نو بُردہ: مراد: نیا نیا خریدا ہوا غلام۔

ع ماہِ نَو ایک فلک پر ترے نَو بُردوں میں

(ص۲۸۱)

نوبہ نو: تازہ بتازہ، کبھی کا(ن)

ع ابرِ بہار و دودِ چراغاں سے نو بہ نو

(ص۳۱۰)

نوخط: مراد: نیا نیا لکھنے والا/محرر۔

ع رشک تھا اپنے نوشتے میں کہ اس نو خط نے

(ص۱۹۲)

نوگرفتار: تازہ گرفتار، عاشق تازہ(ن)

ع نو گرفتار ہیں سرگرمِ تپیدن صیاد

(ص۲۲۹)

نواسنجی: مطرب، گانے والا، خوش آواز(ن)

ع اعجاز نواسنجی مطرب سے چمن میں

(ص۳۱۵)

نوافل: وہ رکعتیں جو سنت اور فرض کے علاوہ زائد سمجھی جاتی ہیں(ج)

ع کبھی میں قرب نوافل سے تھا والا رتبت

(ص۲۷۷)

نوال: عطا، دادودہش، الطاف وکرم(آ)

ع تو شہ دریا نوال اور دل ترا موج کرم

(ص۳۴۰)

نوبت: وقت معین(آ)

ع کہ نوبت دم شماری کی ہے شب اخر شماری سے

(ص۲۱۳)

نوبت خانہ: نقار خانہ جو اکثر شاہی محل کے پھاٹک پر ہوا کرتا ہے، نوبت بجنے کا کوٹھا(آ)

ع پہنچی یہ تفتیح کی نوبت کی نوبت خانے میں

(ص۲۶۹)

نوبہار: موسمِ بہار کا شروع(ن)

ع رنگیں سوا ہے اب کے گلِ نوبہار سے

(ص۲۴۸)

نوحہ کناں: بین کرنا، ماتم کرنا، مردے پر چلا کر رونا(ج)

ع کہتی تھی وفا نوحہ کناں نعش پہ میری

(ص۱۵۷)

نوخط: جوان نوخواستہ جس کی مسین بھیگ رہی ہوں(ج)

ع کی عطا نو خطوں کو ملِ ادا

(ص۲۶۴)

نوروز: سال کا پہلا دن، یہ بڑا خوشی کا دن سمجھا جاتا ہے اور جشن منایا جاتا ہے۔ ایرانیوں میں ماہِ فروری کا پہلا دن (ن)

ع بس کہ ہے نوروز اپنا آفتاب بادہ سے

(ص۲۴۵)

نورالعین: آنکھوں کی روشنی (ج)

ع زہراؑ و علیؑ کے دونوں وہ نور العین

(ص۲۶۳)

نورِبصر: بینائی کا نور، بیشتر اولاد کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع شادی کا اُس کے نورِ بصر کے ہے اہتمام

(ص۳۱۱)

نورِبینش: مراد: بینائی، دیکھنا، دید، بینائی (ن)

ع خدا دے نورِ بینش اور اس چشمِ تصور کو

(ص۲۳۲)

نورِچشم: آنکھ کی روشنی (مجازاً)، بیٹا، فرزند (ن)

ع سمجھے ہے نورِ چشمِ مہ و اختر آسماں

(ص۳۱۰)

نوری: نور کا، نور سے منسوب، نور کا بنا ہوا، نورانی (ج)

ع جانب شرق ہے نوری فلق بال کشا

(ص۲۸۰)

نوشِ جاں: وہ چیز جو کمال مرغوب ہو، وہ چیز جو رغبت سے کھائی پی جائے (ن)

ع زہراب بھی ہے بادہ تو ہے ہم کو نوش جاں

(ص۲۲۱)

نوشِ دارو: ایک قسم کی معجون جو خوش ذائقہ اور فرحت بخش ہوتی ہے (ج)

ع نوشِ دارو سے بھی بہتر ہے دمِ رنجِ خمار

(ص۱۵۵)

نوش کرنا: پینا (ن)

ع نوش ہم اس میں کبھو دل کا لہو کرتے

(ص۱۸۵)

نوشتہ: مراد: خط۔ لکھا ہوا، قلمی (ن)

ع شکر کر چھوڑ دیا اس نے نوشتہ لے کر

(ص۱۶۴)

نوشتہ: تقدیر، قسمت (ن)

ع ہے نوشتے میں ترے بیمار کے صحت کہاں

(ص۱۸۰)

نوشہ: نوجوان بادشاہ (ج)

ع اللہ اللہ رے نوشہ ترا عالی رتبہ

(ص۳۷۹)

نوعِ بشر: مراد: انسانوں کی جنس۔

ع اُڑائی حرص نے نوع بشر میں سب کی خاک

(ص۲۱۵)

نوکِ زباں: زبان کی نوک، زبان کا سرا (ن)

ع ہر خار کی ہے نوکِ زباں شعر نوائی

(ص۳۱۵)

نوکِ مژگاں: مراد: خنجرسی پلکوں کا سرا۔

ع نہ ہوتی دل میں کاوش گر کسی کی نوکِ مژگاں کی

(ص ۱۴۳)

نوکِ نشتر ہونا: سخت تکلیف دہ ہونا (ج)

ع قطرہ خوں بھی نہ ہوگا نوک نشتر سے جدا

(ص ۳۳۲)

نوید: مراد: بشارت۔ خوش خبری (ن)

ع نوید اے تشنہ کامی بارے آب خنجر قاتل

(ص ۱۲۶)

نہ: نو، ایک کم دس (ن)

ع اگر نہ آسماں ہوں، جمع یک خالِ سویدا ہو

(ص ۱۹۸)

نہ پشت: مراد: نونسلیں۔

ع نہ پشت تک تو کیا کہ نہ تا نو ہزار پشت

(ص ۱۵۸)

نہاد: سرشت، خلقت (ن)

ع ربط ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک نہاد

(ص ۲۸۶)

نہال: تازہ لگایا ہوا پودا، درخت (ن)

ع سو تازیانے مارے نہالِ چمن کی شاخ

(ص ۲۸۶)

نہالی: روئی دار بستر (ن)

ع بیمار ترا صورتِ تصویر نہالی

(ص ۱۲۲)

نہانی: پوشیدہ، مخفی (ج)

ع وہ جو مانگے تو با اندازِ نہانی مانگے

(ص ۳۵۴)

نہنگ: مگرمچھ (ن)، شیر آبی (ن)

ع آیا جب تیرے مقابل اے نہنگِ بحر رزم

(ص ۳۷۱)

نہیب: ہیبت، خوف (ج)

ع ترے نہیب سے ہوں شکلِ فلسِ ماہی الگ

(ص ۲۹۲)

نہیں ہونا: مراد: وفات پانا۔ نہ ہونا (ج)

ع تم وقت پہ آپہنچے نہیں ہو ہی چکا تھا

(ص ۱۲۴)

نیا رنگ نکالنا: مراد: نئی طرز نکالنا۔

ع افلاک میں وسعت کا نیا رنگ نکالوں

(ص ۱۸۸)

نیائش: وہ دعا جو نہایت عجز و عاجزی کے ساتھ کی جائے، خدا کی حمد یا تعریف، تحسین (ج)

ع لب بہ ستایش، دل بہ نیائش، جلوہ طرازِ عرشِ معلیٰ

(ص ۳۶۴)

نیر: نہایت روشن ستارہ (ج)

ع تیرے فروغ نیرِ حشمت سے کیا عجب

(ص ۳۸۸)

نیر اجلال: نہایت روشن ستارہ، بزرگی، شان و شوکت (ن)

ع نیرِ اجلال کی تیرے نظر عالم پہ عام

(ص ۳۷۱)

نیرنج: نیرنگ کا معرب (ج)، بیشتر اس کا استعمال شعبدہ جات اور کیمیا اور کیمیا علوم فریبیہ کی نسبت ہے (ن)

ع علم نیرنج سے گو بودے تو نخل نارنج

(ص ۲۷۹)

نیرنگیاں: نیرنگی کی جمع، چالاکیاں (ن)

ع بلبل کا خوں ہے گل فشاں، ہیں عشق کی نیرنگیاں

(ص ۲۱۸)

نیسانِ کرم: مراد: اللہ کے فضل کی بارش۔

ع برسیں نیسانِ کرم سے ترے شہا گوہر

(ص ۲۸۹)

نیست: مراد: باقی نہ رہنا، نہ ہونا۔

ع کہ تجھ کو اب نہ غم نیست ہے، نہ شادی ہست

(ص ۲۵۹)

نیستاں: وہ جنگل جہاں پر بہت سے نرسل یا گنّے ہوں

ع ہر نے میں بھری آگ نیستاں کے لئے ہے

(ص ۲۳۴)

نیستاں چھوڑ کر شیر کا بھاگنا: مراد: شیر اپنے غاروں سے فرار ہو جائیں۔

ع شیر بھاگیں جس کے نالوں سے نیستاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

نیش زن: کسی کے حق میں برائی کرنے والا (ن)

ع عدوئے نیش زن کے گھر سے کب وہ مہ جبیں نکلے

(ص ۲۳۱)

نیش کژدم: مراد: محبوب، بچھو کا ڈنک۔

ع رہا ٹیڑھا مثالِ نیش کژدم

(ص ۱۳۵)

نیشتر: کسی دھار والے آلے کی نوک (ج)

ع وہ چشمِ مخمور یک نظر سے، چبھوئے لاکھوں جو نیشتر سے

(ص ۱۶۲)

نیشکر: گنا، پونڈا، دکھ (ن)

ع کیسا خدنگِ یار ہے جو نیشکر لذیز

(ص ۱۶۲)

نیک شیم: مراد: اچھی سیرت و کردار والا۔

ع کہہ کہ اک شمع ترے وصف کا اے نیک شیم

(ص ۳۸۲)

نیک طینت: مراد: اچھی عادت۔

ع کہ باطن میں نہیں کچھ رتبہ اس کو نیک طینت سے

(ص ۲۱۷)

نیل: مصر کے ایک مشہور دریا کا نام (آ)

ع جوں عصائے حضرتِ موسیٰ سرِ دریائے نیل

(ص ۳۷۱)

نیل گوں: نیلے رنگ کا، آبی، آسمانی، نیلا رنگ، نیلا (آ)

ع یہ گنڈا نیل گوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا

(ص ۱۳۱)

نیل گوں حصار: مراد: آسمان کا احاطہ۔

ع خوش اپنا کیوں کہ ہو اس نیل گوں حصار میں دل

(ص ۱۷۴)

نیلم: ایک قسم کا نیلے رنگ کا پتھریا جوہر (ج)

ع اے لب مسی کو پھینک کہ نیلم ہے کم بہا
(ص۳۵۳)

نیلوفر: ایک قسم کے نیلے رنگ کے پھول کا نام جو عموماً دواؤں میں استعمال ہوتا ہے (ن)

ع ادنیٰ سا جن میں غنچۂ نیلوفر آسماں
(ص۳۱۰)

نیم جان: مراد: عاشق۔ نیم مردہ (آ)

ع ترے ڈر سے نہ آیا پاس کوئی نیم جانوں کے
(ص۱۲۶)

نیم نگہ: ترچھی نگاہ (ج)، گوشہ چشم سے دیکھنا (آ)

ع چشمِ غضب سے نیم نگہ میرے واسطے
(ص۱۳۶)

نیمچہ: مراد: محبوب کی نگاہ۔ چھوٹی تلوار (ن)

ع اک نیمچہ ہے زہر میں گویا بجھا ہوا
(ص۱۳۶)

نیمچہ بغل میں مارنا: مراد: مارنے کے لیے تیار ہونا، تلوار سنبھالنا۔

ع نیمچہ یار نے جس وقت بغل میں مارا
(ص۱۳۷)

نے: بانسری (ن)

ع ہر نے میں بھری آگ نیستاں کے لئے ہے
(ص۲۳۴)

و

وا: کلمۂ افسوس۔

ع کوئی ہمدرد وا دردا نہ پایا
(ص۱۳۵)

واہونا: مراد: مشکل ختم ہونا، عقدہ حل ہونا (آ)

ع ذوقؔ وا کیوں نہ ترا عقدۂ مشکل ہوتا
(ص۱۲۷)

واجب: لازم، فرض (ن)

ع فاتحہ عشق کا دیتا ہے تو واجب ہے ادب
(ص۳۳۰)

واجب القتل: قتل کرنے کے لائق، مارڈالنے کے قابل (ن)

ع واجب القتل اُس نے ٹھہرایا
(ص۲۲۴)

وادیٔ پرخار: مراد: کانٹوں بھری جگہ۔

ع برق میری وادیِ پُرخار سے
(ص۲۰۶)

وادی ظلمت: مراد: زندگی، تاریک گھاٹی۔

ع وادیِ ظلمت میں اپنی دخل ہے کب نور کا
(ص۱۳۸)

وادی وحشت: مراد: دیوانگی کا عالم۔

ع بگولا گر نہ ہوتا وادی وحشت میں اے مجنوں
(ص۱۴۳)

واررکنا: مراد: کسی کے حربے کو ڈھال یا ہتھیار پر روکنا، حملہ روکنا۔

ع جس کا نہ رُکے وار فلک کی بھی سپر سے

(ص۲۴۰)

وارستہ: آزاد، بے پروا (ج)

ع فلک وارستہ پھرنے دے ہے کوئی پُر خروشوں کو

(ص۱۳۰)

واژگوں: الٹا منحوس (ج)

ع وہ مرے اخترِ طالع کی واژگوں گردش

(ص۲۴۷)

واژوں: الٹا، اوندھا، سرنگوں، نامبارک، برگشتہ (ج)

ع زلفِ واژوں تھی وہ رخسار پہ واژوں تبت

(ص۲۷۹)

واژوں ہونا: بدنصیب، بدبخت (ن)

ع کہ زلفیں واژگوں ہیں اُس کی، اپنے بخت واژوں سے

(ص۲۱۵)

واسطے: لئے، وجہ سے، سبب، برائے، خاطر (ج)

ع پر ہمارے واسطے یاں منزلِ راحت نہیں

(ص۱۷۹)

واشد: مراد: غم کا دور ہونا۔

ع میرے دلِ گرفتہ کی واشد ہو کس طرح

(ص۲۳۳)

واشد: مراد: پُختہ۔

ع جو نہ ہو امیدِ واشد، نہ ہو دل گرفتہ غنچہ

(ص۱۴۲)

واعظا: نصیحت کرنے والا (ج)

ع واعظا چھوڑ ذکرِ نعمت خلد

(ص۱۷۸)

واقعہ: سانحہ، حادثہ، واردات، سرگزشت، چال، خبر (ن)

ع دیکھ کیا واقعہ ہے، لاش ترے کشتے کی

(ص۱۷۶)

واقف: جاننے والا، ماہر، آگاہ (ن)

ع ساغرِ دل کی تو واقف نہیں کیفیت سے

(ص۱۶۹)

والی والا: حاکم، بادشاہ، مدینے کا حاکم والی کہلاتا ہے (ج)

ع اے شہ عالم در ہمہ عالم عالی اعلیٰ، والیِ والا

(ص۳۶۴)

والا رتبت: مراد: اعلیٰ مرتبہ۔

ع کبھی میں قرب نوافل سے تھا والا رُتبت

(ص۲۷۷)

وام: مراد: برعکس۔ الٹا مخالف (ج)

ع دوام بکتی ہے اس مے کدے میں وام شراب

(ص۱۵۶)

وام: قرض، اُدھار (ن)

ع نیرِ جلال سے تیرے جلا لیتا ہے وام

(ص۳۷۱)

وامق: عذرا کے عاشق کا نام (ن)

ع جہاں میں وامق و مجنوں کا کیا فسانہ ہوا

(ص۱۴۷)

واں: وہاں کا مخفف (ج)

ع واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

(ص۱۸۷)

وائے قسمت: مراد: کلمہ افسوس۔ قسمت کا گلہ کرنے کے لیے مستعمل ہیں (ن)

ع وائے قسمت تلخ کامی ہو نصیب

(ص۲۰۶)

وبال: سختی، کئے کی سزا، ناگوار طبع، عذاب جان (ن)

ع آجائے گھر میں اوج کے، گھر سے وبال کے

(ص۳۱۴)

وبال ہونا: ناگوار ہونا، اجیرن ہونا، دوبھر ہونا (ن)

ع کیوں ارے مرغ نامہ بر تجھ کو ہوئے وبال پر

(ص۱۶۷)

وثاق: معاہدہ کرنا، عہد کرنا، ٹھہرانا (ج)

ع بخت و دولت سے یہ لبریز تھا ہر قصر و وثاق

(ص۳۷۳)

وجد: وہ حالت بے خودی کی جو کمال ذوق شوق میں سماء سننے والے صوفیوں کو ہوتی ہے۔ بے خود ہو کر جھومنے لگنا، وجد آنا، ذوق و شوق کی حالت میں جھومنا (ن)

ع جل ترنگ ایسی بجاتا تھا کہ سب وجد میں تھے

(ص۳۷۳)

وجود و عدم: ہونا اور نہ ہونا، ہستی، اور نیستی (ج)

ع ہر دم ہے تجھ کو سیر وجود و عدم نصیب

(ص۱۵۶)

وجودی و شہودی: جو سامنے موجود ہو جس کا وجود ہو (ج)، شہود سے نسبت رکھنے والا (ج)

ع کہ وجودی و شہودی سے بیان وحدت

(ص۲۷۷)

وحدت: یکتائی، توحید، یگانگی، ایک ہونا (ج)

ع بنا وحدت کی کیوں توڑے گا مُلا جمعِ کثرت سے

ص(۲۱۶)

وحدت الوجود: ہر ایک وجود کو خدا سمجھنا (ج)

ع لکھتا ہے شیخ مسئلہ وحدت الوجود

(ص۲۱۹)

وحشت: گھبراہٹ، جنون، دیوانگی، حیوانیت، آوارگی (ن)

ع بھاگا مجنوں مری وحشت سے بگولے کی طرح

(ص۱۳۳)

وحشت برسنا: اداسی چھانا، ویرانی برسنا (ن)

ع مرے صحرا میں وہ وحشت برستی ہے کہ مجنوں کے

(ص۱۹۹)

وحشی: مراد: ناشائستہ، جنگلی جانور جو آدمیوں سے بھاگ جائے، صحرائی، جنگلی، بھڑکنے والا، گھبرانے والا، ایک حال پر نہ رہنے والا، غیر مانوس، غیر مہذب (ن)

ع کیوں نہ رم کر جائیں آہو ایسے وحشی سے ترے

(ص۱۶۵)

ودیعت: امانت، کسی کے پاس کوئی چیز رکھنا (ج)

ع توبہ حقیقت، توبہ طریقت، توبہ شریعت، توبہ ودیعت

(ص۳۶۵)

وِرد: ہر روز کا کام، روزمرہ کا معمول، معمول، وظیفہ (ج)

ع ورد ملائک نامِ خدا ہے، دیکھ زباں پر کس کی ثنا ہے
(ص۳۶۷)

وردِ اسمائے الٰہی: مراد: اللہ کے ننانوے ناموں کا وظیفہ جو روزانہ کی بنیاد پر کیا جائے۔

ع وردِ اسمائے الٰہی میں بھی ہے تو یا رقیب
(ص۱۵۷)

ورق: کتاب کا کاغذ، کاغذ کا ٹکڑا (ج)

ع صد پارہ دل ہے گنجفہ عشق و ہر ورق
(ص۱۴۹)

ورقِ چرخ: مراد: تقدیر۔

ع ورقِ چرخ ہو، گو نسخہ آشوب نہ ہو
(ص۱۶۱)

ورم: سوجن، آماس، بیماری کے باعث یا چوٹ کے سبب جسم کا پھول جانا (ن)

ع گریے سے ہے آنکھوں پہ ورم اور زیادہ
(ص۲۰۲)

ورے: پاس، نزدیک، اِدھر (ج)

ع یا دو قدم ورے رہے یا دو قدم پرے
(ص۳۵۱)

وزن: تول، اندازہ (ج)

ع گر ہے کچھ وزن تو آجائے بہ سوئے میزاں
(ص۳۸۴)

وسعت: پھیلاؤ، کشادہ (ج)

ع کر کشادِ دل سے اپنے ذوق وسعت کی طلب
(ص۱۵۷)

وسمہ: نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (ن)

ع ابرو پہ کرے قوسِ قزح وسمہ تو خورشید
(ص۳۱۴)

وسواس: براخیال جو شیطان دل میں پیدا کرے (ج)

ع اور باقی تو ہے سب وہم و خیال و وسواس
(ص۲۹۴)

وصاف: صفت وثنا کرنے والا (ج)

ع کون اس کا نہیں وصّاف صفاتِ نیکو
(ص۲۸۱)

وصف: تعریف، خوبی، بھلائی، عمدگی (ج)

ع وصف شوخی ترے توسن کا ہو کس طرح رقم
(ص۳۸۵)

وصل: ملنا، ملاپ، میل، ملاقات (ج)

ع کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہم کو
(ص۱۹۳)

وضو ٹوٹنا: طہارت قائم نہ رہنا (ج)

ع رات یاروں کے وہاں غسل و وضو ٹوٹ گئے
(ص۳۵۶)

وضو کرنا: نماز کے واسطے منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ دھونا (ن)

ع تیمّم آب سے اور خاک سے وضو کرے
(ص۲۱۲)

وطن: اپنا دیس، پیدائش کی جگہ، اپنا ملک (ج)

ع پھر جائے ہے پہنچ کے مسافر وطن کے پاس

(ص۱۶۸)

وظیفہ: وہ چیز جو ہر روز کے واسطے مقرر ہو (ج)

ع چھوڑو، کہیں وظیفے بہت بڑبڑا چکے

(ص۲۲۱)

وعدہ: قول وقرار، عہد و پیمان (ج)

ع وعدہ ہے آنے کا اُس کے ابر کھل جائے تو آئے

(ص۱۸۵)

وعدہ فراموش: وعدے کو بھول جانے والا (آ)

ع یاد اس وعدہ فراموش نے غیروں سے بدی

(ص۳۴۸)

وفا: وعدہ کو پورا کرنا، نباہ (ج)

ع کہتی تھی وفا نوحہ کناں نعش پہ میری

(ص۱۵۷)

وفاداری: دیانت داری، نمک حلال (ن)

ع آب خنجر جو ہے زہراب وفاداری کو

(ص۲۱۶)

وفاق: موافقت، میل، صلح، ہم آہنگی (آ) سازگاری کرنا اس کا استعمال محبت اور اتفاق کے معنی میں ہے (ن)

ع حسن کو عشق سے دیتا تھا بہم ربط وفاق

(ص۳۷۳)

وفور: افراط، زیادتی، بہتات (ن)

ع اس میں دم وفورِ عطا گرمی عتاب

(ص۲۷۴)

وقاد: مراد: متاثر کن۔

ع طبعِ وقاد کی گر اس کی رقم ہو توصیف

(ص۳۷۴)

وقار: قدر و منزلت، جاہ و جلال (ج)

ع معدن حلم و حیا، کوہِ وقار و تمکنت

(ص۲۷۵)

وقف: ٹھہراؤ، توقف، آرام (ج)

ع طاقۂ اطلسِ گردوں ترا وقفِ خلعت

(ص۲۸۱)

وقفہ ہونا: تھوڑی سی دیر (ن)

ع کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں اس کے

(ص۱۳۱)

وگر: اور اگر، اور جو، وگرنہ (ن)

ع وگر ہے آگ میں دینا یونہی عذاب تو دے

(ص۲۱۴)

وگرنہ: مراد: دوسری صورت میں۔

ع قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوقؔ وگرنہ

(ص۱۲۲)

ولایت: ایک بادشاہ کا ملک، دیس، اقلیم، پہلے ایران اور افغانستان سے مراد لیتے تھے (ن)، نیک بندے کا خدا تعالیٰ سے تقرب (آ)

ع ماہ شمسی ہو مطابق ہر ولایت میں مدام

(ص۳۷۰)

ولی: مقرب خدا، بزرگ دین (ن)

ع ملک صفات و فرشتہ سیر ولی خصلت

(ص ۳۷۶)

ولی عہد: مراد: حاکم وقت۔

ع وہ ولی عہد زماں، مرزا محمد بو ظفر

(ص ۲۷۰)

ولی نعمت: پرورش کرنے والا، خداوندِ نعمت۔

ع کیا اللہ نے جب تجھ سا ولی نعمت خلق

(ص ۲۸۲)

ولے: ولیکن، مگر، لیکن، الا، پر (آ)

ع عید ہوئی ذوقؔ ولے شام کو

(ص ۲۰۱)

ولیکن: لیکن، مگر (ن)

ع ساتھ اس کے ہیں ہمسائے کے مانند، ولیکن

(ص ۱۲۲)

ووں: اُس طرح (ج)

ع یوں بھی دیکھا جہاں میں، ووں بھی دیکھا

(ص ۲۶۲)

وہ: اسم اشارہ بعید، وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے (آ)

ع تو ہے وہ باہر، تو ہے وہ ماہر، تو ہے وہ بینا، تو ہے وہ دانا

(ص ۳۶۶)

وہ دن ہوا ہوئے: اب اقبال کے دن نہیں رہے ادبار کا زمانہ (ج)

ع سو وہ دن اب تو ہوا بارے خدا کے فضل سے

(ص ۲۷۲)

وہ وہ کرنا: کلمۂ تحسین، واہ، شاباش (ج)

ع تم وَہ وَہ زخمِ دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو

(ص ۱۹۶)

وہم: شک، گمان (ج)

ع بد گماں وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس

(ص ۱۶۸)

ویرانہ: مراد: اجاڑ۔ بے آباد جگہ، جنگل (آ)، بیابان (ج)

ع خانہ دل کوئی ویرانہ ہوا، گھر نہ ہوا

(ص ۱۳۱)

﴿ ہ ﴾

ہابیل: حضرت آدم کے فرزند جنھیں ان کے بڑے بھائی قابیل نے قتل کر دیا تھا (ج)

ع داد خواہی کے لئے خاک سے خونِ ہابیل

(ص ۳۲۲)

ہاتف: غیب کی آواز دینے والا فرشتہ، سروش (ج)

ع تو یہ ہاتف نے کہا غیب سے ہو کر ملہم

(ص ۳۷۸)

ہاتھ اٹھانا: دست بردار ہونا، کنارہ کش ہونا (ن)

ع آوارگی سے کوئے محبت کی ہاتھ اُٹھا

(ص ۱۹۴)

ہاتھ آنا: حاصل ہونا، میسر ہونا، مسخر ہونا، جانتا (ن)

ع ہاتھ گر آجائے اپنے پھر تو کیا گل کھائیے

(ص۱۶۸)

ہاتھ پر ہاتھ مارنا: قول دینا (آ)، وعدہ کرنا (ج)

ع جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ص۱۴۲)

ہاتھ پکڑنا: سہارا دینا، حامی و مددگار ہونا (ن)

ع ہاتھ پکڑے جس کا تو، ہاتھ آئے اُس کے دستِ غیب

(ص۲۷۲)

ہاتھ ٹوٹنا: ہاتھ کا شکستہ ہو جانا (ن)

ع ہاتھ کیا اس کے ہیں اے آئنہ رو ٹوٹ گئے

(ص۲۲۸)

ہاتھ دیکھنا: نبض دیکھنا جوتشی یا نجومی کا ہاتھ کی لکیریں دیکھنا، آئندہ یا گزشتہ واقعات کا حال بتانے کے لیے (ن)

ع کیا دیکھتا ہے ہاتھ مرا، چھوڑ دے طبیب

(ص۲۰۸)

ہاتھ دھونا: مراد: ترک کرنا، جدا ہو جانا۔

ع سراپا پاک ہیں دھوئے جنھوں نے ہاتھ دنیا سے

(ص۱۷۳)

ہاتھ رُکنا: مراد: کسی کام کے کرنے سے ہچکچانا۔

ع تیرے دینے کے لئے ہاتھ اُس کا کیوں رُکنے لگا

(ص۲۷۲)

ہاتھ رنگنا: مہندی یا کسی رنگ سے ہاتھوں کو رنگین کرنا (ج)

ع ہاتھ کیوں مہندی میں رنگتا برگِ بید انجیر ہے

(ص۳۸۹)

ہاتھ سے کھونا: ملتی ہوئی چیز کو نہ لینا (ن)

ع ساغر دل بیچتا آیا ہوں کھو مت ہاتھ سے

(ص۱۶۵)

ہاتھ صاف کرنا: مراد: ہلاک کرنا۔

ع تیری نگہ نے صاف کیا گھر کے گھر پہ ہاتھ

(ص۲۰۳)

ہاتھ کھینچنا: مراد: دست بردار ہونا۔

ع جو کھینچے ہاتھ کو، وہ پاؤں پھیلائے قناعت سے

(ص۲۱۷)

ہاتھ مارنا: مراد: کھالینا۔

ع جیسے گرسنہ مارے ہے حلوائے تر پہ ہاتھ

(ص۲۰۳)

ہاتھ ملنا: رشک و حسد سے افسوس کرنا (ن)، پچھتانا (ج)

ع ہاتھ ملتی تھی مرے حال پہ کیا ہی مقراض

(ص۱۶۹)

ہاتھ میں قلم پھیرنا: لکھتے وقت حیرت سے سوچ میں پڑ جانا (ج)

ع تیر باز کشتی ہو ہاتھ میں قلم پھر کر

(ص۱۶۷)

ہاتھ نہ اُٹھنا: مارنے، قتل کرنے یا تعظیم و سلام کے واسطے کا اونچا ہونا، وار ہونا، حربہ ہونا (آ)

ے قاتل یہ کیا ستم ہے کہ اُٹھتا نہیں کبھی
آکر مزارِ کشتۂ تیغِ نظر پہ ہاتھ

(ص۲۰۳)

ہاتھ نہ آنا: مراد: نامراد ہونا۔ قبضے میں نہ آنا (ج)

ع کچھ نہ ہاتھ آئے گا تو ہاتھ تو مَل جاؤں گا

(ص ۱۳۵)

ہاتھ ہلکا پڑنا: مراد: کاری وار نہ ہونا۔

ع ہاتھ تو ہلکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا

(ص ۱۳۶)

ہاتھوں سے نکل جانا: قابو سے نکلنا (ن)

ع چھوڑ کر گھر ترے ہاتھوں سے نکل جائیں کہاں

(ص ۲۳۶)

ہاتھوں کی لکیریں: نشانِ دست، وہ نشان یا نقش جو مٹائے نہ مٹے (آ)

ع تیرے ہاتھوں کی لکیریں ہوں قفس کی تیلیاں

(ص ۳۴۲)

ہاتھوں ہاتھ اٹھانا: دست بدست فوراً لے جانا، اوپر ہی اوپر لے جانا (ن)

ع ناتوانی ہم کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لے گئی

(ص ۳۵۰)

ہاتھی: فیل، پیل (ن)، ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان، سونڈ والا (آ)

ع بل کہ کمند مار کے ہاتھی کو کھینچ لے

(ص ۲۸۵)

ہادی: رہنما، پیشوا، ہدایت کرنے والا (ن)

ع ہم پیرو عشق و عشق اپنا ہادی

(ص ۲۶۳)

ہاروت: ایک فرشتہ جو ماروت کے ہمراہ دنیا میں آیا تھا (ج)

ع ہاروت سے واں لاکھوں ہیں شاگرد کہ جس جا

(ص ۲۲۲)

ہالہ: وہ دائرہ جو بخاراتِ ارضی سے چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے (ن)

ع شب، مہِ ہالہ نشیں سر در گریباں ہی رہا

(ص ۱۳۲)

ہاموں: میدان، بیابان، جنگل، صحرا (ن)

ع سوارِ ناقہ گر رہ میں سرِ ہاموں نہ ٹھہرے گا

(ص ۱۴۵)

ہامی بھرنا: مراد: اقرار کرنا، وعدہ کرنا۔

ع بھرے گا بارِ محبت کی کیا فلک ہامی

(ص ۳۵۶)

ہاؤ ہو: کراہنے کی آواز، ہائے ہائے، آہ آہ (ج)

ع سنیں جو میکدے میں شورِ ہاؤ ہو میرا

(ص ۱۲۹)

ہائے: ایک کلمہ ہے کہ افسوس کے محل پر بولتے ہیں (ن)

ع باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

(ص ۱۶۵)

ہائے ہائے: مریض مرض کی تکلیف میں مفلس تہی دستی میں اور مصیبت زدہ مصیبت کی حالت میں یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے بیشتر ماتم کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع نہ ہائے ہائے میں تالو سے پھر زبان لگی

(ص ۲۱۵)

ہتھیلی پر سرسوں جمانا: مشکل کام کا پھرتی سے کرنا (ج)

ع نرگس نے تو سرسوں ہی ہتھیلی پہ جمائی

(ص ۳۱۵)

ہتھیلی کا پھپھولا: کمال نازک چیز جو صدمے سے ذرا ٹوٹ جائے (ن)

ع کیا بنانا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہم کو (ص ۱۹۲)

ہٹ: ضد، اڑ، اصرار (ن)

ع جواب دیں گے نہ ہم اُلٹ کے، تم اپنی مختار ہو گے ہٹ کے (ص ۲۵۰)

ہجر میں جینا: مراد: محبوب سے بچھڑ کر زندہ رہنا۔

ع کیوں جی کے ہجر میں ہوئے شرمندہ یار سے (ص ۱۷۵)

ہجوم آور: مراد: بھیڑ بھاڑ لیے۔

ع ہجوم آور جو آنکھوں میں ترا شوقِ تماشا ہو (ص ۱۹۸)

ہجوم خار: مراد: کانٹوں کی بھیڑ۔

ع پشت اب ہجومِ خار سے ہے پشت خار پشت (ص ۱۵۷)

ہجوم کرنا: مراد: اکٹھے ہونا، بھیڑ کرنا، مجمع کرنا۔

ع ہجوم کرتے ہیں مژگاں کے بالکے کیسا (ص ۱۲۴)

ہجومِ میمنت: مارنے والا، خدا تعالیٰ کا نام ہے (ن)

ع ہے جو انبوہ سعادت اور ہجوم میمنت (ص ۲۷۵)

ہچکی پہ ہچکی: وہ ہوا جو گلے سے رک رک کر نکلتی ہے اور نیز وہ حالت جو نزع اور جانکنی کے وقت پیش آتی ہے (آ)

ع نہیں ہچکی پہ ہچکی رات سے اک دم ٹھہرتی ہے (ص ۲۵۹)

ہچکیاں باندھنا: مراد: بے حد رونا۔ دانت پیسنا (ج)

ع تو میں نے تار اک رونے کا لے لے ہچکیاں باندھا (ص ۱۳۰)

ہچکیاں لینا: روتے ہوئے سانس رک رک کر نکالنا (ج)

ع ہچکیاں قلقلِ مینا جو ہے لیتی پیہم (ص ۳۷۹)

ہدایت: رہنمائی، راہ دکھانا (ن)

ع لے گئی عشق کی ہدایت ذوقؔ (ص ۲۲۴)

ہدفِ تیر: مراد: محبوب کے مظالم کا شکار، تیر کا نشانہ (ج)

ع ہدفِ تیر رہا تجھ سے کماں داروں کا (ص ۱۲۶)

ہدفِ نگاہ: مراد: نظروں کا نشانہ۔

ع ہدف نہ مرغِ چمن ہی ہوا نگہ کا تری (ص ۱۴۷)

ہر چند: کتنا ہی، کیسا ہی، بہتیرا، اگرچہ کی جگہ (ن)

ع منزلِ اوج پہ چمکے مہِ تاباں ہر چند (ص ۳۲۲)

ہراس: ڈر، خوف، مایوسی (ج)

ع قلبِ انساں میں تہوّر ہو مبدّل سے ہراس (ص ۲۹۴)

ہرن کی شاخ: مراد: ہرن کا سینگ۔

ع سمجھا ہے اپنی شاخِ نشیمن ہرن کی شاخ
(ص۳۳۵)

ہری ہو: سرسبز، شاداب (ن)

ع مانندِ عشق پیچاں پھر سر بہ سر ہری ہو
(ص۳۶۸)

ہزار: مراد: بہت۔ دس سو، ہر چند، کتنا ہی، بہتیرا (ن)

ع ہزار اپنے کو وہ ہم سے چھپائیں سر سے پاؤں تک
(ص۱۷۳)

ہزار غنیم: لوٹنے والا، دشمن حریف، لٹیرا۔

ع سمجھے شیر آپ کو ہزار غنیم
(ص۳۲۰)

ہزاروں دم یاد ہونا: مراد: بہت طریقے آنا۔

ع ہزاروں دم ہیں اسے یاد، تو نے دیکھا ذوقؔ
(ص۱۲۴)

ہزاری: ہزار آدمیوں کا سردار (ن)، شاہی زمانے میں عہدوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے (ج)

ع کہ ملا باغ میں بلبل کو ہزاری منصب
(ص۳۲۱)

ہست: حال، وجود، زندگی (ج)

ع کہ تجھ کو اب نہ غمِ نیست ہے، نہ شادیٔ ہست
(ص۲۵۹)

ہستی: وجود (ن)

ع ہستیِ تنک مایہ نے پھونکا ہے کچھ ایسا
(ص۲۰۲)

ہشیار: باہوش، عقلمند، دانش مند، خبردار، آگاہ (ن)

ع ذوقؔ بے ہوش کو آرام ہے، ہشیار کو رنج
(ص۱۵۸)

ہفت دریا: سات سمندر (ج)

ع اب ان کو شش جہت میں ہفت دریا لوگ کہتے ہیں
(ص۲۰۹)

ہفت کشور: دنیا کی سات بڑی سلطنتوں کا نام (آ)

ع کہ ہفت اختر بہ ہفت کشور ہیں آج یکسر مطیع فرماں
(ص۳۶۱)

ہفتاد و دو: بہتر، دو اوپر ستر (آ)

ع ہفتاد و دو فریق حسد کے عدو سے ہیں
(ص۱۷۸)

ہفتہ: مراد: سات دن کا زمانہ، سات دن۔

ع طاق مسجد میں جھکے آ کے سرِ ہفتہ طاق
(ص۳۷۴)

ہل من مزید: کیا؟ کچھ اور ہے؟

ع دوزخ بھی جائے نعرۂ "ہل من مزید" بھول
(ص۱۷۵)

ہلاک: مارنا، قتل کرنا، تباہ کرنا، برباد کرنا (ن)

ع غمِ فراق نے تیرے مجھے ہلاک کیا
(ص۱۴۸)

ہلال: نیا چاند، پہلی رات کا چاند (ن)

ع لبِ ہر زخم ہے میرا ہلال عید سے بہتر
(ص۲۱۷)

ہلال ابرو: ہلال جیسی ابرو والا، معشوق کی تعریف (ج)

ع ہلال ابرو، نگاہ جادو، خدنگ مژگاں و چشمِ فتاں
(ص ۳۶۰)

ہلالِ بست و نہم: ۲۹ویں کا چاند جو بہت باریک ہوتا ہے اور اکثر اپنی باریکی کی وجہ سے نظر ہی نہیں آتا۔

ع ہلالِ بست و نہم کی طرح بدن کے حقیر
(ص ۲۹۲)

ہم آشنا: مراد: امن اور لڑائی سے واقف۔

ع ہوئے ہیں اس اپنی سادگی سے ہم آشنا جنگ و آشتی سے
(ص ۲۱۹)

ہم آغوش: بغل گیر، ہم کنار (ن)

ع گھبرانا جو یاد آیا ترا ہو کے ہم آغوش
(ص ۲۰۲)

ہم پایا: ہم مرتبہ، ایک ہی رتبہ رکھنے والے (ج)

ع فرشتہ اس کا ہم پایا نہ پایا
(ص ۱۳۵)

ہم پہلو: مراد: برابر۔ ساتھی پہلو بہ پہلو، پہلو کے برابر (ج)

ع زلف سے بے وجہ خط سبز ہم پہلو نہیں
(ص ۱۶۸)

ہم تاب: ہمسری کرنے والا (ن)

ع ان دانتوں سے کیا موتیوں کو کہتے ہو ہم تاب
(ص ۲۲۷)

ہم درد: درد کا ساتھی، دردمند، غم خوار (ن)

ع مرے ہم درد ہوں بے درد فضیحت والے
(ص ۲۲۰)

ہم دم: مراد: ساتھی۔ رفیق، یار، دوست (ن)

ع راست کہتا ہوں میں یہ بزمِ سخن میں ہم دمو
(ص ۱۷۱)

ہم راہ: رفیق، سفر میں ساتھی (ن)

ع زاہدِ گمراہ کے میں کس طرح ہم راہ ہوں
(ص ۱۹۱)

ہم زاد: جو ساتھ پیدا ہوا ہو، وہ جن یا فرشتہ جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا اور ہمیشہ ساتھ رہتا ہے، وہ سایہ انسان کا جو سفلی عمل سے تابع ہو کر کام دے سکتا ہے (ن)

ع حضرت اسے بھی جانیے ہمزادۂ جنوں
(ص ۱۹۰)

ہم زانو: برابر کا (ج)

ع صفحہ علم پہ برجبیں سے تو ہم زانو
(ص ۲۸۱)

ہم سایہ: پڑوسی، پاس کا مکان (ن)

ع نہ ہووے دل جلوں کی ذوقؔ ہمسایوں سے دل داری
(ص ۲۱۰)

ہم سخن: ہم زبان (ن)

ع ذوقؔ میرا ہم سخن گر ہو کوئی، دل ختہ ہو
(ص ۱۹۷)

ہم سُخنی کرنا: مقابل ہو کر بولنا، مقابلہ کرنا (ن)

ع کیا ہم سخنی کرتا ہے اس گل کے دہن سے
(ص ۲۵۴)

ہم سر: برابر کا، برابر والا، ہم رتبہ (ن)

ع کہ آہِ سرد میری شمع کافوری سے ہم سَر ہو
(ص ۱۹۷)

ہم سری: برابری، مساوات (ن)

ع نوشیرواں کو جس سے ہرگز نہ ہم سری ہو
(ص ۳۶۸)

ہم سفر: سفر کا ساتھی (ن)

ع دیر مت کر ساتھ تیرے ہم سفر اچھا ہوا
(ص ۱۲۷)

ہم صحبت: مصاحب، رفیق، جلیس، ہمنشیں (ن)

ع ہو نہ ہم صحبت تار رگ خارا گوہر
(ص ۲۸۶)

ہم کنار ہونا: مراد: ملنا۔ بغل گیر (ن)

ع گریباں ہم کنار آکر ہوا اے یار دامن سے
(ص ۲۰۹)

ہم مکتب: ایک ہی مکتب میں پڑھنے والا (ن)

ع گر نہ مجنوں آن کر لیلیٰ کا ہم مکتب بنے
(ص ۲۴۷)

ہم نشیں: مصاحب، پاس کا بیٹھنے اُٹھنے والا، ہم صحبت (ن)

ع اُٹھا تو لایئے مجھے میرے ہم نشیں اے ذوق
(ص ۱۷۴)

ہما: ایک مشہور پرند کا نام جو ہڈیاں کھاتا اور کسی کو نہیں ستاتا ہے (آ)

ع اے ہما یہ رزق ہے مرغانِ آتش خوار کا
(ص ۱۴۴)

ہمتِ عالی: بلند نظری، فیاضی (ن)

ع ہے باغ جہاں میں تجھے گر ہمت عالی
(ص ۲۰۳)

ہمدم: مراد: محبوب۔ رفیق، یار، دوست (ج)

ع کون سا ہمدم ہے تیرے عاشقِ بے دم کے پاس
(ص ۱۶۷)

ہمدم دیرینہ: مراد: پرانا دوست۔

ع اے ذوق کسی ہمدمِ دیرینہ کا ملنا
(ص ۲۴۰)

ہمہ: سب، کل، سارا، جملہ، تمام (ج)

ع اک بت ترسا، بادلِ سنگیں، لعبت کافر با ہمہ تمکیں
(ص ۳۶۳)

ہندو: ہندوستان کا رہنے والا، ہندو باشندہ (ن)

ع حُسن کی سرکار میں جتنے بڑھے، ہندو بڑھے
(ص ۲۳۳)

ہندی: ہند سے منسوب، ہندوستان کی وہ زبان جو سنسکرت سے نکلی ہے (ن)

ع نغمہ ہندی کا ہووے سات سُر سے انتظام
(ص ۳۷۰)

ہنر دکھلانا: مراد: قابلیت ظاہر کرانا۔

ع ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیِ زر
(ص ۱۶۴)

ہنر شناس: مراد: لیاقت پہچاننے والا۔

ع ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوبیِ زر
(ص ۱۶۴)

ہنرور: باکمال(ن)

ع ہنرور اپنے ہی عیب و ہنر کو دیکھتے ہیں

(ص۱۸۱)

ہنروری: سلیقہ، قابلیت، دستکاری(ن)

ع اور شاہ راہِ دل پر چشم ہنروری ہو

(ص۳۶۷)

ہنگامہ گرم ہونا: فانی زندگی میں مگن ہونا، حادثات کا کثرت سے واقع ہونا(ن)

ع ہنگامہ گرم ہستیِ ناپائیدار کا

(ص۱۲۸)

ہنگامۂ محشر: قیامت کے روز کا ہجوم وشور(آ)

ع بالیں پہ کہا میری، ہنگامہ محشر نے

(ص۲۳۵)

ہنود: باشندگان ہند، ہندوستان کی قدیمی قوم وہ لوگ جن کے مذہب میں بت پرستی جائز ہے اور جو دیوی دیوتا کو مانتے ہیں، برہمنوں کے پیرو، بدھ کے پیرو، جین مت کے پیرو، یہ سب ہندو کہلاتے ہیں(آ)

ع تاکہ یہ گبر اور ہندو، طاق پرست پون باز

(ص۳۲۲)

ہنوز: اب تک، ابھی تک، اس وقت تک(ن)

ع ہے غم سے ہنوز آئینہ بادیدہ پُر آب

(ص۲۳۹)

ہوحق کرنا: خدا کا نام رٹنا، اللہ اللہ کرنا، لفظ ہو، حق کا نعرہ مارنا(آ)

ع راتوں کو نہ ہو حق کر، اے شیخ مناجاتی

(ص۲۵۴)

ھوالشافی: طبیب نسخوں کی ابتدا میں لکھا کرتے ہیں، خدا تعالٰی شفا دینے والا ہے(ن)

ع نسخے پر لکھنے نہیں پاتا ھوالشافی طبیب

(ص۲۶۹)

ہوا باندھنا: گھمنڈ کرنا، جھوٹی بات بنانا، گپیں ہانکنا(ن)

ع ہوا یہ باندھتے بادل عبث اُوپر سے اُوپر ہیں

(ص۱۸۹)

ہوا چلنا: ہوا کا حرکت کرنا یا جنبش میں آنا(ن)

ع یعنی غضب ہے، آگ لگے اور ہوا چلے

(ص۲۰۹)

ہوا چھو سکے: مراد: ملنا۔

ع وصلِ جاناں کی ہوا چھو سکے جس کے باعث

(ص۱۷۲)

ہواخواہ: خیر خواہی، وفاداری، خیراندیشی، محبت(ن)

ع اور ہوا خواہوں کے دل ہوویں ہمیشہ شادکام

(ص۳۷۲)

ہوادار: خواہش مند، ہواخواہ، کھلا ہوا(ن)

ع مر کے اک تخت ہوا دار نظر آتا ہے

(ص۳۵۳)

ہواگیر: مراد: پرندے۔

ع روکشِ بالِ ہُما ہیں ان ہواگیروں کے پر

(ص۱۶۶)

ہوا لگنا: ہوا کا اثر ہونا، ہوا کا اثر پہنچنا (ن)

ع بہ گیا ژالہ، ہوا لگ کے، نہ پگھلا گوہر

(ص ۲۸۶)

ہوا ہونا: ہوا کے مانند تیز ہونا (ن)، فنا ہونا، نابود ہونا (ج)

ع اے تفتہ جاں ہوا ہو یہاں سے، دھواں نہ کر

(ص ۱۶۶)

ہوائی: ہوا سے منسوب، آسمانی، تیز رفتار، آوارہ (ن)

ع ہوائی کہتی تھی جا کر شہاب ثاقب سے

(ص ۳۷۷)

ہوائے کوئے جاناں: مراد: محبوب کی گلی کی ہوا۔

ع ہوائے کوئے جاناں لے اُڑے اس کو، تعجب کیا

(ص ۱۸۴)

ہودج: اونٹ کا کجاوہ، محمل (ن)

ع پشت پہ اس کی ہودجِ زریں، قوسِ قزح سے مستکِ رنگیں

(ص ۳۶۶)

ہوس: نفس کی آواز (ن)، ہر چیز کو جی چاہنا (ج)

ع سیر صحرا کی ہوس کیوں نہ کرے پائے جنوں

(ص ۱۷۲)

ہوسِ سائی: ماتھا رگڑنا، جبہ سائی (ج)

ع ہوسِ ناصیہ سائی تری، خورشید کو روز

(ص ۳۸۵)

ہوس ناکی: حریص، لالچ (ن)

ع رہی اس طرح بعد از ترک، دنیا کی ہوس ناکی

(ص ۲۵۴)

ہوش: سمجھ، عقل، واقفیت، آگاہی (ن)

ع ہوش کا دعویٰ ہے بے ہوشوں کو زیرِ آسماں

(ص ۱۸۲)

ہوش اُڑنا: عقل جاتی رہنا، گھبرا دینا (ن)

ع اُڑتے ہیں ہوش عرصہ میداں میں برق کے

(ص ۳۱۸)

ہوش آنا: سمجھنا، ہوشیار ہونا (ن)

ع جانب دَر دیکھ لے ہے جب کہ ہوش آجائے ہے

(ص ۲۲۱)

ہوش بیچنا: مراد: عقل فروخت کرنا۔

ع ہوش کو بیچ کے لے داروئے بے ہوشی کو

(ص ۱۵۸)

ہوش ربا: ہوش لے جانے والا (ن)

ع نام مجنوں مرا اس ہوش ربا نے رکھا

(ص ۱۲۵)

ہوش وخرد: مراد: عقل۔

ع ہوش و خرد گئے نگہِ سحر فن کے ساتھ

(ص ۲۰۴)

ہوشیار: مراد: اہلِ بصیرت، اہلِ نظر، دانا (ج)

ع اس مئے کدے میں کام نہیں ہوشیار کا

(ص ۱۲۸)

ہوشیاری: دانائی خبرداری (ن)

ع مرے نزدیک بے ہوشی ہے بہتر ہوشیاری سے

(ص ۲۱۳)

ہولِ دل: اختلاجِ قلب، خفقان (ج)

ع ہولِ دل پیدا ہوا، آزارِ سل پیدا ہوا

(ص ۳۳۳)

ہول رہنا: خوف اور گھبراہٹ رہنا (ن)

ع رہے ہے ہول کہ برہم نہ ہو مزاج کہیں

(ص ۲۱۱)

ہونٹ چاٹنا: کسی مزیدار چیز کا ذائقہ یاد کرنا (ن)

ع چاٹتا ہونٹ ہے لے لے کے جراحت کے مزے

(ص ۲۲۶)

ہویدا: ظاہر، عیاں (ن)

ع عیاں ہے اشک کی گرمی، ہویدا سوزشِ دل ہے

(ص ۲۵۶)

ہے ہے: افسوس (آ)، کلمہ تاسف (ن)

ع تہِ خنجر ترے بسمل نے ہے ہے

(ص ۱۳۵)

ہیبت: وہشت، رعب (ن)

ع کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبتِ عدل

(ص ۲۸۸)

ہیجا: جنگ، لڑائی (ج)

ع تو بہ سخاوت، تو بہ عنایت، تو دمِ جرأت، تو سرِ ہیجا

(ص ۳۶۶)

ہیرا: الماس، مالا کا دانہ جو تاسی کی لکڑی کا بنایا جائے (ج)

ع کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو، نہ ہیرا گوہر

(ص ۲۸۶)

ہیرے کی کنی کھانا: خودکشی کی نیت سے ہیرے کے ریزے کھا جانا یہ انتریوں کو کاٹ دیتے ہیں اور موت واقع ہوتی ہے، رشک سے جان دینا (ج)

ع کوئی کھا جائے جو ہیرے کی کنی، خوب نہیں

(ص ۱۸۳)

ہیولا: خاکہ (ن)

ع کہ میں صورت ہوں وحشت کی، وہ یونہی اک ہیولا ہے

(ص ۲۵۵)

ہیہات: افسوس اور حسرت کے لیے مستعمل ہے (ن)

ع ہیہات یاں گرہ ہے گرہ پر لگی ہوئی

(ص ۲۳۳)

ی

یارب: اللہ تعالیٰ کو پکارنا۔

ع یا رب یہ اس زمانے کے لوگوں کو کیا ہوا

(ص ۱۵۴)

یارقیب: مراد: اللہ تعالیٰ کو پکارنا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام۔

ع وردِ اسمائے الٰہی میں بھی ہے تو یا رقیب

(ص ۱۵۷)

یا علیؑ: مراد: مشکل وقت میں مسیحا کو پکارنا۔

ع یا علیؓ مشکل کشا یہ وقت ہے امداد کا

(ص۱۳۴)

یاقسمت: مراد: نصیب کو پکارنا / جگانا۔

ع یاں آنے میں یا قسمت! کیا دیر لگائی ہے

(ص۲۳۵)

یابو: چھوٹا گھوڑا (ج)

ع وہی اک یابو کہ ایڑوں سے نہیں چلتا قدم

(ص۲۷۱)

یاد اللہ ہونا: مراد: کسی سے واسطہ نہ ہونا۔

ع اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاد اللہ ہے

(ص۲۵۳)

یاد آنا: ذہن میں آنا، خیال آنا، بھولی ہوئی چیز یاد آنا

ع کسی کی فندقیں یاد آگئیں ہیں ورنہ مژگاں پر

(ص۳۴۹)

یادگار: نشانی، وہ چیز جس سے کسی کی یاد تازہ ہو (ن)

ع تا رہے یادگار عالم میں

(ص۳۲۰)

یار: مراد: محبوب۔ دوست (ج)

ع لیکن یہ عمل یار پہ چل جائے تو اچھا

(ص۱۴۳)

یاری کا طاقت کرنا: مراد: دوستی کا زور دکھانا۔

ع (اگر) طاقت کرے یاری تو اُڑ کر سر سے اُوپر ہیں

(ص۱۸۹)

یاس: ناامیدی، مایوسی (ج)

ع اگر امید نہ ہمسایہ ہو تو خانۂ یاس

(ص۲۱۱)

یاسمن: چنبیلی (ج) ایک قسم کا نہایت خوشبودار پھول، چنبیلی دو طرح کی ہوتی ہے ایک زرد جس میں زیادہ خوشبو نہیں ہوتی دوسری سفید جس میں نہایت خوشبو ہوتی ہے (آ)

ع قطروں سے پُر عرق کے بنی یاسمن کی شاخ

(ص۲۸۳)

یاقوت: ایک قسم کا قیمتی پتھر (ن)

ع بھر دیے درجِ یاقوت میں گویا گوہر

(ص۲۸۷)

یاقوتی: یاقوت سے نسبت رکھنے والا، ایک قسم کی نہایت مقوی معجون جس کا جزو اعظم یاقوت ہے، ایک قسم کی مٹھائی جو نشاستہ میں قند اور زعفران ملا کر کھیر کی طرح پکاتے ہیں اور خوانچوں میں جما کر اوپر سے چاندی کا ورق لگا دیتے ہیں (ن)۔

ع ہوویں استعمال یاقوتی میں وہ موتی اگر

(ص۲۷۰)

یاں: یہاں کا مخفف، اس جگہ (ن)

ع خیالِ خطِ سبزِ یار نے اک برگ یاں باندھا

(ص۱۳۱)

یاور: مددگار، حمایتی، دستگیر (ن)

ع کوکب ہمیشہ یار، ترا یاور آسماں

(ص۳۱۱)

یاوری: مدد، دستگیری، سہارا (ن)

ع لیک بے یاوریِ بخت، نہیں کیفیت

(ص۲۷۸)

یخ بستہ: سردی سے برف کی طرح جمع ہوا (ج)

ع سرد مہری سے تری گر خونِ دل یخ بستہ ہو

(ص ۱۹۶)

یداللہ: مراد: حضرت علیؓ جو مولا مشکل کشا ہیں۔

ع ہے ترا عقدہ کشائی تو یداللہ کے ہاتھ

(ص ۱۲۷)

یدِ بیضا: چمکتا ہوا ہاتھ، حضرت موسیٰ کا وہ جلا ہوا ہاتھ جسے آپ بطور معجزہ بغل میں لے جا کر باہر نکالتے تھے تو آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا تھا جس سے آنکھوں میں چکا چوند آنے لگتی (ن)

ع وہ کفِ آئینہ سے ہو، جو یدِ بیضا سے ہو

(ص ۱۹۹)

یرقاں: ایک بیماری جس میں تمام بدن زرد پڑ جاتا ہے، یہ جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے (ج)

ع طرفۃ العین میں ہو کاہ ربا کا یرقاں

(ص ۳۰۹)

یزیدی: ایک فرقہ، اس کے اصول مختلف مذہبوں سے لئے گئے ہیں (ج)

ع بچائے حق تعالیٰ اس یزیدی شمر مشرب سے

(ص ۱۹۷)

یٰسین پڑھوانا: قرآن شریف کی ایک سورت جو اس لفظ سے شروع ہوتی ہے، یہ جانکنی کے وقت بیمار کے پاس پڑھتے ہیں، خیال ہے کہ اس کے پڑھنے سے جانکنی کی تکلیف رفع ہوتی ہے (ج)

ع یٰسین کیا پڑھوا رہا، قاتل مرے بالیں پہ ہے

(ص ۲۱۸)

یعقوب: حضرت یوسفؑ کے باپ کا نام، ان کا دوسرا نام اسرائیل تھا (ن)

ع یعقوب کی طرح مری چشمِ پُر آب سے

(ص ۱۴۸)

یعوق: ایک دیوتا یا بت کا نام جس کی پوجا کی گئی۔

ع صورتِ لات و شکلِ منات و رشکِ یعوق و غیرتِ عزیٰ

(ص ۳۶۳)

یقین مانو: حق جانو، میں سچ کہتا ہوں (آ)

ع اس کو یقیں مانو گر ہو خدا کے بندے

(ص ۲۵۷)

یک بیک: دفعتہً، یکا یک، ناگہاں (ج)

ع ترے کشتے جو یوں خوابِ عدم سے یک بیک چونکے

(ص ۲۴۴)

یک تبسم: مراد: ہونٹوں ہی ہونٹوں میں ہنسنا۔

ع (بھر آیا منہ میں خوں) گر یک تبسم زیرِ لب آیا

(ص ۱۲۶)

یک جا: ایک جگہ، اکٹھے ملے جلے (ن)

ع ہم اور غیر یک جا، دونوں بہم نہ ہوں گے

(ص ۲۵۷)

یک جلوہ: مراد: ایک جھلک۔

ع سنا ہے کہ تم نور سے اپنے کرتے منور بہ یک جلوہ چودہ طبق ہو

(ص ۱۹۵)

یک دست: یکساں، برابر، کل، تمام، ایک (ن)

ع دستِ بیداد سے یک دست، دو عالم غارت

(ص۲۷۹)

یک دست دو عالم غارت: مراد: ایک ہی حملے سے خاتمہ کر دینا۔

ع دستِ بیداد سے یک دست دو عالم غارت

(ص۲۷۹)

یک دل: ایک جان و قالب، ہم رنگ، متفق الرائے (آ)

ع صفٔہ دہر پہ یک دل نہ ہوا ایک سے ایک

(ص۱۷۳)

یک رنگ: اندر باہر سے ایک سا، صاف دل، محبّ (ج)

ع ذوقؔ جو ہے تیرا مدّاح، محبّ ِ یک رنگ

(ص۳۰۱)

یک سال: ایک سال کا (ج)

ع دورِ ساغر ہم کو ساقی گردش یک سال ہے

(ص۲۴۵)

یک سو: ایک طرف، ایک جانب (ن)

ع اک جانب سے جو ہے سرد تو ہے یک سو گرم

(ص۱۷۶)

یک مشت: مراد: ایک مٹھی۔

ع خاک دل سوختہ یک مشت ہو گر صرف چمن

(ص۱۴۰)

یک مہ یک روز: مراد: وقت نہ کٹنا، وقت بھاری گزرنا۔

ع ہے مہرِ جہاں تاب کو یک مہ یک روز

(ص۳۲۱)

یک نظر: مراد: ایک نگاہ۔

ع وہ چشمِ مخمور یک نظر سے، چھبوئے لاکھوں جو نیشتر سے

(ص۱۶۲)

یکا یک: ناگہاں، دفعتہً، اِکباری (ن)

ع اشارہ چشم کا تیری یکایک اے قاتل

(ص۲۱۱)

یکساں: برابر، ایک سا (ن)

ع جو سمجھیں حسنِ بتاں کو ایماں، انھیں رہِ کفر و دیں ہے یکساں

(ص۱۶۳)

یکسر: تمام، بالکل، سراسر (آ)

ع ہوا یہ سینہ یکسر خار زارِ دشتِ غم میرا

(ص۱۲۱)

یلدا: اندھیری اور بڑی رات (آ)

ع تیری زلفوں کی بلائیں شبِ یلدا لے کر

(ص۱۶۵)

یم: دریا، بحر، ندی، ساگر (آ)

ع ابھرے ہے حباب لبِ یم اور زیادہ

(ص۲۰۲)

یمن: عرب کے ایک مشہور ملک کا نام، جو کعبہ سے جانبِ یمین یعنی دست راست واقع ہے اور جس کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ اہلِ عرب نے کعبہ کو ایک شخص قرار دیا ہے جس کا منہ مشرق کی جانب ہے اور اس کی پیٹھ مغرب

کی طرف ہے، اس شہر کا عقیق اور لعل بہت مشہور ہے، نیز وہاں کی چادریں اور چمڑا بھی نامی ہے (آ)

ع اس درد سے عقیق کا دل خوں یمن میں ہے

(ص ۲۴۸)

یمن و فرخی: شادمانی (ج)، اقبال مندی (ن)

ع اذاں کے ساتھ یمن و فرخی نے

(ص ۲۶۰)

یوسف: نہایت صاحب جمال (آ)، ایک مشہور پیغمبر کا نام جو حسن و جمال میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے، عزیز مصر کی بیوی جس کا نام زلیخا تھا انہیں پر عشق ہو گئی تھیں (ن)

ع اے زلیخا چھوڑ دامن یوسفِ کنعان کا

(ص ۱۲۲)

یونان: یورپ کے ایک مشہور ملک کا نام جہاں بڑے بڑے حکیم گزرے ہیں (ن)

ع فکرِ فرنگ و دانش یوناں آگے ترے ہے طفلِ دبستاں

(ص ۳۶۶)

﴿ ماحصل ﴾

بات اگر ذوقؔ کے مقام اور مرتبے کی کی جائے تو حقیقتِ حال وہی ہے جو فراقؔ گورکھ پوری نے بلا کم و کاست تین لفظوں سے ہم پر واضح کر دی:

موجودہ عہد	عہدِ قدیم
غالبؔ	ذوقؔ
مومنؔ	مومنؔ
ذوقؔ	غالبؔ

یعنی کہ ذوقؔ اپنے دور میں مقبولیت کے بام عروج پر تھے اور موجودہ دور میں اُن کے کلام کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن ذوقؔ خود اس بارے میں فرما گئے ہیں:

گلہائے رنگ رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے ذوقؔ اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اس اختلاف کی بڑی وجہ دونوں ادوار کی لسانیات، معاشرت، اخلاقی اقدار اور تہذیبوں کا فرق ہے۔ ذوقؔ نے جس دور میں مشقِ سخن کا آغاز کیا اُس دور کے مذاق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دنیائے ادب کا چمکتا ہوا ستارہ ثابت ہوئے۔ ہر طرف ان کی قادر الکلامی کا دور دورہ تھا، حلیف تو درکنار حریف بھی ذوقؔ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے تھے۔ مشاعروں کا چلن عام تھا اور مقابلہ کی اس فضا میں سر دست پذیرائی اور ناخوشگواری دونوں طرح کے ردِ عمل شفاف طور پر سامنے آجاتے تھے۔ ذوقؔ کی طبیعت جاہ و مال اور مقام و مرتبے کی طرف مائل نہ تھی، اس لئے انہوں نے اپنی آزاد منش طبیعت کے گھوڑے بے لگام دوڑائے۔ قصیدہ کے عظیم المرتبت شاعر ہونے کے باوجود ان کا قلم کبھی ہجو گوئی سے گرد آلود نہ ہوا۔

اپنے عہد کے زبان و بیان اور پیرایۂ اظہار کو اپنانے کا ذوقؔ کو فائدہ تو عین زندگی میں ہی سراہے جانے کی صورت میں ہو گیا لیکن غالبؔ نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اپنے زمانے کے مذاق اور مزاج سے ہٹ کر روش اپنائی جس نے آج غالبؔ کو ذوقؔ اور ذوقؔ کو غالبؔ کی جگہ پر لا کھڑا کیا ہے۔

ذوقؔ نے اپنے کلام میں اپنی زیادہ تر توجہ لفظ کے استعمال پر صرف کی۔ غزل گوئی سے آغاز کیا لیکن جلد ہی طبیعت قصیدہ کی طرف مائل ہو گئی اور یہ وہ میدان تھا جہاں ذوقؔ کے قلم نے خوب جوہر دکھائے۔ مشکل قوافی، سنگلاخ زمینیں، طویل مشکل بحریں، عربی زدہ، فارسیت کے رنگ میں ڈوبے ہوئے اسلوب نے قصیدہ میں صحیح معنوی میں اظہار پایا۔ ذوقؔ کی علمیت کے ثبوت بھی ان کے قصیدوں سے واضح ہیں۔ قرآنی آیات، عربی مقولے، مختلف علوم (طب، نجوم، فلسفہ، تصوف)

کی اصطلاحات نے ان کی زبان کی آرائش کی۔ ذوقؔ سے لفظ کی تلاش میں معنی کہیں کھو جاتا ہے اور داخلیت سے خارجیت کی طرف رُخ ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں زبانِ اُردو ذوقؔ کے اسی احسان سے خم ہے کہ انہوں نے جتنے بھی غیر زبانوں کے الفاظ کو استعمال کیا اُردو کا حصہ بنا دیا۔ ہندی، فارسی، عربی اور ترکی زبان کی زبانِ اُردو سے پیوند کاری نے زبان کے امکانات کے دائرہ کو وسعت دی۔ روزمرہ اور محاورہ جو اس دور کے مذاق کے عین مطابق تھا، نے لوگوں کے دلوں پر ذوقؔ کی دھاک بٹھا دی۔ آج کے دور میں اگرچہ زبانِ ذوقؔ اپنی وہ اثر پذیری کھو چکی ہے لیکن پھر بھی کلامِ ذوقؔ ایسا نہیں کہ اُردو ادب کا قاری اسے طاقِ نسیاں پر چھوڑ دے۔

موجودہ دور میں جب کہ زبانِ اُردو کلاسیکی دور کی زبان ہے، قدرے مختلف ہو چکی ہے تو اس عظیم سرمایہ کو اگلی نسل تک منتقل کرنے کے لئے اس کی افہام وتفہیم کے لئے فرہنگ نویسی کی روایت ناگزیر ہے۔ اس مثبت رجحان کے باعث آج کا قاری اور محقق زبانِ اُردو کے ورثے سے فیض یاب ہو سکیں گے۔ راقم الحروف کا یہ تحقیقی مقالہ اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ زبان کا دائرہ کار ہمیشہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔ یہی زندہ زبان کی نشانی ہے۔ زبان اُردو بھی اپنے اس سفر میں پیش پیش ہے۔ اس لئے صرف اس بنا پر کہ کلامِ ذوقؔ میں سے بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو آج متروک ہو چکے ہیں، قابلِ قدر نہ جاننا سراسر زیادتی اور ناانصافی ہوگی۔ عام طور پر جو فرہنگیں تیار کی جاتی ہیں اُن میں یا تو لغوی معانی پر توجہ دی جاتی ہے یا پھر صرف مرادی معنی۔ اس فرہنگ کا یہی خاصہ ہے کہ اس میں دونوں رنگوں کی آمیزش سے ہر ہر لفظ کے وہ معنی جس میں وہ کبھی استعمال ہوتا تھا اور لغت میں موجود تھا تلاش کر کے پیش کیا گیا ہے، اور جہاں لغات کا سہارا درکار نہیں وہاں مرادی معنی سے اس کمی کو دور کیا گیا ہے جو کلامِ ذوقؔ اور قاری کے بیچ در آتی ہے۔۔ ساتھ ہی مصرع اور صفحہ نمبر بطور حوالہ دے دیا گیا ہے تاکہ کلیاتِ ذوقؔ/ کلامِ ذوقؔ تک رسائی آسان ہو جائے۔ ذوقؔ کے کلام کا لسانی جائزہ لیتے ہوئے جس قدر حوالہ جاتی اشعار دیئے جا سکتے تھے دینے کی کوشش کی ہے۔ محاورہ چونکہ ذوقؔ کا پسندیدہ جزوِ کلام تھا اس لئے اُس کی مثالیں بطورِ خاص کثیر تعداد میں پیش کی گئی ہیں۔

عام طور پر ذوقؔ کو قصیدہ کے حوالہ سے ہی آج کا قاری جانتا ہے۔ جبکہ ذوقؔ کی غزل میں بھی کافی حصہ ایسا ہے جو آج کے معیار و مذاق کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے، وہی مضامین جو آج تک شعرائے اُردو کے پسندیدہ ہیں، ذوقؔ کی غزل کا بھی خاصہ ہیں۔ اس کے لئے راقم الحروف نے ذوقؔ کی غزل کے موضوعات کو بھی زیرِ بحث لایا تاکہ ذوقؔ کی غزل کی خصوصیات بھی واضح ہو جائیں اور قارئینِ ادب کے لئے ذوقؔ شناسی کے مرحلے آسان ہو جائیں کیونکہ ہم اُس دور میں جی رہے ہیں جس میں ذوقؔ کی بازیافت کی ضرورت ہے۔

اُمید واثق ہے کہ راقم الحروف کی ادنیٰ سی یہ کوشش اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ثابت ہوگی۔

(نایاب طاہر)